UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188122
UNIVERSAL
LIBRARY

سلسلۂ عثمانیہ علمی و معارفی نمبر ۱۰

انقلابی یورپ

یعنی

تاریخ یورپ

از سنہ ۱۷۸۹ عیسوی تا سنہ ۱۸۱۵ عیسوی

مصنفہ

ایچ مورس اسٹیفنس۔ ایم۔ اے

مترجمہ

مولوی حسن عابد صاحب جعفری بیرسٹر ایٹ لا

سنہ ۱۳۴۴ھ م سنہ ۱۳۳۵ف م سنہ ۱۹۲۶ء

دار الطبع جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

یہ کتاب مسز ریونگٹن (لندن) کی اجازت سے
جن کو حق اشاعت حاصل ہے اُردو میں ترجمہ کرکے
طبع و شایع کی گئی ہے

فہرست مضامین انقلابی یورپ

دیباچہ مصنف، صفحہ ۱

دیباچہ

زمانۂ انقلاب۔ اصول سیادت، اصول قومیت، شخصی آزادی کا اصول، مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت، متوسط جماعتوں کی حالت، اعلیٰ جماعتوں کی حالت، اٹھارھویں صدی کی ذہنی رفتار، اٹھارھویں صدی کا اخلاق و مذہب۔ ——— صفحہ ۲ تا ۱۱

باب اوّل

۱۷۸۹ء

۱۷۵۶ء کا عہد نامہ، پرشیا انگلستان اور ہالینڈ، یورپ کی چھوٹی طاقتیں، آسٹریا اور جوزف ثانی، جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی روس کیتھرائن، فرانس لوئیس شانزدہم، ہسپانیہ چارلس چہارم، پرتگال میریا اول، اطالیہ، نیپلز فرڈیننڈ چہارم، صقلیہ، روم پوپ پائس ششم، پرما ڈیوک فرڈیننڈ، لمبارڈی، سارڈینیا (وکٹر اماڈیس سوم) جمہور لکّہ، جمہور جنوا، وینس، انگلستان جارج سوم، پٹ کی حکمت عملی، پرشیا فریڈرک ولیم ثانی، پرشیا کی حکمت عملی، ہالینڈ ڈنمارک کرسچین ہفتم، سویڈن گستاوس سوم، سلطنت عظمیٰ، مجلس انتظامی۔ شہزادوں کی مجلس، آزاد شہروں کی مجلس، شاہی مجلس عالیہ، الک کونسل، حلقہ جات، جرمنی کے شہزادے، باویریا، ہیڈن، دینی ریاستیں، مئنز، ٹریوز، کولون، سوئٹزرلینڈ، جنوا، ——— صفحہ ۱۲ تا ۴۶

باب دوم

(۱۷۸۹ — ۱۷۹۰)

ترکوں سے جنگ، جوزف کی پیشگوئی، ۱۷۸۹ء کی مہم، سویڈن میں انقلاب، لیزبن انقلاب، اسٹیٹس جنرل کے لئے انتخابات، اسٹیٹس جنرل کا اجتماع، فرقوں میں باہمی کشمکش، ٹیرس اٹیاٹ نے قومی مجلس ہونے کا اعلان کیا، شاہی دربار، میرابو کا خطاب بادشاہ سے

نیکر کی برخاستگی، قومی محافظ کی ترتیب، بیٹائل کی تسخیر، نیکر کی واپسی، بادشاہ کا ورود پیرس، فوسن کا قتل، اجتماع ۱۴ اگست، حقوق انسانی کا اعلان، معطلی کرنے والا استرداد، ورسیلز کی طرف عورتوں کی روانگی، بادشاہ کا پیرس آنا، اس کا اثر یورپ میں، انقلاب بلجیم، جمہور بلجیم کا افتتاح، فرانس کے لئے جدید دستور، کلیسا کا ملکی دستور، مجلس وضع قوانین، مرابو، مرابو اور اہل دربار، اوگنون اور رومیں، آبنائے نوٹ کا واقعہ، شہزادوں کے حقوق آلسیس میں، ——— صفحہ ۴۷ تا ۹۰

باب سوم

(۱۷۹۰ — ۱۷۹۲)

ایمپراطور لیوپولڈ، لیوپولڈ کی حکمت عملی، پرشیا کی حکمت عملی، لیوپولڈ کی حکمت عملی، کانفرنس گرمیشینک، لیوپولڈ اور ترکی، صلحنامہ سسٹوا، لیوپولڈ ایمپراطور بنایا گیا، لیوپولڈ اور ہنگری، لیوپولڈ بہ حیثیت بادشاہ، ہنگری، بلجیم میں فرقہ بندیاں، کانفرنس بمقام ریگ، لیوپولڈ کی فتح بلجیم آسٹروی بمقام لیج، روس اور سویڈن، ویلیرا، مقام اسمٰعیل کی تسخیر، صلحنامہ جاسی، لیوپولڈ کی حالت، میرابو کی موت، پیرس میں قتل عام حکومت آئینی پر نظر ثانی، وارنس کو فرار ہونے کے نتائج، دستور حکومت کی تکمیل، پولینڈ کا دستور حکومت، قانون ساز مجلس، فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کی قربت، فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کے اسباب، گستاوس ثالث کا قتل، ڈیبوریز کی حکمت عملی، آسٹریا کے خلاف فرانس کا اعلان جنگ، ٹولیرائیز پر حملہ، شہنشاہ فرانسیس دوم، نیدرلینڈ پر فوج کشی، لوئی شانزدہم کی معزولی، لیفیٹ کی فراری، ستمبر ۱۷۹۲ کا قتل عام، والمی کی لڑائی، کانونیشن یعنی مجلس میں تفریق، سوائے اور نیس کی فتح، مے انس کی تسخیر، جیما پیز کی لڑائی، لوئی شانزدہم کا قتل، اسپین۔ ہالینڈ۔ انگلستان اور سلطنت جرمنی سے جنگ، پولینڈ میں ملکہ کیتھرین کا حملہ، پولینڈ کی دوسری تقسیم، ——— صفحہ ۹۱ تا ۱۳۹

باب چہارم

(۱۷۹۳ — ۱۷۹۵)

فرانس اور یورپ کی باہمی جنگ، جنگ کی بدلی ہوئی حالت، ۱۷۹۳ کا پہلا حملہ، جنگ نیروونڈن، کانونشن پر اثر، مجلس تحفظ عامہ، لاونڈی میں فتنہ و فساد، گرونڈین کا

اندفاع، دوسری مہم، فرانس میں خانہ جنگی۔ پہلی مجلس تحفظ عامہ کی کارروائی، انجمن اعظم تحفظ عامہ، رابس پیری کی حالت، مجلس سلامتی عامہ، نائب یا گورنر، قانون اشتباہ، انتہائی قانون، خوفناک حکومت کا نتیجہ، ہونشوین اور واگنیز کی جنگ، ہابرت اور ڈانٹن کے پیروؤں کا زوال، ۱۷۹۴ کا محاربہ، فلیورس کی جنگ، یکم جون کی لڑائی، رابس پیئر کا زوال، تھرمیڈورین کی حکومت کا پہلا رخ، ہالینڈ کی تسخیر، بٹیویا کی جمہوری ریاست، دیگر اقطاع میں کامیابی، پولینڈ ۹۵-۱۷۹۴ء، پولینڈ کا خاتمہ، دول براعظم میں تغیر، تھرمیڈورین حکومت کا دوسرا رخ، یکم اپریل ۱۷۹۵ء کا فساد، فساد ۱۷۹۵ء ۲۰ مئی، بیسل کا عہدنامہ۔ ——— صفحہ ۱۴۰ تا ۱۷۶

باب پنجم

(۱۷۹۵-۱۷۹۷)

دستور سال سوم، نظما، فرانس کا مقامی انتظام، ڈینڈے یٹر کا فساد، پیرس میں جدال و قتال، پہلے نظماء، کنونیشن کا خاتمہ، انگلستان اور مہاجر، فرانس میں صلح کی خواہش، فرانس اور چھوٹی ریاستیں، روس، ۱۷۹۵ء کا محاربہ، محاربہ اٹلی کا پہلا مرحلہ، چیراسکو کا التوائے جنگ، محاربہ اٹلی کا دوسرا حصہ، تیسرا حصہ، چوتھا حصہ پانچواں حصہ، جرمنی میں محاربہ کے اثرات، ڈائرکٹروں کی ملکی حکمت عملی، ڈائرکٹروں اور مجلس قانون سازی میں تبدیلیاں، وزارت میں تبدیلیاں، فرانس اور ہسپانیہ، سان الڈیفانسو کا عہدنامہ، انگلستان اور ڈائرکٹروں کے تعلقات، کیتھرائن ملکہ روس کی وفات، بوناپارٹ کا حملہ، لیوبن کی ابتدائی گفت و شنید، ——— صفحہ ۱۷۷ تا ۲۰۴

باب ششم

(۱۷۹۷ — ۱۷۹۹ء)

کلیچوں کی حکمت عملی، کلیچوں اور ڈائرکٹروں میں لڑائی، انگلستان اور ڈائرکٹری میں حصول امن کی گفت و گو، فرک ٹیڈر کا انقلاب، بوناپارٹ اطالیہ میں، وینس پر قبضہ لائیگوریا کی جمہوریہ، جمہوریہ سیسل پائن، کیمپو فورمیو کا صلح نامہ، مے اینس پر قبضہ ہالینڈ اور بیٹویہ کا جمہوریہ، کیمپ ڈاؤن کی مہم، بوناپارٹ پیرس میں، مصر کی مہم جنگ نیل، ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی، ڈائرکٹری کی حکمت امور خارجہ میں، ہیلویٹیا

کی جمہوریت، اطالیہ کے واقعات، روما کی جمہوریہ، پارتھی نوپی، فوج میں زبردستی بھرتی کا قانون، شروع جنگ، اسٹوکا اور میگنینو کی لڑائیاں، اطالیہ کی مہم، ٹریبیا کی لڑائی، پاپا پائس ششم کی موت، نووی کی لڑائی، سوئٹزرلینڈ میں لڑائی، زیورچ کی لڑائی ہالینڈ کی مہم، برجن کی لڑائی، مہمات کے نتائج، روس، شام کی مہم، کونسلوں اور ڈائرکٹری میں جھگڑا، ۱۸ برومیر کا انقلاب، ——— صفحہ ۲۰۵ تا ۲۲۷،

باب ہفتم

(۱۷۹۹ — ۱۸۰۴)

سال ہشتم کا کانسٹی ٹیوشن، کونسلیٹ، انجمن واضعان قوانین، قونصلیت کا خانگی طرز عمل، وزارت، قونصلیت کی خارجی حکمت عملی، مرنیگو کی مہم، ہوہنلنڈن کی مہم ۱۸۰۰ء کے سرما کی مہم، لونی وایل کا صلحنامہ، شہنشاہ پال کا قتل، شمال کی نیوٹرل لیگ، کوپن ہیگن کی لڑائی، ہسپانیہ اور پرتگال، بیڈیجوز کا صلحنامہ، مصر کی مہم، ایمیون کا صلحنامہ، جرمنی کی ریاستوں کو دنیوی قرار دینا، سوئٹزرلینڈ کا دوسرا انتظام، کون کورڈاٹ، خانگی بندوبست، پریفکچرس صوبہ داران، تعلیمات، آئینی تبدیلیاں، بوناپارٹ کا نوآبادیوں کے متعلق طرز عمل، انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ کا دوبارہ شروع ہونا، امور خارجہ کی حالت، پیشگرداور کوڈوڈل کی سازش، ڈیوک ڈی انجھین کا قتل، بوناپارٹ کا اہل فرانس کا شہنشاہ ہونا، فرانسس ثانی کا آسٹریا کا شہنشاہ ہونا، ——— صفحہ ۲۲۸ تا ۲۵۰

باب ہشتم

(۱۸۰۴ — ۱۸۰۸)

شہنشاہی دربار، ایمپائر کے محکمہ جات، شاہنشاہی کا طریقۂ انتظام، نپولین کے وزرا، بولون کا کیمپ، ولنیو کی ناکامیابی، پٹ کا جدید اتحاد، ابتدائے جنگ، ۱۸۰۵ کی مہم، الم کی فتح، آسٹرلٹز کی لڑائی، ٹرافالگر کی لڑائی، پریس برگ کا صلحنامہ، پرشیا کی شکست فاش، جنیوا کی مہم، ایلو کی مہم، فریڈلینڈ کی لڑائی، ٹلسٹ کا صلحنامہ کونٹینینٹل بلوکیڈ، کوپن ہیگن پر گولہ باری، فرانس کا عملہ پرتگال پر، سویڈن، یورپ کا دوسرا بندوبست، ہالینڈ، اطالیہ، روم، الیریا، جرمنی کے خلاف نپولین کی دوسری تدبیر،

بویریا، ورٹم برگ، وسٹ فیلیا، برگ کی گرانڈ ڈچی، سیکسنی، چھوٹی چھوٹی ریاستیں، عہدۂ رائن، پولینڈ، وارسا کی گرانڈ ڈچی، ارفرٹ کی کانفرنس، ——— صفحہ ۲۵۱ تا ۲۷۴

باب نہم

(۱۸۰۸ — ۱۸۱۲)

ویمیرو کی مہم، سنٹرا کا عہدنامہ، ہسپانیہ میں انقلاب، جوزف بوناپارٹ کا ہسپانیہ کا بادشاہ ہونا، ہیلین کی اطاعت پذیری، نپولین ہسپانیہ میں، سرجان مور کی پیش قدمی، کرنا کی لڑائی، آسٹریا، ویگرام کی مہم، ایسپرن کی لڑائی، ویگرام کی لڑائی، وائنا کا صلحنامہ جزیرہ نما کی مہم، ٹیلیویرا کی لڑائی، والچرن کی مہم، نپولین اور پاپائے روم، سویڈن میں انقلاب، ٹرکی، بکارلیسٹ، نپولین کے مقبوضات کی انتہائی وسعت، سلطنت فرانس کا اندرونی انتظام، اصول وراثت، نپولین کے امرا، خانگی قانونی اصلاحیں، مالیات، تعلیمات، ان طریقوں کی ترویج جرمنی میں، پرشیا کی ترتیب۔ جرمنی میں قومی احساس کی تجدید، میری لوئی سے نپولین کی مناکحت، پینشنشولرواز، ۱۸۱۰ء کی مہم، ۱۸۱۱ء کی مہم، انجام، ——— صفحہ ۲۷۵ تا ۳۰۷

باب دہم

(۱۸۱۲ — ۱۸۱۴)

اسکندر اور نپولین کے درمیان تدریجی نااتفاقی، کیسل ریا کی پالیسی، پرشیا اور ہارڈن برگ کی وزارت، روس پر حملہ، بورو ڈنیو کی لڑائی، جزیرہ نما کی مہم، پرشیا کا اعلان جنگ، ۱۸۱۳ کی پہلی مہم، پلیسوٹز کا عہدنامہ، ریچن بیک کا عہدنامہ، آسٹریا کا اعلان جنگ، جرمنی کی دوسری مہم، ٹوپلٹز کا عہدنامہ، لیپزگ کی لڑائی، ہناؤ کی لڑائی، نپولین کے خلاف جرمنی میں بغاوت، جزیرہ نما کی مہم، وٹوریا کی لڑائی، ویلنگٹن کا فرانس پر حملہ، صلح کی گفت وشنید، فرانس پر حملہ، پہلی مہم، نپولین کی فتوحات فرانس میں، نپولین کے خلاف دوسری تحریکیں، برناڈوٹی، ہالینڈ، اوگیرو، ارتھیز میں ویلنگٹن کی فتح، اطالیہ، چٹلین کی کانگرس فرانس کا طرز عمل نپولین کے ساتھ، فرانس کے مصائب، بوربن، چومنٹ کا صلحنامہ

فرانس میں نپولین کی دوسری مہم، پیرس کی لڑائی، پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ، پیرس کی گورنمنٹ، نپولین کی دست برداری، پیرس کا عارضی صلحنامہ، ٹولوس کی لڑائی، لوئی ہژدہم کی آمد، پیرس کا پہلا عہدنامہ، خاتمہ، ——— صفحہ ۳۰۸ تا ۳۴۱

باب یازدھم

۱۸۱۴ — ۱۸۱۵

وائنا کی کانگرس، موجودہ حکمران اور مدبرین، کانگرس کی تاریخ، خفیہ عہدنامہ، سیکسنی کا انتظام، پولینڈ کا بندوبست، جرمن کنفیڈریشن، رائن کا بندوبست، سوئٹزرلینڈ، اطالیہ، دوسری سلطنتیں، سویڈن، ڈنمارک، ہسپانیہ، پرتگال، غلاموں کی تجارت، دریاؤں کی جہازرانی، وائنا کی کانگرس کا اختتام، لوئی (۱۸) کا پہلا عہد حکومت؛ ایلبا سے نپولین کی واپسی، واٹرلو کی مہم، پیرس کا دوسرا صلحنامہ، نپولین سینٹ ہلینا بھیج دیا گیا، متبرک اتحاد، لوئی ۱۸ کی تجدید حکومت، جدید حکومت کا نظام، ہسپانیہ میں استبداد، نیپلس، وائنا کی کانگرس کے نتائج، قومیت کا اصول، انقلاب فرانس کے مستقل نتائج ——— صفحہ ۳۴۲ تا ۳۶۷

نقشہ جات

خاتمہ کتاب
۱- یورپ ۱۷۸۹ء میں،
۲- یورپ ۱۸۰۲ء میں،
۳- یورپ ۱۸۱۰ء میں،
۴- یورپ ۱۸۱۵ء میں،

(تتمہ جات)

خاتمہ کتاب
۱- یورپ کی اعلیٰ درجہ کی طاقتوں کے فرمانروا و وزرا۔
۲- یورپ کی دوسرے درجہ کی طاقتیں۔
۳- نپولین کا خاندان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انقلابی یورپ

دیباچۂ مصنّف

میں نے اس کتاب میں یورپ کے ایک اہم انقلابی دور کی تاریخ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ فوجی واقعات کو حتی الوسع اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور صرف اس پر اکتفا کیا ہے کہ محاربات کے تفصیلی حالات کو چھوڑ کر صرف ان کا ذکر کر دیا جائے تاکہ ایسے ضروری معاملات مثلاً ۱۷۸۹ء کا انقلاب عظیم، دوبارہ ترتیب پر شیا ۱۸۰۶-۱۸۱۲ء اور وینیا کی کانگریس کے حالات مشرح لکھے جا سکیں۔ میں نے تمام کتاب میں انقلاب فرانس کے اثر کے متعلق جو یورپ پر پڑا تھا واقعہ نگاری کی ہے اور نپولین کو بجائے ایک زبردست فاتح کے ایک زبردست مصلح ثابت کیا ہے۔ اس زمانہ کے اندرونی حالات اور ان کے عام نتائج کو تمہید میں بیان کر دیا ہے اور پوری کتاب میں ان حالات کی تشریح لکھی ہے۔ کتاب کے نقشوں سے ریاستہائے یورپ کے حدود کے تغیر و تبدل ظاہر ہوتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے صحت کے ساتھ مختلف مقامات معلوم ہو سکیں۔

ناظرین کو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھتے وقت ایک اطلس پیش نظر رکھیں کیونکہ ایسے مختصر حجم کی کتاب میں تمام ضروری نقشوں کا داخل کرنا جن میں جملہ مقامات مندرجۂ کتاب ہذا مل سکیں ناممکن تھا۔

ایچ۔ مورس۔ اسٹیفنس

دیباچہ

۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء زمانۂ انقلاب - ان اصولوں کے بیان میں جنھوں نے اٹھارھویں صدی کے سیاسی خیالات میں تغیر پیدا کیا - رعایا کے اصول سیادت - اصول تومیت شخصی آزادی کا اصول - اٹھارھویں صدی خیر اندیش خود مختار سلاطین - اٹھارھویں صدی کی مزدور پیشہ جماعت کی حالت - زرعی غلامی - متوسط طبقہ کی جماعتیں - اعلیٰ طبقہ کی جماعتیں انقلاب فرانس میں موجودہ خیالات کے متعلق فرانس نے کیوں پیش قدمی کی - انقلاب پیدا کرنے میں اٹھارھویں صدی کے فلاسفہ اور مصنفین کا حصہ - فرانس اور جرمنی کے حکماء کا مقابلہ - اخلاق کی گری ہوئی حالت - مذہب کی طرف بے توجہی نتیجہ -

زمانۂ انقلاب ۱۷۸۹ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کا زمانہ جو نپولین کے غلبہ اور غدر فرانس کا زمانہ ہے یورپ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم انقلاب کو پیش کرتا ہے انیسویں صدی کے یورپ اور اس کی ریلوے اور سلسلہ تار برقی اور اٹھارھویں صدی کے یورپ اور اس کی خراب سڑکیں اور غیر مقرر ڈاک میں بہت بڑا فرق ہے - "لیکن یہ فرق اُس اختلاف سے بڑھکر نہیں ہے جو کہ پیشتر اور آج کے سیاسی - معاشرتی" اور اقتصادی خیالات میں ہے موجودہ اصول کا جو کہ انسانی ترقی اور اس کی شہادت یعنی تہذیب میں نئی تحریک ظاہر کرتے ہیں اسی زمانۂ انقلاب میں نمود ہوا اور ان کی بالیدگی اس زمانہ کی تاریخ کے ماتحت ہے اور اس کی حقیقت کو ہم پر منکشف کرتی ہے -

اصول سیادت یہ خیال کہ حکومت کا وجود رعایا کی ترقی "حفاظت اور خوش حالی کے لئے ہے اٹھارھویں صدی کا یقین واثق تھا لیکن فلسفیین اور سلاطین دونوں کا اعتقاد تھا خواہ وہ مہذب انگلستان میں ہوں یا روس میں جو کہ بربریت کو ترک کر رہا تھا کہ حکومت کا وجود رفاہ رعیت کے لئے ہے

لیکن حکومت عامۃ الناس کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اس بنیادی اصول سے انیسویں صدی بالکل منکر ہے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت رعایا کے ہاتھ میں ہو اور اوس کے نمایندے اس میں کارکن ہوں۔ بہتر ہے کہ ایک قوم حکومت جمہور میں غلطیاں کرے بجاے اسکے کہ اُس پر ایک غیر ذمہ دار بادشاہ تدبّر اور عقلمندی سے حکومت کرے۔ سیادت جمہور کے خیال کو مستعدی کے ساتھ فرانس کے غدر عظیم کے زمانہ میں پیش کیا گیا۔ موجودہ یورپ کی تمام دولتوں میں پورے طور پر بھی اسکے تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن اُس نے انیسویں صدی کے سیاسی اور انقلاب پر ایک نہایت گہرا اثر ڈالا ہے اور وہ زمانۂ حال کے سیاسی خیالات کی ایک جماعت کی بنیاد ہے اور اگرچہ ۱۸۱۵ء میں اس کی تجویز اسکے لئے باعث بطلان ہوئی لیکن مجلس وائینہ کے زمانہ سے لیکر یورپ کی موجودہ تاریخ کا ایک نہایت حیرت انگیز پہلو اس کی بتدریج مقبولیت اور مہذب ممالک میں مستقل افزایش ہے۔

اصول قومیت دوسرا سیاسی عقیدہ جو ۱۷۸۹ء تا ۱۸۱۵ء کے ازمنۂ انقلاب میں رونما ہوا خیال قومیت ہے وہ اس خیال مملکت سے متضاد ہے، جو کہ گزشتہ صدی میں غالب تھا اٹھارھویں صدی میں فرمانروا ریاست و مملکت کا نمونہ تھا۔ قومی اور نسلی حدود کو کچھ اہمیت نہ دیجاتی تھی۔ اس میں کچھ بے ضابطگی نہ تھی کہ بوہیمیا لوک نذر لینڈ یا بلجیم پر آسٹریا کا خاندان حکمران ہو یا ایک آسٹروی شہزادہ ٹسکنی میں فرمانروا ہو اور سسیانوی نیپلز میں۔ پولینڈ کی پہلی تقسیم کو خلاف فطر جرم قرار دیکر ناروا نہ سمجھا گیا۔ بلکہ وہ ایک ہنرمندانہ تجویز سمجھی گئی جو ہمسایہ ریاستوں کی توسیع حدود کے لئے اختیار کی گئی تھی جنھوں نے اپنے آس پاس کے اضلاع کو ناجائز طور پر ملحق کر لیا تھا۔ لیکن انقلاب اور نپولین کے زمانہ کی جنگوں نے خیال قومیت کا احساس پیدا کیا۔ قدیم خیالات کے یورپ کے مقابلہ میں مسلح فرانس قوی تر ثابت ہوا اور یہ اس وقت تک ظہور پذیر نہوا جب تک اس کا قومی احساس نپولین کی ایک نئی مغربی سلطنت کی تخلیق میں صرف نہ ہو گیا اور جب تک کہ اس کے قدیم دشمنوں یعنی یورپ کے

فرماں روائوں کے بجائے فرانسیسی، ہسپانوی، روسی اور جرمن اقوام کے ساتھ ملکر مغلوب نہ ہوگیا۔ قومیت کا خیال سیادت جمہور کے خیال کے مانند مجلس وائینا میں ۱۸۱۵ء میں رد کیا گیا۔ کیتھولک مذہب لینڈ ہالینڈ کے صوبوں سے متحد ہوا۔ ناروے ڈنمارک سے علیحدہ کیا گیا۔ اٹلی غیر ملکی شہزادوں کے تحت میں مختلف خود مختار دولتوں میں منقسم ہوا۔ لیکن مجلس وائینا نئے خیال کو نہ مٹا سکی۔ اسکی جڑ نہایت استوار ہوگئی تھی۔ انیسویں صدی کی یورپی تاریخ کی ایک عجیب خصوصیت نئی اقوام کا تشکیل پانا ہے جو جذبۂ قومیت اور مشابہت نسل پر مبنی تھا۔

شخصی آزادی کا اصول۔

تیسرا موجودہ خیال جس نے یورپ کی ہیئت بدلدی ہے شخصی اور انفرادی حرّیت کا اصول ہے۔ اصول جاگیر کے حقوق و فرائض کی تربیت سے یورپی دولتوں کے دستور پر گہرا اثر پڑا۔ سیادت عام سے سیاسی آزادی فعل عائد ہوتی ہے مگر نظام جاگیری نے معاشرتی اور اقتصادی آزادی کے نفاذ اور وجوب سے انکار کیا۔ اصول کے طور پر انفرادی خیال و فعل کی آزادی کو ہر فلسفی اور حاکم ایک اچھی چیز تصور کرتا تھا عملی طور پر غریب جماعتیں غلامانہ انقیاد میں تھیں یا تو وہ اپنے مالکوں کے زرعی غلام تھے یا تجارتی جتھوں کے تحت میں محنت کش نرے مزدور تھے جب شخصی اور انفرادی آزادی حاصل ہوچکی تو سیاسی آزادی نصب العین ہوئی اور یہی اقتدار عامہ کے خیال کی رہنما ہوئی اس زمانۂ تغیر میں نظام جاگیری کے آخری نشانات بھی کالعدم ہوگئے سیاسی انقلاب فرانس کے اصول نپولین کے فتوحات کی نسبت اٹھارھویں صدی کی سیاسی تنظیم کی تباہی میں زیادہ کارگر ہوئے ۱۸۱۵ء کی مجلس وائینا حکومتوں اور ریاستوں کے قدیم خیالات کی طرف عود کر بھی لیتی لیکن اس نے انفرادی آزادی کے پرانے قیود کو دوبارہ عاید کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب شخصی آزادی تسلیم کی گئی تو مجلس وائینا کے عود کرنے کی غرض بالکل بے سود ہوئی۔ خیال اور فعل کی آزادی قومیت اور سیادت عامہ کے خیالات کی رست خیز میں رہنما ہوئی جو کہ نپولین کے متحدہ یورپ کی افواج کے ہاتھوں زک پانے سے عارضی طور پر بے نشان ہوگئے تھے

زمانہ ماقبل انقلاب فرانس اور زمانۂ جنگ جن کی مصائب کی وجہ سے موجودہ یورپ کو جنم لینا تھا خیراندیش مطلق العنان فرمانرواؤں سے مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ سرکار سب کچھ تھی مگر قوم ہیچ تھی۔ حاکم سب لوگوں سے اعلےٰ تصور ہوتا تھا۔ لیکن اس کی سیادت اس ذمہ داری پر مبنی تھی کہ وہ فلاح عامہ کے خیال سے حکومت کرے۔ خیراندیش سلاطین کے خیال کو پرشیا کے فریڈرک اعظم نے معراج کمال تک پہنچایا۔ وہ کہتا ہے کہ "میں قوم کا پہلا خادم ہوں" یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو لوئیس شانزدہم کی تعریف کو رد کرتا ہے جو انقلاب فرانس کے پہلے رہنماؤں نے بیان کی ہے۔ اس طرز عمل کی ڈائمڈرات جیسے بڑے فلاسفر نے حمایت کی ہے اور یہ اٹھارھویں صدی کے نصف آخر کے بادشاہوں کی اندرونی حکمت عملی کا خاص اصول رہا ہے جو انھوں نے اپنی رعایا کی طرف اختیار کی۔ روس کی ملکہ کیتھرائن لوئڈن کی گسٹاؤس سوم ہسپانیہ کے چارلس سوم ٹسکنی کے ارک ڈیوک لیوپولڈ اور سب سے زیادہ شہنشاہ جوزف دوم نے ان پر مطلق العنانی کو یہ کہہ کر بچایا کہ وہ اپنے اختیارات کو رعایا کی بہبودی کے لئے کام میں لاتے ہیں۔ تمام جماعتوں پر حقیقی فلاح کے لئے کبھی بھی ایسی سرگرمی نہ دکھائی گئی کبھی فرماں رواؤں نے اپنے وجود کی ضرورت کو جائز ثابت کرنے کے لئے اتنی محنت نہ کی یا ایسی ملکی اصلاحیں نہ کیں جیسی کہ انقلاب فرانس کے ذرا پہلے ظہور میں آئیں جو کہ مطلق العنانی کے اصول کے استیصال کا پیش خیمہ تھا۔ خیراندیش سلاطین کی حیثیت کی حقیقی کمزوری اس میں تھی کہ وہ اپنی اصلاحوں کے استقلال کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے تھے یا ان سلطنتوں کی بوسیدہ عمارات کی بنیاد کو مستحکم نہ کر سکتے تھے جو کہ جاگیرداری حکومتوں میں قائم ہوئی تھیں۔ تاہم اور آرندہ جیسے بڑے بڑے وزراء اپنے بادشاہوں کے نیک خیالات کو تشکیل دینے میں بہت کچھ مدد کر سکتے تھے۔ لیکن وہ اپنے جیسے جانشین نہ پیدا کر سکتے اور نہ نامزد کر سکتے تھے اور نہ ان میں یہ قدرت تھی کہ وہ بے لوث منتظمین کی ایک بے نقص جماعت پیدا کریں اور جب فریڈرک اعظم کا زبردست ہاتھ اٹھ گیا تو پرشیا میں بہت جلد انتظامی انحطاط نمودار ہوا اور جب پرشیا کی

یہ حالت تھی جو کہ خیر اندیش سلاطین میں سے سب سے بڑے دانشمند اور برتر شخص کے زیر حکومت چالیس سال سے زیادہ رہ چکا تھا تو اغلب تھا کہ یہ تنزل دوسرے ممالک میں زیادہ نمایاں ہوتا ان فرماں رواؤں کا فلاح عامہ کے لئے حکومت کرنے کا خیال آخرکار موجودہ خیال جمہوریت کے سامنے مات ہوا جسکا واقع ہونا یقینی تھا۔ اور جس کی وجہ یہ تھی کہ اُنکے خیال کا مستقل ہونا ناممکن تھا۔

مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت

حقیقت یہ ہے کہ ان فرماں رواؤں نکے محسوسات اور مساعی کو کامل وقعت سے دیکھ کر یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اون کی جد وجہد نے اٹھارھویں صدی کے آخر وقت تک مزدور پیشہ جماعتوں کی حالت کے درست کرنے میں بہت کام کیا۔ یورپ کے کاشتکار ایک کثیر تعداد میں سو برس تک قطعی غلام تھے۔ پرشیا کی مثال ہم ایک دفعہ اور پیش کرتے ہیں۔ اسمیں جو محنت کہ کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کی گئی وہ صرف شاہی حلقۂ زمینداری تک محدود تھی اور وہ صرف تجربہ ہی تھا پرشیا کے امرا کی جاگیریں سالیشیا اور پریڈنبرگ میں تھیں اور اونکے کاشتکاروں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا تھا وہ امریکہ و غرب الہند کے حبشیوں سے بہتر نہ ہوتا تھا۔ جو اپنے گاؤں کے چھوڑنے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کر سکتے تھے اون کے بچوں کو مالکوں کے گھرانے میں کئی سال تک برائے نام اجرت پر خدمت کرنا پڑتی تھی اور اُن کو اپنے مالکوں کی جاگیروں پر کم از کم تین دن اور اکثر اوقات ہفتہ میں چھ دن مشقت کرنی پڑتی تھی اس جبری مزدوری میں کاشتکار کا اتنا وقت صرف ہو جاتا تھا کہ وہ اپنا ذاتی کھیت صرف چاندنی رات میں جوت سکتا تھا۔ قطعی غلامی کی حالت وسطی اور مشرقی یورپ جرمنی کے ایک بہت بڑے حصے پولینڈ اور روس میں عام تھی اور جہاں کہیں روس کا وجود تھا صنّاعوں کی جماعت کی حالت بھی اسیطرح پست تھی کیونکہ کوئی شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی پیشہ نہ سیکھ سکتا تھا۔ اور ایک فراری غلام کے نئے شہروں کے تجارتی جتھوں میں شرکت کا کوئی موقع نہ تھا مغرب کی جانب ایک زیادہ ترقی یافتہ تہذیب نے مزدوروں کی حالت کو اول سے بہتر بنا دیا۔ دریائے رائن کے کنارے اطالوی اور جرمنی

کاشتکاروں نے اپنے مالک کی مداخلت کے بغیر شادی کرنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن باوجود اس کے دریاے رائن کے کنارے ایک سربرآوردہ شہزادہ لینڈگریو آف ہسی کیسل تھا جو اپنی رعایا کو آپ انگلستان کے ہاتھوں فروخت کرتا جو کہ امریکہ کی جنگ حریت میں کرایہ کے اجرتی سپاہیوں کا کام دیتی تھی۔ فرانس میں کاشتکار کی حالت بدرجہا بہتر تھی کاشتکار جو کہ جورا میں سینٹ کلا کے کلیسا کی جاگیر میں غلام کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور جن کی حمایت میں والٹیر نے اپنا زور قلم دکھایا ہے وہ جرمن کاشتکاروں سے کہیں زیادہ آسودہ تھے۔ وہ اپنی خواہش کے مطابق شادی کر سکتے اور بغیر اجازت وطن ترک کر سکتے تھے البتہ وہ اس حق سے کہ اپنی جائداد فروخت کر سکیں یا اوس کو اپنی مرضی کے مطابق کام میں لا سکیں محروم کر دئے گئے تھے بقیہ فرانسیسی کاشتکار اور کسان عام طور پر بالکل آزاد تھے نظام جاگیری کے سبب سے اون کے لئے کچھ دقتیں رہ گئی تھیں لیکن واقعی کوئی زیادتی نہ رہی تھی اور جو تکالیف کہ ان کو برداشت کرنی پڑتی تھیں وہ صرف دستور و ستاویز پر قبضہ کی بے ضابطگی کی وجہ سے تھیں اور اوس کی اوس خلاف ورزی کے سبب سے تھیں جو وہ شخصی آزادی کے لئے کرتے تھے۔ فرانسیسی کاشتکار اور کسان جبری موقتی مزدوری پر خشم آلودہ ہوتے تھے۔ جو حقیقت میں موجودہ لگان کی مترادف تھیں اور ان محاصل پر جو کہ اُن سے اپنے آبائی مالکوں کی اولاد یا اون کے نمایندوں کی جانشینی کے وقت واجب الادا ہوتے۔ برخلاف اُس کے جرمنی۔ پولینڈ۔ اور ہنگری کا کاشت کار جو ذاتی حلقہ بگوشی کے بوجھ کے تلے پس گیا تھا اوس قطعۂ زمین کی ظاہری ملکیت کو خواب میں بھی نہ دیکھ سکتا تھا جو کہ اوس کا مالک اُسکو نہایت مہربانی سے اُس کے چند فرصت کے لمحوں میں جوتنے کے لئے دیتا۔

متوسط جماعتوں کی حالت

وسطی اور مشرقی یورپ کی آبادی کا ایک بہت بڑا عنصر خاص طور پر کاشتکار تھا اور اپنی فلاکت میں سوائے زندگی کی نہایت ہی ناگزیر ضروریات کے کچھ توقع نہ کرتا تھا۔ تجارت سوداگری اور صنعت کا درحقیقت وجود نہ تھا یا بالفاظ دیگر شہر اور آیندہ متوسط جماعتوں کا عنصر آبادی میں موہوم سا تھا۔ مغربی یورپ اور رائن کے کنارے اور خاص طور پر

فرانس میں بھی جہاں کی کاشتکار جماعتیں زیادہ آزاد امیر اور مہذب تھیں زندگی کے لیے زیادہ سہولتوں کی ضرورت تھی اور ایک متمول ذہین تاجر روش اور صناع متمدن عنصر نہایت سرعت کے ساتھ اوس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے وجود پذیر ہوا جو پیدا ہوئی تھی۔ سوداگری۔ تجارت اور مزدوری کی اجتماعی مشغولیت نے ایک آسودہ اور روشن خیال متوسط جماعت پیدا کی۔ جو کہ پشت در پشت تعلیم سے بہرہ رکھتی اور جن کو شخصی آزادی حاصل تھی۔ دولت کے ساتھ ساتھ تہذیب و تعلیم ہے اور چونکہ فرانس اور مغربی جرمنی میں ایک بڑی متوسط جماعت تھی اون حصص کے کاشتکار بہتر تعلیم یافتہ اور زیادہ ذہین ہوتے تھے۔

اعلیٰ جماعتوں کی حالت

اعلیٰ جماعتوں کی حالت اوس جغرافی تقسیم کے مطابق تھی فی الحقیقت تمام یورپ میں بڑے بڑے امرا کی دماغی اور اخلاقی حالت تقریباً یکساں تھی اوس کا مرکز پیرس تھا جو کہ سوسائٹی طرز زندگی اور تعیش کا پائے تخت تھا۔ جہاں روسی آسٹرڈی اور سوئیڈن کے شرفا مساوات پر ملتے تھے۔ لیکن جرمن اور مشرقی یورپ کے اشراف کی تعداد تعلیم اور نفاست میں فرانسیسی امراء کی تعداد سے کمتر تھی لیکن وہ ایسے اختیارات ہاتھ میں رکھتے تھے جو فرانسیسی شرفا کھو بیٹھے تھے۔ روسی پروشوی اور آسٹرڈی امیر اور ہنگری کا شریف ہزارہا غلام کاشتکاروں کا مالک تھا جو کہ اُس کی زمین جوتتے اور اُس کے احکام کی فوری تعمیل کرتے تھے فرانسیسی امیر اپنی آبائی جاگیر کے کاشتکاروں سے چند حاصل وصول کر سکتا تھا جو بطور پٹہ معین تھی یا جاگیری خدمات کی صورت میں ادا کئے جاتے تھے اوسکے کاشتکار کسی طور پر اوسکے غلام نہ تھے اون سے کوئی ذاتی خدمت واجب الادا نہ تھی اور یہی خدمت کے معاوضہ میں جو لگان دینا پڑتا تھا اُس کی ادائی پر برافروختہ ہوتے تھے اپنے مالک کی وفاداری میں زندگی کا احساس بہت پہلے کافور ہو چکا تھا اور جبکہ فرانسیسی کاشتکار کو اپنے مالک کی اطاعت کا کوئی اعتراف نہ تھا اوس وقت پروشوی اور روسی غلام آقا کا اپنا حلقہ بگوش ہونا تسلیم کرتا تھا۔

یہ ملحوظات بتلاتے ہیں کہ کوئی انقلاب جس سے ۲۶ سال بعد موجودہ یورپ کی داغ بیل ڈالنی تھی فرانس میں ظہور پذیر ہوا اُس کی یہ وجہ تھی کہ فرانسیسی کاشتکار

جو زیادہ آزاد زیادہ متمول اور پھر تعلیم یافتہ تھا۔ لگان کے ادا کرنے میں اور اپنے مالک کے ملکی اور دنیاوی حقوق کے تسلیم کرنے میں ناراضی ظاہر کرتا تھا۔ اور روس کی ناراضی اوس اعتراض سے بڑھ کر تھی جو غلام کاشتکار کو اپنی حلقہ بگوشی پہ تھا۔ کاشتکاروں اور مزدوروں کو رہنا اس واسطے ملگئے کیونکہ فرانس میں ایک وسیع متوسط جماعت موجود تھی۔ فرانسیسی ملکی آزادی کے لئے بہت کاری وار کرنے کے لئے اس واسطے تیار تھے کہ اُن کو ایک حد تک شخصی آزادی حاصل تھی اور آخرکار اونھوں نے مساوات عامہ کے خیال کی اشاعت کی۔ سیادت جمہور قومیت اور شخصی آزادی کے حالات کی ابتدا فرانس سے نہیں ہوئی وہ اتنے ہی پرانے ہیں جتنی کہ تہذیب ہے لیکن وہ قرون متوسط میں نظام جاگیرداری میں مدھم پڑگئے اور اصلاح عظیم کے بعد اُن کی جگہ مختلف سیاسی خیالات نے لی جو کہ اٹھارھویں صدی کی دولت کی برتری اور خیر اندیش روشن خیال بادشاہوں کی مطلق العنان فرماں روائی کے اصولوں کی صورت میں مستحکم ہوکر چمکے۔ انگلستان اور ہالینڈ نے باقی مغربی دنیا سے علیحدہ نشو ونما پائی اُن وجوہات سے جو کہ اُن کی اندرونی تواریخ اور اون کی جغرافی حیثیت سے بہت گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اونھوں نے اپنے کو سلسلہ جاگیرداری اور ویسے ہی مطلق العنانی سے آزاد کرالیا تھا۔ وہ اپنے آزاد قومیت کے احساس کو پختہ کرچکے تھے اور اُنھوں نے شخصی آزادی کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا سترھویں صدی کے جاگیری نقش جو باقی رہ گئے تھے ان کی تنسیخ نے انگلستان کے کسانوں اور کاشتکاروں کی روس کے برّاعظم کے کسان بھائیوں کی نسبت ایک مختلف اقتصادی حیثیت قایم کرلی تھی۔ انگلستان میں قومی بوجھ اٹھانے کے معاملہ میں امیر اور نوکر میں اون حسد انگیز امتیازات کا وجود نہ تھا جو کہ فرانس میں ابھی باقی تھے۔ اور اگرچہ تجسس استحقاق کے موافق انگریزوں کی ایک بڑی تعداد کو عامۃ الناس کے نمایندوں کے انتخاب میں بہت کم شرکت حاصل تھی تاہم انتظام حکومت جو کہ بڑے خاندانوں کے امراء کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ہاتھوں میں تھا۔ ایک سیاسی آزادی کے مانند تھا۔ اور انتظامی معاملات کا توازن نہایت ہوشیاری کے ساتھ عمل میں لایا گیا تھا۔

اٹھارھویں صدی کی ذہنی رفتار

ہمیں اُس اثر کو کم وقعت نہیں دینا چاہیئے جو ذہنی اور دماغی خیالات کی وجہ سے پڑا اس سے وہ مسائل عقلی مراد ہیں جنھیں غدر فرانس یورپ کے زیادہ مظلوم اور نا ترقی یافتہ اقوام کے دماغ تک پہنچا کر ان کو زبردستی متوجہ کرتا تھا۔ اٹھارھویں صدی کے بڑے فرانسیسی صاحبان قلم وانیسائنٹسکو ڈائڈرات اور رامیو کے دماغ لاک اور انگریزوں کے سیاسی خیالات سے بھرے ہوئے تھے۔ اپنے مختلف طریقوں میں انھوں نے اس بات پر اقرار کیا کہ حکومت کا وجود محکوم کی فلاح کے لئے ہے اور انھوں نے حکومت کے مخارج۔ اور انسان کے تعلق سوسائٹی کی تحقیق کی یہ اوّل کے خیالات ہیں جنھوں نے حکومت مطلق العنان کی حیثیت میں تبدیلی پیدا کی وہ اس بات پر بھی مصر تھے کہ انسان کو شخصی آزادی کے تحفظ کے حقوق ملنے چاہئیں حتیٰ کہ وہ تحفظ عامہ اور قیام تہذیب سے متصادم نہ ہوں۔ اٹھارھویں صدی کے بڑے فرانسیسی مصنفوں نے اپنی تصانیف سے غدر فرانس کے ہنگامے اور اوسکی اصلی رفتار پر اوس سے کم اثر ڈالا ہے جو کہ عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے اس تحریک کے اسباب فلسفہ یا سوسائٹی سے متعلق نہ تھے بلکہ اقتصادی اور سیاسی تھے اور اس کا سرعت سے ترقی پانا تواریخی حالات پر مبنی تھا اور بیشتر بقیہ یورپ کی توجہ اور رضامندی پر لیکن اوس کے رہبروں کا منبع تعلیم اٹھارھویں صدی کے فرانسیسی فلاسفہ کی تصانیف تھیں اگرچہ اون کے اصولوں کا غدر کے برپا کرنے میں کوئی ظاہری اثر نہ تھا اونھوں نے اس کی افزایش اور اوس کے اصولوں کی اشاعت یورپ بھر میں کی۔ اٹھارھویں صدی کے وسط کے بڑے فرانسیسی مصنفین کی اوّل سوسائٹی میں انفرادی حیثیت یا بالفاظ دیگر حکومت کے متعلق عام خیالات پر اثر ڈالا ہے اون کے خیالات کا اوس صدی کے آخر کے بڑے جرمن مصنفین کی رائوں سے مقابلہ کرنا جنھوں نے انسانی انفرادی تربیت اور شخصی ترقی کی صلاحیت پر اپنی توجہ مبذول کی تھی تعجب انگیز معلوم ہوتا تھا۔ شلر۔ گرٹے۔ کینٹ اور ہرڈر جرمن ہونے سے بڑھ کر محبان دنیا تھے۔ انسان اور اُس کی دماغی اور صناعی ترقی کے مسئلے جرمنی کے بڑے صاحبان خیال کو ان مشکلات کی نسبت زیادہ باعث

رغبت ہوئے جو کہ سوسائٹی کی مختلف جماعتوں کے معاشرتی اور سیاسی تفاوت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ مثلاً گرٹے غدر فرانس کے معنی خوب سمجھتا تھا اور وہ ان اثرات کو غور سے مطالعہ کرتا تھا جو اس غدر سے بنی نوع انسان پر ہونے والے ہیں لیکن اُس نے اُن اثرات کی ذرا بھی پروانہ کی جو اس غدر سے جرمنی پر ہوئے تھے۔

اٹھارھویں صدی کا اخلاق و مذہب

آخرش اٹھارھویں صدی کی گری ہوئی اخلاقی حالت نے تمام ممالک کی تمام جماعتوں کے افراد کی اوس سرگرمی کو زایل کر دیا تھا جو کہ انسانی ہمدردی میں کیجاتی ہے۔ براعظم کے دونوں پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائی مذہب کی طرف سے بداعتقادی عام ہوگئی تھی کیتھولک ممالک کے بیشتر پادری اپنی اوباشی کی وجہ سے بدنام تھے اور اونکی اوس مذہب کے اصولوں سے ظاہر انفرت اُن کی بدکرداری کے برابر تھی جس کی وہ تعلیم دیتے تھے جرمنی کے پروٹسٹنٹ پادری بھی اپنی بے دینی میں ایسے ہی آزاد تھے۔ اشلیز کے مشہور معاملہ میں برلن کی مجلس اعلیٰ کی رائے تھی کہ وہ اوس گاؤں کا لوتھرن پادری بننے کے قابل ہے جو کہ گیلز ڈارف کا پادری تھا۔ اور جو عیسائیت کا علی الاعلان منکر تھا اور صرف ضرورت اخلاق کی تلقین کرتا تھا۔ پراٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ممالک میں عیسائیت اخلاق کے اُن دلپذیر حالات میں تبدیل ہوگئی تھی جو کہ راسیو کی کتاب پروفیشن ڈیفائے ڈورلیکار سوائے یارڈمیں بہترین طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔[1] ان موہوم اور بے اصول اخلاق کی وجہ سے کئی مخفی انجمنیں جیسے کہ روزیٹی اور الیومینیٹی مجذوبوں کے حلقے وجود میں تھے جنھوں نے مذہب کی جگہ مشین اور علاماتی رسمیں رکھی تھیں۔

یہ تھی یورپ کی سیاسی اقتصادی ذہنی اور اخلاقی حالت غدر فرانس سے ذرا ہی پہلے ۱۷۸۹ء میں۔ تمام براعظم کو ۲۶ سال مسلسل جنگ کے زمانہ میں سے گزرنا تھا جسکے اخیر پر اوسکو دونوں سیاسی اور دنیاوی زندگی کے نئے مطامح نظر اور نئے خیالات کا اوبھرنا تھا۔ نئے خیالات کو ۱۸۱۵ء میں فی الحقیقت مزاحمت پیش آئی اگرچہ وہ بالکل ضائع نہو سکے لیکن چونکہ انسانی دماغ اُن سے ایک مرتبہ روشن ہو چکا تھا اسلئے وہ فراموش نہو سکے اور اُن کی آیندہ ترقی سے مراد انیسویں صدی میں موجودہ یورپ کی تاریخ ہے۔

---

[1] Profession de foi due Vicaire Saivyard

باب اول

۱۷۸۹ء

۱۷۵۶ء کا صلح نامہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان۔ اتحاد ثلاثہ درمیان انگلستان۔ پرشیا۔ ہالینڈ۔ ۱۷۸۸ء یورپ کی چھوٹی طاقتیں۔ آسٹریا۔ جوزف ثانی۔ اوس کی داخلہ حکمت عملی۔ خارجہ حکمت عملی۔ روس۔ کیتھرائن۔ پولینڈ۔ فرانس۔ لوئیس شانزدہم۔ ہسپانیہ۔ چارلس چہارم۔ پرتگال میریا اول۔ اطالیہ۔ صقلیہ۔ فرڈیننڈ چہارم۔ نیپلز۔ صقلیہ۔ روم۔ پاپائے پائیس ششم۔ ٹسکنی۔ ڈیوک اعظم لیوپولڈ۔ برما۔ ڈیوک فرڈیننڈ۔ موڈینا۔ ڈیوک ہرقل سوم۔ لمبارڈی۔ سارڈینیا۔ فاتح اماڈیس سوم۔ لنکا۔ جنوا۔ وینس۔ انگلستان۔ جارج سوم۔ پٹ کی حکمت عملی۔ پرشیا۔ فریڈرک ولیم ثانی۔ پرشیا کی حکمت عملی۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ کرسچین ہفتم۔ سویڈن۔ گستاویس سوم۔ مقدس روم کی طاقت۔ مجلس وضع قوانین۔ منتخبین۔ مجلس شہزادگان۔ مجلس احرار شاہی عدالت۔ مجلس الاک حلقہ جات۔ جرمنی کے شہزادے۔ بویریا۔ بیڈن۔ ورٹن برگ۔ سکسنی۔ سکس وے مار۔ شہزادہ کلیسائی۔ مینس۔ ٹریوز۔ گلون۔ ملک کے چھوٹے شہزادے اور سردار۔ سوئٹزرلینڈ۔ جنوا۔ نتیجہ۔

۱۷۵۶ء کا عہدنامہ

اوائل ۱۷۸۹ء میں یورپ کی ریاستیں دو باوقعت سیاسی جماعتوں میں ممتاز تھیں۔ ایک فرانس۔ آسٹریا۔ ہسپانیہ اور روس کے باہمی تعلق کے زیر اثر تھیں اور دوسری انگلستان پرشیا اور ہالینڈ کے اتحاد کے زیر نگیں تھیں وہ انقلاب عظیم یورپ کی طاقتوں کی مقاومت کا آخری سیاسی واقعہ تھا جو ۱۷۵۶ء میں فرانس اور آسٹریا کے عہدنامہ کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ معاہدات جو اس وقت عمل میں آئے اور اتحادات جن کی آزمایش ہفت سالہ جنگ میں ہو چکی تھی ۱۷۸۹ء میں موجود تھے لیکن اس امر کی دانشمندانہ اصلاح کی گئی۔ جو آسٹروی فرانسیسی تعہد کی تہ میں تھا یہ ۱۷۵۶ء کا اتحاد فی الحقیقت دونوں ملکوں

میں سے کسی میں بھی مقبول عام نہ تھا۔ فرانس میں میری انٹائنٹ کو اس ناگوار عہدنامہ کی زندہ نشانی سمجھ کر سخت نفرت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور جسکی شادی نے جو لوئیس شانزدہم کے ساتھ ہوئی آسٹروی معاہدے پر مہر کا کام دیا وہ "آسٹروی عورت" کے نام سے حقارت کے ساتھ موسوم کیجاتی تھی مسلم سیاسی فلاسفر اور مصنفین نے فرانس کی قدیم حکمت عملی اور ہنری چہارم اور لوئس چہاردہم کے اختیار کردہ طریقہ کے ثبوت میں نہایت دماغ لڑایا ہے۔ جو (سلاطین مذکور) خاندان ہیپس برگ خاندان باربن اور فرانسیسیوں کا آبائی دشمن سمجھے تھے آسٹریا میں بھی امراء اور تعلیم یافتہ طبقوں نے اس کی عدم مقبولیت کو اوسی شدت سے محسوس کیا۔ آسٹروی سپہ سالار ہفت سالہ جنگ کے دوران میں فرانسیسی مداخلت کی بے اثری سے چین بجبیں تھے اور آسٹروی اس جنگ کی ہزیمت کو اس ترشروی سے اوس تعلق سے منسوب کرتے تھے گویا کہ فرانسیسیوں نے حلیف ہونے کے بجائے حریف کا کام انجام دیا تھا۔ شاہی خاندان کے لوگ بھی اسی خیال سے متاثر تھے "ہمارے قدرتی دشمن جو اس وقت ہمارے دوست بنے ہیں اس وقت اس سے کہیں زیادہ ضرر پہنچا رہے ہیں اگر وہ ہمارے علانیہ دشمن ہوتے۔" یہ الفاظ ہیں جن میں لیوپولڈ آف ٹسکنی دی انٹائنٹ کے بھائی نے ایک خط میں جو کہ اوس نے اپنے بھائی شہنشاہ جوزف کو دسمبر ۱۷۸۴ء میں لکھا تھا فرانسیسیوں کی سرشت کا خاکہ کھینچا ہے۔ شہنشاہ جوزف کی بھی ذاتی رائے یہی تھی وہ اپنے روسی حلیف ملکہ کیتھرائن کو اپنے بہنوئی لوئس شانزدھم شاہ فرانس پر ترجیح دیتا تھا اوس کا اپنی خارجہ حکمت عملی میں یہ خاص میلان رہا کہ وہ فرانسیسی اتحاد کو قربان کرکے اوس سے رشتہ دوستی کو مستحکم کرے۔ روس جس کی سلطنت ہفت سالہ جنگ کے بعد اپنی ملکہ عظمیٰ کے تحت میں بہت وسیع ہو رہی تھی کسی اتحادی کی پروا نہ کرتا تھا اور اپنی مستقل اور مستحکم ترقی میں ایک خود مختارانہ روش پر گامزن تھا۔ کیتھرائن نے فریڈرک اعظم کے پیشتر آخری زمانہ میں پرشیا سے اتحاد روا رکھا اور ایک حد تک انگلستان سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ لیکن اوسکا فطری رجحان انگلستان سے بداعتقادی کا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اوس نے

ومسلح غیر جانب داری کی سرپرستی اختیار کی جس کا کام انگلستان کے بحری فرضی استحقاق کے مخالف تھا اور ۱۷۸۸ء میں اوس نے روس آسٹریا فرانس اور ہسپانیہ کے ایک باقاعدہ اتحاد ربعہ کی تجویز کی۔

پرشیا انگلستان اور ہالینڈ

اگر فرانس روس اور آسٹریا کے تعلقات ناتصفیہ شدہ تھے تو ۱۷۸۹ء میں پرشیا ہالینڈ اور انگلستان کا رشتۂ اتحاد بھی کچھ زیادہ استوار نہ تھا فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد پرشیا کی حالت دراصل انحطاط پذیر تھی اگرچہ اوس کی فوجی طاقت اول درجہ کی شمار ہوتی تھی اور اوسکے نامور بادشاہ کا رعب وداب ابھی تک باقی تھا جو کہ ۱۷۸۶ء میں انتقال کر چکا تھا۔ اور انگلستان کا اتحاد مسلم تھا لیکن اندرونی انتظام میں ایک تنزل دکھائی دیتا تھا۔ اور خارجہ حکمت عملی میں ایک تلون رونما تھا۔ شمالی امریکہ میں نوآبادی کے باشندوں کی کامیابی اور عہدنامۂ ورسیلز کی وجہ سے انگلستان کو ایک شدید صدمہ پہنچ چکا تھا۔ اور جبلہ برّ اعظم کی طاقتیں اُس کی ثروت کا حسد کرتی تھیں۔ روس کی فوجی قوت کو ہیچ سمجھتی تھی اور یہ رائے برلن میں عام تھی اور پرشیا کا نیا بادشاہ اس بات کا اظہار کرتا تھا کہ انگلستان کے ساتھ اتحاد بجز ناگوار ہونے کے اور کیا ہو سکتا ہے تیسرے اتحادی رکن ہالینڈ کی حالت نہایت پست وضعیف تھی اور انگلستان ۱۷۸۷ء میں شہزادہ آرینج کی اسٹیٹ ہولڈری کی حیثیت کو صرف اس وجہ سے قائم رکھ سکا کہ اوس نے پرشیا کو مسلح مداخلت پر آمادہ کر دیا تھا۔ اگرچہ یہ مداخلت ۱۷۸۸ء کے مشہور عہدنامہ کا باعث ہوئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ انگریزی اور پروشوی مدبرین کو ایک دوسرے سے سخت بداعتقادی تھی اور اسٹیٹ ہولڈری کے جبری حلقہ بگوش نے ہالینڈ کی جمہور پسند جماعت کو اتحادیوں سے سخت متنفر کر دیا تھا۔ اور اوس کو فرانس سے مدد طلب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

یورپ کی چھوٹی طاقتیں

یورپ کی باقی ماندہ ریاستیں دونوں اتحادی جماعتوں (حلقوں) میں سے ایک نہ ایک کے ساتھ منسلک تھیں۔ جرمنی کی چھوٹی ریاستیں جن کو جوزف ثانی نے بڑھایا یا گھٹایا تھا پرشیا کی طرف میل رکھتی تھیں شمال کیجانب ڈنمارک جس کے حکمران خاندان انگلستان یا پرشیا کے شاہی

خاندانوں سے قرابت رکھتے تھے کامل طور پر روس کے ظلِ اقتدار میں تھا۔ سویڈن گسٹاویس سوم کے زیر حکومت کیتھرائن ثانی سے برسرپیکار تھا۔ پولینڈ جو خانگی نزاع سے پاش پاش ہو رہا تھا اور جسکو اُس کے ہمسائے اوس کی کامل تباہی کی دھمکی دے رہے تھے اپنی آخری تقسیم کا منتظر تھا۔ یورپ کی جنوبی ریاستیں فرانسیسی، آسٹروی اتحاد سے بالکل پیوستہ تھیں۔ اسپین فرانس سے جارحانہ و مدافعانہ عہدنامہ پک ڈی فیمل کے ذریعے ملا ہوا تھا جو فرانسیسی وزیر جانویل کے ہاتھوں ۱۷۶۱ء میں طے ہوا تھا اور جس کی امریکہ کی جنگ حریت میں آزمایش ہو چکی تھی۔ پرتگال اگرچہ عہدنامۂ متحدین کی وجہ سے انگلستان سے تجارتی طور پر متعلق تھا اور سیاسی طور پر ہسپانیہ کے فرضی حقوق کے خلاف انگریزی حمایت میں تھا لیکن خاندان شاہی کی مسلسل شادیوں کے ذریعے سے ہسپانیہ کا حلیف بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ اطالیہ میں نیپلز پر ایک ہسپانوی شہزادہ حکومت کرتا تھا اور وہ ایک آسٹروی شہزادی سے بیاہا ہوا تھا۔ سارڈینیا اور فرانس کا قدیمی حلیف تھا اور جزیرہ نما کا باقی حصہ اکثر آسٹروی اثر میں تھا۔ ترکی جو کہ روبہ تنزل تھا روس اور آسٹریا کا جائز شکار خیال کیا جاتا تھا اس کے اس مقابلہ میں انگلستان اور فرانس نے بہت افزائی کی مگر کوئی حقیقی امداد نہ کی۔

۱۷۸۹ء میں یورپ کی طاقتوں کے عام باہمی تعلقات کا ایک خاکہ کھینچنے کے بعد یہ مناسب ہوگا کہ ہر جوش انگیز زمانہ کی تاریخ میں قدم رکھنے سے پہلے ہر ایک ریاست کی حالت پر نظر غائر ڈالیں۔ کیونکہ عظیم الشان طوفانی انقلاب کا عمل میں آنا تھا اور بہت سے سیاسی تغیرات کو رونما ہونا تھا۔ عہد فرانس اور نپولین کے زمانہ کا نہایت ہی اہم نتیجہ لوگوں کے دلوں پر احساس کا اثر تھا۔ جیسا کہ چند ملکی خیالات کے نشوونما میں ظاہر ہوا اور جس نے موجودہ یورپ کو سانچہ میں ڈھالا ہے۔ لیکن بڑی بڑی تبدیلیاں شاہی خاندانوں میں بھی اور ریاستوں کی جغرافی حدود میں بھی ظہور میں آئیں۔ جن کو ہم ۱۷۸۹ء کے یورپ کی حالت کے مطالعے سے سمجھ سکتے ہیں۔

آسٹریا اور جوزف ثانی ۱۷۸۹ء کے آغاز میں سب سے زیادہ اہم بیان شہنشاہ جوزف ثانی

کا ہے اور اُس کے مملوکات ایسے ہیں جن میں ایک باریک بیں بھی زبردست انقلاب کی پیشین گوئی کر سکتا تھا۔ جوزف اوس وقت سینتالیس (۴۷) سال کا تھا اور وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ فرانسس آف لورن کی جگہ شہنشاہ منتخب ہوا تھا۔ ۱۷۸۰ء میں اپنی والدہ میریا تھیریسیا کے انتقال پر وہ خاندان آسٹریا کے علاقوں کا وارث بنا وہ غالباً مطلق العنان سلاطین کا بہترین نمونہ تھا۔ وہ ایک ہی مخلص روشن خیال اور قابل فرمانروا تھا۔ اوس کے خیالات اوس زمانے سے کہیں بڑھ کر تھے جہاں تک کہ اوس کا اُن کو اپنی رعایا پر عاید کرنا اوس کے لئے بجائے شکر و احسان کے باعث نفرت ہوا اور رعایا میں امن چین کی بجائے بغاوت اور ہل چل پھیل گئی۔ شہنشاہ جوزف کی اصلاحوں کی تاریخ اور وہ رخنے جن کا وہ باعث ہوئیں اس سلسلہ کی پہلی جلد سے متعلق ہیں ۱۷۸۹ء میں خاندان ہیپس برگ کے تمام موروثی علاقے بھی فتنہ پردازی پر تلے تھے۔ شہنشاہ کے اون ممالک کو الحاق کرنے کی تجویز جس میں زبان جرمن کے استعمال پر اصرار کیا گیا تھا۔ مقامی حب وطن کے اشتعال کا سبب ہوئی اس تجویز میں قانون اور انتظام حکومت کو آسان بنانا اور مختلف مذہبی اور تعلیمی مجالس کو شایہ بنانا بھی مطلوب تھا۔ ہنگری۔ ٹائرل۔ بوہیمیا اور سب سے بڑھکر آسٹریا ندر لینڈ یا بلجیم میں بغاوت کا اعلان کیا گیا۔ جسکو مقامی تعصبات مذہبی جنون اور ذات کے خیال نے بھڑکایا۔ آسٹریا ندر لینڈ ان اسباب میں سے پہلے اور دوسرے کے تابع تھا اور ہنگری تیسرے کے۔ بلجیم کے لوگ اور خاص کر برین کنٹرا اپنے اون مقامی حقوق اور پرانے ضابطوں کے لئے نبرد آزما ہونے کو تھے۔ جن کی شہنشاہ کے احکام نے تنسیخ کی تھی۔ بلجیم کے پادری جوزف کو اوس سلوک کی وجہ سے جو اوس نے پوپ سے برتا تھا اور اردسی دباؤ کے باعث جو اوس نے مذہبی مکافات پر ڈالا تھا۔ ایک بے دین سے بدتر سمجھتے تھے اور وہ جامع لووین کے مقابلہ میں برسیلز کی شاہی تعلیم گاہ کے قیام پر سخت برہم ہوئے۔ لیکن ہنگری میں ملک کے وہ ادا جنھوں نے نہایت شجاعت کے ساتھ لڑکر میریا تھیریسیا کے تخت کو بچایا تھا کھلم کھلا ناراضی ظاہر کرتے تھے یہ کچھ تو جوزف کے ان قدیم

ضابطوں کی تنسیخ کی وجہ سے تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ اس نے لوہے کے تاج کو دائمی مستقل کر دیا تھا۔ لیکن اس سے بڑھکر اس کا سبب اوس کا زرعی علاقی کو توڑنا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ غلامانہ کاشتکاری یورپ کے مغربی حصے یعنی فرانس بلجیم اور دریائے رائن کے کنارے سے بالکل معدوم ہو چکی تھی لیکن مشرق کی طرف اوس کی شدت بتدریج بڑھتی ہوئی چلی جاتی تھی اور خالص پرشیا پولینڈ اور ہنگری میں اوس کی حالت ایسی ہی خراب تھی جیسی کہ روس میں۔ ایک ہنگری کے کاشتکار کی درخواست کا مضمون یہ ہے "نہایت ادب بادشاہ جس کے آقا کے لئے چار دن کی جبری محنت کرتا ہوں۔ پانچویں دن اوس کے ساتھ مچھلی کا شکار اور چھٹے دن جنگل کے شکار کو جاتا ہوں اور ساتواں دن تو باری تعالےٰ کے لئے مخصوص ہے تو اب غور فرمائے کہ میں کس طرح محصول اور دوسرے اشیا ادا کر سکتا ہوں۔ ہنگری میں شرفاء کی جماعت کا دستوری نظم کے مطابق تمام محاصل سے بری ہونے نے غلامانہ کاشتکاروں پر قسم قسم کے جن کے ساتھ جبری محنت بھی شریک تھی اور زیادہ شدید بنا دیا تھا۔ شہنشاہ جوزف نے غلامانہ کاشتکاری کی ۲۲ اگست ۱۷۸۰ء میں منسوخ کیا اور جاگیری ذمہ واریوں کو دور کرنے کے لئے ایک نئے ضابطہ کا آغاز کیا اوس کی جبری محنت کو نقد رقمی تخفیف لگان سے بدلا گیا۔ ۱۷۸۹ء میں خاندان ہیپس برگ کے موروثی ممالک میں جہاں کہیں کھلم کھلا بغاوت نہ تھی سخت طبلی تو تھی۔ بوہیمی بلجیم کے رؤسا اور ہنگری کے امرا بادشاہ کی اُن حالفشانیوں پر جو وہ برائے اصلاح کرتا تھا۔ طیش میں آئے۔ ہنگری اور پرشیا کے غریب غلام کاشتکار اور بلجیم کے فرد و رعیت وہ کھلے قانون اور عالی تدابیر سے متمتع کرنا چاہتا تھا۔ اپنے غایت غربت کی وجہ سے اسکی اعانت نہ کر سکتے تھے وہ اپنے متفرق و منتشر غلاموں سے ایک نئی آسٹرین ریاست بنانا چاہتا تھا لیکن اس امید میں اوس کو سخت مخالفت سے پالا پڑا۔ نسل اور زبان کی مشکلات قانون سے ہٹائی نہیں جا سکتیں۔ خواہ قانون کتنا ہی نفع پہنچانے والا کیوں نہ ہو اور شہنشاہ کی مصلحت آمیز کوشش اوس کے خاندان کی موروثی املاک کے ہاتھ سے نکل جانے کی موجب ہوئی۔

جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی شہنشاہ جوزف ثانی کی خارجہ حکمت عملی اوسکے خاص اصولوں کے تابع تھی جن سے اوس کے ملک کی اندرونی اصلاحیں متعلق تھیں یعنی اپنے مختلف مقبوضات کو متصل کردینا اوس کی اون تجاویز کو جن سے وہ ہبسبرگ کے علاقوں کو اپنے سوبیا کے مقبوضات کے ساتھ جوڑنے کے لئے آسٹروی نڈرلینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا فریڈرک اعظم نے باطل کردیا اوس کی وہ کوشش جو اوس نے برائے نام شہنشاہ ہونے کی بجائے ایک بہتر بااختیار حیثیت بنانے اور جرمنی حب الوطنی پر ایک نئی جرمنی طاقت کا سنگ بنیاد رکھنے میں ظاہر کی بالکل بے سود ثابت ہوئی۔ ان دو مقصدوں سے یعنی ایک آسٹروی مستحکم ریاست کی بنا جسکو وہ ممکن سمجھتا تھا اور ایک جدید قومی جرمنی طاقت جو اوس کی سیادت میں ہو اور جسکو وہ محض ایک خواب تصور کرتا تھا۔ بے مراد ہوکر جوزف ثانی نے اپنے خیالات کو اوس کی طرف منعطف کیا۔ اوس کے ابتدائے شباب کا مطمح نظر اوس کی ماں کا حریف پرشیا کا فریڈرک اعظم تھا اور اوسکی اواخر عمر کا نصب العین روسی سلطانہ ملکہ کتھرائن تھی دونوں اس زمانہ کے روشن خیال خود مختار سلاطین کے نمونے تھے۔ دونوں نے اپنے ممالک کو وسعت دی تھی اور دونوں نے یہ کوشش کی کہ وہ اپنی ریاستوں کو استوار و پیوستہ وجود دیں۔ دونو حکومت اور جنگ میں کامیاب ثابت ہوئے۔ اور دونوں نے اٹھارھویں صدی کے فلاسفر کی پیروی کی۔ وہ یکے بعد دیگرے اوس کے مطمح نظر رہے۔

شہنشاہ جوزف ہی سے یہ مخصوص ہے کہ وائنا کے یا فبرگ میں اوس کے ذاتی کمرے میں صرف ایک ہی تصویر آویزاں تھی اور وہ فریڈرک کی تھی اور اوس کی خواب گاہ میں بھی ایک ہی اور وہ کتھرائن کی تھی۔ فریڈرک اعظم کی وفات کے بعد شہنشاہ جوزف اوس کے جانشین سے برخاستہ ہوکر کتھرائن کو بہت سراہنے لگا اور ۱۷۸۷ء میں کریمیا کے دورہ میں اوس کا ہم سفر بنا۔ وہ اوس کی شخصیت کا گرویدہ ہوگیا اور اوس کی تجاویز سے اوس کی آنکھوں میں چکا چوند ہوگئی اور ترکوں کے خلاف اوسکو روس کا حلیف بننے کی رغبت ہوئی اور یہ خواہش ہوئی کہ اوس کے ساتھ ملکر ٹرکی کو بانٹ لے جیساکہ اوس کی ماں فریڈرک اور کتھرائن نے پولینڈ

کی پہلی تقسیم میں کیا تھا۔ چنانچہ ۱۷۸۸ء میں اوس نے دولت عثمانیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا لیکن روس کو معلوم ہوگیا کہ ترک باوجود اپنی حکومت کی خرابی کے حقیر دشمن نہ تھے۔ شہنشاہ جوزف کی فوج اوسکے امیر افسروں کی بداطواری کی وجہ سے خراب ہوئی۔ اور دبانے اوس کا صرف دسواں حصہ باقی رکھا ۱۷۸۹ء میں وہ جنگ سے واپس آیا لیکن اپنے جسم میں ایک مہلک بیماری کے جراثیم لیکر پلٹا مگر اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ جنگ کو مسلسل جاری رکھیگا۔

روس کیتھرائن | روس جو جوزف ثانی کا منتخب اتحادی تھا۔ ملکہ کتھرائن ثانی کے زیر حکومت تھا۔ یہ بڑی ملکہ اپنی پیدائش کے لحاظ سے این بالٹ زربست کی غیر معروف جرمن شاہزادی تھی وہ روسی طاقت کے بانی ہونے میں پیٹر اعظم کے ہم پلہ ہوئی۔ روسیوں سے زیادہ اس نے اپنے اختیار کردہ ملک کی توسیع کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا اور یہ توسیع جغرافی حیثیت سے بحر بالٹک اور بحر اسود کی طرف ہوسکتی تھی۔ اوس نے لوگوں کی اوس حیثیت کو بھی پہچان لیا تھا جو وہ اوس کی مہموں میں روس کی مدد دینے میں رکھتے تھے۔ اوس کا سن ساٹھ برس کا تھا اور وہ اپنے عظیم الشان اختیارات پر پورے طور پر قابض تھی۔ اپنی حکومت کے ۲۷ سالہ تجربہ سے اوس نے اپنی طاقت کو مستحکم کرلیا تھا۔ پیٹر اعظم نے یہ سمجھا تھا کہ روس کے لئے سمندر میں دخل حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس وجہ سے اوس نے سینٹ پیٹرزبرگ کو تعمیر کرایا۔ کتھرائن نے جنوب کی طرف رخ کیا اور اپنے مقبوضات کو بحر اسود تک بڑھایا وہ امید کرتی تھی کہ بحر بالٹک اور بحر اسود کو وہ روسی جھیلیں بنا سکیگی اور اسوجہ سے سوئڈن اور ترکی کی محتاط اور مستقل دشمن تھی۔ روس کی مغربی سرحد پر پولینڈ واقع تھا اور مقدم الذکر کی لابدی حکمت عملی یہ تھی کہ وہ پولینڈ کے قیام اور استحکام میں مدد معاون ہو تاکہ وہ روس اور آسٹریا اور پرشیا کی فوجی طاقتوں کے مابین تضاد کا مزاحم ہو۔ لیکن پولینڈ کی انوکھی طرز حکومت نے بیچارے بدنصیب ملک کو غیر قابل مدافعت و مقاومت کردیا تھا۔ اور روس میں بدنظمی پیدا کردی تھی۔ اس نرالی طرز حکومت

میں ایک بے اختیار بادشاہ کا انتخاب عمل میں آتا تھا اور جس کو حق خانہ جنگی کو تسلیم کرنا پڑتا تھا اور جسے یہ بھی اعتراف ہوتا کہ کوئی رئیس تجویز امتناعی کی رو سے کسی تحریک کو روک سکے جسکی تجویز مجلس اعلیٰ میں پیش ہو یہ ممکن تھا کہ اس طرز حکومت کی اصلاح کیجاتی اور باشندگان پولینڈ کی ایک تنظیم یافتہ قوم بنجاتی لیکن ہمسایہ طاقتوں کے لئے یہ سہل تھا کہ وہ اصلاح کی بجائے اوس ملک کو آپس میں بانٹ لیں جنھوں نے ۱۷۷۲ء میں اوس کی پہلی تقسیم کو عملی صورت دی تھی اور پولینڈ کا قبضہ سمندر سے خارج کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تینوں طاقتیں یعنی روس، پرشیا اور آسٹریا ایک دوسرے سے قریب تر ہوگئی تھیں جس کا نتیجہ یہ تھا کہ روس بجائے ایک ضروری مشرقی سلطنت ہونے کے ایک یوروپی طاقت بن گیا تھا۔ کتھرائن نے اس حقیقت کو پہچان لیا کہ روس کو اپنی اوس حیثیت کے مطابق پولینڈ کی حالت زار کی وجہ سے سیاسیات یورپ میں مزید دخل دینا چاہیئے اور اوس نے اوس حالت سے حتی الوسع فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اپنی اندرونی حکومت میں کتھرائن ایک خیر اندیش مطلق العنان ملکہ تھی۔ اوس نے ڈائڈ ڈاٹ کے ساتھ مربیانہ سلوک کیا۔ انسان کے حقوق کے نئے اصولوں کی بڑی مداح تھی اوس نے ایک انجمن قائم کی جس کا کام یہ تھا کہ روس کی حکومت کو ترتیب دے لیکن وہ جانتی تھی کہ نئے اصولوں کا اطلاق روسیوں پر نہیں ہوسکتا۔ وہ اصول اون خانہ بدوش تاتاری قبیلوں کے لئے جو کہ عملداری روس کے جنوبی اضلاع میں بے خانماں پھرتے تھے نہایت ہی ناموافق تھے۔ وہ خوب سمجھتی تھی کہ اون کا دیہاتی انتظام کاشتکاروں کو اون بہت سی برائیوں سے بچاتا تھا جو کہ بظاہر زیادہ روشن خیال ممالک میں پائی جاتی تھیں اور اوس نے اونکو اون زمینوں میں جن سے کہ وہ متعلق تھے حقوق دے اور اون کے لئے دلچسپی کے سامان پیدا کر دیئے۔ روس نے دراصل اصلاح اور تجدید کی ضرورت کو محسوس نہ کیا اور وہاں انفرادی اور سیاسی آزادی کا احساس پیدا نہ ہوا تھا۔ اس لئے بہترین طور پر وہ خود مختار فرماں روائی کے قابل تھا۔

فرانس لوئس شانزدہم ۱۷۸۹ء میں یورپ کے فلاح وامن کا اہم ترین مسئلہ آسٹروی، روس اتحاد کے بعد آسٹروی، فرانسیسی، معاہدہ تھا جسکی تصدیق ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ میں ہوچکی تھی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ دوسرا معاہدہ دونوں میں سے کسی ملک میں بھی مقبول نہ ہوا۔ فرانس اور آسٹریا ایک دوسرے کے آبائی دشمن تھے دونوں دربار دل کی مستند حکمت عملی دشمنی کو تازہ کرنے کے موافق تھی اور جو دوستی تھی وہ صرف خاندانوں سے متعلق تھی نہ کہ قوم سے۔ کانٹز، ہیر یا تھریسیا، ابیڈی برنس۔ میڈم ڈی پمپاڈور اور لوئس شانزدہم مذکور حکمت عملی کے ذمہ دار تھے فرانس اب بھی ایک نہایت طاقتور ملک نظر آتا تھا۔ امریکہ کی جنگ حریت میں جو مداخلت اوس نے کی وہ انگلستان کی اپنی نئی آبادیوں کے کھو بیٹھنے کی ایک بڑی وجہ تھی اور ۱۷۸۳ء کے عہدنامہ ورسیلز سے ایک اعتراف یہ بھی ہوتا تھا کہ انگلستان کو اسواسطے زک اٹھانی پڑی کیونکہ اوس نے سینٹ لوشیا اور ٹوبیگو جزائر غرب الہند دیدئے تھے۔ لیکن باوجود اپنی ظاہری طاقت کے فرانس اقتصادی اور سیاسی وجوہات سے بہت ہی ناتواں ہورہا تھا وہ ۱۷۸۷ء میں ہالینڈ کی فرانسیسی اور جمہوریسند جماعت کو کسی مزید طریقہ سے سہارا نہ دے سکا اور اس وجہ سے مجبور ہوا کہ انگلستان پرشیا کو اجازت دے کہ شہزادہ آرنج اپنی اسٹیٹ ہولڈری پر بحال ہوجائے۔ آسٹروی معاہدہ کے باوجود وہ ایک امن پسند حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے جو اوس کی مالی حالت کی وجہ سے ناگزیر تھی انگلستان کی دوستی داری پر مجبور ہوا اور ۱۷۸۶ء میں اوس کے ساتھ ایک تجارتی تعہد کیا۔ فرانس کی کمزوری خانگی حالات کا نتیجہ تھی حکومت اور دربار مالیات کے لحاظ سے ایک ہی تھے دربار کے اخراجات بے ضابطہ تھے اور اوسکا نتیجہ دیرپا قومی مالی خسارہ تھا اس خسارہ کی تکمیل کے لئے بہت جدوجہد کی گئی لیکن تمام تدابیر یہاں تک کہ قدرے دیوالہ بھی بے سود ثابت ہوا۔ یہ عیاں تھا کہ مالیات کو نئے سرے سے ترتیب دینے کے لئے ایک باقاعدہ کوشش کیجانی چاہیئے اور اس طرح شاہی خزانے کو جو اسوقت تک کچھ تبدیلیوں کے ساتھ بچ رہا تھا۔ پر کرنے کے لئے جاگیری بندوبست کی

بجائے محصول عائد کرنے کے واسطے ایک باضابطہ تجویز عمل میں لائی جائے لیکن ٹکس کی ایک باضابطہ تجویز عوام الناس کی مرضی کے بغیر عمل میں نہیں لائی جاسکتی - جوکہ جاگیری حقوق کو منسوخ کرتی اور حکومت کو اپنے اخراجات کے لئے قوم کے سامنے ذمہ دار ٹھہراتی - تعلیم یافتہ جماعتیں جو کثیر التعداد بھی تھیں اور آسودہ بھی اس کے قیام کے مطابق رائے زنی کا استحقاق رکھتی تھیں - اہل رائے کا اضطراب بڑھ گیا تھا - اہل فرانس اپنی طرز حکومت کو پیچھے چھوڑ چکے تھے اور کاشتکار اور کسان اون اقتصادی دنیاوی اور سیاسی حقوق کے وجود کو برا جانتے تھے اور جو حقوق اون فرایض کے بعد باقی رہے تھے جو ادل سے اونکے ساتھ تھے - تجار نے یہ حجت پیش کی کہ ریاست کے معاملات کے انتظام میں اون کو بھی حصہ ملنا چاہیئے - تعلیم یافتہ جماعتوں کو دونوں سے ہمدردی تھی - فرانس کے لیئے مطلق العنان بادشاہت کا زمانہ ختم ہو چکا تھا - لوئی شانزدہم نیک مزاج واقع ہوا تھا لیکن وہ اوس طریق انضباط کی اصلاح کرنے پر قادر نہیں تھا - جس طریقہ کے مطابق وہ حکمرانی کرتا تھا اور دراصل یہ طریقہ وہ تھا نہ کہ بادشاہ کی شخصیت جس سے فرانسیسی متنفر تھے - تمام تر وہ اس طریقہ سے تجاوز کر چکے تھے -

ہسپانیہ چارلس چہارم | فرانس کی قوت کا بہت بڑا انحصار ہسپانیہ کے گہرے تعلق پر تھا - بارین کے دو بڑے خاندان اس معاہدہ سے جوکہ فرانس اور ہسپانیہ کے مابین ۱۷۶۱ء میں وقوع میں آیا - متحد و پیوست ہو چکے ہیں - اوس میں دونوں حارمانہ اور مدافعانہ اتحاد میں جکڑے ہوئے تھے - ہسپانیہ نے معاہدہ کی شرائط کا ایفا کیا - اور وہ انگلستان کے خلاف امریکہ کی جنگ حریت میں بہت کچھ بھگت چکا تھا - اسپین خوش قسمتی سے چارلس سوم مطلق العنان سلاطین میں سے ایک نہایت ہی روشن خیال فرمان روا کے زیر حکومت تھا - اوس کا وزیر ارناڈا اوس صدی کے بہترین مدبرین میں سے تھا ارناڈا اس وجہ سے زیادہ مشہور ہے کہ اوس نے فرقہ یعقوبی کا استیصال کیا جنھوں نے ہسپانوی قلوب پر یہاں تک اثر پیدا کیا تھا کہ وہ تعلیم اور اعتقاد

کے مالک ہو بیٹھے تھے اون کے خارج ہونے سے تخت کو تقویت پہنچی جس نے قومی صلاحیت اور استعداد کی ہر قسم کی رہنمائی اپنے ذمہ لی۔ ارناڈا ایک عظیم الشان منتظم شخص واقع ہوا تھا اوس نے رفاہ عامہ اور وسائل آمدوفت کے لئے زر خطیر صرف کیا۔ ہسپانیہ کی ایک زبردست بحری طاقت قائم کی دو عیبوں نے ہسپانیہ کی شہرت کو دبا دیا تھا اور کوئی مدبر اون کو رفع نہیں کرسکتا تھا۔ سوائے اسکے کہ ایک قومی بغاوت برپا ہو جائے اور جب حریت نمودار ہو ان میں سے ایک تو قوم کی ذاتی خواب آلودگی تھی اور اس کا سبب آزادی خیال کا قطعی استیصال تھا دوسرے قوم کا افلاس تھا۔ جو ہسپانوی نوآبادیوں سے سونے کی درآمد کا نتیجہ تھا۔ جسکی وجہ سے قوم کی ہر صنعتی ترقی میں مزاحمت پیدا ہوئی۔ ارناڈا کے معاونین بھی لائق افراد تھے اون میں ایک تو کیسو تھا جس نے جزوی تعلیم گاہوں اور مدرسوں کے بجائے ایک قومی طرز تعلیم کی بنا ڈالی جوول لانڈس ایک تعینی اور سیاسی اقتصادیات کا ماہر تھا۔ کبارس ایک ہوشیار واقف مالیات تھا۔ جس نے سینٹ چارلس کے بنک کی بنیاد ڈالی۔ اور جس نے قومی قرضہ کو ایک منضبط صورت دی اور اون لایق افراد میں سے ایک فلوریڈا بلیکا تھا جسکے زیر اہتمام صیغۂ امور خارجہ تھا۔ چارلس سوم کا انتقال ۱۲ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہوا اور اس کے جانشین چارلس چہارم نے جس نے کہ ۱۷۸۸ء سے لیکر ۱۸۱۵ء تک کمزوری طبیعت کا ثبوت دیا حکومت کو یوں آغاز کیا۔ فلوریڈا بلانکا کو کبیرس اور دیگر تجربہ کار وزرا روپیکر ہسپانیہ کے معاملات میں برسر اقتدار قائم رکھا۔

پرتگال میرا یا اول پرتگال انگلستان کا ایسا ہی ہمراز اتحادی تھا جیسا کہ ہسپانیہ فرانس کا تھا پرتگال اور انگلستان کا آبائی تعلق کئی صدیوں سے تھا۔ اور ۱۷۰۳ء کے عہدنامہ میتھی وان نے استحکام پہنچایا اور جس معاہدہ کی وجہ سے پرتگال انگلستان کا ایک بڑی حد تک دامنگیر ہوگیا تھا پرتگال کا وزیر اعظم پامبیل جس نے فرقۂ یعقوبی کا تصدیعہ شروع کیا تھا اور جس نے آرنڈا ہسپانوی کے مقابلہ میں اندرونی اور نظمی اصلاحیں کی تھیں۔ ۱۷۷۷ء میں سقوط ہوا لیکن

مناصب مملکت اسی کے شاگردوں سے معمور تھے اور وہ اسی کے چلائے ہوئے اصول پر کاربند تھے کہ رعایا کی فلاح و بہبودی میں ترقی ہو۔ پامبل جبکہ ایک طرف شاہی خودسری کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت ہی قوی رائے رکھتا تھا دوسری طرف وہ جدید اصول اصلاح کا بھی قائل تھا، اُس نے غلامی بند کردی تھی تعلیم کو ترقی دی۔ علم المعاشیات کے مسلمہ اختیار حفاظت کے ذریعہ سے صنعت اور کاشتکاری کو تقویت دی پرتگال کی حقیقی کمزوری ہسپانیہ کے مانند رعایا کی اور اوس کے ماحصل پر مبنی تھی۔ یعقوبیوں اور اُن سے تحقیقی بازپرس نے آزادی خیال کا بالکل استیصال کر دیا تھا۔ مالی حیثیت بھی اوس کی ہسپانیہ کی طرح تھی کیونکہ بادشاہ کو برازیل کی دولت نے اون تمام محصولات سے بے نیاز کر دیا تھا جو کہ اہل لوگوں پر عاید کئے جاتے تھے۔ سیاسی حیثیت سے خاندان برگنزا کا مطمح نظر اٹھارھویں صدی کے جزو آخر میں یہ تھا کہ وہ اب ہسپانیہ کے برسر حکومت خاندان کی بغاوت شاہی شادیوں سے حاصل کرے اور اوس انحصار سے جو کہ اوسے انگلستان پر ہی تھا۔ بلکہ میریا اول جو کہ جوزف کے بعد تخت نشین ہوئی ایک ضعیف العقل اور متعصب عورت تھی ۱۷۸۹ء میں شاہی اختیارات شاہزادہ جان ولیعہد سلطنت کے ہاتھ میں تھے جو کہ بالآخر ۱۸۱۶ء میں جان ششم کے نام سے تخت حکومت پر متمکن ہوا۔

اطالیہ اٹھارھویں صدی میں اطالیہ بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا مجموعہ تھا اطالوی یگانگی کا خیال ابھی بڑے بڑے اطالوی صاحبان قلم و خیال تک ہی محدود تھا۔ یورپ کی طاقتوں کا اوسے کوئی سہارا نہ تھا۔ اطالیہ علم موسیقی اور دیگر فنون کا مخزن تھا۔ جن کی پرورش چھوٹے چھوٹے دربارو میں ہوا کرتی تھی۔ لیکن سیاسی حیثیت سے اس تقسیم کی وجہ سے یورپی طریقۂ حکومت میں اوسکی حکمت عملی کو کچھ وقعت نہ دیجاتی تھی۔ کلی طور پر وہ فرانس اور آسٹریا کے زیر اثر تھا لیکن اوس صدی کا رجحان کئی اور ریپبلیکوں کے طریقۂ حکومت میں ظہور پذیر تھا۔ اطالوی ریاستوں میں قابل لحاظ دونوں صقلیہ کی بادشاہت تھی جو جزیرہ نما کے جنوبی حصے اور صقلیہ پر مشتمل تھی۔ یہ بادشاہت

نیپلز فرڈیننڈ چہارم

فرڈیننڈ چہارم کو دی گئی جبکہ اُس کا باپ مشہور ڈان چارلس ۱۷۵۹ء میں چارلس سوم کے نام سے ہسپانیہ کے تخت کا مالک بنا۔ نیپلز ہی میں چارلس سوم نے ایک مصلح فرمانروا کا طریقہ اختیار کر لیا تھا۔ تنکی، نیپلز کا مشہور وزیر نئے بادشاہ کے ادائل زمانہ حکومت میں امور سلطنت کو نہایت ہی روشن خیالی سے چلاتا رہا اوس کی حکمت عملی یہ تھی کہ نیپلز کے رؤسا کے جاگیری خیالات کی روک تھام کرے جنکو اوس نے منفعت بخش عدالتی حقوق سے محروم کر دیا تھا اور یوں صاحب تاج کے اثر کو قائم کرے۔ اوس نے پاپائے روم کے فرضی حقوق کی بھی مخالفت کی۔ وہ اس خیال سے بھی متفق تھا کہ یعقوبیوں کو دبایا جائے وہ طاقت جو اس طرح سے صاحب تاج کے لئے حاصل کی گئی نہایت عقلمندی سے کام میں لائی گئی اوس نے مالیات کی تصحیح اور نظر ثانی کی تعلیم کو ترقی دی اور قانون میں اصلاح کرنے کے لئے بھی ہاتھ بڑھایا۔ نوجوان تفنن فانگری جسکی کتاب "علم قانون" میں علم معیشت اور حکومت کے متعلق نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے خیالات مندرج ہیں اور جو اٹھارھویں صدی کے سیاسی فلاسفہ کا ایک نمونہ ہونے کی حیثیت سے مانٹسگو کے دوسرے نمبر پر ہے اہل نیپلز تھا۔ اوس کے تخیلات نے اطالوی خیال پر بہت بڑا اثر ڈالا۔

صقلیہ صقلیہ اس عظیم الشان نیپلزی وزیر کے اثر سے باہر رہا کیونکہ ایک تو اوسمیں اہل جزیرہ کا سا حسد تھا اور دوسرے ازمنۂ متوسط کی پارلیمنٹ کا وجود مستحکم تھا۔ فرڈیننڈ چہارم نے ۱۷۶۸ء میں میریا کیرولینا سے شادی کی جو کہ ملکہ میریا تھیریسیا کی سب سے قابل بیٹی تھی۔ اوس نے اپنے کاہل الوجود اور نا خواندہ شوہر پر پوری طرح سے قابو پا لیا۔ تنکی کو اوس نے برخاست کر دیا۔ جس کو وہ اوسکی وجوہات سے ناپسند کرتی تھی جسکی بنا پر اوس کی بہن بری انٹائنٹ ۱۷۷۶ء میں فرانسیسی مصلح وزیروں ٹرگاٹ اور نیکر سے نفرت رکھتی تھی اور کچھ عرصہ کے بعد اُس نے اکٹن کو اوس کی جگہ پر مقرر کیا جو کہ حقیقت میں فرانس کا باشندہ تھا لیکن نسل کے لحاظ سے آئرلینڈ کا رہنے والا تھا۔ وہ اپنے مرنی کے مزاج کی وجہ سے تنکی کے کام کو مستعدی سے نہ چلا سکا۔

روم پوپ پائس ششم | کلیسائی ریاستوں پر جنہیں بلونا اور فرارا کی سفارتیں اور بینیونٹو اور ہانٹی کارورو کے علاقے بھی شامل تھے۔ اٹھارھویں صدی کی بیدار خیالی کے مطابق حکومت کیجاتی تھی۔ پاپا کا اقتدار ڈھے چکا تھا۔ اور اس کو پامیل۔ جازیل۔ ارنڈا اور تنکی کے مطالبات کے موافق چلنا پڑتا تھا تاکہ یعقوبیوں کو جو کہ دراصل اوس کے روحانی معاون تھے دبایا جائے لیکن تاہم اطالیہ میں اوس کی دنیاوی طاقت بھی برقرار تھی جیو وانی انجلو براش جو ۱۷۵۵ء میں پوپ منتخب ہوا اور جس نے پائس ششم کا لقب اختیار کیا۔ ایک عجیب لائق اور خلیق شخص تھا لیکن اوسے ٹسکنی میں وسیع اصلاحوں کے لیئے رضامند ہونا پڑا جس نے ملک کے اوس حصے میں دولت کلیسا پر ایک نتیجہ خیز اثر ڈالا۔ اور باوجود اوس ملاقات کے جو اوس نے بہ نفس نفیس وائینا میں جاکر جوزف ثانی سے کی وہ شاہ مذکور کو اوس حکمت عملی کے خلاف جو اوس نے کلیسا کی طرف اختیار کر رکھی تھی ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مشہور معروف خانگی تدابیر جو وہ کلیسائی ریاستوں میں عمل میں لایا مانٹائن کی تراٹی کو خشک کرانا تھا اور روما کے کلیٹائن عجائب خانہ کو از سر نو تعمیر کرانا تھا جسکو اوس نے مشہور محقق اسلاف انیس کو بری نس وائی کونسٹی کے زیر نگرانی رکھا ٹسکنی لیو پولڈ ڈیوک اعظم کے زیر حکومت جو جوزف ثانی کا بھائی تھا اور آخرکار جانشین ہوا سرسبز اور مالا مال ہو رہا تھا۔ ڈیوک مذکور اوس زمانہ کے مطلق العنان فرمانرواؤں میں سے بہترین حاکم ہوا ہے اوس نے ہر جانب اصلاح کی سائیپوڈی رکی بسٹویا کے پادری کی مدد سے اوس نے پادریوں کے حلقوں اور خانقاہوں میں تخفیف کی اس نے بہت سی دلدلوں کو خشک کروایا اور اس طرح سے زراعت کو فائدہ پہونچایا۔ اوس نے تعلیم کی نئے سرے سے ترتیب دی اور پیزا اور سینا کی یونیورسٹیوں کو ترقی دی لیکن اوس کی بڑی بڑی اصلاحیں قانون اور اقتصادیات سے متعلق تھیں ٹسکنی میں جس کی ابتدا قرون متوسط کی چند جمہور ریاستوں سے ہوئی تھی اب تک ایسی حکومت ہوتی رہی جیساکہ چند نیم آزاد شہروں اور ضلعوں پر ایک مجموعی

حیثیت سے اپنے آئین اور مقامی مالیات کے زیر سایہ ہوا کرتی ہے۔ لیوپولڈ اون بادشاہوں میں سے اول ہوا ہے جنھوں نے انھیں ریاستوں میں باقاعدہ اور منضبط آئین و قوانین کی تجویز کرنے میں پیش قدمی کی اوس نے اون کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے لمبرڈی اوس زمانہ کے عالم قانون کے تفویض کیا۔ اس نے قانون کے سامنے تمام شخصی استحقاق کو توڑ دیا۔ اور اذیت رسانی اور بدمعاشوں کے لئے حق تحفظ کو منسوخ کر دیا اوس نے خانگی دھمکیوں اور مجرموں کی جائداد کی ضبطی کو منسوخ کیا۔ معاشیات میں وہ اون فزانسیسی حاکموں کے نقش قدم پر چلا جو قانون قدرت کے موافق حکومت کیا کرتے تھے۔ مارکوئس ڈی میرابیو نے جو بنی نوع کا دوست تھا اور اون کے اصولوں سے موافقت رکھتا تھا اون تمام محصولوں کو اٹھا دیا جو تجارت و صنعت پر عائد تھے آخر میں لیوپولڈ نے یہہ دیکھ کر کہ اوس کی ریاست حقیقی طور پر ایک جنگ کی متحمل نہیں ہو سکتی ٹسکنی کی فوج کو توڑ دیا جسکی وجہ سے اوس کے مالیات کو بہت فائدہ پہنچا۔

پرما ڈیوک فرڈیننڈ

ٹسکنی سے دوسرے درجہ پر اطالیہ میں بہترین حکومت پرما کی ریاست میں پائی جاتی تھی۔ فرڈیننڈ جو پرما اور ہائے کنزا کا ڈیوک تھا ڈان فلپ کا اکلوتا بیٹا فرانسیسی الزبتھ لوئس۔ پانزدہم کی بیٹی کے بطن سے تھا۔ یہ ڈان فلپ ہسپانیہ کے فلپ پنجم کا دوسرا بیٹا الزابتھ فارنیز کے بطن سے تھا اوس نے مشہور فرانسیسی فلسفی کنڈلاگ کی نگرانی میں تعلیم پائی اوسکی اوائل حکومت میں اٹھارھویں صدی کے بہترین خیال ہویدا تھے وہ ۱۷۶۵ء میں اپنے باپ کا جانشین ہوا اور پرانے وزیر ڈوٹلٹ مارکوئس آف فیلی نو کو جو کہ ایک فرانسیسی تھا اپنے قدیم عہدے پر برقرار رکھا ڈوٹلٹ گو کہ ایک چھوٹے حلقے میں کام کر رہا تھا لیکن وہ پامیل اور تنکی کا لگہ کھاتا تھا۔ اوس نے پرما میں تحقیق مذہب کو دبایا اور اندرونی انتظام کو ترقی دی اور تعلیم کو اس قدر سرسبز کیا کہ پرما کی یونیورسٹی مشہور عالم یکہادی کے زیر انتظام یورپ کی ایک بہترین یونیورسٹی بن گئی ۱۷۶۹ء میں ڈیوک فرڈیننڈ نے میریا امیلیا سے شادی کی جو

ملکہ میریا تھریسیا کی بیٹی تھی اوس نے دوسال بعد دوٹلٹ کو عہدۂ وزارت سے علیحدہ کروادیا اوس علیحدگی کا کوئی مخالف اثر نہ پڑا، اگرچہ اوس نے اصلاح کو روک دیا۔ اور برما میں ایک ہسپانوی لانوسن اور بعد میں ایک فرانسیسی ماہرت کے زیر حکومت قدیم خوش انتظامی کی شان قائم رہی (موڈینا) موڈینا جہاں ہرقل سوم خاندان اسٹ کا آخری ڈیوک حکومت کرتا تھا ایک جداگانہ حالت میں تھا یہ شہزادہ ۱۷۸۰ء میں ماڈینا ریگیو اور مرندولا کی ریاستوں کا مالک بنا تھا اوس وقت وہ اپنی عمر کے ترپن سال میں تھا اور اوس نے اوس پر ایک شادی کرکے اپنی مقبوضات میں ماسہ اور کرارا کی ریاستوں کا اضافہ کیا اوس کی اکلوتی بیٹی اور ولیعہد میریا۔ بیاٹرس۔ آسٹریا کے ارک ڈیوک فرڈی ننڈ سے بیاہی گئی تھی جو کہ شہنشاہ جوزف کا چھوٹا بھائی اور لمبارڈی کا گورنر جنرل تھا۔ ڈیوک ہرقل ایک متوہم مزاج اور حریص حکمراں تھا۔ اوس کو ہمیشہ روپیہ سمیٹنے کی فکر لگی رہتی تھی۔ سیاسی حیثیت سے اوس نے آسٹریا کی خواہشات کی تکمیل کی۔ جب کہ آسٹریا کا خاندان اپنی رشتہ داریوں اور شادیوں کے سبب اطالیہ پر اپنے منشاء کے موافق حکومت کراتا تھا۔ اس وقت لمبارڈی کی یا اگر ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو میلنیز اور منٹوا کی پوری پوری حکومت اوس کے ہاتھ میں تھی اس صوبے نے جوزف ثانی کی نفع بخش حکمت عملی سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اوس کا گورنر جنرل ارک ڈیوک فرڈیننڈ تھا۔ اور اس کا بڑا مدبر کونٹ فرزیان تھا جو تمام اصلاحوں کو خوب سمجھتا اور کام میں لاتا تھا اوس کی تعلیم اور صنعت کی سرپرستی خاصکر مشہور ہے۔ اوس نے میلان اور پاویا کی یونیورسٹیوں کی حیثیت درست کرنے کے لئے پرجوش کوشش کی اور پیکیریا اوس زمانہ کے مشہور محب انسانی کو سابق الذکر یونیورسٹی میں علم معیشت کا پروفیسر منتخب کیا اور والٹا کو جو کہ سائنس میں اوتنا ہی ماہر تھا موخرالذکر یونیورسٹی میں طبعیات کا پروفیسر مقرر کیا۔

لمبارڈی

سارڈینیا (کرلو امانویل سوم)

اطالیہ کی صرف باقی ماندہ ریاست سارڈینیا کی تھی

اور وہ اطالیہ کی نسبت فرانس سے زیادہ متعلق تھی اوس کا حکمراں وکٹر امیڈیس تھا جس نے ایک ہسپانوی شاہزادی سے شادی کی تھی اس کی دو بیٹیاں فرانس کے لوئس شانزدہم کے دونوں بھائیوں یعنی کاونٹ ڈی پراونس اور کاونٹ ڈی ارٹائیس کے عقد میں تھیں اوس کے مقبوضات سارڈینیا پیڈمانٹ سوائے اور نائس پر مشتمل تھے اوس کے پیڈمونٹ رعایا کو اوس سے ایک بڑی شکایت یہ تھی کہ وہ ناجائز طور پر سوائے کی رعایا کے ساتھ جو سوائے زبان بولتی تھی رعایت برتتا ہے اوس میں بھی اوس صدی کی روح حلول کئے ہوئی تھی اوس نے زراعت و تجارت کو ترقی دی ادب اور سائینس کی سرپرستی کی اور اوس نے ٹیوان پر ایک رصدگاہ بنوائی اور سائینس اور فنون لطیفہ کی تعلیم گاہیں قائم کیں۔ اوس نے رفاہ عامہ کے لئے بہت سے کام ہاتھ میں لئے ان سب میں بڑھکر بندرگاہ ناس کی درستی تھی لیکن ایک معاملہ میں اوس نے نیکنی کے ڈیوک اعظم لیوپولڈ کے مخالف رخ اختیار کیا اوس نے اپنی فوج بڑھائی اور اوس کی ازسرنو ترتیب دی اور ٹارٹونا اور اے سنڈریا پر نہایت ہی جدید وضع کی فصیلیں تعمیر کرائیں۔

جمہوریلکہ | سب سے آخر میں تین اطالوی جمہوریوں کا ذکر ہونا چاہیئے جو قرون وسطیٰ سے چلی آتی تھیں۔ ان میں سے چھوٹی لکہ کی جمہوری ریاست تھی جو ہر جانب سے نیکنی کے عظیم الشان علاقوں سے گھری ہوئی تھی۔ لیوپولڈ نے جو لیگ ہارن کو بڑھایا اوس کی وجہ سے اس ریاست کی تجارت کو نقصان پہنچا۔ بایں ہمہ اوس کا انتظام درست اور اوس کی حالت آسودہ تھی بقیہ دو اشرافی جمہوریوں کی حالت دگرگوں تھی۔

جمہور جنوا | جن میں عدد یہ کی دیرپا حکمرانی نے سیاسی آزادی کا استیصال کر دیا تھا۔ جنوا کی جمہوری ریاست کی حالت جس کا ڈوج رافیلڈی فراری تھا بالکل تباہ تھی وہاں کے باشندے مفلوک الحال تھے یہاں کی تجارت کیک ہارن اور ناس میں منتقل ہوگئی تھی رسوم و قانون غیر اصلاح شدہ

تھے یہ اتنی کمزور تھی کہ یہ کارسیکا کی اوس بغاوت کو فرو نکر سکی جو ہیولی کے تحت میں حکومت کے حقوق طلب کرنے کے لئے نمودار ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار ۱۷۶۸ء میں یہ جزیرہ فرانسیسیوں سے ملحق کرنا پڑا۔

وینس | وینس کی جمہوریت جس کا حکمران ۱۷۸۹ء میں پال رینیر تھا یورپ کی نظروں میں اتنی گری ہوئی نہ تھی اس کے براعظمی مقبوضات کی حکومت جو کہ ڈیرونا سے شائرل تک اور بحر اوڈریاٹک کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے تھے وینس کے عدد یہ کے لئے سودمند تھی اور اون کے لئے ثمر آور تھی۔ ان مقبوضات میں جزائر ایونین بھی شامل تھے ڈل ماٹیا سے ایک کثیر فوج بہم پہنچائی جاتی تھی۔ لیکن اس کی حکومت میں سخت خود غرضی پائی جاتی تھی اور اس لئے روشن خیالی میں لمبارڈی برا لٹسکنی اور نیپلز کے ساتھ ساتھ نہ چل سکی عام طور پر اطالیہ میں جہاں کہیں بادشاہت تھی اوس کا رجحان اٹھارھویں صدی میں خیر اندیش خود سرانہ حکومت کی طرف تھا اور ایسی طرز حکومت پرانی جمہوروں کی نسبت لوگوں کے لئے بہت فائدہ مند تھی سیاسی طور پر تمام ملک فرانسیسی آسٹروی اتحاد کا ایک جزو خیال کیا جاتا تھا۔

انگلستان جارج سوم | اتحاد ثلثہ کی خاص طاقت جیسے روس، فرانس و آسٹریا کے غیر پیوستہ اتحاد کے مقابلہ میں توازن قائم رکھا انگلستان تھا اوس شدید صدمہ سے جو اوس کی امریکہ کی نوآبادیوں کی بغاوت سے پہنچا براعظم کی طاقتیں اوسکو پہلے کی نسبت کمزور خیال کرنے لگیں۔ ورسیلز کے عہدنامہ نے اوس کی عاجزی اور بے بسی پر مہر کا کام دیا جس سے مجبوراً اسے فرانس کو علاقہ دینا پڑا تھا لیکن دراصل جنگی قوت کی نسبت اوس کا مالیات پر زیادہ اثر پڑا تھا اور انگلستان کی بحری طاقت جو کہ اوس کی جزائری حیثیت کی وجہ سے اوس کی قوت کا عنصر اعظم ہونا چاہیئے۔ پیشتر کی طرح بہترین حالت میں تھی۔

پٹ کی حکمت عملی | پٹ اصغر کی حکمت عملی جس کا تقرر ۱۷۸۳ء میں عمل میں آیا ایک امن پسندی و تخفیف اخراجات کی حکمت عملی تھی۔ ملک کو جنگ امریکہ کا خاصہ مالی خسارہ سہنا پڑا تھا اور وزیر اعظم کا بڑا مدعا یہ تھا کہ ملک کے تجارتی اور صنعتی ذرائع

کو وسعت دے ایڈم اسمتھ کا شاگرد ہونے کی حیثیت سے وہ اقتصادیات کے بڑے بڑے اصولوں سے واقف تھا اور اوس کی خارجہ حکمت عملی کا بہت ہی اہم پہلو فرانس کے ساتھ ایک تجارتی معاہدۂ کلی قائم کرنا تھا۔ انگلستان کے مالی بندوبست نے جو برّاعظم کے سب ممالک سے بڑھکر تھا انگریزی حکومت کو اس قابل بنا دیا کہ وہ قوم کے روپیہ کو اور ملکوں کی نسبت زیادہ موثر طور پر اپنی طرف کھینچ لے جب کہ ضرورت ملک کے لئے محسوس ہو رہی ہو اپنی امن پسندی کے باوجود پٹ کو اوسکے معتمد امور خارجہ ڈیوک آف لیڈز نے ترغیب دی کہ وہ یورپ کے سیاسیات میں اچھی طرح دخل دے۔ ہالینڈ کی صورت حالات کے سبب اوس کو اتحاد ثلثہ میں شریک ہونا پڑا۔ خاص انگلستان میں اس فرانسیسی ذہنی تحریک کا کوئی اثر نہ پڑا جو انقلاب فرانس کا موجب ہوا ہے قرن گزشتہ میں اوس نے جاگیری باقیات سے نجات حاصل کر لی تھی جو برّاعظم کے کسان اور کاشتکار کو اس قدر گراں گزرتی تھی اوس نے انفرادی تجارتی آزادی اور قانونی مساوات کو بھی حاصل کر لیا تھا۔ سیاسی حیثیت سے اگرچہ اوس کی حکومت ایک امرا کی جماعت سے متعلق تھی جو کہ متمول سوداگر اور تجار پر مشتمل تھی لیکن طبع کی آزادی اور قانون انتخاب کے ذریعہ سے رائے عامہ کو وقعت دینے کا ایک موقع حاصل ہوا اگرچہ طریقۂ انتخاب قدیم طریقہ رائے دہندگی میں الجھا ہوا تھا۔

پرشیا فریڈرک ولیم ثانی

پرشیا اتحاد ثلثہ کا دوسرا بڑا رکن ہر طرح سے انگلستان کے غیر موافق تھا ظاہرا طور پر فریڈرک اعظم کی فتوحات کے رعب و داب اور اوس قابل شہنشاہ کی قومی دانشمندانہ تعظیم کے سبب پرشیا یورپ میں سب سے بڑی فوجی طاقت شمار ہوتا۔ لیکن دراصل اس کی شہرت اوس کی فوجی قوت سے زیادہ تھی پرشیا کمزور تھا جب کہ انگلستان طاقتور تھا۔ پرشیا کے پاس کوئی قابل لحاظ مالی بندوبست نہ تھا۔ اور نہ وہ صنعتی لحاظ سے دولتمند تھا۔ اوس کے پاس کوئی فوجی بنک نہ تھا اگر جنگ کے لئے کوئی ذریعہ تھا تو وہی زر نقد جو برلن میں محفوظ تھا پرشیا کی حکومت مطلق العنان تھی اور بادشاہ کی مرضی اعلےٰ متصور ہوتی تھی اوسکی حکومت نظام جاگیری پر مبنی

تھی جس سے انگلستان نے قطعی طور پر اور فرانس نے عملی طور پر نجات حاصل کرلی تھی۔ اوس کے ساتھ ساتھ قرون متوسط کی غلامانہ کاشتکاری کے اتفاقات شرفا کے حقوق اور دنیاوی اور تجارتی ناہمواری کا بھی فیصلہ ہو چکا تھا پرشیا کی فوج قوی نہ تھی سپاہیوں کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک کیا جاتا تھا اور افسر جو کہ تمام تر شریف و نجیب ہوتے نوجی انضباط کو قائم رکھنے کے لئے تشدد سے کام لیتے۔ فریڈرک اعظم اٹھارھویں صدی کے خیر اندیش سلاطین کا عمدہ ترین نمونہ تھا لیکن خیر اندیشی سے بڑھکر اوسکو اپنی مطلق العنانی کا خیال تھا ایک طرف اوسکو رعایا کی خوش حالی منظور تھی لیکن دوسری طرف کھلم کھلا امرا کے اختیارات کو بھی وہ قایم رکھتا تھا۔ اس نے زمینداروں یا شہریوں کے لیے کسی قسم کے انقلاب کی خواہش کو اشتعال نہیں دی۔ موخرالذکر اپنے مالکوں کے اختیار میں تھے جبکہ موخرالذکر پر قدیم شہری طریقوں کی پابندیاں عائد تھیں پرشیا کی کمزوری صرف اوس کی حکومت کی ذات ہی میں نہ تھی بلکہ اوس سے جغرافی وجوہات بھی متعلق تھے اوس کے اجزاء بکھرے ہوئے تھے دریائے رائن کے جنوبی ڈچی اور مشرقی فریڈرلینڈ ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر تھے اور اُن کے درمیان بہت سی جرمن ریاستیں حائل تھیں۔ اوس کے اضلاع متوسط اور بزرگ فریڈ کے علاقے بہت ہی غیر آباد اور سمندر سے منقطع تھے اوس کے سب سے بڑے صوبے پرشیا خاص پومیرانیا سالیشیا اور پرشین پولینڈ باوجود فرانسیسی، اور جرمنی نوآبادیوں کے سب کے سب سلاوانی، تھے اور تہذیب میں اتنے پیچھے تھے جتنے کہ اٹھارھویں صدی میں سلاوان تو میں تھیں۔ روسی سلاوانی بادی کے لوگوں کو باوجود اپنی جہالت کے کافی مقامی انتظام حاصل تھا جسکی وجہ سے اون کی حالت قابل برداشت تھی، لیکن مشرقی پرشیا اور خاصکر پرشیائی پولینڈ میں لوگ زمانۂ وسطی اور لاطینی تہذیب سے متاثر تھے اور اس سبب سے اون کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک روا رکھا جاتا تھا اون کو کوئی مقامی اداروں کا آسرا نہ تھا۔

پرشیا کی حکمت عملی | پرشیا کی حکمت عملی جو فریڈرک اعظم نے اختیار کی تھی

دونوں پرشیائی اور جرمنی آرزؤں پر مشتعل تھی اور دونوں میں سخت خودغرضی شامل تھی اس مثال نے جو درشت خو بادشاہ نے شہنشاہ کی جنگوں میں قائم کی تھی پرشیا کے مدبرین پر ایک گہرا اثر ڈالا۔ اوس نے مصلحت کو انصاف و بین الاقوامی قانون پر فوقیت دی۔ اوس پرشیائی حکمت عملی کی معراج کمال پولینڈ کی پہلی تقسیم تھی جسکی تجویز اوس نے کی تھی اور جس کے ذریعہ سے پرشیا نے پرشیا خاص کے مشرقی صوبوں کو برنڈبرگ سے ملایا اور پولینڈ کو سمندر سے منقطع کردیا روس کے جانشینوں کا مقصد بھی توسیع ممالک کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہوا تھا اور اوس کے ساتھ یہ بھی ملحوظ تھا کہ اور اضافہ کرکے سیالیشیا کو پرشیا خاص کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ پرشیا کی جرمنی حکمت عملی یہ تھی کہ تمام سلطنت کے شاہزادوں کے حقوق کے لئے بہت کر مجوشی کا اظہار کرکے ملک بھر کی رہنمائی حاصل کیجائے اور اونکی محافظت کا اظہار کیا جائے اور یہ اسی سبب پر مبنی تھا کہ فریڈرک اعظم نے مجلس شہزادگان قائم کی۔ پرشیا کا موروثی دشمن آسٹریلیا تھا جس کو اگرچہ فتح سالیشیا سے کھلے طور پر زک پہنچ چکی تھی لیکن پھر بھی اوس کا اثر سلطنت پر بہت بڑا تھا اور اوسکے رجحان سے یہ بھی پایا جاتا تھا کہ وہ اون تدابیر کو جو پولینڈ کے متعلق تھیں روکنا چاہتا تھا۔ فریڈرک اعظم تھا جس نے شہنشاہ کی اس تجویز کی مخالفت کی تھی جس میں وہ آسٹرڈی ندرلینڈ کے معاوضہ میں بویریا کو لینا چاہتا تھا اور اوس نے روس و فرانس کے درباروں میں آسٹریا کے خلاف سازش کی یہ اس آسٹرڈی۔ فرانسیسی روسی اتحاد کی توڑ پر تھا کہ پرشیا نے ہالینڈ میں انگلستان کی درخواست پر مداخلت کی اور ۱۷۸۸ء میں ہالینڈ اور انگلستان کے ساتھ اتحاد ثلثہ قائم کیا شاہ پرشیا فریڈرک ولیم ثانی جو کہ اپنے مشہور و معروف چچا کی جگہ ۱۷۸۶ء میں تخت نشین ہوا ایک غبی اور متلون مزاج آدمی تھا لیکن اوس نے پرشیائی حکمت عملی کے اصولی خیالات کو ذہن نشین کرلیا تھا وہ آسٹریا کو پرشیا کا دائمی دشمن سمجھتا تھا۔ جسے دھوکہ و سخن سازی سے ہر موقع پر استفادہ حاصل کرنا جائز خیال کیا جاتا تھا اوس کا وزیر اعظم برڈس برگ آسٹریا کا مستقل دشمن تھا لیکن بادشاہ کے عجیب مزاج کی وجہ سے ملک کے

اختیارات وزیر کے ہاتھ میں نہ تھے بلکہ شاہی مقربین کے سپرد تھے جس میں ۱۷۸۸ء کے سب سے اخیر میں بڑھکر بشلف داڈر اور لشاسسنی تھے۔

ہالینڈ | ہالینڈ انگلستان اور پرشیا کے درمیان ایک واسطہ تھا جو ان دونوں کو متحد کئے تھا۔ ہالینڈ کی فوجی طاقت کچھ بھی نہ تھی لیکن اُس کے باشندوں کی ثروت نے جو کہ انھوں نے اپنی وسیع اشیائے تجارت اور ساہوکارانہ مستعدی سے حاصل کی تھی "صوبجات متحدہ" کی جمہوری حکومت کو بہت متمول بنا دیا تھا ساتوں صوبوں میں سے ہر ایک نے اپنی خود مختاری قایم رکھی تھی۔ وہ ایک دوسرے سے اتحاد کے نہایت ہی مضبوط رشتے میں وابستہ تھے حلقۂ اتحاد رئیس اعظم کے ہاتھ میں تھا جسکو ۱۷۴۷ء میں پھر تازہ کیا گیا ملک کے زیادہ متمول حصوں (مثلاً ہالینڈ) میں متعدد امرا جو مقامی حکومتوں کے عہدوں پر ممتاز تھے رئیس اعظم کے مرتبہ پر ناک بھوں چڑھاتے تھے۔ کیوں کہ بری اور بحری فوج اوس کے زیر کمان تھی لیکن مقابلتہً غریب اور روستائی صوبوں یعنی فریزلینڈ اور گرانجن میں امرا رئیس اعظم کے ممد و معاون تھے ۱۷۸۰ء میں صوبجات متحدہ نے شمالی غیر جانبدارانہ مجلس میں دخل دیا جسکو روس کی کیتھرائن نے انگلستان کی تجارتی سیادت کو توڑنے کے لئے قائم کیا تھا اور جنگ میں جو کہ اس کے بعد پیش آئی اون کو نقصانات عظیم اوٹھانے پڑے اور صلح ہونے پر اونکو ۱۷۸۳ء میں ہندوستان میں اپنے کام انگریزوں کے حوالے کرنا پڑا۔ رئیس اعظم ولیم پنجم شہزادہ اورنج کے خلاف جسکے خاندان میں یہ سیادت موروثی قرار دی گئی تھی جنگ مذکور میں انگلستان کی رفاقت کے نہایت شدید الزامات عائد کئے گئے اور وہ صلح ہو چکی تو صوبہ ہالینڈ کے حکام کی سرداری میں ایک تحریک کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ شہزادۂ مذکور کو اوس کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے اور ولندیزی ندرلینڈ میں ایک نئی حکومت بنائی جائے جو صوبجات متحدہ امریکہ کے نقش قدم پر چلے ۱۷۸۶ء میں اس تحریک نے بہت زور پکڑا ایک فرانسیسی فوج کاسٹ دی میلی یاس کے تحت میں تیار کی گئی اور رئیس اعظم کو ہیگ سے بھاگنا پڑا اور اس وجہ سے فرانس سے مصلحانہ مداخلت کی درخواست کی گئی۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے فرانس باوجود اپنی ظاہری طاقت کے دخل دینے سے قاصر تھا اور ولندیز محبان وطن کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا

گیا تھا رئیس اعظم کے تعلق سے انگلستان نے ہیگ میں اپنے قابل المیچی سر جیمس ہیرس کے ذریعے سے (جو کہ بعد میں لارڈ ملمسبری بنا) پرشیا کو عمل کی ترغیب دی۔ انگلستان اور پرشیا کے اس روش اختیار کرنے میں خاندانی اور سیاسی وجوہات مضمر تھے رئیس اعظم اپنی ماں کی طرف سے جارج سوم کا ماموں زاد بھائی تھا اور اس نے فریڈرک ولیم ثانی کی بہن سے شادی کی تھی سیاسی طور پر اگر ہالینڈ فرانسیسی آسٹروی اتحاد میں رئیس اعظم کے اخراج کی وجہ سے ملجا تا تو تمام یورپ ایک ہی سلسلہ میں وابستہ ہو جاتا اور عملی طور پر اوس سے آسٹروی نڈرلینڈ بلجیم گھر گیا ہوتا ستمبر ۱۷۸۷ء میں ایک پرشیائی فوج نے ڈیوک آف برنزنک کے تحت میں اسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور رئیس اعظم کو اپنے عہدہ پر متمکن کر دیا۔ ولپٹریز کے محبان وطن فرانس کو بھاگ گئے اور ولپٹائن کی فوج منتشر کر دی گئی اور ۱۷۸۸ء میں اس کام کی تکمیل اتحاد ثلثہ کے دستخط سے ہو گئی۔

ڈنمارک کرسچین ہفتم | دو شمالی سلطنتیں ڈنمارک اور سویڈن انگلستان کے خلاف ۱۷۸۰ء میں غیر جانبدارانہ مجلس کے موافق تھیں لیکن کئی پشت سے ان میں بڑی سخت عداوت چلی آتی تھی۔ ڈنمارک جس میں ۱۷۸۹ء میں ناروے بھی شامل تھا نہایت ہی آسودہ حالت میں تھا۔ اٹھارھویں صدی کے خیالات نفع رسانی خلائق نے وہاں بھی گھر کیا تھا اور ۲ رجون ۱۷۸۸ء میں ایک شاہی فرمان سے رہی سہی زرعی غلامی دور ہو گئی مالیات قانون اور تعلیم کی نئی ترتیب سے رعایا کی حالت کے درست کرنے میں بہت جد و جہد کی گئی اور ہر طرف ترقی کے آثار نمودار ہوئے یہ اصلاحیں شاہ کرسچین ہفتم کا کارنامہ نہ تھیں جو کہ ایک پاگل سا تھا بلکہ اون کا سبب شاہزادہ تھا جو کہ بعد میں فریڈرک ششم کے نام سے موسوم ہوا اور اوس کا وزیر کونٹ اینڈریو یز نساسٹارف بتہا جو کہ اٹھارھویں صدی کے ایک بڑے ڈپلنی مدبر کا بھتیجا تھا۔ سویڈن میں سویڈن گستاوس سوم | ۱۷۸۹ء میں فن لینڈ کا ایک بڑا حصہ سویڈی پوپیرنیا اور رروگن کا جزیرہ بھی شامل تھا اس وقت وہ اوس صدی کے بہترین حکمرانوں میں سے

ایک گستاوس سوم کے زیر حکومت تھا اوس بادشاہ نے ۱۷۷۲ء میں ایک حکمت عملی سے سویڈن کی ریاستوں کا قلع قمع کرکے اون کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کردیا۔ ایک کیپ کہلاتا تھا اور وہ اوس کے زیر حمایت تھا دوسرا ہیٹ کے نام سے موسوم تھا اور فرانس اور روس کے زیر حمایت تھا۔ شاہ موصوف نے اوس زمانے کے خیر اندیشی کے خیالات کو تشکیل دینے میں اپنی مطلق العنانی سے کام لیا اوس نے ایذا رسانی دور کی محصولات کا تعین کیا تجارت و حرفت کو ترقی دی اور شرفا کے حقوق کو جہاں کہیں تلف نہیں کیا وہاں گھٹا ضرور دیا۔ اگر وہ اون اندرونی اصلاحوں سے تجاوز نہ کرتا تو سویڈن کے باشندوں کی ایک مستقل ممنونیت حاصل کرلیتا لیکن اوس نے برا عظم کی سیاسیات میں دخل دینے میں اصرار کیا اور جس کے سبب اسکو ایک بڑی فوج قائم رکھنا پڑی۔ جس نے لوگوں کو خجل کردیا۔ اگرچہ وہ بھی ۱۷۸۰ء میں مجلس شمالی میں شریک ہوا لیکن بعد میں اوس نے اوس کے خلاف روش اختیار کی اور روسی۔ ترکی جنگ سے استفادہ حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اس ارادہ سے اوس کا حال اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو واپس لینا تھا چنانچہ اوس نے ۱۷۸۸ء کے موسم گرما میں روس پر یورش کی اور اوس کے بحری بیڑے نے سینٹ پیٹرزبرگ کو تشویش میں ڈالدیا۔

سلطنت عظمیٰ

اب تک اُن ریاستوں کا ایک خاکہ سا بیان کیا گیا ہے جنمیں ۱۷۸۹ء میں کسی قدر اتحاد تھا اور اس قابل تھیں کہ بحیثیت آزاد ریاستوں کے یورپ کی سیاسیات میں کم و بیش دخل دیں مقدس روما کی ریاست کیحالت جداگانہ تھی جو اس وقت تک اپنی پرانی روش پر تھی اور جیسا کہ ۱۶۴۸ء میں عہدنامہ وسٹ فیلڈ میں طے ہوا تھا اوسی کے مطابق اوس پر حکمرانی کیجاتی تھی۔ اصل جرمنی یعنی وہ جرمنی جو کہ اوڈر کے مغرب میں واقع ہے مذکورہ انتظام کے مطابق متعدد خود مختار ریاستوں میں پارہ پارہ ہوچکی تھی اور یہ ریاستیں جن کی بندش متصل کمزور تھی مقدس طاقت روم کے نام سے یاد کیجاتی تھیں۔ چھوٹی ریاستوں کی کثیر التعدادی نے فوجی حیثیت سے اوس سلطنت

کو بالکل نکما کر دیا تھا اور اور سنکے اتحاد میں اسقدر بو دا پن تھا کہ اوس کی عام اندرونی حالت اصلاح پذیر نہ ہو سکتی تھی اور نہ ایک مستقل خارجی حکمت عملی اختیار کر سکتی تھی اشتراکی انتظامات اس قدر تکلیف دہ اور ناقابل عمل تھے کہ جرمنی کا شمار بڑی سلطنتوں میں نہو سکا۔

مجلس انتظامی | شاہی مجلس انتظامی یا بالفاظ دیگر تیج اسٹیگ تین مجلسوں پر مشتمل تھی اور ہر ایک اعلیٰ مجلس میں ایک قرارداد کی منظوری کیلئے غلبۂ آرا کی ضرورت ہوتی تھی۔ قرارداد پر جب بادشاہ کے دستخط ثبت ہوتے تو وہ منظور شدہ سلطنت شمار ہوتی مجلس اوّل آٹھ منتخبین کی ہوتی جنمیں تین مذہبی پیشوا مینس ٹریوس اور کلون کے صدر اساقفہ مقرر تھے اور ان میں پانچ دنیاوی بوہیمیا برینڈنبرگ اور ہنوور کے نمایندے تھے جو ہنگری پرشیا اور انگلستان کے بادشاہ بھی تھے۔ چوتھا سیکسنی کا نمایندہ اور پانچواں سیکسنی کا نمایندہ جو ۱۷۸۹ء میں بومیریا کا نمایندہ بھی تھا۔ اس مجلس کا صدر مینس کا صدر اسقف تھا جو سلطنت کے حل وعقد پر حاوی تھا۔

شہزادوں کی مجلس | مجلس ثانی شہزادوں کی ہوتی جو ایک سو نفوس پر مشتمل تھی جن میں چھتیس مذہبی کلیسائی تھے اور چونسٹھ دنیاوی امرا اس مجلس میں تمام منتخبین مختلف حیثیتوں سے رائے زنی کے حقوق رکھتے تھے۔ ہنوور کی چھ رائیں مختلف پرگنوں سے متعلق تھیں پرشیا کی چھ تھیں۔ جو کہ گلڈوز کی ریاست مورس کے اضلاع وغیرہ وغیرہ کے لئے تھیں۔ آسٹریا کی تین رائیں تھیں۔ ڈنمارک اور سوئیڈن کے بادشاہ بھی ہال سٹین اور ہومرانیا کے ڈیوکوں کی حیثیت سے نمایندے شمار ہوتے تھے چھوٹے شہزادوں لینڈگریو آف ہسل اور مارگریو آف بیڈن اور ڈیوک آف ورٹمبرگ سے لیکر سلم اور انہالٹ کے ادنیٰ شہزادوں تک ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک ایک رائے رکھتا تھا اور یہی دنیاوی اہل رائے کی تعداد کو ساٹھ تک پہنچائے ہوئے تھے مذہبی شہزادوں میں چونتیس نہایت متمول اساقفہ و رئیس رہبان تھے اون میں سے بیشتر وسیع علاقوں پر حکمرانی کرتے تھے اور جس میں سب سے زیادہ

مشہور سالس برگ کا صدر اسقف بمبرگ اگزبرگ، ورٹزبرگ، اسپامرز، ورمس، اسٹراسبرگ بیسل کانس ٹینس، پیڈربارن، ہلڈی شیم اور منسٹر کے اسا قفہ اور الوانگن - کیتھلن اور اسبٹلو کے رئیس رہبان ہوتے تھے بقیہ چھ رائیں انتخاب پر موقوف تھیں اور اون نمایندوں کو معمولی دنیاوی و دینی بادشاہ جو فرنکونیا سویبیا وسٹ فیلیا میں بہت عام تھے منتخب کرتے تھے اس میں چار دنیاوی نمایندے ہوتے اور دو دینی - اس مجلس کی صدارت پر یا تو آسٹریا کا ڈیوک اعظم یا سالس برگ کا صدر اسقف متمکن ہوتا تھا -

آزاد شہروں کی مجلس | تیسری یا ادنیٰ مجلس آزاد شہروں کی تھی اگر کوئی معاملہ جس کا دونوں مجالس اعلےٰ نے تصفیہ کر دیا ہو اور وہ شہنشاہ کے سامنے اوس کی رضامندی کے لئے پیش کیا گیا ہوتا کہ وہ سلطنت کا قطعی اور ناطق فیصلہ کہلائے اس مجلس کی مخالفت اوس فیصلہ کو روک سکتی تھی - یہ مجلس شاہی آزاد شہروں کے باون نمایندوں پر مشتمل تھی اور صغیر مجلسوں میں منقسم تھی جسمیں وسٹ فیلیا کی مجلس میں فرنک فورڈ اون دی مین کلون ایلاشپیل ہمبرگ ایوبک شامل تھے اور سویبیا کی مجلس نیورمبرگ رمٹیس بان آلم اور اکسبرگ پر حاوی تھا اس مجلس کا مرکز ریٹزبن کا شہر تھا جہاں مجلس کے اجلاس ہوا کرتے تھے اس تشکیل سلسلۂ اتحاد کی وجہ سے تمام جرمن کی یکجہتی ضائع ہو چکی تھی منتخب شہزادوں اور آزاد شہروں کی نمایندگی مختاروں کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی چھوٹی طاقتیں اپنے تئیں بے ثبات محسوس کرتی تھیں - اس لئے وہ اس بات پر مجبور تھیں کہ اپنی سیاسی آزادی کے لئے کسی بڑی طاقت یعنی آسٹریا فرانس "پرشیا" یا ہنوور سے اعانت طلب کریں -

شاہی مجلس عالیہ | سلطنت کی اور بڑی شاہی مجلس یعنی استثنائے عدالت (رائشکا مرگیرخت) تھی جسکا مستقر ویٹزلر تھا - اسلئے یہ مدعا تھا کہ جرمن کے شہزادوں کے قضیہ کا تصفیہ کرے مگر یہ بھی ردبہ انحطاط تھی اسکی رشوت ستانی تاخیر و تعویق زبان زد خلق تھی اور اس کے پاس کوئی ایسا آلہ نہ تھا جس سے اسکے احکام کی تعمیل کیجاتی - سلطنت شہنشاہ کی سیادت میں تھی جس کی تاجپوشی

قرون وسطیٰ کے تمام پرتکلف رواجوں سے عمل میں آتی تھی ماسوا ایک دفعہ کے یعنی وسٹ فیلیا کے عہدنامے کے بعد یہ منصب امتیازی ہمیشہ خاندان آسٹریا کو حاصل تھا لیکن درحقیقت صاحب عہدہ کوئی خاص اختیارات سے مستفید نہ ہوتا تھا خاندان ہیپس برگ کے موروثی ممالک کے لئے حکمراں ہونے کی حیثیت سے شہنشاہ کا اقتدار قائم تھا نہ کہ شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے جوزف ثانی نے برائے نام شہنشاہ سے بہتر لیعنی با اختیار ہونے کی کوشش کی لیکن اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریڈرک اعظم نے اپنی طاقت پکڑی کہ شہزادوں کا ایک جتھا اوس کے خلاف قائم کردیا اسلیئے اس ایک بڑی کتھلک سلطنت ہونیکی حیثیت سے اسٹریا کا شاہی مجلس میں بہت بڑا اثر تھا کیوں کہ مجالس منتخبین و شاہزادگان کے دینی ارکان موروثی طور پر اوس کی حمایت کا میلان رکھتے تھے اور یہ اونھیں کی رائیں تھیں جن پر اوسے بہت بڑا بھروسہ تھا اُس کی تجاویز نے یہاں تک صورت اختیار کی کہ واٹنا میں الک کونسل قائم ہوئی۔

الک کونسل | اس کا مقصود یہ تھا کہ شہزادوں کے جھگڑوں کو طے کرے اس مجلس نے ریٹزلر کی مجلس عالیہ کے حقوق کو غصب کرلیا۔

حلقہ جات | جب ایک معاملہ کے متعلق کوئی فیصلہ ہو جاتا تو سلطنت کے عاملانہ اختیارات حلقوں کے تفویض کئے جاتے ان حلقہ جات میں ہر ایک میں اپنی مجلس ہوتی اور اوس مجلس کا یہ فرض ہوتا کہ جبوقت سلطنت جنگ کا فیصلہ کرے تو افواج اور روپیہ کی فراہمی کی فکر کرے دس حلقوں میں سے جو کہ شروع میں قائم کئے گئے برگنڈی کا حلقہ تو پہلی چہاردہم کی فتوحات سے تقریباً کالعدم ہوچکا تھا اور وہ جو کہ مشرقی حصہ میں تھے پرشیا سسکنی اور آسٹریا کی متحدہ ریاستوں کے زیر اثر تھے صرف مغربی جرمنی لیعنی وسٹ فیلیا۔ فرنکونیا اور سوبیا کے حلقوں میں یہ انتظام معقول رکھتا تھا لیکن وہاں بھی اوس کا نتیجہ قطعی ناکامی ہوئی جب کبھی حلقہ جات کو اپنی افواج میدان جنگ میں لانا پڑتیں تو اوس کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہوسکتا

تھا کہ نہایت چھوٹی چھوٹی تقسیموں اور بٹے ہوئے اختیارات سے ایک نصف درجن شہزادے سپاہیوں کا صرف ایک دستہ اکٹھا کر سکتے اور ان شہزادوں میں سے ایک کی یہ کوشش ہوتی کہ قیام کا صرفہ اوس کے ہمعصروں کے سر پڑے الغرض مقدس دولت روم قرون متوسط کے دوسرے انتظاموں کے مانند اس زمانہ کے فنون جنگ اور مذہب کی طرح تنزل پر تھی اسکی کچھ جزوی ریاستوں مثلاً آسٹریا پرشیا اور اُن سے کچھ کم پومیریا میں طاقت و سکت باقی تھی لیکن مجموعی طور پر یہ بالکل اپنی محافظت نہ کر سکتی تھی اور مشرقی یورپ اور فرانس کے درمیان ایک کمزور سرحد کی حیثیت رکھتی تھی۔

جرمنی کے شہزادے | سلطنت عظمیٰ کی جارحانہ اور مدافعانہ اغراض نے جرمنی کے باشندوں پر کوئی خاص اثر نہ ڈالا تعلیم یافتہ جماعتوں کو اس بات پر ناز تھا کہ وہ حب الوطنی کے محسوسات سے برتر ہیں اور جرمن سے بڑھکر نجبان دنیا ہیں ادنیٰ جماعتیں اندرونی حکومت کی زیادہ پروا کرتی تھیں۔ جس کا اون پر اثر تھا لیکن سلطنت اوس روش کو جو یورپی سیاسیات سے متعلق تھی خیال میں نہ لاتی وہ میلان جو بڑی طاقتیں خیر اندیش مطلق العنانی کی طرف رکھتی تھیں جرمنی کی چھوٹی ریاستوں میں بھی پایا جاتا تھا یعنی یہ کہ قدیم جاگیروں کو کم از کم گھٹا تو دیا جائے اگر پوری طرح سے نہ مٹائی جائیں اور اس رجحان سے وہ خود بھی متعلق تھے جو کہ امراء پر عاید کئے گئے تھے۔ فرمان روا کی فروغ یافتہ طاقت اگر کلی طور پر نہیں تو عام طور پر رعایا کی آسودگی کو ترقی دینے کے لئے استعمال کی جاتی تھی یا کم از کم ادب اور فن کو بڑھانے کے لئے۔

بادیریا | جرمنی کے بڑے بڑے چند حکمرانوں پر ایک نظر ڈالنے سے اس خیال کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چارلس تھیوڈر الکٹر پیلے ٹائم جو ۱۷۷۶ء میں بومیریا کی سلطنت پر قابض ہوا اور جس نے ڈیل بیج کے خاندان کے علاقوں کو ایک دفعہ اور یکجا کیا ایک نہایت بیدار مغز بادشاہ تھا اوس نے اپنی سلطنت میں ایک عظیم الشان جامعہ کی بنیاد متہیم میں ڈالی اور وسلا ارف میں یورپ

کا ایک متحد تصویر خانہ قائم کیا لیکن پومیریا میں اوس نے بہت سی خانقاہوں کو مٹایا اگرچہ اوسکو رومن کیتھولک مذہب سے بھی عقیدت تھی اوس نے بنجمن ٹامسن ایک مشہور باشندہ امریکہ کو وزارت کا عہدہ دیا اور بعد میں اوس کو کونٹ رمسفورڈ کے خطاب سے امتیاز بخشا۔ اوس ماہر علم و فن نے رہبانیت کو دبانے اور اس بات کی بھی جد وجہد کی کہ غریب سے غریب شخص کو حقیقی آسایش ملے باوجود ان سب باتوں کے الکٹر چارلس تھیوڈورل نے چند باتوں میں اپنے تئیں ایک متعصب شخص ظاہر کیا اوس نے سلسلۂ تعلیم کو کامل طور پر رومن کیتھولک پادریوں اور غیر یعقوبیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا اور اوس نے اس بات کی اجازت دی کہ اوس کے ممالک میں پراٹسٹنٹوں کی مزاحمت کیجائے

بیڈن | مارگریو چارلس فریڈرک جس نے بیڈن خاص اور بیڈن ڈرلاش کی اور حکومتوں کو متحد کیا تھا حاکم سابق الذکر سے زیادہ کامل طور پر روشن خیال شخص تھا حقیقی طور پر ایک خیر اندیش مطلق العنان بادشاہ تھا وہ علم معیشت کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اوس پر اوس نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا اوس کے اصولوں کا اطلاق وہ بھی چھوٹی سی ریاست پر کرتا تھا اوس نے تعلیم تحتانیہ کی ایک تجویز کی اور ۲۳ رجولائی ۱۷۸۳ء میں اوس نے زرعی غلامی اپنے علاقے میں موقوف کردی مگر شاہی حقوق کو قائم رکھا اور یہ بھی حکم جاری رکھا کہ رعایا میں سے کوئی متنفس بادشاہ کی اجازت کے بغیر علاقہ کے باہر نہ جاسکے

ڈیوک چارلس یوجین آف ورٹمبرگ اپنے ہمسایوں سے متضاد طبیعت واقع ہوا تھا اوس نے اون کی طرح اپنی مطلق العنانی کو قائم رکھا لیکن اپنی طاقت کے بھاری محصول لگانے میں اور اپنی ریاست کے اتنا سب سے کہیں بڑھکر ایک فوج رکھنے میں صرف کیا وہ اپنی رعایا سے غلاموں کے مانند سلوک کرتا تھا اور اوس کا طرز حکومت ایسا ظالمانہ تھا کہ آلک کونسل نے اوس کے خلاف کارروائی کرنے کی اوسے دھمکی دی تھی باایں ہمہ وہ ادب و فن کا مربی تھا اوس نے اسٹیٹ گارمیں ایک ناٹک گھر قایم کیا اور وہاں فنون لطیف کی ایک درسگاہ قائم کی اوس نے شیلر شاعر کی تعلیم کے اخراجات

کو برداشت کیا جس نے اوس کی ہجو لکھی اور جو بعد میں ویمر کو بھاگ گیا لیکن ورٹمبرگ کا چارلس یوجین ڈیوک چارلس آف ڈیوہائمنٹ (زوی برکن) جیسے شہزادوں کو ایک روشن خیال بادشاہ نظر آتا تھا۔ (موخرالذکر کا جانشین میکسملین جوزف بیکر ہائمائن چارلس تھیوڈور کا جانشین مقرر ہوا اور وہ بویریا کا پہلا بادشاہ گزرا ہے) کیونکہ وہ شہزادہ اپنے شوق شکار کے لئے اپنی رعایا کو قربان کرتا تھا اور ولیم تھم لینڈ گریو آف ہیسل کیسل جیسے شہزادوں کو جو اپنی رعایا کو انگریزوں کے ہاتھوں سینکڑوں کی تعداد میں فروخت کرتا تھا اور جو امریکہ میں جاکر لڑتی تھی وہ ایک نہایت آزاد اور روشن ضمیر بادشاہ دکھائی دیتا تھا۔ اور زیادہ مشرق کی طرف سیکسنی جو کہ جرمنی کی بڑی ریاستوں میں شمار ہوتا تھا۔ روبانحطاط تھا الیکٹر اگسٹس ثانی اور ثالث پولینڈ کے بادشاہ رہ چکے تھے اور انھوں نے اپنے شاہی رعب و داب کو قائم رکھنے کے لئے موروثی ممالک کو تہ کردیا تھا خوش قسمتی سے فریڈرک اگسٹس جو ۱۷۸۹ء میں الکٹر تھا۔ پولینڈ کے تخت کے لئے منتخب کیا گیا اور اس وجہ سے وہ اپنی رعایا کی خوش حالی کے لئے کچھ کرسکا اوس نے قانون کو ترتیب دینے کے لئے ایک مجلس قایم کی ایذارسانی کو منسوخ کیا صنعت و حرفت و زراعت کو ترقی دی اور کانوں کی ایک تعلیم گاہ قائم کی لیکن وہ بیڈن کے مارگریو کی طرح یہاں تک نہ بڑھا کہ زرعی اغلامی کو بند کردیتا۔ انقلاب فرانس سے عین پہلے سیکسن کی شان اوس کے دارالانتخاب میں تھی اور نہ اس کا دماغی مرکز ڈرسڈن کا خوبصورت شہر تھا یہ مقام اس وقت ویمر کے قبضہ میں تھا جہاں کہ ڈیوک چارلس اگسٹس آف سکس ویمر نے اپنے گرد بیش بڑے بڑے فلسفیوں اور عالموں کو جمع کر رکھا تھا جنھوں نے جرمنی کا نام اٹھارھویں صدی کے اخیر اور انیسویں صدی کے آغاز میں روشن کیا اوس کے دربار میں جرمنی کے عظیم الشان عناصر گرتے۔ شیلر۔ ہرڈر۔ وی لینڈ، اور میوزیس جلوہ افروز تھے اوس کی ریاست کی یونیورسٹی جرمنی بھر میں مشہور ہوگئی اور ریاستوں کی تخصیص ضروری نہیں ہے یہ کہنا کافی ہوگا کہ جو ریاستیں شمال میں

واقع تھیں عام طور پر بہت پیچھے تھیں خاصکر میکلن برگ کی ریاستیں ہنوبرگ کی ریاست ایک امرا کی جماعت کے زیر حکومت چھوڑ دی گئی تھی جو اصلاحوں کو قبول نہ کرتی تھی اگرچہ اوس کی یونیورسٹی جس کا کہ سنگ بنیاد جارج سوم نے گاٹنگٹن پر رکھا تھا نہایت اعلیٰ متصور ہوتی تھی۔

دینی ریاستیں | اوس صدی کی تحریک کے موافق تھیں دینی حکمران اکثر بیدار مغز واقع ہوئے تھے لیکن وہ ایک بڑی حد تک اپنے پادریوں کی جماعت کے بہت مطیع و منقاد تھے اوس جماعت کے کلیسائی عہدوں پر ایسے صاحبزادے مختار ہوتے تھے جو کم درجہ کے شہزادوں کی اولاد کے سوا ہوتے تھے یہ لوگ نئے منتخب شدہ پادریوں سے اصرار کرتے تھے کہ وہ اون کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہوکر پادریوں کے حلقوں کی جاگیری رسوم میں کوئی تغیر نہ پیدا ہونے دیں پس اٹھارھویں صدی کے اختتام پر امیرزادے اسا قفہ اور قسیس شریف و نجیب خاندانوں کے لوگ ہوتے تھے مثلاً فرانسس جوزف بیرن آف نواب لاگن باک اور بیسل کا اسقف ارتھل کا رئیس فرانسس لوئی بامبرگ اور ورٹ برگ کا اسقف رابرٹ کا امیر کالسٹانس کا اسقف ہوان برگ کا امیر لیج کا اسقف لمبرگ کا ویس اکٹس سپائیرز کا اسقف امیر جیروم کاونریڈ وسالبرگ صدر اسقف اور پلیٹن برگ کا رئیس منسٹر کا رہبان تمام شریف خاندانوں سے متعلق تھے۔ اس موقع پر ایک نہایت عجیب بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے پراٹسٹنٹ شاہزادوں کو یہ حق حاصل تھا کہ کیتھولک شاہزادوں کو اسقفی کے حلقہ حات بخشیں ۱۷۸۹ء میں ڈیوک آف یارک آسنا برتھ کا ولیعہد اسقف تھا اور ہال اسٹین گوٹارک کا شہزادہ بشپ فریڈرک لیوبک کا اسقف اس جماعت کے پادریوں میں سے زیادہ متعصب اور زیادہ آزاد حیثیت کے تین اسا قفہ تھے۔ اور اس وجہ سے وہ اس کی قابلیت زیادہ رکھتے تھے کہ اپنے علاقوں میں اپنے زمانہ کے موافق چل سکیں۔

مئسن | ان سب میں بڑھکر ارتھل کا شریف فریڈرک چارلس تھا جو مئسن کا صدر اسقف تھا اور وردس کا ولیعہد پادری جو سلطنت عظمیٰ کا باعتبار صدر الصدور تھا یہ رفیع الدرجہ پادری اکثر عیش میں ڈوبا رہتا تھا لیکن

اوس کے عہدے کی وجہ سے سب فریق اوس کے توجہ کے خواہشمند تھے اور اوس کے فریڈرک اعظم کے شہزادوں کے جتھے میں شریک ہونے سے پرشیا کے بادشاہ کی غیر آسٹروی حکمت عملی کو بہت بڑی تقویت پہونچی ۱۷۸۹ء میں اوس نے تمام خارجہ اور داخلہ امور سیاسیات کو اپنے مددگار ہیرن ڈی ڈالبرگ پر چھوڑ دیا جسے انقلاب فرانس اور ہنولین کے زمانہ قیام میں جرمن کی تاریخ میں نمایاں حصہ لینا تھا۔

ٹریوز | (۱۷۸۹ء میں ٹریوز کا صدر اسقف کلیمنٹ وینزی لاس ایک سیکسن نہایت ہی بہتر حکمراں تھا جسنے ۱۷۸۳ء میں آزادی مذہب کا ایک حکم نافذ کیا جس کی رو سے ہر قسم کے مذہب کے لوگوں کو اوس کی ریاست میں آباد ہونے کی اجازت تھی اور وہ وہاں کوئی پیشہ یا تجارت اختیار کر سکتے تھے۔

کولون | (آخری صدر اسقف آرک ڈیوک میکملین تھا جو شہنشاہ جوزف کا سب سے چھوٹا بھائی تھا وہ اپنے بھائی کے آزاد خیالات میں شریک تھا اور اپنے مقدم کی بنائی ہوئی بان کی یونیورسٹی کا سرپرست تھا۔ یہ یونیورسٹی کلوں کی یونیورسٹی کے مقابلہ میں قائم کی گئی تھی تاکہ جدید علوم میں ترقی کی ترغیب ہو۔ اُن تمام مذہبی اور دنیاوی حکومتوں کی رغبت یہی تھی کہ رعایا آسودہ اور خوشحال ہو جوزف ثانی اپنے زمانہ کے جرمن شاہزادوں کا نمونہ تھا۔ سب شاہزادوں کا یہی مدعا تھا کہ رعایا کی فلاح اور بہبود میں ترقی ہو لیکن رعایا کو اوس کا محرک نہ ہونا چاہیئے اون کے طبائع جداگانہ تھے مادگریو آف بیڈن کے بیدار مغز شہزادے سے لیکر ڈیوہانٹس کے شکاری ڈیوک تک وہ نہایت مختلف الرجحان واقع ہوے تھے لیکن وہ اپنے مختلف طریقوں میں اور مختلف حدود تک بہتری کے خواہاں تھے مگر جبکہ بڑے شہزادے اوس صدی کے میلان سے متاثر تھے اون کے غریب معاصرین ایسا کرنے سے معذور تھے اون میں سے اکثر قرضدار تھے کیونکہ انھیں دولتمند شہزادوں کی برابری نہایت مطلوب تھی وہ روپیہ فراہم کرنے کے لیئے قرون متوسط کے جاگیری نظام کے سب طریقوں کو کام میں لاتے چند گاؤں جن پر اون کی حکومت تھی اون کے ظلم میں مبتلا تھے اور اس لئے جب

کبھی کوئی مسافر ان بارہ ریاستوں میں وارد ہوتا تو اُس کا پتہ لگجاتا تھا اون چھوٹے شہزادوں کے تحت میں چھوٹے سردار ہوتے جو فریکونیا اور سوبیریا میں بہت عام تھے ان سرداروں کو مجلس عالیہ میں کوئی نمایندگی حاصل نہ تھی۔ اور اس واسطے وہ شہنشاہ پر بلاواسطہ منحصر تھے اون کی غربت انکو اس بات پر مجبور کرتی تھی کہ وہ افسر شہزادوں کی ملازمت اختیار کریں۔ ہمارے سامنے صرف اون کی دو مثالیں ہیں اسٹین پر شیا کا وزیر اعظم اور ورمرز آسٹریا کا مشہور جرنیل دونوں انھیں سرداروں میں سے تھے۔ جرمنی کے اس طرح پارہ پارہ ہونے سے حب وطن کے احساس کا صفایا ہوگیا اور وہ اوسوقت تک پیدا نہ ہوا جبتک کہ جرمنی نپولین کے سیادت قالب میں سے ڈھلکر نہ نکلا۔

سوئٹزرلینڈ دوسری یورپی متحدہ ریاست سوئٹزرلینڈ کی تھی لیکن اسمیں بھی اندرونی انحطاط کے وہی آثار ہویدا تھے جو کہ مقدس سلطنت روم میں عیاں تھے لیکن یہ اس سیاسی تنزل سے کچھ تو احساس قومیت کی وجہ سے بچ گئی اور کچھ مقامی حکومتوں کے اصرار سے سوئٹزرلینڈ میں اٹھارھویں صدی میں ایک شہر کی دوسرے شہر سے مخالفت اور کنھولک اور پراٹسٹنٹ اور شرفا و متوسطین کی نزاعات نمایاں تھیں برن جیسے شہروں میں حکومت عددیہ کے ہاتھ میں تھی دیگر یورمی جیسے مقاموں میں ایک خالص جمہوری حکومت قائم تھی جس میں ہر ایک کسان مقامی انتظام کے معاملہ میں رائے زنی کا حق رکھتا تھا جہاں جاگیری نظام مسلط تھا کسان بقیہ یورپ کے کسانوں سے بہتر نہ تھے لیکن پہاڑی شہروں میں ایسی حکومت ناممکن تھی اور انفرادی اور سیاسی آزادی موجود تھی یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اٹھارھویں صدی کے سوئٹزرلینڈ کی حالت انیسویں صدی کے سوئٹزرلینڈ کی حالت سے مشابہ نہ تھی گریژنس ریاست میں شامل نہ تھا نیوسیٹل پرشیا کے تحت میں تھا۔

جنوا جنوا ایک آزاد جمہوری سلطنت تھی اوس صدی کی ذہنی تحریک میں جنوا نے نہایت نمایاں حصہ لیا۔ راشیو جنوا میں پیدا ہوا اور والٹیر کی

زندگی کا کنج عافیت سوئیزرلینڈ کے قریب میں تھا لیکن ۱۷۸۹ء میں پہلے جنوا کی حالت ایک ایسی انقلاب کی سی تھی جیسی کہ ہالینڈ میں تھی۔ متوسط خاندانوں میں جن کے ہاتھ میں عدالت و حکومت تھی، اور عوام الناس میں ایک تنازعہ اُٹھا جس میں سابق الذکر کو کامیابی ہوئی جنوا کے جمہور پسند اشخاص خارج السلطنت کئے گئے اور اُن میں سے اکثر خاصکر کلاویر نے انقلاب فرانس کی رفتار پر ایک خاصہ اثر ڈالا۔ الغرض ۱۷۸۹ء میں یورپ میں ایک بیداری کا احساس نمودار تھا جاگیرداری کے حلقہ بگوش فنا ہونے کو تھے۔ خیراندیش مطلق العنان فرمان رواؤں نے انفرادی اور تجارتی آزادی کو تسلیم کر لیا تھا۔ غدر فرانس ایک تنبار کھیت میں دو نئے اصولوں کا بیج بونے کے قابل ہوا اوّل سیادت عامہ کا اور دوسرے احساس قومیت کا۔

باب دوم

۱۷۸۹ - ۱۷۹۰

قیصر کیتھرین و شہنشاہ جوزف دوم - جنگ ترکی - ترکوں کے خلاف ۱۷۸۹ء کی مہم - جنگ ہائے فاکسنی درمنک - قبضہ بلغراد - سوئڈن میں انقلاب بلجیم کے معاملات - بلجیم میں جوزف دوم کی حکمت عملی - لیژ میں انقلاب، فرانس میں اسٹیٹس جنرل کے انتخابات - اسٹیٹس جنرل کا انعقاد مختلف طبقات میں کشمکش - طبقۂ سوم کا اپنے جمعیت قومی ہونے کا اعلان کرونیا - میدان ٹینس کی حلف - اجلاس شاہی - مرابو کا سیاس نامہ بادشاہ کے حضور میں نکر کی برطرفی - پیرس میں ۱۲ جولائی کا ہنگامہ - بیسٹیل کا قبضہ - نکر کی دوبارہ طلبی - لوئی شانزدہم کا ورود پیرس - فولن کا قتل تمنائی - ۴ اگست کا اجلاس حقوق انسانی کا اعلان - حق امتناعی کا مسئلہ - پیرس کی عورتوں کی ورسیلز کو روانگی - لوئی شانزدہم کا پیرس میں قیام کے لئے جانا - فرانس کے انقلاب کا اثر یورپ پر - بلجیم میں انقلاب - جمہوریہ بلجیم کی تکوین - شہنشاہ جوزف دوم کا انتقال - اس کے عہد حکومت کی ناکامی - انقلاب فرانس کی جانب لوئی شانزدہم کا رویہ - جدید فرانسیسی دستور - پادریوں کا ملکی نظام مجلس ترکیبی کے تجاویز - مرابو غیر ملکی جنگ سے فرانس کی جدید صورت حالات کو خطرہ - مرابو اور دربار فرانس غیر ملکی جنگ کے اغلب اسباب - اوتریان اور نکاساونڈ کے معاملات - اتحاد خاندانی - اساس میں "حکمرانان شہنشاہی" کے حقوق - شہنشاہ نیپولیڈ کا صورت حال پر حاوی ہو جانا -

۱۷۸۹ء کے آغاز میں مدبرین یورپ کے خیالات خاص طور پر ان واقعات کی طرف منعطف تھے جو یورپ کے مشرق میں پیش آرہے

تھے۔ کیتھرین (ملکۂ روس) شہنشاہ جوزف دوم کے معاقدے کو نہ صرف انگلستان میں پٹ اور پرشیا کا بادشاہ فریڈرک ولیم، نظر اضطراب سے دیکھ رہے تھے، بلکہ فرانسیسی وزرا اور یورپ کی تمام چھوٹی سلطنتوں کے حکمران بھی مضطرب تھے۔ ترکی پولینڈ اور بویریا کو نقصان پہنچا کر روس اور آسٹریا کی سرحدوں کی وسعت کو خوف سے دیکھا جاتا تھا، اور ان ممالک کے حکمرانوں کی آزاد حرص سے دہشت طاری تھی۔ تعلیم یافتہ اشخاص اصحاب تدبر اور ارباب سیاست نہیں بلکہ اٹھارھویں صدی کے فلسفی معلموں کے شاگرد تھے، ان کی توجہ تمام تر آسٹروی نڈرلینڈ یا بلجیم میں شہنشاہ جوزف کی حکمت عملی کی ترقی پر مرکوز تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سپہ سالار ڈی آلٹن کی جنگجویانہ کارروائیاں کامیابی سے ہمکنار ہوا چاہتی ہیں۔ بلجی محبان وطن قید خانوں میں پڑے ہوئے تھے یا جلاوطن ہو گئے تھے، اور بلجیم میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہنشاہ کے حب انسانی و اجتماع مرکزیت کے اصلاحات ایک فوجی مطلق العنانی کے قیام پر ختم ہو جائیں گے۔ فرانس کی نسبت یہ معلوم تھا کہ وہ تقریباً مایوس کن مالی دقت میں گرفتار ہے اور یکم مئی ۱۷۸۹ء کے اسٹیٹس جنرل کے اجتماع کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ لوئی شانزدہم نے مالی مدد حاصل کرنے کے لئے یہ ایک صورت اختیار کی ہے۔ اسٹیٹس جنرل کے اجلاس کے بعد جو اہم نتائج بروئے کار آنے والے تھے ان کی توقع نہایت ہی دقیقہ رس سیاسی مدبرین کو بھی نہیں تھی، اور کسی نے یہ پیش بینی نہیں کی تھی کہ ایک ربع صدی سے زاید تک یورپ کی تمام دلچسپی فرانس کے ساتھ وابستہ ہو جائے گی، اور اس ملک کے واقعات مسلسل جن کی کوئی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی، یورپ کے سیاسی نظم میں کامل ترمیم اور بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا افتتاح کر دیں گے۔

ترکوں سے جنگ ترکوں کی جنگ میں ۱۷۸۵ء کی مہم کا خاتمہ بہ حیثیت مجموعی آسٹریوں اور روسیوں کے مفید مطلب ہوا۔ آسٹروی فوجوں کے کمانڈر لیوڈن نے ڈیونبرا پر قبضہ کر لیا اور بوسینا میں داخل ہو کر ۳ اکتوبر

کو نووی کو زیر کرلیا۔ خاندان سکیس کوبرگ سائفیلڈ کا فرنیس جو سیاس شہزادہ کوبرگ ایک آسٹروی فوج کی سرکردگی میں شہزادہ سائفیلڈ کی زیر قیادت روسی فوج سے ملکر ۲۰ ستمبر کو یوکزم پر قابض ہوگیا مگر دوسری طرف ترکوں نے بانات واقع ٹمسور کو پامال کرکے ویران کردیا اور اس نواح میں اس آسٹروی فوج کو سراسیمہ کردیا جو خود شہنشاہ کے زیر قیادت تھی۔ روسیوں نے بھی کسی قدر ترقی کی اور ۶ دسمبر کو پوٹمکن نے شدید نقصان جان کے ساتھ اور زیادہ ترسیو درد اور ایبنن کی شجاعت کی وجہ سے رچاکو کو مسخر کرلیا۔ کامیابیوں نے جوزف میں خود اپنی ناکامی کے باوجود، ایک جوش پیدا کردیا، اور اس نے ماسو کے شہزادہ چارلس کے ایک خط میں جنوری ۱۷۸۹ء میں یہ عجیب و غریب

جوزف کی پیشگوئی

پیشگوئی کی، کہ اگر وزیر اعظم ڈینوب کے قریب میرے یا روسیوں کے مقابلہ پر آوے تو اسے جنگ کرنا پڑے گی اور پھر اسے شکست دیکر میں اس کو اتنا پیچھے ہٹا دونگا کہ وہ سلسٹریا کی توپوں کے نیچے پناہ لے۔ اکتوبر ۱۷۸۹ء میں ایک کانگریس طلب کرونگا۔ جس میں عثمانی مجبور ہوکر کفار سے صلح کے خواستگار ہونگے۔ کارلوز اور پاسارووز کے معاہدے اس بنیاد کا کام دینگے جس پر صلح ہوگی لیکن میں اس معاملہ میں جو کزم اور ماسڈیومہ کے ایک حصہ کا مطالبہ کرونگا روس کریمیا پر قابض رہے گا۔ سوئڈن کا شہزادہ چارکس، کورلینڈ کا ڈیوک ہوگا اور فلارنس کا گرینڈ ڈیوک رومانیوں کا بادشاہ بنے گا۔ اس وقت یورپ میں عام امن ہوجائیگا۔ اس وقت تک فرانس اپنی قوم کے سربرآوردہ اشخاص سے معاملات طے کرچکا ہوگا اور دوسرے معززین اپنی نسبت بہت زیادہ اور آسٹریا کی نسبت بہت کم سوچتے ہونگے لیکن ۱۷۸۹ء کی مہم شہنشاہ جوزف کے توقعات کے پورا کرنے سے بہت بعد رہے۔ سال گزشتہ کے شدائد سے اس کی صحت کو اتنا نقصان

لہ آسٹریا کے درباری طبقۂ اعیان اور مدابیر سفارتی کی یادگار" مصنفہ ای ڈیسی مترجمہ فریزر ڈسمر لندن، ۱۸۵۶ء جلد دوم صفحہ ۳۳۴

پہنچ گیا تھا کہ وہ خود میدان جنگ میں نہیں آسکتا مگر اس کے سپہ سالاروں نے اس کا کام بہت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ وزیر اعظم نے جارحانہ کارروائی اختیار کرنے کا عزم کرلیا اور رومانیا پر حملہ کرنے کی نیت سے مارچ میں نوے ہزار سپاہ لئے ہوئے ڈینوب کو عبور کیا۔ مگر ایک غیر متوقع دقوعہ کے باعث سب سے زیادہ تجربہ کار ترکی سپہ سالار کو واپس جانا پڑا ۷ اپریل کو سلطان عبدالحمید کا قسطنطنیہ میں انتقال ہوگیا اور اس کے بھتیجے اور جانشین سلیم سوم نے فوراً ہی وزیر کو معزول کردیا اور اس کے بجائے مغربی فوج کی سپہ سالاری اور وزارت پر پاشائے وڈن کو مقرر کیا۔ یہ ناتجربہ کار سپہ سالار بہ تندی تمام آگے بڑھا اور ۳۱ جولائی کو روسیوں اور آسٹریوں کے اتحاد کے روکنے کی کوشش میں بمقام فاکسینی، شہزادہ کوبرگ اور سبوورو نے اسے شکست دیدی۔ اس کے بعد مخالفین نے جارحانہ روش اختیار کی اور رمنک میں اصل ترکی فوج کو برباد کن شکست دی اس جنگ میں اٹھارہ ہزار روسیوں اور سات ہزار آسٹریوں نے ایک لاکھ کے قریب ترکوں کو منہزم کردیا، اور ان کا تمام سامان اور توپخانہ چھین لیا۔ اس فتح کا تسلسل بہت زور کے ساتھ جاری رکھا گیا۔ لوڈن آسٹریائی فوج کا سپہ سالار اعظم مقرر ہوا، اور اس نے ۹ اکتوبر کو بلغراد کو لے لیا اور کل سرویا پر قبضہ کرکے آرسووا کا محاصرہ کرلیا۔ ان خدمات کے صلہ میں جوزف نے اسے سپہدار اعظم کا خطاب دیا۔ یہ وہ خطاب تھا جو اس کے قبل صرف ولسٹین، مانٹی کیوکولی اور شہزادہ ایوجن کو عطا ہوا تھا، رمنک کی فتح کے دوسرے نتائج کے طور پر شہزادہ کوبرگ نے بخارست کو لے لیا اور مالڈیویہ پر قبضہ کرلیا اور دوسری طرف شہزادہ ہوہنلوہی کریمیا کو بزور اپنے میں داخل ہوگیا۔ ترکی سرحد کے مشرقی جانب شہزادہ پوٹمکن کو بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوئی اس نے ترکی امیر البحر اعلی حسن پاشا کو ٹوباک کے معرکہ میں شکست دیدی اسیر بیا کو فتح کرلیا اور اسمعیل کا محاصرہ کرلیا۔

اگر کیتھرین اور جوزف کی توجہ سویڈن اور بلجیم کے معاملات کی طرف براہ راست اور فرانس حیرت انگیز، واقعات کی طرف بالواسطہ منعطف

۱۷۸۹ء کی مہم

نہ ہوگئی ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ انھیں اور بھی بڑی کامیابیاں حاصل ہوتیں اور شاید کہ وہ ترکوں کو یورپ سے خارج کر دیتے۔ محالفۂ ثلثہ روس اور آسٹریا کے محالفہ کو بری نظر سے دیکھتا تھا۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے، پٹ نے ایک بہت بڑا بیڑا تیار کیا تھا جو انگریزوں میں "روسی بیڑے" کے نام سے مشہور ہے، اور فریڈرک ولیم دوم نے ترکی سے محالفہ کرنے کے لئے مراسلت شروع کر دی تھی، مگر ان سلطنتوں نے اپنی راست مداخلت کو ڈنمارک کو سویڈن سے صلح کر لینے پر راغب کرنے تک محدود رکھا۔ گسٹیوس سوم (شاہ سویڈن) ۱۷۸۸ء میں تیس ہزار سپاہ کے ساتھ بزور روسی فنلینڈ میں داخل ہو گیا تھا، اور اس کی توپوں کی آواز سنٹ پیٹرسبرگ میں سنائی دی تھی، جو روسی فوج کے حصۂ کثیر کی عدم موجودگی کی وجہ سے تقریباً بے حفاظت پڑا تھا، لیکن سویڈن کے امرا کو فوج پر بڑا اثر حاصل تھا۔ وہ روس سے جنگ کو ناپسند کرتے تھے اور انھوں نے اس موقع کو اپنی آزادی کے اعلان کے لئے مناسب سمجھا۔ شہزادہ چارلس (ڈیوک سڈرمانیا) کی خفیہ سرگرمی میں انھوں نے بادشاہ کے احکام کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس دشواری سے انھیں توقع یہ تھی کہ وہ اپنا سابقہ اقتدار پھر حاصل کر لیں گے۔ اس موقع پر کرسچین ہفتم (شاہ ڈنمارک و ناروے) نے کیتھرین کے اشارے سے سویڈن پر حملہ کر دیا اور کوپنہیگ کے محاصرے کی تیاری کی۔ اس حملے سے اہل سویڈن کے احساس حب الوطنی کے بھڑکانے کا موقع ہاتھ آ گیا تھا، گسٹیوس نے اسے سمجھ لیا۔ اس نے قوم کی طرف رجوع کیا اور فنلینڈ کی فوج کو ڈیوک سڈرمانیا کی قیادت میں چھوڑ کر حملہ آوروں کی مقاومت کے لئے رضاکاروں کی ایک تازہ فوج طیار کی۔ اس کی کوششوں کے باوجود، روس اور ڈنمارک کے متحدہ حملوں کے سامنے سویڈن کے زیر ہو جانے کا سخت خطرہ پیش آ گیا۔ اسوقت محالفۂ ثلثہ نے سریع و قطعی مداخلت کی اور ڈنمارک پر خشکی و تری سے حملہ کرنے کی دھمکی سے وہاں کے وزیر برنسٹارف کو آمادہ کر لیا کہ وہ سویڈن کو خالی کر دے اور التوائے جنگ پر راضی ہو جائے۔ گسٹیوس سوم اسٹاکہام میں

سویڈن میں انقلاب

اس شہرت کے ساتھ واپس آیا کہ اس نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا ہے ۲ر فروری ۱۷۸۹ء کو اُسنے ڈایت کا جلاس طلب کیا۔ عوام کی تائید کا یقین رکھکر اس نے ایک جدید نظام سلطنت تجویز کیا جسکا خلاصہ اسلی کی دفعات میں سے ایک دفعہ میں موجود ہے کہ "بادشاہ جس طرح مناسب سمجھے سلطنت کے معاملات کا انصرام کرے" امرا نے اس کی مخالفت میں بیکار اصرار کیا۔ گسٹیوس نے امرا کے سرگروہوں کو قید کر دیا اور اس ضرب کاری سے اپنے ۱۷۷۲ء کے سابقہ انقلاب کے کام کو مکمل کر لیا۔ اس کے بعد اس نے روس سے پھر جنگ جاری کی مگر اس کی ۱۷۸۹ء کی فوجی کارروائیوں میں کوئی اہم نہیں ظاہر ہوا۔

اِدھر کیتھرین (ملکہ روس) اہل سویڈن کے حملہ کی وجہ سے ترکی کے خلاف جنگ کو پرزور طور پر جاری رکھنے سے اپنی توجہ ہٹانا پڑی، اِدھر اس کے حلیف شہنشاہ جوزف کو آسٹروی نڈرلینڈز یعنی بلجیم کی صورت حالات سے خاص طور پر تعلق پیدا ہو گیا۔ اولاً یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگسٹیوس کی طرح اسے بھی ملک کے قدیم نظام سلطنت کے بدلنے میں کامیابی ہو جائے گی۔ مگر ان دونوں میں فرق یہ تھا کہ گسٹیوس سوم ایک قومی نجات دہندہ کا کام کر رہا تھا اور طبقۂ امرا کے وسعت دینے میں قوم سویڈن اس کی جانبدار تھی مگر جوزف دوم کی مخالفت نہ صرف امرا کر رہے تھے بلکہ طبقۂ قسیس اور قوم کی جانب سے بھی اس کی مخالفت ہو رہی تھی۔ ملک کا وُنٹ ٹراٹمانسڈارف کی حکومت اور کپتان جنرل دی آلٹن کی فوجی حکمرانی کے تحت میں بالکل ساکت معلوم ہوتا تھا۔ بروسلز اور سوین میلنز اور اینٹورپ میں شورشوں کے فرو کر دئے جانے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسٹروی تسلط بہت مضبوطی سے جم گیا، اور شہنشاہ کی حکمت عملی کے سربرآوردہ مخالف وطن ہو گئے ہیں۔ مختلف صوبوں کی اسٹیٹس حسب معمول طلب کیجاتی تھیں۔ اور ہینالٹ اور بربانٹ کی اسٹیٹس کے سوا تمام اسٹیٹس حسب معمول رقوم کی منظوری دیتی رہتی تھیں۔ ہینالٹ کی اسٹیٹس فوجی قوت کے ذریعہ

سے فوراً ہی منتشر کردی گئیں اور ۳۱ر جنوری ۱۷۸۹ء کو اس کا نظام دستور منسوخ کردیا گیا۔

شہنشاہ کو امید یہ تھی کہ اس مثال سے وہ برینائٹ کے متمول و کثیر النفوس صوبے کو مرعوب کردے گا۔ اور جب اس سے متوقع نتیجہ نہ حاصل ہوا تو اس نے ٹرائمینسدارف کو حکم دیا کہ وہ برینانٹ کی اسٹیٹس کا ایک خاص جلسہ طلب کرے اور اس سے خواہش کرے کہ وہ طبقۂ سوم عوام کے نائبین کی تعداد بڑھادے اور ایک مستقل رقم امداد منظور کرے۔ اس نے کلیسا کے متعلق بھی اپنی روش کو قائم رکھا اور کوشش یہ کی کہ بلیز کے اسقف اعظم کارڈنل فرینکبرگ کو مجبور کرے کہ وہ بروسیلز میں جدید شہنشاہی درسگاہ کی مخالفت سے باز آئے یا اپنے عہدے سے دست بردار ہوجائے۔ اسقف اعظم نے اسکی تعمیل سے زور کے ساتھ انکار کیا اور برینائٹ کی اسٹیٹس بھی ایسی ہی سخت ثابت ہوئی۔ پس جوزف نے ایک ناگہانی ضرب لگانے کا فیصلہ کرلیا اور اس کے حکم سے کاونٹ ٹاٹرائمینڈارف نے ۱۸ر جون ۱۷۸۹ء کو برینانٹ کے نظام سلطنت کی منسوخی کا اعلان کردیا۔ یہ دن جنگ کوسن کی سالگرہ کا دن تھا یہی وہ لڑائی تھی جس میں "جنگ ہفت سالہ" کے نازک موقع پر آسٹریوں نے فریڈرک اعظم کو شکست دی تھی۔ دی آسٹن کا خیال تھا کہ اس نے اپنے اس قول سے ایک دل پذیر مقابلہ کردیا ہے کہ ۱۸ر جون خاندان آسٹریا کے لئے ایک خوش قسمت ساعت ہے کیونکہ اسی دن کوسن کی شاندار فتح نے شاہی کو بچایا اور شہنشاہ ندرلینڈز کا مالک ہوگیا"، مگر اب یہ فتح اتنی آسانی سے نہیں حاصل ہونے والی تھی۔ وان درٹوٹ کے پیرو جو قدیم آئینی حقوق کے موید تھے، اور وانک کے پیرو جو عمومی خیالات کے حامی تھے، دونوں متحد ہوگئے۔ محالفۂ ثلثہ بلجیم کے محبان وطن کی ہمت افزائی کرکے مشرق میں جوزف کی مستعد کاری میں خلل انداز ہونے سے اتنا ہی خوش تھا جتنا وہ اس سے خوش ہوا تھا کہ شمال میں ڈنمارک کی مداخلت کو روک کر گسٹیوس کو کیتھرین کے پریشان کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ انگلستان

ہالینڈ اور پرشیا کے سفراسب نے ورن ورلوٹ سے تعلقات قائم کر لئے۔ اس صاحب فریق نے مستعدانہ امداد کی امیدوں سے ہمت پکڑکر، دلیندیزی سرحد پر بمقام نیل ایک محب وطن مجلس قائم کی اور جلا وطنوں کی ایک فوج طیار کی جسے کرنل وان ڈامرش کے زیر قیادت کر دیا گیا۔ مگر جو زف اس سے ڈرنے والا نہ تھا۔ وسی آسٹن نے ان عموی شورشوں کو بیدردانہ سختی کے ساتھ دبا دیا جو مختلف شہروں خاصکر برسیلز، سویں ٹیمز اور بروسلز میں برپا ہوگئی تھیں ۱۹ اکتوبر کو تارکان وطن کے خلاف ایک نادری حکم یہ شایع کیا گیا کہ معمولی ترک وطن کی سزا جلا وطنی اور ضبطی جائداد ہوگی اور حملہ کی غرض سے سرحد پر کسی مسلح فوج میں شامل ہونے کی سزا موت ہوگی۔ تارکان وطن کے خلاف مخبری کرنے والے دس ہزار لیورس کا انعام اور قطعی معافی پائیں گے[1]۔ مگر شہنشاہ کی تمام کارروائیاں اور اس کے جملہ فرمان کچھ بھی کام نہ آئے۔ فرانس میں بیسٹیل خبرل کے اجلاس کے بعد بیسٹائل پر قبضہ ہوگیا اور پیرس کا ایک ابنوہ شاہ فرانس کو ورسیلز سے پیرس میں لے آیا۔ اور بلجیم کے معاملات میں فرانسیسی انقلاب کے اثرات بہت جلد محسوس ہوا چاہتے تھے۔

لیز میں انقلاب

لیز کی اسقفی جو اپنے محل وقوع کی وجہ سے بلجیم میں واقع ہونے والے ہر ایک سیاسی اضطراب کا عکس قبول کرتی اور اسے دہراتی رہتی تھی، وہاں فرانسیسی انقلاب کا اثر فوراً محسوس ہونے لگا۔ اسقفی کے باشندے اسقفان حکمراں کی حکومت سے بہت دنوں سے بیزار تھے اور ایک کلیسائی فرمانروا کے تحت میں ہونے کے خلاف طبعی حالت کو محسوس کرتے تھے۔ بلجیم کے عموی فریق بہت سے تارکان وطن اس اسقفی میں جمع ہو گئے تھے اور بیسٹائل کے قبضہ کی خبر کے بعد سیر کے لوگوں کے لئے اپنی سابقہ شورش کے دوبارہ جاری کرنے کے واسطے کسی ترغیب دہی کی بہت کم ضرورت تھی۔ انقلاب بغیر خونریزی کے عمل میں آگیا۔ ۱۶ اور ۱۷ اگست

---

[1] یورپ اور انقلاب فرانس مصنفہ البرٹ سوول جلد دوم صفحہ ۵۰

کو شہر لیسر کے لوگ بغاوت پر اُٹھے ۔ ۱۸ کو جسٹرٹ اور مسری عام شورپسندیدگی کے ساتھ میر بلدہ منتخب ہوئے ۔ قلعہ گیر فوج برطرف کردی گئی اور حصار پر شہریوں کا قومی گارڈ (محافظین) قابض ہوگیا۔ اس دن حکمران اسقف، کاونٹ سینزر کاسٹینائن فرینس دی ہوالنسیریک، شہر میں لایا گیا اور اس نے ایک اعلان پر دستخط کردے جس میں انقلاب کو تسلیم اور ۱۶۸۴ء کے مطلق العنانی انتظام کو منسوخ کیا گیا تھا۔ اسقفی کے دوسرے شہروں نے بھی دارالصدر کی تقلید کی اور ہر ایک میں آزادانہ بلدیات منتخب ہوگئے اور قومی گارڈ مرتب و مسلح کردیا گیا۔ حکمران اسقف اپنے سیاسی اقتدار کے زوال کو قبول کرنے کے بعد، ٹریوس کو بھاگ گیا اور اسے اپنی خوش قسمتی خیال کی کہ اسے فرار کا موقع دیدیا گیا۔

اب یہ وقت ہے کہ فرانس کے ان واقعات کی رفتار پر غور کیا جائے جن سے فرانس کی شمال مشرقی سرحد پر ایسے اہم واقعات پیدا ہوئے اور کیتھرین (ملکہ روس) کے سوا یورپ کے تمام تاجداروں اور وزیروں کی توجہ شمال اور مشرق سے ہٹ کر ادھر مائل ہوگئی۔ سلطنت کے نظم ونسق کو چلانے اور قومی قرضہ کا سود ادا کرنے کے لئے روپیہ حاصل کرنے کے روز افزوں مشکلات اور اس کے نتیجہ کے طور پر نظم محصول کی نظر ثانی اور فرانس کے مالی وسائل کی تنظیم جدید کی ضرورت سے لوئی شانزدہم نے اپنے وزیر لومینی ڈی برین کی صلاح سے نومبر ۱۷۸۷ء میں مبہم طور پر یہ وعدہ کیا تھا کہ جولائی ۱۷۹۲ء میں اسٹیٹس جنرل طلب کی جائے گی۔ اور ۸ اگست ۱۷۸۸ء کو اس نے قطعی طور پر یہ حکم دیدیا کہ فرانس کی یہ قدیم مجلس یکم مئی ۱۷۸۹ء کو وارسیل میں جمع ہو مگر انتخابات کے انتظامات لومینی ڈی برین کے ہاتھوں انجام نہیں پائے کیونکہ جس مہینے میں اسٹیٹس جنرل کی طلبی ہوئی ہے اسی مہینے میں وہ عہدے سے کنارہ کش ہوگیا یہ انتظامات اس کے جانشین نکر نے کئے، جسے ایک ماہر مالیات سمجھکر واپس بلالیا گیا تھا کیونکہ اسٹیٹس جنرل کی طلبی ایک خالص مالی تدبیر سمجھی

اسٹیٹس جنرل کے لئے انتخابات۔

جاتی تھی۔ نائبین کے انتخاب میں جو طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے تھا اس سے بہت اضطراب انگیز بحث و مباحثہ اور اخباروں میں بہت گرم معرکہ آرائی برپا ہوگئی، اور ۱۷۸۸ء کے سربرآوردہ اشخاص صلاح دینے کے لئے پھر جمع کئے گئے۔ سب سے زیادہ اہم سوال طبقۂ سوم یا عوام کی نمایندگی کا تھا۔ فرانس کی قدیم نیابتی مجلس کے متعلق یہ معلوم تھا کہ وہ امرا، قسیس اور عوام کے تین طبقات پر مشتمل تھی، اب سوال زیر بحث یہ تھا کہ دوسرے دو طبقات کے مقابلہ میں طبقۂ سوم کے نمائندوں کی تعداد کا تناسب کیا ہو۔ یہ اور دوسرے انتخابی مسائل قطعی طور پر "نتائج مجلس" کے ذریعہ سے طے ہو گئے جن کی اشاعت ۲۷ دسمبر ۱۷۸۸ء کو ہو گئی۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ مدتوں کے بیکار شدہ جاگیری حلقے یعنی شاہی تحصیلیں اور شاہی پرگنے بطور انتخابی حلقوں کے متصور ہوں، یہ حلقے اپنی آبادی کے اعتبار سے ایک یا زاید وفد منتخب کریں جس میں چار ارکان ہوں، ایک کا انتخاب طبقۂ امرا کی طرف سے ہو ایک کا پادریوں کی طرف سے اور دو کا طبقہ سوم کی طرف سے انتخابات کبھی دو اور کبھی تین درجوں میں ہونے والے تھے اور ہر مرحلہ میں انتخابی جمعیتوں کو شکایات اور تجاویز اصلاح کا ایک تختہ تیار کرنا تھا[۵۱] جن صوبوں میں شاہی تحصیلیں یا پرگنے نہیں تھے اور اس لئے صدارت کے محصل اعلیٰ یا حاکم پرگنہ موجود نہ تھے، وہاں اس فوج کے حلقے اختیار کر لئے گئے تھے یا بنائے گئے تھے۔ ۱۷۸۹ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانسیسی قوم اسٹیٹس جنرل کے لئے نائبین کے انتخاب میں ہمہ تن مستغرق تھی۔ فرانسیسی دربار یا فرانسیسی وزارت کی رائے جو کچھ بھی رہی ہو مگر قوم اور خاصکر شہروں کے تعلیم یافتہ باشندوں اور مفصلات کے قانون پیشہ اشخاص۔ آیندہ کی اس جمعیت کو محض ایک مالی تدبیر سے کچھ زائد سمجھتے تھے انھیں یہ اعتماد تھا کہ یہ جمعیت سلطنت کے لئے ایک نیا سیاسی

---

[۵۱] تاریخ انقلاب فرانس، مصنفہ مورس اسٹیفن جلد اول باب اول میں انتخاب کے طریقے کا تفصیلی بیان دیا گیا ہے۔

نظم ترتیب دے گی جس میں نیا بنی اصول قبول کیا جائے گا اور محصول دینے والوں کی آواز صرف قومی مداخل کے منظور کرنے تک محدود نہ ہوگی بلکہ اس کے خرچ میں بھی انھیں دخل ہوگا۔

شہر و قریہ کی مزدور پیشہ جماعت نے انتخاب میں کچھ زیادہ سرگرمی ظاہر نہیں کی اور دوسرے درجے کی منتخب ہونے والی مجلس شوریٰ میں اونکے نمایندے عموماً تعلیم یافتہ دہقانی تھے۔ اسٹیٹس جنرل کے مجتمع ہونے پر اونھوں نے امیدوں کی ایک عمارت قائم کر رکھی تھی اون کو امید تھی کہ اسٹیٹس جنرل اون کو جاگیریں دیگا۔ اور اُن کی اجرت میں بہت کچھ اضافہ کریگا فرانس کے نمایندوں کے انتخاب کی جدت طرازی کے لحاظ سے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ انتخاب کی کل کارروائی نہایت امن اور خوش اسلوبی کے ساتھ طے پائی اور ڈوفائن کی یہ ایک چھوٹی انقلابی تحریک کی کامیابی کا خاصہ نتیجہ تھا کہ وہاں پر جولائی ۱۷۸۸ء میں ایک بے ضابطہ مجلس شوریٰ کا انعقاد اس غرض سے ہوا کہ لومین ڈی برین نے جو صوبہ جات کی مجلس شوریٰ کو موقوف کر دیا ہے اوس پر اظہار ناراضی کیا جائے۔ اوس مدبر کو ڈوفائن کی مجلس شوریٰ کے بالجبر اخراج کی اجازت نہیں دی گئی اور تینکر نے یہ امید کی کہ اوس کے بجائے صوبے کی ایک نئی مجلس شوریٰ کا تقرر کرکے بادشاہت کے وقار کو صدمہ سے محفوظ رکھ سکے۔ لیکن یہ فریب کاری فوراً معلوم ہوگئی جو لوگ بے ضابطہ مجلس شوریٰ میں تھے اس کے لئے منتخب کر لئے گئے اور فرانس کی نگاہوں میں ڈوفائن کے نمایندوں نے درباری ہواخواہوں پر عجیب و غریب فتح حاصل کی ہر انتخابی پیچیدگی کے لئے ڈوفائن کی یہ نئی مجلس شوریٰ عدالت عالیہ ہوگئی اور اس کا معتمد مونیر جو فرانس کی ٹیرس امیاں کا رہنما تھا مقرر ہوا۔ مونیر نے اپنی قابلیت اور مستعدی سے ذاتی تعصبات و عناد کی بیخکنی کردی اور مقامی اختلافات جو باہم شہروں اور صوبجات میں تھے۔ بالکل فنا ہوگئے۔

اسٹیٹس جنرل کے نمایندوں کا انتخاب سکون اور ضابطہ کے ساتھ

ہوا اور آیندہ کی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں کو فرانسیسی قوم کی مفسد اور استبدادی جماعت قلیل کی جد و جہد سے مطعون نہیں کیا جاسکا۔

اسٹیٹس جنرل کا اجتماع

جو اسٹیٹس جنرل اول ۱۶۱۴ء میں منعقد ہوئی اب پانچویں مئی ۱۷۸۹ء کو ورسیلز میں مجتمع ہوئی۔ بیرنٹن مہر بردار اور بنکر نے نمایندوں سے پرجوش لہجہ میں خطاب کیا اس نے سلطنت کی مالی حالت کی ابتری کا حال بیان کرنے میں اس ضرورت پر توجہ دلائی کہ فوری تدابیر سے خزانہ عامرہ کی مشکلات دور کیجائیں۔ فوراً ہی امرا اور پادریوں کے نمایندے ٹیرس اٹیاٹ کے ہمراہیوں کو بڑے کمرے میں چھوڑ کر اپنے علیحدہ کمروں میں چلے گئے۔ لیکن ان تینوں کے باہمی رشتہ پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ یہ مسلمہ تھا کہ ہر جماعت کو علیحدہ غور کرنے کا اختیار ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ ایک بڑی دقت میں پڑ گئے تھے۔ اس صورت میں کہ یہ تینوں فرقہ ایک دوسرے کے پابند نہوں بالکل بے سود تھا کہ اُن کی تعداد اُن دو ممتاز فرقوں کی تعداد بہت سے زیادہ ہے کیونکہ ایسی حالت میں ممتاز فرقوں کی کثرت رائے کو انکی کثرت رائے پر غلبہ ہوگا یہ سوال بحث طلب تھا کہ آیا رائے بلحاظ فرقہ ہو جس سے ہر فرقہ کو مساوی اختیارات حاصل ہونگے یا رائے بلحاظ ہر فرد جسکی رو سے ٹیرس اٹیاٹ کا اعدادی غلبہ یقینی ہے۔ ٹیرس اٹیاٹ کو جو دو طرفہ نمایندگی کا حق دیا گیا تھا اوس سے یہ امر مسلم الثبوت تھا کہ گورنمنٹ کی منشاء کے مطابق رائے بلحاظ فرد کے تھی فرقوں کی علیحدگی کا جایز رکھنا اور پھر رائے بلحاظ فرقہ تسلیم کرنا ان امور نے چند ساعت کے لئے مشہور رہنماؤں کو پریشان کر دیا۔

فرقوں میں باہمی کشمکش

لیکن ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندوں کا طرز عمل نہایت دانشمندانہ تھا چانسلیر جو رینس کا ایک برٹین قانون داں تھا اور روبوٹ ڈی سینٹ اٹینی جو نیمس کا پروٹسٹنٹ خطیب تھا اون کے رہنما تھے اونھوں نے عاقلانہ خاموشی اختیار کی اونھوں نے فرقہ ٹیرس اٹیا کی جماعت بنانے سے انکار کر دیا اور ان خطوط کے قبولنے سے بھی قطعی انکار کر دیا جو اونکو اس نشان سے بھیجے جاتے تھے معتمد اور صدر کے انتخاب سے قطعی انکار کر دیا اور یہ بیان کیا کہ چونکہ وہ اہل ملک کی

ایک جماعت ہیں اور فرانسیسی قوم کی نمایندگی کا فرض ادا کرتے ہیں اس لئے وہ منتظر ہیں کہ اور نمایندے اُن سے اوس کمرہ میں آکر ملجاویں۔ باشندگان پیرس نے اس طرز عمل کو پسندیدہ نظر سے دیکھا اور اس اعلان کا بار ثبوت گورنمنٹ پر ڈالا کہ آیا ٹیرس اٹیا کی دو طرفہ نمایندگی کچھ فائدہ رساں نہیں ہے ان دو ممتاز فرقوں کے نمایندوں نے اس معاملہ کو دوسری نظر سے دیکھا۔ امرا نے منظور کرلیا کہ فرقے مختلف مجالس یا اطاق میں تقسیم ہوکر ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجائیں اور ۱۸۸ موافق اور ۴۷ خلاف آرا کے ساتھ اونھوں نے مختلف الحاق میں رہنے کا مصمم ارادہ کرلیا صرف اہل کلیسا نے ۱۳۳ بمقابلہ ۱۱۴ آرا اسی پر کاربند رہنا طے کیا۔ لیکن یہ کثرت رائے بھی حقیقت میں کوئی چیز نہ تھی۔ انتخاب کے زمانہ میں یہ طریقہ پورے طور پر رواج پذیر ہوگیا تھا کہ پادریوں کے نمایندوں میں غریب دیہاتی زیادہ تعداد میں ہوتے تھے کلیسا کے بڑے بڑے عہدہ دار جو امرا سے بھی تعلق رکھتے تھے زیادہ تعداد میں نمایندگی کے لئے نہیں آتے تھے۔ ٹیرس اٹیا کے رہنما اس طریقہ سے خوب آگاہ تھے اور اسی رواج کی بنا پر اونھوں نے مصلحتاً سکوت اختیار کیا تھا بادشاہ اور نیکر نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے بالاصرار کہا کہ وہ علیحدہ فرقہ کی صورت اختیار نہیں کرسکتے۔ پیرس کے نمایندے اون کے شریک ہوگئے۔ پیرس میں انتخاب آخر مئی تک ختم ہوا آخرکار ایبی سی پیرس کے نمایندہ نے ۱۰ جون کو یہ تحریک کی کہ امرا اور پادریوں کے پاس یہ آخری پیام بھیجا جاے کہ وہ سب ٹیرس اٹیا کے نمایندوں سے ملجائیں اور نیز یہ تحریک بھی کی گئی کہ خواہ وہ شامل ہوں یا نہوں ٹیرس اٹیا آئینی طور سے مجلس شوریٰ کی صورت اختیار کرے گا۔ امرا نے اس پیام کو نامنظور کیا اور چند غریب پادریوں نے جو زمرۂ کلیسا سے تعلق رکھتے تھے اور جن میں ایبی گریگوار شامل تھا اس تحریک سے اتفاق کیا۔ نمایندوں نے اپنی طاقت و اختیارات کا اظہار کیا اور پیرس کے ایک نمایندہ مسمی بیلی کو جو مشہور منجم بھی تھا اپنا صدر بنایا۔ لیکن یہ جماعت کس

قسم کی تھی کیونکہ وہ خود کسی فرقہ کے نمایندے ہونے سے قطعی منکر تھے اور نہ وہ حقیقتاً فرانس کے اسٹیٹس جنرل کہے جا سکتے تھے چنانچہ اس مسئلہ پر گرم مباحثے ہوئے۔ اور بالآخر ۱۶۔ جون کو انھوں نے نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا۔

ٹیرس اٹیاٹ نے نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) ہونے کا اعلان کیا

اُن کا اعلان تھا کہ اب تک جو ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ سب ناجائز ہیں اور وہ صرف چند شرطوں کے تحت میں ادا کرنے چاہئیں۔ اس مخالفانہ طرز عمل نے بادشاہ اور وزرا کو پریشان کر دیا اور اس امر کا اعلان کیا گیا کہ ایک سیس رویل یا دربار شاہی منعقد ہوگا۔ جس میں سب امور متنازعہ طے کئے جائیں گے۔

۲۰۔ جون کو ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندے یا جس نام سے وہ اب معروف تھے یعنی مجلس قومی اپنے اُس مقام سے جہاں وہ جمع ہوتے تھے نکلوا دئے گئے وہ جے ڈی پوام یا ٹینس کورٹ در سیلز میں جمع ہوئے مگر اُن میں بیحد جوش پھیلا ہوا تھا۔ سب نے بالاتفاق حلف لیا کہ وہ بغیر ایک جدید دستور اساسی قایم کئے وہ ہرگز وہاں سے نہ ہٹیں گے۔ اس کارروائی سے وہ عملاً باغی ہو گئے اور اصلی انقلاب فرانس کا اس طرح افتتاح ہو گیا۔ ۲۲ رجون کو وہ در سیلز میں سینٹ لوئی کے گرجا میں جمع ہوئے جہاں پادریوں کے ۱۴۹ نمایندے اونکے شریک ہوئے اور ان باغیانہ کارروائی کو جائز تسلیم کیا۔

شاہی دربار ۲۳۔ جون

۲۳ رجون کو شاہی دربار منعقد ہوا۔ شاہی فرمان میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ بادشاہ اپنی مرحمت خسروانہ سے آیندہ بغیر نمایندوں کی رضامندی کے کوئی ٹیکس نہ لگائیگا اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا گیا کہ پادریوں اور امرا کے حقوق مسلمہ ہیں اور اسٹیٹس جنرل کو فرقہ بندی کے لحاظ سے رائے دینی ہوگی۔ انقلاب کی پہلی منزل میں یہ وقت سخت امتحان کا تھا۔ اگر ٹیرس اٹیا کے نمایندے سر تسلیم خم کر دیتے تو ٹینس کورٹ کا حلف بالکل بیکار دھمکی معلوم ہوتا۔ لیکن اونکو کولٹی ڈی مرابو کے بھیس میں ایک رہنما مل گیا یہ غیر معمولی قابلیت کا آدمی تھا اور ایکس کی

طرف سے ٹیرس اٹیا میں نمایندہ تھا۔ اس نے سیاحت و علمی لیاقت سے بہت کچھ تجربہ حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اوس نے واقعات کا دلیری سے مقابلہ کیا اور گرآنڈ ماسٹر اوف سیرمینیز کو یہ جواب دیا کہ فرانس کے نمایندے صرف جبر و تعدی کے ساتھ نکالے جا سکتے ہیں۔ اور مجلس قومی کو یہ اعلان کرنیکی ترغیب دی کہ اون کے اراکین کی ذات ناقابل انتشار ہے سیئیز نے الفاظ ذیل میں نمایندوں کو مخاطب کیا۔ "دوستو۔ تم جو کل تھے وہی آج ہو" لیکن اس زبردست مخالفت سے پیشتر ہی بادشاہ نرم ہو گیا۔ اور ۲۵ جون کو طبقۂ امرا کی ایک قلیل جماعت جو شمار میں ۴۷ نمایندے تھے لیفٹی کی رہنمائی میں مجلس قومی کے شریک ہو گئی۔ اور دو دن بعد باقی لوگوں نے طبقۂ امرا کے جو تعداد میں بہت تھے مجبوراً بادشاہ کے حکم کی مطابقت میں اول الذکر کی تقلید کی ٹیرس اٹیا کے نمایندوں نے نہایت عجلت کے ساتھ مجلس قومی قائم کر کے شاہی اختیارات پر حملے کئے اور فرانس کے لئے ایک جدید دستور کے مرتب کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ ان کارروائیوں نے درباریوں کو بہت آزردہ کر دیا وہ حکومت قدیم میں اصلاح کی کوششوں کو سخت نفرت سے دیکھتے تھے مگر بادشاہ اُن سے متفق نہ تھا۔ اوس کی یہ دلی خواہش تھی کہ اپنی رعایا کے ساتھ حق دوستی ادا کرے۔ اوس نے یہ پسند نہ کیا کہ اپنی رعایا سے دست و گریبان ہو کر خانہ جنگی کی ابتدا کرے اوسے نیکر پر اعتماد تھا اور اسی کی صلاح و رائے پر کاربند ہوتا تھا۔ لیکن نتیجہ ہمت افزا نہ تھا۔ وزیر نے بادشاہ کی طرف سے بدگمانی پیدا ہونے کا بار بار موقع دیا کبھی تو اوس کے وزیر اوسے یہ صلاح دیتے کہ یہ ۲۳ جون کو شاہی دربار کے موقع پر ٹیرس اٹیاٹ کے نمایندوں سے وہ نہایت تحکمانہ لہجہ میں خطاب کرے اور کبھی وہ اس امر پر مجبور کرتے کہ وہ اپنے گزشتہ اقوال کی تردید کر کے امرا کے نمایندوں کو خود ساختہ مجلس قومی میں شریک ہونیکی ترغیب دے بظاہر یہ رعایت اُس سے زبردستی حاصل کی گئی تھی۔ اور واقعی ٹیرس اٹیا کو فتح عظیم حاصل ہوئی تھی مگر درحقیقت بادشاہ نے اپنی خوش باطنی کی وجہ سے اون کی استدعا کو منظور

کرلیا اور ان کی مخالفت کے آگے سر جھکا دیا - چونکہ بادشاہ کو معلوم تھا کہ نیکر کی صلاح پر کاربند ہونے کا بجز اسکے کچھ نتیجہ نہ نکلا کہ وہ اپنے اقتدار کو بھی کھو بیٹھا - بلکہ شہرت بھی خاک میں مل گئی - اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ مالی حالت مطلق درست نہ ہوئی اس لئے اُسکو اپنے وزیر کے دشمنوں اور مخالفین کی طرف متوجہ ہونا پڑا - بلکہ انیٹونیٹی اور بادشاہ کا چھوٹا بھائی کومٹی دی آرٹوا جو شاہی مطلق العنانی اور حکومت قدیم کا زبردست حامی تھا دونوں اُسکے دشمنوں کے رہنما تھے - بلکہ نیکر کی اون کوششوں سے سخت ناراض تھی جو اوس نے درباری فضول خرچیوں کے انسداد میں کی تھیں اور اوسکے غصہ کی انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ نیکر نے بادشاہ کو رعیت کے ساتھ رعایت کرنے کی صلاح دی - نیکر کے دشمنوں اور مجلس قومی کے دلائل سے وہ طوعاً و کرہاً سخت برتاؤ پر مجبور ہوگیا اور اوس نے پیرس اور ورسیلز کے قرب وجوار میں فوجیں جمع کرنا شروع کردیں - مجلس قومی کچھ طے نہ کرسکی کہ کیا کرے - مونیر اور دوسرے رہنماؤں نے ایک انجمن اس غرض سے بنائی تھی کہ وہ جدید دستور کا خاکہ تیار کریں لیکن اُن کے پاس کوئی فوج ایسی نہ تھی جس پر اُن کو اعتماد ہوتا اور اون کا گمان غالب تھا کہ وہ ضرور گرفتار کرلئے جائیں گے اور قبل اس کے کہ کوئی دستور وضع ہو جماعت قومی منتشر کردی جائے گی - اس موقع پر میرابو نے قدم بڑھایا -

میرابو کا خطاب بادشاہ سے ۹ - جولائی -

نہایت دلیری کے ساتھ اوس نے ۸ر جولائی کو بادشاہ کے مصالح اور طرز عمل پر حملہ کرکے اوس کے اصل مدعا کو ظاہر کیا - اور ۹ - جولائی کو مجلس کی طرف سے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ قرب وجوار میں جو افواج جمع ہیں وہ فوراً واپس بلالی جائیں اور بادشاہ کی ذات کے ساتھ جو مجلس کو وفاداری تھی اوس کا یقین دلایا لیکن بادشاہ اب مجلس کے بدخواہوں کے اثر میں تھا میرابو کے معروضہ

نیکر کی برخاستگی ۱۲ جولائی

کے جواب میں ۱۲ - جولائی کو اوس نے نیکر کو اور اوسکے ہمراہیوں کو برخاست کردیا - نیکر کو جلاوطن کیا - اور

مارشل ڈی بروکلی کو جو ایک تجربہ کار جنرل تھا اور جسکو تبادلہ کے نام سے سخت نفرت تھی وزیر جنگ اور پیرس کے قرب وجوار کی افواج کا مارشل جنرل مقرر کیا اب تک ارکان دولت اور پیرس اٹلیا کے درمیان کشمکش تھی۔ اب رعایا کی طرف سے پیش قدمی شروع ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پیرس کے باشندوں نے اپنا اثر دکھایا۔ نیکر کی برخاستگی کی خبر کو پیرس میں غم وغصہ کے ساتھ سنا گیا ایک نوجوان وکیل مسمی کامل ڈسمولنس نے پیلیس رویل (محل شاہی) میں مجمع کے سامنے اس واقعہ کے بیان کرنے میں سامعین کو مزاحمت پر آمادہ کیا۔ اوس کی تقریر پر لوگوں نے نہایت شوق سے مرحبا کہا۔ پیرس کی آبادی میں متوسطین اور ادنیٰ طبقہ کے لوگوں نے ورسیلز کے واقعات کو گہری دلچسپی سے دیکھا۔ اور قرب وجوار میں افواج کے اجتماع سے خوفزدہ ہوئے۔ مزدور پیشہ لوگ جن کو فاقہ کرنے کی نوبت آگئی تھی۔ یہ امید لگائے ہوئے تھے کہ مجلس قومی بہت جلد نرخ اجرت بڑھا دے گی اور ضروریات کی قیمت میں ارزانی کردے گی لیکن جب اونھوں نے اپنی امیدوں کو پورا ہوتے نہ دیکھا تو اُن کی پریشانی کی انتہا نہ رہی۔ ۲۸۔ اپریل کو اونھوں نے ریویلین کے ایک کارخانہ دار کے گھر کو اس وجہ سے لوٹ لیا اوس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اوس نے مزدوروں کی مفلسی کی نسبت نفرت انگیز الفاظ کا استعمال کیا تھا اور مزید نقصان رسانی کے لئے بھی آمادہ تھے کامل ڈسمولنس کے الفاظ اور دیگر افواہوں نے اُن کو بہت برافروختہ کردیا تھا چنانچہ اونھوں نے شاہی محل سے ایک باعنایانہ جلوس نکالا جس میں نیکر اور شاہزادہ اورلینس کے نصف حصہ کی مورت تھی۔ پرنس آف اورلینس کو بادشاہ نے اس بنا پر جلاوطن کیا تھا کہ وہ عوام الناس کے حقوق کا حامی تھا ایک جرمنی رسالہ نے جو فرانسیسی ملازمت میں تھا اور پرنس ڈی لیب کی سرکردگی میں جو ملکہ کا رشتہ دار بھی تھا اوس کے جلوس کو منتشر کردیا۔ یہ مجمع اب بلوہ اور لوٹ پر آمادہ ہوگیا۔ منچلے اور جوشیلے بلوائیوں نے ہتھیار حاصل کرنے کی غرض سے اسلحہ سازوں کی دکانوں کو توڑ ڈالا۔ باقی لوگوں نے قصابوں اور نان بائیوں

کی دو کانوں کو لوٹ لیا اور اُس مقام پر آگ لگا دی جہاں چنگی وصول کیجاتی تھی - اس بلوہ نے اپنا علاج آپ ہی کرلیا ادنے طبقہ کے لوگوں نے جو اپنی دو کانوں کی عدم محافظت سے پریشان تھے ہتیار باندھ لئے اور امن قائم کرنے کے لئے اپنی جماعت کو دوسرے ہی دن قومی محافظت کیلئے چھوٹے چھوٹے دستوں میں منقسم کرلیا اس جد و جہد کی رہنمائی پیرس کے باشندوں نے اپنے ہاتھ میں لی جو پیرس کے نمایندوں کے انتخاب کرنے کے بعد بھی ہوٹل ڈی ولی میں باہم ملتے رہے -

قومی محافظ کی ترتیب

۱۴ ار جولائی کو دارالسلطنت فرانس باقاعدہ مزاحمت کے لئے تیار ہوگیا - گارڈس فرنچیس جو پیرس کی محافظت کے لئے مقرر کئے گئے تھے مجلس قومی کے حقوق کی حمایت پر آمادہ ہوگئے اور رعایا کی حمایت میں جنگ کرنے کے لئے تیار ہوگئے یہ تحقیق تھا کہ سپاہی اپنے افسروں کے طرفدار نہیں اور اس کا امکان تھا کہ وہ شہریوں پر حملہ کرنے سے قطعی انکار کردیں گے ایسی حالت میں اس خیال کی تقویت ہوئی کہ اہل پیرس اگر ورسیلز پر مسلح مظاہرہ کریں تو اس سے بادشاہ کو اس امر میں بہت مدد ملے گی کہ وہ درباری جماعت کی استقلال کے ساتھ مزاحمت کرے - اور بنکر کو بحال کردے - اس خیال کی بنا پر ایک جم غفیر ہوٹل ڈیس انویلڈس اور بیسٹائل (جو پیرس کے دو سلحہ خانہ تھے) جمع ہوگئی - جو مجمع کہ ہوٹل دی انویلڈس کی طرف گیا اوس نے نہایت آسانی کے ساتھ وہاں کے اسلحہ پر قبضہ کرلیا حالانکہ حاکم نے سخت مقابلہ کیا تھا -

بیسٹائل کی تسخیر ۱۴ - جولائی

دوسرا مجمع جو بیسٹائل میں صوبہ دار کے ایوان میں تھا اسلحہ کے لئے شور مچاتا تھا - بیرونی آہنی پل اوٹھالے جانے کے باعث محصور ہوگیا اور قلعہ کی کمزور فوج نے کئی بندوقیں سر کیں - اس آواز کو سنکر شہر کے مختلف حصوں میں جو مسلح آدمی تھے وہ اسطرف رجوع ہوگئے اور دوسرا بیرونی پل کاٹ ڈالا اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس موقع پر محصور فوج نے ہتیار ڈالدیئے

اور گولہ باری سے رعایا میں ۸۳ نفر کام آئے۔ اور بہت لوگ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کی چیخ پکار اور لاشوں کے نظارہ نے قلعہ کے فاتحین کے غصہ کو اور بھڑکا دیا۔ ایک ہلچل ہوگئی اور محصور فوج کے تین افسر اور چار سپاہی موت کے گھاٹ اوتار دئے گئے۔ فاتحین کے بقیہ کارآزمودہ اشخاص محافظین بیسٹائل کو ہوٹل ڈی ولی میں پہنچانے کے لئے روانہ کئے گئے۔ راستہ میں صوبہ دار اور قلعہ کے میجر کو مجمع عام نے تہ تیغ کر ڈالا۔ اور ایم۔ ڈی فلیسیل جو پیرس کا عمدۃ التجار تھا اور جس پر صوبہ دار کے بہکانے کا الزام لگایا گیا خود بھی جاں بر نہ ہوسکا ان واقعات سے عوام الناس نے یہ سمجھ کر کہ بادشاہ کی مخالفت میں لڑائی ہوئی ہے خندقیں کھود لیں اور محلوں میں سپاہیوں کی قیامگاہیں بنا دیں شہر کی دوکانیں بند ہوگئیں رستے مسدود کر دئے گئے اور کٹہرے لگا دئے گئے کسی کو اجازت نہ تھی کہ شہر سے باہر جائے اور اس طرح محاصرہ کے قایم رکھنے کی تیاریاں ہونے لگیں۔

لیکن اگرچہ اہل پیرس جنگ پر آمادہ تھے تاہم بادشاہ ہرگز تیار نہ تھا کیونکہ جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے اوسکو خانہ جنگی سے سخت نفرت تھی بیسٹائل کے سر ہونے اور پیرس کی فوجی نقل وحرکت کے واقعات سن کر انقلابی تحریک کی بالجبر فرو کرنے کا خیال اوسنے اپنے دماغ سے بالکل نکال ڈالا۔ اور مخالفت پسند وزرا کو یک قلم برخاست کرکے بنکر کو واپس بلا لیا اور امن قائم کرانے میں مجلس قومی کے ساتھ اتحاد عمل کا اعلان کیا۔

بنکر کی واپسی ۱۵- جولائی۔

مجلس کو اول فتح اسکی ۱۷ جون کی مدبرانہ خاموشی اور ۲۳ جون کی بہادری سے نصیب ہوئی۔ ۱۴- جولائی کو پیرس نے اوس جماعت پر فتح حاصل کی جو حامی تشدد تھی اپنی اس تازہ کامیابی سے مجلس نے پورا فائدہ اٹھانا چاہا۔ ۱۶- جولائی کو اوس نے قومی محافظ کے تقرر کو جائز قرار دیتے ہوئے فرانس میں منتخب کرنے والے بلدیئے قائم کئے اور اس امر کو طے کیا کہ پیرس والوں کو اس امر کے یقین دلانے کا کہ بادشاہ نے اس نئی صورت حال کو منظور کرلیا ہے اور تشدد وسختی کا ارادہ ترک کر دیا ہے

یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ بادشاہ کو بہ نفس نفیس پیرس میں آنیکی ترغیب دیجائے - لوئی سولھواں جو امرد تھا فوراً تیار ہوگیا - اور ۱۷- جولائی کو سو نمایندوں کو لیکر پیرس میں داخل ہوا- گو بجتے ہوئے نعروں کے موقعے پر اوس نے وہ سہ رنگی بیرق اوڑائی جسکو پیرس والوں نے اپنا نشان قومی بنایا تھا اور اس امر پر رضامند ہوگیا کہ بیلی جو مجلس قومی کا صدر تھا پیرس کا میئر (حاکم) بنا دیا جائے اور لیفٹی قومی محافظ پیرس کا کمانیر مقرر کیا جائے - ان رعایتوں اور مجلس قومی اور پیرس والوں کی فتح سے دربار کی مخالفت پسند جماعت تھوڑا اٹھی کوکٹی ڈی آرٹواس اور اوس کے ساتھی جو ممتاز اور مخالفت پسند ہونے کی وجہ سے سخت بُری نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے اور جنھوں نے جبر و تعدی کی رائے دی تھی اس موقع پر ملک کو تنہا چھوڑ کر ملک سے فرار ہوگئے-

بادشاہ کا ورود پیرس میں ۱۷- جولائی-

فرانس کے صوبہ جات میں تسخیر بیسٹائل کے فوری نتیجوں کی اہمیت کم نہ تھی - ہر شہر یہاں تک کہ چھوٹے قصبوں میں بھی عہدہ میئر (حاکم شہر) اور بلدوں کا انتخاب کیا گیا اور قومی محافظ بنائے گئے اکثر مقامات پر مقامی قلعوں کو جمہور نے اپنے قبضہ میں لے لیا اور سب مقامات پر عوام الناس نے افواج کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھائے - بعض مقامات پر کشت وخون کی بھی نوبت آئی - یہ تحریک خالصتہً ادنی طبقہ کے لوگوں کی تھی جہاں مزدور پیشہ جماعت نے قتل وخون روا رکھا وہاں قومی محافظوں نے فوراً امن قایم کرادیا- فی الحقیقت یہ عجب بات ہے کہ ہنگامے کے اس قدر طول پکڑنے پر بھی خونریزی نہ ہوئی اور امن اس قدر سرعت اور خوبی کے ساتھ قایم ہوگیا- اس فساد میں جو واقعہ بہت بڑا ہے وہ خاص پیرس میں واقع ہوا- یعنی ۲۱- جولائی کو فوسن ڈی ڈو جو نیکر کی جگہ پر نامزد کیا گیا تھا اور اوس کا خویش برتھیر ڈی ساوگن پیرس کے جدید میئر (حاکم شہر) بیلی کے

فوسن کا قتل ۲۱ جولائی

ساتھ قتل کئے گئے - لیکن مسلح غربا نے ان مقامی بلوؤں کو بہت جلد فرو کردیا فرانس کے مزروعہ اضلاع میں شورش بہت زیادہ اور عالم گیر تھی کسانوں کا

خیال تھا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ انکی اراضی کی ملکیت حقوق تعلداری سے آزاد ہو جائے گی۔ اور جاگیری نظام کا طوق غلامی اون کی گردنوں سے اوتر جائے گا۔ ان سے بہتر تعلیم یافتہ کسانوں نے بھی اپنے خاص فائدہ کی خاطر اس خیال کو پسند کیا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس کے بہت سے حصوں میں ایک بامنا بطہ شورش شروع ہوگئی۔ زمینداروں کے مکانوں میں آگ لگا دی گئی اور بعض موقعوں پر اول عہدناموں کو خاکستر کر دیا جن سے اون کے حقوق قائم ہوئے تھے۔ زمینداروں کے چڑیا خانے عام طور سے تباہ کئے گئے بعض صوبوں میں قومی محافظوں نے قریب کے مقامات کے بلووں کو جو وقتاً فوقتاً مزروعہ اراضی میں بپا ہوتے تھے فرو کیا۔ اور بعض اوقات سختی بھی برتی لیکن اونکا راستہ بالکل صاف تھا اور کوئی خاص رکاوٹ درپیش نہ ہوتی تھی۔

اجتماع ۴ اگست۔

چوتھی اگست کو ایک نمایندہ مسمی سلیمان نے مجلس قومی کے روبروان واقعات کی ایک تحریری تحقیقات پیش کی اُس کے پڑھے جانے کے بعد چند عجیب واقعات ظہور پذیر ہوے جن سے نیم غلام فرانس کی بجائے جدید فرانس کی ابتدا ہوئی۔ چند آزاد خیال امرا نے اپنے جاگیری حقوق سے دست برداری دے کر ایثار کی مثال قائم کی۔ ہر قسم کے امتیازات اور ہر فرقہ شہر و صوبہ کے خاص خاص حقوق نہایت سنجیدگی کے ساتھ نیست و نابود کر دئے گئے جاگیری رسوم و تمام باقیماندہ جاگیری نقش کو یکقلم متروک کرنے کا اعلان کیا گیا اور رعایا کا محصول حتی کہ عشر بھی منسوخ کر دیا گیا۔ اگرچہ سیئیٹ نے اس امر کی مخالفت کی تھی اور یہ کارروائی جلسہ اس اعلان پر ختم ہوئی کہ کوئی سولھویں کی یادگار قائم کی جائے کیونکہ اُس نے فرانس کی آزادی کو بحال کیا ہے۔

لیکن نیم غلامی بقیہ رسومات کے ترک کرنے سے فرانس میں امن اور خوشحالی پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ مقامی اور مرکزی نظام حکومت کی بنیاد ڈالے بغیر نظام جاگیری کی قدیم بے ضابطگیوں کو رفع کرنے اور موجودہ نظام سلطنت کی متزلزل بنیادوں کے گرانے کا لابدی یہ نتیجہ

تھا کہ بے نظمی پھیلجائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دستور وضع کرنے والی منتخب مجلس سے سخت فروگزاشت ہوئی بجائے اس کے کہ وکلا ایک جدید دستور کو فوری ترتیب دیتے انھوں نے دو تہینے ضائع کردئے۔

حقوق انسانی کا اعلان

اول تو انسانی حقوق کے اعلان کے الفاظ پر تنازعات رہے اس اعلان میں وہ جمہوری امریکہ کے بانیوں کا تتبع کرنا چاہتے تھے اس کے بعد وہ اس طولانی مباحثہ میں پھنس گئے کہ آیا فرانس کی آیندہ نمایندہ مجلس ایک یا دو اطاق پر منقسم ہونی چاہیئے یا بادشاہ کو مجلس کی کارروائی کے مسترد کرنے کا اختیار ہوگا پہلے مسئلہ میں یہ طے ہوا کہ صرف ایک اطاق ہونا چاہیئے محض اس بنا پر کہ اگر دو اطاق رکھے جائیں گے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اونھوں نے انگریزوں کا تتبع کیا۔ دوسرے مسئلہ کے متعلق مرابو کی فصاحت کچھ کام نہ آئی اور بادشاہ کو چھ ماہ کے لئے مجلس کے معطل کرنے کا اختیار دیدیا گیا۔ مرابو نے اس امر کی مخالفت اس بنا پر کی تھی کہ ایسا دستور جس میں شاہی اقتدار موجود ہو اور جس سے بادشاہ کے

معطلی کرنے والا استرداد

اختیارات جمہور امریکہ کے صدر سے زیادہ ہوں ناقابل عمل ہے کیونکہ اس کی رو سے اصلی اقتدار کو ذمہ داری سے بالکل سبکدوشی حاصل ہوجاتی ہے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اقتدار صرف بادشاہ کو حاصل رہے گا اور ذمہ داری مجلس شوریٰ کو۔ یہ مباحثے دو ماہ تک ہوتے رہے اور صورت حال پیچیدگیاں اختیار کرتی گئی۔ مالی حکومت کی درستی کی غرض سے بنکر کی رائے میں صرف قرضہ کی تجویز ممکن تھی اور مجلس شوریٰ نے اس امر کو منظور بھی کرلیا مگر بنکر کو قرضہ حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی بادشاہ پھر درباری پارٹی کے مشورہ پر عمل کرنے پر مجبور ہوا جس نے مجلس شوریٰ کو توڑنے کی رائے دی اور جبر و تشدد کی ترغیب دی ملکہ اور بادشاہ کی بہن میڈم ایلزبتھ اس پارٹی کی ہمت افزا اراکین تھیں بادشاہ کو یہ بھی صلاح دی گئی کہ پیرس کے قرب و جوار سے منتقل ہوکر صوبہ کے کسی شہر میں

اقامت گزیں ہو کیونکہ ایسے مقام سے باقاعدہ فوج عوام الناس کا مقابلہ خوب کر سکتی ہے اوس نے بہ طیب خاطر ان دونوں تجویزوں سے اتفاق نہیں کیا لیکن پھر اس تجویز کو کہ اپنی ذات خاص کے حفاظت کے لئے اپنی گرد و پیش فوج کا کافی اجتماع مجبوراً منظور کرنا پڑا ورسیلز میں جو رائیں دیگئی تھیں وہ سب طشت از بام ہوگئیں۔ تسخیر بیسٹائل کے بعد ہی اخبار نویس دارالسلطنت میں عوام الناس کے خیالات کے اظہار کے لئے پیدا ہو گئے جن میں سب سے زیادہ قابل لوسیٹ "انقلاب پیرس" کا مدیر اور مورینٹ ایمی ڈی پوپل کا مدیر تھا یہ مدیر بادشاہ کی فریبانہ کارروائیوں سے لوگوں کو متواتر آگاہ کرتے رہے اور پیشین گوئی کرتے رہے اگر بادشاہ نے قرب و جوار پیرس کو چھوڑا اور فوجوں کا اجتماع کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ یہ الفاظ رائیگاں نہیں گئے۔ مزدور پیشہ جماعت کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ۷۔ جولائی کی طرح محاصرہ پیرس کی پھر نوبت نہ آئے اون کو یقین تھا کہ بادشاہ اگر پیرس میں موجود رہا۔ تو ما یحتاج کی قیمت میں ضرور کمی رہے گی۔ ادنی طبقہ کے بیدار دماغوں کو خواہ وہ مجلس شوریٰ کے آزاد خیال جماعت کے نمایندہ ہوں یا پیرس کے قومی محافظوں سے تعلق رکھتے ہوں اس امر کا احتمال تھا کہ کہیں مجلس شوریٰ یکایک وبا بجبر منتشر ہونے پر مجبور نہ کی جائے اور صرف یہی نہیں کہ اُن کو اون فوایدسے جو اونھوں نے حاصل کئے تھے ہاتھ دھونا پڑے بلکہ کسی عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں اس وقت کی تحریکات میں ان خیالات کی جھلک موجود تھی۔ اخبارات نے ورسیلز کی شاہی دعوت کا بیان کیا جسکو بادشاہ نے اپنی شوکت سے عزت بخشی تھی اور جہاں قومی نشان پائمال کیا گیا تھا۔ اس واقعہ سے اہل پیرس کے غم و غصہ کی انتہا نہ تھی

ورسیلز کی طرف عورتوں کی روانگی ۵۔ اکتوبر

۵۔ اکتوبر کی پانچویں کو پیرس میں عورتوں کے ایک مجمع نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ فاقہ کی مصیبتیں جھیل رہی ہیں اور میلر ڈ جو فاتحین بیسٹائل میں سے تھا اون کو ایک جم غفیر کے ساتھ ورسیلز لیگیا عورتوں کے نمایندہ نے

بادشاہ سے ملاقات کی اور جم غفیر نے زیر محل شب بسر کرنے کی آمادگی ظاہر کی ان کے بعد پیرس کے قومی محافظوں کا ایک مضبوط دستہ پہنچا جو لافیٹی کی زیر کمان تھا جس نے بادشاہ کی محافظت کا خیال ظاہر کیا۔ بدنظمی کی وجہ سے اوس مجمع میں سے چند لوگ صبح ہونے سے قبل ۱۶۔ اکتوبر کو محل شاہی کے اندر داخل ہو گئے اور بادشاہ کی محافظ فوج کے دو سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ لافیٹی نے اعانت کی غرض سے پیش قدمی کی اور مطالبہ کیا کہ بادشاہ معہ خاندان شاہی کے پیرس چلا جائے اور ٹوئیلیرس میں سکونت اختیار کرے بادشاہ نے جو صبح کے واقعات سے ڈر گیا تھا لافیٹی کی درخواست کو قبول کر لیا اور خاندان شاہی مجمع عام کی معیت اور قومی محافظوں کی حفاظت میں فوراً دارالسلطنت کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ دوسری فتح پیرس کے لوگوں کے نزدیک وہی شان رکھتی تھی جیسا کہ پہلی فتح رکھتی تھی۔

بادشاہ کا پیرس آنا ۶۔ اکتوبر

۱۴۔ جولائی کو اہل پیرس نے بادشاہ کو خوف دلا کر مجلس شوریٰ بالجبر منتشر کرنے کی کوشش سے باز رکھا تھا۔ ۶۔ اکتوبر کو اونھوں نے اوس کو اپنے قابو میں اس غرض سے کر لیا کہ اگر وہ پھر گزشتہ خیال کو دل میں لائے تو اوس کی تکمیل سے بالکل عاجز رہے

اس کا اثر یورپ میں

تسخیر بیسٹائل نے یورپ کو سخت حیرت میں ڈال دیا جن مقامات کے لوگوں کو سیاسی آزادی حاصل تھی۔ مثلاً امریکہ اور انگلستان وہاں پر ان واقعات کا گہرا اثر پڑا اور فرانسیسیوں کی نسبت یہ حسن ظن قائم ہوا کہ وہ اپنی آزادی کے فاتح ہیں فرانس کے قرب و جوار کی بلدون بلجیم اور سب سے زیادہ لیج میں اس کے اثر سے عام بے اطمینانی پیدا ہو گئی اور بسا اوقات بلوہ کی نوبت تک آ گئی۔ خود مختار شاہان یورپ اور اون کے وزرا نے تسخیر بیسٹائل پر اتنی توجہ نہیں کی جتنی کہ آزاد ممالک کے باشندوں نے کی وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر کے یقین کرنیکے لئے تیار نہ تھے کہ مجلس قومی کو فرانس کے قدیم دستور کو تبدیل کی اجازت دیجائیگی اور اس جمہوری تحریک کو وہ خوش آیند نگاہوں سے اس وجہ سے دیکھتے

تھے کہ ان کو امید تھی کہ فرانس بہت کچھ کمزور ہو جائیگا۔ اور پھر آیندہ یورپ کے معاملات میں دخل دینے سے باز رہیگا چنانچہ انھوں نے اپنے ممالک میں اس قسم کی شورش کے فرو کرنے کی تمام تدبیریں اختیار کیں۔ شاہ سارڈینیا اور پیڈمنٹ کے حاکم نے اس بارہ خاص میں زیادہ سختگیری کی ایمپیر کے جنرل ڈی الٹن نے بلجیم میں بہت زیادہ سختیاں کیں اور شاہ پرشیا نے جنرل شلیفن کو ایک مضبوط دستہ فوج کے ساتھ اسقف کے اقتدار کو بحال کرنے کے لئے بھیجا۔ اور مہاجرین فرانس نے شاہان یورپ کے اس طرز عمل کی بہت تعریف کی اور علانیہ اس امر کا اظہار کیا کہ لوئی ۱۶ کی کمزوری سے مجلس قومی اسمبلی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ۵۔ اور ۶ تاریخ کے اختیارات سے مہاجرین فرانس اور شاہان یورپ پر یہ واضح ہو گیا کہ ان کا اندازہ متعلق انقلاب فرانس صحیح نہ تھا۔ شاہی خاندان کی نہایت کامیابی کے ساتھ پیرس میں مراجعت ٹوا یلیرس میں اون کی نظر بندی جمہور کی طاقت کا بین ثبوت تھی اس واقعہ نے سرحد فرانس میں جمہوری تحریکوں کے حامیوں کی بہت ہمت بڑھائی۔ اون میں زیادہ شاندار تحریک وہ تھی جس نے بلجیم میں دو برس پیشتر نہایت درجہ ترقی حاصل کر لی تھی۔

انقلاب بلجیم
اکتوبر سنہ ۱۷۸۹ء
جنوری سنہ ۱۷۹۰ء

بادشاہ فرانس کے پیرس جانے کا پہلا نتیجہ بلجیم کا انقلاب (سنہ ۱۷۸۹ء) تھا جو معاصرین کی نظروں میں ایسا ہی مہتم بالشان تھا جیسا کہ انقلاب فرانس وان ڈرنوٹ کے معاون یعنی قدیم دستور کے موید اور وینوک کے پیروکار یعنی انتہا پسند ان دونوں مہاجر گروہوں نے اتحاد ثلاثہ اور بالخصوص فریڈرک ولیم ثانی بادشاہ پرشیا کی امداد سے برسیلز میں اپنے کو ایک وطن پرست فوج کی صورت میں ترتیب دیا اکتوبر کی پانچویں اور چھٹی کے واقعات سے متاثر ہو کر اونہوں نے مزاحمت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ۲۳ اکتوبر کو وینڈر فرخس کی سرکردگی میں اس فوج نے سرحد کو پار کیا۔ ۲۴۔ اکتوبر

کو ونڈر نوٹ نے اعلان کیا کہ چونکہ شاہنشاہ جوزف نے ڈچی آف بارا بانٹ کے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ حکومت سے محروم کیا جاتا ہے۔ وطن پرست فوج کا اقدام بہت عجلت و کامیابی سے ہوا برو جیس اور آسٹینڈ نے مہاجرین کا خیر مقدم کیا جینٹ میں سینٹ پیٹر کے قلعہ پر حملہ ہوا۔ مجلس اسٹیٹس آف فلانڈرس نے فوراً مجتمع ہوکر کامل آزادی کا اعلان کیا اور دوسرے صوبوں کو اس جدوجہد میں شریک ہونیکی دعوت دی بیرابنٹ میں جوش انتہا درجہ کا تھا۔ ٹروٹ مینس ڈارف نے برابسلز میں مجلس شاہی کے منسوخ کرنے کی غرض سے جوائیس اینٹری کے بحال کرنیکا اور امن عامہ کے اعلان کا جو وعدہ کیا تھا وہ بیکار ثابت ہوا۔ وطن پرستوں کو اوس پر اعتماد نہ تھا۔ ونڈر مارس نے ڈچی میں پیش قدمی کی اور ٹرایل بانٹ پر قبضہ کر لیا۔ اہل برابسلز نے علم بغاوت بلند کیا۔ ۷ سے ۱۲ تک شارع عام پر برابر بلوہ و فساد ہوتا رہا بہت سے آسٹروی سپاہی جمہور سے مل گئے اور باقی ماندہ وفادار سپاہیوں پر غروں سے گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن اونھوں نے حملہ کرنے سے انکار کر دیا ونڈی مارش کی پیش قدمی نے ڈی ایلٹس کی بے اطمینانی پر مہر لگا دی۔ اوس نے ۱۲ دسمبر کو ہتھیار ڈال دئے اور برابسلز خالی کر دیا اور بہت زیادہ سامان حرب اور توپیں اور تین لاکھ فلورنس سکہ پیچھے چھوڑ گیا وہ لکسمبرگ کی طرف پسپا ہوا اور یہی ایک صوبہ تھا جو آسٹریا کی وفاداری کا دم بھرتا تھا۔ اس کے بعد میلانس انٹورپ اور لوین کے شاہی رسالوں نے اوس کی تقلید کی۔ اور خود کو وطن پرستوں کے حوالے کر دیا ڈیلٹن نے فوجی عدالت کے روبرو بلائے جانے پر زہر کھا کر مریوس میں جان دی اور اوس کی جگہ جنرل ونڈر لکسمبرگ کی افواج کا حاکم ہوا۔ ۱۸۔ دسمبر کو وطن پرستوں کی منتخب جماعت برابسلس میں داخل ہوئی ونڈر موٹ جس کو بلجیم کے فرنکلین کہے لقب سے لوگ موسوم کرتے تھے اون کا رہنما تھا۔ ۷۔ جنوری ۱۷۹۰ء کو کارڈینل فرنکسوگ استف اعظم میلانس کی صدارت میں قدیم آسٹروی نیدرلینڈس کے تمام

صوبہ جات کے نمایندے براسلس میں مجتمع ہوئے اور ۱۰ر جنوری کو اونھوں نے قانون اساسی ریاست ہائے متحدہ بلجیم کے واسطے ہالینڈ کے قانون سے ملتا جلتا ایک اشتراکیہ دستور وضع کیا جس کی رو سے ہر صوبہ کو بیرونی آزادی حاصل تھی اور صرف خارجی تعلقات اور قومی تحفظ کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا۔ ونڈرلوٹ ملکی وزیر مقرر ہوا اور اوس نے فوراً اتحاد ثلاثہ کے وزرا مقیم ہیگ یعنی لارڈ آکلینڈ کاونٹ کیلر اور ونڈی اسپیگل سے خواہش کی کہ وہ حسب وعدہ جدید آئین بلجیم کو سرکاری طور پر تسلیم کریں کیونکہ اونھوں نے جدید متحدہ ریاست ہائے بلجیم کی آزادی کی تحفظ کا وعدہ کیا تھا پروشیا کے ولیم فریڈرک ثانی نے اس وعدہ کے ایفا کی کوشش کی اور اپنے افسر جرنیل شان فیلڈ کو بلجیم فوج کی ترتیب دینے کا اختیار دیا اور جنرل شلیفن مقیم ہیگ کو حکم دیا کہ وہ جدید حکومت سے خط وکتابت کرے۔ حالانکہ انگلستان اور ہالینڈ نے بلجیم کی بغاوتوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا کیونکہ اوس سے شاہنشاہ کی مشرقی سیاسیات کو سخت صدمہ پہنچنے کا یقین تھا لیکن اونھوں نے اس جدید جمہور کو تسلیم کرنے میں عجلت نہیں کی ونڈرلوٹ نے انتہا پسند یعنی ڈیمگسٹ کے زیر اثر اس بات کا ارادہ کرلیا کہ فرانس سے مدد مانگی جائے۔ چنانچہ اُس نے لوئی شانزدہم اور مجلس قومی کے صدر کو بلجیم کے جدید دستور کی اطلاع معنی خیز پیرایہ میں دی بلجیم کے صوبہ جات کی آزادی کے اعلان اور انقلاب کے اخبار امپیراطور جوزف کے حق میں پیغام مرگ ثابت ہوئے۔ مرنے سے پیشتر اوس نے شہزادہ ڈی لین سے جو بلجیم کا بادشاہ تھا کہا تمھاری ملکہ نے میری جان لے لی جنٹ کی تسخیر میرے لئے جان کنی سے کم نہیں ہے اور براسلس سے مراجعت میری موت ہے میرے لئے کس قدر ذلت کا باعث ہے! میں مرہا ہوں۔ اور اگر نہ مروں تو میں یقینی چوبی مجسمہ ہوں۔ تم نیدرلینڈس کو واپس جاؤ اور اون لوگوں کو اطاعت کی تلقین کرو۔ اگر یہ کوششیں کامیاب نہوں

جمہور بلجیم کا افتتاح ۱۰۔ جون سنہ ۱۷۹۰ء

تو وہیں رہ جانا میری خاطر اپنی زندگی کو خراب نہ کرنا کیونکہ تم صاحب اولاد ہو
ایمپیراطور نے عالم نزع میں بہت سے مراعات جائز رکھے اوس نے
یہ کسر شان بھی برداشت کی کہ پوپ سے استدعا کی کہ وہ بلجیم کے اہل کلیسا
پر اپنا اثر ڈالے اوس نے ہنگری کے عمائدین کے آگے بھی سر تسلیم
خم کر لیا جو بغاوت وفساد کی دھمکیاں دیکر اوس کی مہتم بالشان اصلاحات
کی منسوخی کے متعلق مظاہرہ کر رہے تھے اور ۲۸ جنوری ۱۷۹۰ء کو ان تمام
اصلاحات کو جو اُس نے ملک ہنگری پر عاید کی تھیں مسترد کر دیا لیکن
زرعی غلامی کے خلاف احکامات اور رواداری کے احکام کو قایم رکھا
اور ۱۸ فروری کو سینٹ اسٹیفن کے تاجدار کو پیش واپس ہونے کا حکم دیا۔
بوہیمیا اور ٹائیرول میں بھی جہاں بلوہ ہونے کا اندیشہ تھا اصلاحات کی
منسوخی کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ اپنی زندگی کو ناکامیاب
دیکھ کر زندگی سے قطعی بیزار ہوگیا۔ اوس نے توبہ کی اور کلیسا کے احکامات کو
جو آخری وقت سُنائے جاتے ہیں پڑھوا کر سُنا آخری الفاظ جو اُس کی
زبان سے نکلے یہ تھے میں یقین کرتا ہوں میں نے بحیثیت ایک شاہزادہ
اور انسان کے اپنے فرایض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے اور ۲۰ فروری
کو وہ فوت ہوگیا۔ قبر پر جن الفاظ کے کندہ ہونے کی اوس نے خواہش
کی تھی وہ یہ تھے "یہ آرامگاہ ہے اُس شہزادے کی جس کے ارادے
پاک تھے لیکن جس نے بدقسمتی سے اپنی کل تدابیر کو برباد ہوتے دیکھا"
"مگر اہل واُتانے اس زبردست حکمراں کی خوبیوں کا اعتراف کر کے
اوس کی قبر پر جو عبارت کندہ کرائی وہ ہر طرح اوس کی شایان شان تھی۔
جوزف کے عہد کی ناکامیابی جو کہ اٹھارھویں صدی کا سب سے زیادہ
شریف طینت بادشاہ تھا بلکہ جس کو ہر صدی کے شریف طینت
بادشاہوں کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں اٹھارھویں صدی کے متعلق
تھا غلط ہونے کا پورا ثبوت تھا اوس نے کوشش کی تھی کہ اپنی مملکت
میں اُن اصلاحات کی ترویج کرے جو فرانس میں منتخب مجلس شوریٰ

نے تجویز کی تھی جاگیرداری حکومت کے باقیات کو منسوخ کرنا قومیت کا جذبہ پیدا کرنا جو استوار قوانین پر مبنی ہوں۔ تعلیم اور کلیسا کو قومی بنانا محصولات کی ادائی یا سرکاری ملازمت کی اہلیت کی غرض سے فرقوں کی امتیازی حیثیت کی منسوخی اور ملکی امن و سکون کا قایم رکھنا انقلاب فرانس کے مقاصد اولین اور فتوحات عظیم ہیں۔ اور جوزف کی اصلاحات کا مدعا بھی یہی تھا۔ رعایا کے لئے سب کچھ ہوا لیکن رعایا نے خود کچھ نہ کیا۔ اس میں شک ہے کہ اگر جوزف لوئی شانزدہم کی جگہ ہوتا تو اہل فرانس ایسے مراعات سے خوش ہوتے یا نہیں اگر وہ اُن کو عطا کرتا۔ مقامی تعلق کا احساس غالباً فرانس میں اس قدر زبردست نہیں ہے جیسا کہ شاہی خاندان آسٹریا کی موروثی مقبوضات میں ہے۔ ڈنمارک اور برگنڈی میں برٹینی اور نورمنڈی میں اس قدر اختلاف نہیں ہے جسقدر کہ باہمی طور پر بوہیمیا اور ہنگری بلجیم اور ملانیز میں ہے۔ اگر فرانس کے منتخب نمایندوں کی بجائے بادشاہ نے اس مقامی امتیاز کا خاتمہ کیا ہوتا تو فرانس میں بھی ضرور ناراضی کا اظہار ہوتا یہ عجیب بات ہے کہ مقامی حالت کے وہی اصلاحات جن کی خاطر تمام فرانس انقلاب پسند ہو گیا جوزف کے عہد حکومت کا انجام خراب کرنے کا باعث ہوئیں۔ اور پس اس نتیجے پر پہنچنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس واقعہ سے اٹھارھویں اور انیسویں صدی کا فرق صاف ہے نیز بادشاہ اور رعایا کی قایم کردہ سلطنتوں کی سیاسی اور تمدنی تبدیلیوں اور اقتصادی حالتوں میں کس قدر نمایاں امتیاز ہے

حقیقتاً لوئی شانزدہم جوزف کا سا بادشاہ نہ تھا اپنے برادر نسبتی کی طرح وہ بھی رعایا کے مفاد کا خواہاں تھا لیکن اوائل عہد میں بجائے اس کے کہ وہ ہمت اور استقلال سے اصلاحات خود پیش کرتا وہ محض اصلاح کی خواہش ظاہر کر کے خاموش ہو گیا بلکہ ٹیرس اٹیا کے نمایندوں کے طرز عمل اور بیٹائل کی تسخیر اور بادشاہ کے پیرس واپس ہونے سے انقلاب

کی پوری کامیابی کے بعد بھی اوس نے کبھی حامی اصلاح سے جماعت کی رہنمائی کا خیال اپنے دماغ میں نہ آنے دیا اوس نے علانیہ طور پر مجلس ٹیرس اٹیا سے اتحاد کا اظہار نہیں کیا تاکہ امرا کی مخالفت سرد ہو جاتی چنانچہ سوئڈن میں گسٹاوس سوم کی مثال موجود تھی نہ اوس نے اس امر پر توجہ کی کہ وہ خوش آیند وعدے کرکے شہرت اور ناموری میں مجلس قومی سے بازی لیجاے جیسا کہ زمانہ ماضی و مابعد کے بادشاہوں نے کیا ہے اور نہ اُس نے اُسکی ذرا کوشش کی کہ اصلاحات کے متعلق جوش و خروش کا اظہار کرکے نمایندوں کی طرح افتخار حاصل کرتا اسکو جو خوف اور نفرت خانہ جنگی سے تھی اُس کا کسی کو علم بھی نہ تھا۔ اُس پر یہ جرم عاید کیا گیا کہ اوس نے جولائی اور اکتوبر میں رجعت پسند ارکان دولت کی فی الجملہ متابعت کی اور وہ بھی اس قدر تاخیر کے ساتھ کہ اسکی تمام خوبیاں زائل ہوگئیں اس کی ان دشواریوں کا عوام کو مطلق احساس نہیں تھا جو اس کو اپنی عزیز ترین ملکہ میری ٹیوانیٹی اور اپنی بہن میڈم ایلزبتھ کی مخالف اصلاح ہونے سے پیدا ہوگئیں تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ عوام الناس کی خوشنودی اور خونریزی سے تنفر کی خواہشات بادشاہ کے حقیقی جذبات نہیں سمجھے گئے بلکہ مجلس قومی کے اراکین کی ترغیب و تحریک کا نتیجہ خیال کئے گئے اور لوئی شانزدہم کی ذات ہی نہیں بلکہ فرانس کی بادشاہت منتخب مجلسونکے منافی سمجھی جانے لگی۔ جو ظرف و دم جسقدر مستعد بادشاہ تھا اوسی قدر لوئی شانزدہم کمزور تھا لیکن دونوں نیک باطن تھے مگر فرانس اور بادشاہ دونوں کی نمایاں بدقسمتی تھی کہ اوس کی اوس خاموشی کی کافی داد نہیں دیگئی جس کے ذریعے سے اوس نے اپنے کنبہ کی کہنہ تجاویز اور قدیم حکومت کے حامیوں کی ہمیشہ مخالفت کی۔

فرانس کے لئے جدید دستور ۱۷۸۹ء ۱۷۹۱ء

بادشاہ کے ساتھ جو برتاؤ روا رکھا گیا اوس سے اوس دستور پر بہت برا اثر پڑا جسے ۱۷۹۰ء کے دوران میں منتخب مجلس شوریٰ تیار کرنے میں منہمک تھی اس جگہ دستوری ارتقا کے صرف ان خاص مقامات کا ذکر ہوگا جنکے وضع کرنے میں

۱۷۸۹ء سے ۱۷۹۱ء تک مجلس شوریٰ کا بہت زیادہ وقت صرف ہوا ایک خاص بات یہاں قابل غور ہے کہ یہ دستور جزوی صورت میں وضع ہوئے۔ زمانہ انقلاب کے بعد کے دساتیر کی طرح وہ مکمل حیثیت میں پیش نہ ہوئے۔ اور پہلا اہم اصول ۱۲ نومبر ۱۷۸۹ء کو قرار دیا گیا جب یہ طے ہوا کہ فرانس کی قدیم مقامی تقسیم جو صوبہ جات فرانس کی تدریجی ترقی کی یادگار ہے ناقص قرار دیجائے اور ملک ۸۰ حصوں میں منقسم ہو جو قبہ میں باہم برابر ہوں۔ چند ماہ پیشتر یہ جدید تقسیم طے ہو گئی تھی اور اس سے قبل ہر حصہ شہروں اور ہر شہر قریوں میں منقسم ہو گیا تھا کوئی اور دانشمندانہ طریقہ ممکن نہ تھا جس سے قدیم صوبجات کو ایک قوم کی صورت میں تبدیل کر سکتے۔ اس جدید تقسیم کی بنا پر ایک جدید مقامی حکومت قایم ہوئی ہر قصبے اور شہر کا نظم و نسق منتخب حکام کے سپرد تھا جو دوہرے انتخاب سے اس عہدہ کو حاصل کر سکتے تھے۔ اس کے بعد عدالتیں درست کیگئیں تمام مجالس وضع قوانین منسوخ کر دی گئیں اور اوں کی بجاے مقامی عدالتیں قایم ہوئیں جن میں قصبوں اور شہروں کی فوجداری عدالتوں کے منتخب جج اور منتخب شدہ ناظم فوجداری شامل تھے۔ مستقل قانون وضع کیا گیا اور فوجداری کے مقدمات کے لئے جوری کا قیام ضروری سمجھا گیا لیکن دیوانی کے معاملات میں یہ قاعدہ نہیں رکھا گیا مگر ان انقلابی اصلاحات میں ایک نمایاں عیب ہے وہ یہ کہ انتخاب کا سودا اس درجہ ترقی پذیر ہوا کہ فرانس کے کلیسا کے اصلاحات بھی اس سے متاثر ہوے بغیر نہ رہے اور اس کی وجہ سے باہمی اختلاف پڑ گیا اور اس نے زمانہ انقلاب میں فرانس کی مصیبتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ مالی حالت ابتر تھی لیکن ۲- نومبر ۱۷۸۹ء کو یہ طے ہوا کہ مخالف کلیسا ؤں کا اسباب ضبط کر لیا جاے۔ اور اسقف اور پادریوں کو وظیفہ دینا طے پایا۔ اس کے یہ معنی تھے کہ ایک قومی کلیسا قایم ہو جاے۔ اس بارہ میں پھونک پھونک کر قدم رکھتا تھا۔ ۱۳ فروری ۱۷۹۰ء کو تمام خانقاہیں اور مذہبی قیام گاہیں بند کر دی گئیں۔ چونکہ ایسا پیشتر بھی ہو چکا تھا۔ گو جزوی طور پر اس لئے اس سے بالذات کوئی تفرقہ

پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن کلیسا کے ملکی قضیہ کا دستور بالکل مختلف تھا۔

کلیسا کا ملکی دستور

اس کی رو سے یہ طے ہوا کہ ہر حصۂ ملک کے لئے ایک اسقف مقرر کیا جائے اور اسقف سے لے کر ادنیٰ پادری تک جو وظیفہ خوار ہیں سب منتخب کئے جایا کریں۔ یہ ممکن نہ تھا کہ کتھولک فرقے کے اصول اولیں کی توہین بغیر کسی ناراضی کے برداشت کرلی جاتی اور جب مجلس وضع قوانین نے دیکھا کہ مخالفت شروع ہوگئی ہے اوس نے حکم جاری کیا کہ ہر تنخواہ پانے والا پادری اس امر کا حلف اٹھائے کہ کلیسا کے ملکی دستور کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ اس حکم نے معاملات کو بہت نازک کردیا اسقف اور اعلیٰ درجہ کے پادریوں نے مخصوص پیرو جل پادریوں کی ایک بڑی تعداد نے اس قسم کے حلف کرنے سے قطعی انکار کردیا اسلئے

۲۷۔ نومبر ۱۷۹۰ء کو مجلس قومی نے یہ طے کیا کہ جن جن اہل کلیسا نے انکار کیا ہے وہ ایک ہفتہ کے اندر اپنے اپنے عہدوں سے برطرف سمجھے جائینگے

۲۶۔ دسمبر ۱۷۹۰ء کو بادشاہ نے اس حکم کا نفاذ کیا اور اس طرح فرانس میں ایک عظیم الشان تفرقہ کی بنیاد پڑگئی۔ شروع میں اس میں کلام تھا کہ اس جدید کلیسا میں پوپ کی جانشینی کی رسم جاری رکھی جائیگی۔ ۱۳۵ اساقفہ میں سے صرف چار اسقف نے حلف اوٹھایا جن کے نام یہ ہیں۔ تومین ڈی برین۔ کارڈنل آرچ بشپ آف سینس اور ٹیلی رینڈ۔ بشپ آف آٹن اور تین نائب اساقفہ نے مع گوبل بشپ آف لیڈیا کے اون کی تقلید کی۔ اور یہی پہلے منتخب ہونے والے اسقف تھے جنھوں نے اپنے اپنے عہدے قبول کئے صوبجات کی قدیم تقسیم کا ناقص قرار دینا اور عدالتوں کی معزولی اور اس کی بجائے جدید ملکی انتظامات کا قایم کرنا واقعی مجلس وضع قوانین کے مہتم بالشان اصلاحات تھے اگرچہ انتخاب کا جنون ان کی ترقی میں حائل تھا۔ ایک گیلکن کلیسا کا قایم کرنا جو کیتھولک کلیسا کے صریحاً مخالف تھا دانشمندانہ فعل نہ تھا لیکن حب الوطنی کے جذبہ سے معمور تھا مرکزی حکومت کا انتظام بالکل مہمل

عہد ماضی سے سخت نفرت ہونیکی وجہ سے اور زبردست عمالوں کے خوف سے مجلس وضع قوانین کا خیال تھا کہ مرکزی عملداری اور شاہی طاقت کے کمزور کرنے کے لئے اس سے زیادہ کر سکتی تھی اس جدید دستور کے تحت میں بادشاہ کی طاقت کچھ نہ تھی وہ ملک میں صرف اعلیٰ عہدہ دار کی حیثیت رکھتا تھا۔ مجلس وضع قوانین کے مجوزات کو صرف چھ ماہ تک ملتوی کر دینے کی قدرت اوس کو حاصل تھی اوس کی محافظ فوج برخاست کر دیگئی تھی ایک زبردست بادشاہ کے لئے یہ حالت ناقابل قبول تھی اور ایک کمزور حکمران کے حق میں ناقابل برداشت تھی وزرا کے ہاتھ میں اعلیٰ عملی طاقت تھی اور زیادہ تعداد میں ضوابط اس بارہ میں تھے کہ ان کی ذمہ داریاں مضبوط کیجائیں اور اُن کی اصلی طاقت کو محدود کیا جائے لیکن ان کے کاموں کی تفصیل میں زیادہ وضاحت سے کام نہیں لیا گیا۔ وہ مجلس واضع قانون کے جوابدہ تھے جس میں شریک ہونیکا اُن کو حق نہ تھا اور ایک غیر ذمہ دار نمایندہ جماعت کو حق حاصل تھا کہ اون کی تجاویز پر تنقید کرے۔ ان قاعدوں کی رو سے بادشاہ اور اوس کے وزرا یعنی عمال کا درجہ حقیر تر تھا۔ اور ایسی حقارت کے برداشت کرنے کے لئے کوئی جفاکش آدمی تیار نہیں ہو سکتا اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ نظام حکومت کا شیرازہ بکھر جائے اس دستور کے علاوہ مجلس وضع قوانین نے بہت سی ایسی تجاویز کیں جو ایک آزاد مملکت کے لئے نہایت ہی ضروری تھیں مثلاً تمام اہل شہر (سٹیزن) خواہ وہ کسی مذہب یا طبقہ کے ہوں سرکاری ملازمت کے لئے اہل سمجھے جائیں گے اور ۱۳ اپریل ۱۷۹۰ء کو ایک جلیل القدر اعلان کے ذریعہ سے ہر مذہب کو قطعی و کامل آزادی دیگئی۔ بہرحال ۱۷۹۱ء کا دستور ایک قابل تعریف کوشش کا نتیجہ تھا جسکی رو سے ناتجربہ کار واضعان قوانین نے اپنے ملک کے لئے ایک ایسا آئین وضع کیا جو اصول نمایندگی پر مبنی تھا انتخاب کا حق اون اور عمال کو واجبی طاقت دینے کا مہلک حسد اس کا سد باب ہوا لیکن یہ کسی نوع جمہوری اصول پر مبنی نہ تھا۔ کیونکہ تمام عہدوں کا انتخاب

کم از کم دو احکام سے ہوتا تھا اور عامل شہری (Active citizen) کے علاوہ کسی کو حق رائے دینے کا نہ تھا عامل شہری وہی شخص ہو سکتا تھا جو ملک کے محصول میں اتنی رقم دیتا ہو جو اوس کی تین روز کی مقامی اجرت کے برابر ہو اسکے علاوہ کسی عہدہ کا اہل وہ شخص ہو سکتا تھا جو ایک چاندی کے سکہ کے برابر محصول ادا کرتا ہو پس ان قیود کی بنا پر صرف متوسطین اور نہایت خوشحال مزدور عہدے حاصل کر سکتے تھے گو کہ مجلس وضع قوانین کو صرف ۱۷۹۰ء کے

مجلس وضع قوانین

دستور کے وضع کرنے میں خاص طور پر انہماک تھا اوس نے موجودہ نظم و نسق میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کی اور یہ بہت جلد روشن ہو گیا کہ اوس کی طاقت بادشاہ کی طاقت سے کہیں زیادہ ہے یہ بیان تو ہو چکا ہے کہ وان ڈر نوٹ نے بلجیم کے دستور کا اعلان بادشاہ میر مجلس اور دیگر مقتدر لوگوں تک پہونچا دیا تھا گورنمنٹ کے ہر شعبہ میں متواتر مداخلت سے جو بدنظمی و نقص پیدا ہوا وہ بہت نمایاں تھا۔ مرابو نے اپنی بالغ نظری سے دریافت کر لیا کہ عمال اور واضعان قانون کی طاقتوں کے علیحدہ کرنے میں کس قدر غلط فہمیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ نیز اوس نے یہ معلوم کیا کہ مجلس واضع قانون کو فوقیت دینا جبکہ اوس میں وزرا شریک نہ ہو سکیں یہ معنی رکھتا ہے کہ ذمہ داری کو طاقت سے بالکل جدا کر دیا جائے اوس نے انگریزی نظام کو بغور سمجھا اور پسند کیا۔ اور اکتوبر ۱۷۸۹ء میں جس وقت مجلس وضع قوانین پیرس واپس آگئی بادشاہ ٹوائیلیرس میں مقیم تھا۔ مرابو نے اپنے دوست لی مارک کے توسط سے اہل دربار کے خیالات معلوم کر کے فوراً ہی انگریزوں کی تقلید میں اراکین کے سربرآوردہ ممبروں کے ایک آئینی وزارت کے قایم کرنے کی صلاح دی۔ اوس کی تجویز پر چہ میگوئیاں ہونے لگیں مجلس وضع قوانین عاملوں کی طاقت سے خود بھی خائف تھی مگر لافیٹی نے جو زبردست وزارت کے اثر سے خوف کھاتا تھا اس خوف کو اور تقویت دی۔ پس ۷۔ نومبر کو یہ تجویز منظور ہوئی کہ مجلس شوریٰ کا کوئی رکن جب تک وہ مجلس شوریٰ میں حق نیابت ادا کر رہا ہے یا اپنے

مستعفی ہونے کے تین سال بعد تک وزیر مقرر نہیں ہو سکتا ہے۔ جو خیال کہ اس تجویز میں پنہاں تھا وہ دوسرے طریقوں سے ظاہر ہوا۔ شاہی اثر کے خوف نے اس قدر ترقی کی کہ یہ سمجھا جانے لگا کہ فوج اور بحری طاقت کے ذریعہ سے بادشاہ اپنے قدیم اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

بہت سے افسروں کی کنارہ کشی سے فوج میں بہت بدنظمی پھیلی ہوئی تھی اور چونکہ سپاہیوں میں فوجی احکامات کی پابندی کی عادت بہت کچھ ضائع ہو گئی تھی اس وجہ سے جنگی نقطۂ خیال سے وہ بالکل بیکار تھی اس کا ملزم مجلس وضع قوانین کو قرار نہیں دے سکتے بلکہ بغاوت اور ترک ملازمت پر چشم پوشی اس کا باعث ہوئی۔ مارکوئس ڈی برٹلی نے جو میٹز میں کمانڈر تھا ۳۱ اگست ۱۷۹۰ء کو نینسی کی فوجی بغاوت کو فرو کیا لیکن باوجود اس کے کہ مجلس شوریٰ نے اس حسن خدمت کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور علانیہ طور پر اوس نے بغاوت کے لئے کبھی تحریک نہ کی تاہم جنرل مذکور کے اس فعل کی تقلید کہیں نہیں کی گئی۔ بحری فوج کی حالت اور بھی بدتر تھی کیونکہ زیادہ تعداد میں افسروں نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ استعفے دیئے یا مہاجرت اختیار کی۔ بری فوج کے مقابلہ میں بحری افواج میں حکم کی غیر پابندی زیادہ مہلک ہے۔ قومی محافظوں کی آراستگی سے افواج کی کمزوری کی تلافی مقصود تھی لیکن ان شہری سپاہیوں سے اوس سختی سے برتاؤ نہیں کیا جا سکتا جیسا ایک باقاعدہ فوج سے کیا جا سکتا ہے وہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ تھے اور اُسی طبقہ کے طرفدار تھے فوجی قواعد کی پابندی سے زیادہ ضروری اپنے مال و اسباب کی حفاظت سمجھتے تھے اُن کی تعداد کی وجہ سے پیرس میں اون کا بہت اثر تھا اور لافیٹی اوس کا کمانڈر تھا جو ۱۷۹۰ء میں فرانس میں سب سے زیادہ زبردست آدمی تھا۔ جدید دستور کا وضع کرنا اور مرکزی طاقت اور اوس کے وسائل کو منتشر کرنا ۱۷۹۰ء میں مجلس وضع قوانین کی محنتوں کے خاص نتائج تھے لیکن اوس کی ادنیٰ خدمات میں امرا کے خطاب کی رسم منسوخ کرنا اور خلعتوں اور دیگر معاشرتی اعزازات کا نیست و نابود کرنا اس امر کے شاہد ہیں کہ قدیم

حکومت کے خارجی علامات کے غارت کرنے کی اوس کی کس قدر خواہش تھی۔

مرابو یہ صرف مرابو ہی تھا جس نے دریافت کرلیا کہ مجلس وضع قوانین کی حکمت عملی سے فرانس کس مصیبت میں گرفتار ہونے کو تھا۔ جون ۱۷۸۹ء میں ٹیرس اٹیا کی فتح حاصل کرنے میں اوس نے سب سے زیادہ مدد دی تھی زمانہ انقلاب کا وہ بزرگ ترین فصیح البیان اور مدبر تھا۔ مرابو کو فوضویت (عدم حکومت) سے اسی قدر نفرت تھی جس قدر شخصی سلطنت سے تھی اوس نے زبردست عمال کے قیام کی سخت ضرورت محسوس کی بشرطیکہ ۱۷۸۹ء کے پرآشوب زمانہ اور قدیم اختیارات کے قلع و قمع اور دیہاتی شورشوں سے فوضویت (عدم حکومت) کا امکان نہ ہو۔

۷۔ نومبر ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین میں ایک زبردست وزارت کے انتخاب کرنے کی کوششیں بالکل بیکار ثابت ہوئیں اور مرابو پر یہ امر واضح ہوگیا کہ یہ مجلس شورے کو جو عمال کی طرف سے سوءظنی اور اندیشہ ہے اسکا رفع کرنا ناممکن ہے پس وہ دربار کی طرف رجوع ہوا اور مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے دوست لی مارک کے توسط سے خفیہ طور پر بادشاہ کا صلاح کار ہوگیا۔ جو عرضداشت و معروضے اوس نے بادشاہ کی خدمت میں بھیجے وہ حیرت انگیز سیاسی دانشمندی کی مثال ہیں جن میں اوس نے واقعات حاضرہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ روشنی ڈالی تھی اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی تجویز کردیا تھا۔ اُس وقت دو اہم خطرات موجود تھے ایک تو مالی حالت کی خرابی دوسرے خارجی مداخلت کا اندیشہ قومی تہیدستی کی وجہ سے مرابو اتنا ہی خائف و ترساں تھا جتنا اپنی ذاتی فضول خرچیوں سے۔

ستمبر ۱۷۸۶ء میں اوس نے نیکر کی عام طور پر چندہ حاصل کرنے کی تجویز کی تائید کی لیکن چونکہ اس تجویز کے ساتھ اس قسم کے وعدے وعید شامل تھے کہ یہ تحریک بطور خود غیر مفید ہوگئی تھی۔ مرابو نے ذاتی طور پر اس تحریک کو ناپسند کیا تھا۔ ۱۷۸۹ء میں اول مرتبہ نوٹ چلائے گئے جن کی قیمت کلیسا کے اوس سامان کی قیمت کے برابر تھی جو مجلس شوریٰ نے ضبط کرلیا تھا اور اس

سامان کے فروخت ہونے پر یہ نوٹ خارج سمجھے جاتے تھے۔ اسپر مرابو نے سکوت اختیار کیا۔ سنہ ۱۷۹۰ء میں اوس نے اور پیشقدمی کی یہ خیال کرکے کہ انسان اپنے مالی فائدہ سے خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں اوس نے ایسے نوٹ کے اجرا کی تائید کی جو نہایت کم قیمت کے ہوں۔ اس نے یہ دلیل پیش کی کہ اس میں یہ فائدہ ہے کہ ایسے نوٹ ادنی طبقہ کے لوگوں کے ہاتھ میں جائیں گے اور چونکہ ان کی ذاتی غرض شامل ہوگی اس لئے اوس کی اصلی قیمت کے قائم رکھنے میں وہ کوشاں ہونگے اور اس طریقہ پر اُن لوگوں کی کوششیں بیکار ثابت ہونگی جو روپیہ کو روک کر نوٹ کی قیمت گرانا چاہتے تھے سامان کلیسیا کے فروخت ہونے پر ان نوٹوں کو خارج سمجھا جائیگا اور اس امر کے متعلق سخت سخت قاعدے اور پابندیاں تجویز کیں۔ اس کے بعد ہی مینکر نے کنارہ کشی اختیار کی۔ اور رائے عامہ کی تبدیلی کا یہ بیّن ثبوت ہے کہ جس وزیر کی معزولی پر سنہ ۱۷۸۹ء میں بیسٹائل تسخیر کیا گیا اوسی وزیر کی علیحدگی پر مطلق جوش و خروش پیدا نہ ہوا۔ دوسرا بڑا خطرہ جو درپیش تھا وہ خارجی طاقتوں کی مسلح مداخلت کا تھا۔ مجلس وضع قوانین نے فوج کو منتشر کرکے اس خطرہ کا موقع پیدا کردیا تھا۔ مرابو کا خیال تھا کہ قومی نا داری و بیرونی مداخلت سے محفوظ رہنے کی صورت میں بہ امنی (انارکی) جو اب روبما ہو رہی تھی فوراً ہی فرو ہو جائے گی۔ اوس کو خانہ جنگی کی پروا نہ تھی بلکہ اوس کا خیال تھا کہ ممکن ہے کہ بجائے نقصان کے اوس سے ملک کو فائدہ پہونچے۔ اوس کی رائے تھی کہ جب تک بادشاہ ان رعایتوں کو واپس نہیں لیگا جو کہ اوس نے انتخابی دستور اساسی کی شکل میں رعایا کو عطا کی ہیں اوس وقت تک رعایا کی ایک کثیر تعداد بادشاہ کو عاملانہ جائز اقتدارات کے حاصل کرنے میں مدد دے گی لیکن بیرونی مداخلت سے اوتنا ہی خطرہ تھا جتنا کہ قومی نا داری سے۔ وہ اپنے ہم وطنوں کے خیالات سے خوب واقف تھا وہ جانتا تھا کہ بیرونی مداخلت کی موجودگی میں وہ شخصی استبداد کو ترجیح دینگے۔ اور اپنے ملکی معاملات میں غیر کی مداخلت کو ہرگز روا نہ رکھیں گے۔ فوج کی حالت

پر غور کرتے ہوئے جنگ میں فتح یابی ایک خواب وخیال تھا۔ بفرض محال اگر فتح یابی ممکن تھی تو اس امر کا یقین تھا کہ فتح کا یہ نتیجہ ہوگا کہ شخصی استبداد ضرور دوبارہ طاقت پکڑ جائے گا خواہ وہ موجودہ بادشاہ یا اوس کے جانشین یا کسی فتحمند جرنیل کی شکل میں نمایاں ہو بیرونی مداخلت سے بچنے کے لئے یہی مناسب تھا کہ خارجی تعلقات بادشاہ ہی کے ہاتھ میں رکھے جائیں صلح وجنگ کے اعلان کے اختیار پر جب مباحثے ہو رہے تھے تو مرابو نے مئی ۱۷۹۰ء میں اپنے اوس خیال کو ظاہر کیا۔ اور اوس نے مجلس شورے کو اس امر پر راضی کر لیا کہ صلح وجنگ کے اعلان کا کلی اختیار بادشاہ کو حاصل ہوگا۔ لیکن لوئی شانزدہم نے اس موقع پر امن عامہ کے قائم رکھنے کی اشد ضرورت کو ذرا نہ سمجھا۔ اس لئے مرابو نے مجلس وضع قوانین کی ایک خاص سیاسی کمیٹی میں اپنا انتخاب کرایا اور اوس کے کاتب خصوصی کی حیثیت سے وہ ۱۷۹۰ء کے تمام سال انھی کوششوں میں مصروف رہا کہ کسی طرح فرانس کو بین الاقوامی پیچیدگیوں سے علیحدہ رکھے۔

بدقسمتی سے نہ لوئی شانزدہم نے اور نہ وزرا نے اور سب سے کم میری انٹوانٹی نے مرابو کی عرضداشتوں کی حقیقت پر غور کیا برخلاف اس کے ملکہ خواہشمند تھی کہ اوس کا بھائی امپیراطور لیپولڈ خارجی مداخلت کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو بادشاہ فرانس کی طاقت کو جبریہ بحال کرائے مرابو کے خیالات سے بادشاہ بھی چونک پڑا وہ جنگ سے خائف نہ تھا اور خانہ جنگی کے علاوہ ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار تھا۔ لیکن اس زبردست مدبر کی صلاح پر ذرا توجہ نہیں کی گئی۔

مرابو اور اہل دربار

بادشاہ اور ملکہ نے اوسکو ایک خطرناک انقلابی لیڈر سمجھ کر یہ مناسب سمجھا کہ اپنے میل جول سے اس کو خاموش رکھا جائے وہ نہیں سمجھے کہ ایک زبردست مجلس عملی کے قیام سے مرابو کا کیا مطلب ہے اون کی رائے میں اس تجویز میں کوئی ذاتی ہوس شامل تھی۔ بادشاہ مطلق دوراندیش نہ تھا اور نہ ملکہ ایسی وطن پرست تھی کہ مرابو کے خیالات سے اتفاق کرتی۔ اگر مجلس وضع قوانین اہل دربار کو حقارت سے دیکھتی تھی تو بادشاہ اور ملکہ

کو بھی مرابو سے سخت نفرت تھی۔

سیاسی کمیٹی کے کاتب خصوصی ہونے کی حیثیت سے مرابو نے بہت سے مسائل کو طے کیا جن میں مجلس کی حکمت عملی کو بیرونی طاقت سے سابقہ پڑا اول اوگنون کا مسئلہ دوم ہسپانیہ کے قبضہ میں پیکٹی ڈی فیملی کے قائم رکھنے کا سوال سوم اون شاہزادگان کے معاملات میں جو الاسا میں مملکت کی طرف سے جاگیریں رکھتے تھے مجلس شورے کی مداخلت کا مسئلہ۔ اوگنون کا شہر اور وینس کا قریہ جس میں اگرچہ فرانسیسی آباد تھے اور فرانسیسی مقبوضات سے محدود تھا تاہم پوپ حکمران تھا۔ ۴۔ اگست ۱۷۸۹ء کو مجلس وضع قوانین نے قصبہ اور قریہ دونوں کے فرانس میں شامل کر دینے کی مصلحت کا اعلان کیا۔

اوگنون اور وینس

اوگنون میں ایک فرانسیسی جماعت قائم ہوئی اور فرانس کی قائم شدہ مجالس کے طرز کا ایک آزاد بلدی دستور وضع کیا گیا جسکو اپریل ۱۷۹۰ء میں کارڈنل وائس لیگیٹ نے منظور کیا پوپ نے اپنے نائب کی پسندیدگی کو ناقص قرار دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت زور سے بازاروں میں جنگ ہونے لگی۔ لیکن فرانس کے شہر آرینج کے اطراف میں جو قومی محافظ تھے اونھوں نے آکر اسکو روکا۔ ان واقعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر اوگنون یا کم از کم وہاں کی فرانسیسی جماعت نے اعلان کیا کہ ۱۲۔ جون ۱۷۹۰ء کو اوگنون فرانس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اہل وینس نے برخلاف اس کے پاپا کے ماتحت رہنے کا اعلان کیا۔ جب یہ واقعات پیرس میں معلوم ہوئے تو مجلس شوریٰ میں ایک زبردست پارٹی نے خواہ پاپا راضی ہو یا نہو اوگنون کی شہریت کو تسلیم کر لینے کی تجویز کی مواقعت کی مرابو نے ایک اوگنون کمیٹی کا تقرر کیا جس سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا خطرہ رفع ہو گیا اور شہر میں امن قائم کرانیکا سوال جب درپیش ہوا تو بغیر اختیامات شاہی حاصل کئے ہوئے اوس نے افواج روانہ کر دیں۔

ابنائے لوٹ کا واقعہ مئی ۱۷۹۰ء۔

مئی ۱۷۹۰ء میں ایک بہت ہی نازک سوال درپیش تھا۔ مجلس وضع قوانین میں اس امر پر مباحثہ ہو رہے تھے کہ

صلح و جنگ کے اعلان کا اختیار کس کو حاصل ہے اور یہ سوال اس وجہ سے پیش ہوا کہ یہ امر بہت مشکوک تھا کہ فرانس کا بادشاہ جو عہدنامہ کریگا اوسکو مجلس شورے بھی جائز تسلیم کریگی یا نہیں۔ ان صلحناموں میں سب سے اوّل اور زیادہ مشہور صلحنامہ معاہدۂ فیملی تھا جو چوائزل کے توسط سے ہسپانیہ اور فرانس کے درمیان سنہ ۱۷۶۱ء میں ہوا تھا۔ چارلس چہارم ۱۲۔ دسمبر ۱۷۸۸ء کو اپنے قابل و ہوشیار باپ چارلس سوم کے تخت پر بیٹھا نیا شہنشاہ پورے طور پر اپنی بیوی میری لوایزا کے جو پرما کی شہزادی تھی زیر اثر تھا۔ اور میری لوایزا خود اپنے عاشق گوڈوے کے اثر میں تھی۔ چارلس چہارم کا گوڈوے کے ساتھ رسم دوستی قائم کرنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ کس قدر کمزور طبیعت کا شخص تھا وہ اور اوس کی ملکہ دونوں کم از کم ظاہری طور پر مذہبی رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس امر کا یقین کامل تھا کہ بہت جلد ہسپانیہ میں اس آزادی پسند عہد کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی جس نے گزشتہ عہد حکومت میں آرنیڈا اور فلوریڈا۔ بلینکا کیومینس اور جوویلنوس کے نظام سلطنت میں ہسپانیہ کے لئے بہت کچھ کیا۔ ملکہ کی رضامندی سے چارلس چہارم نے تین سال تک اپنے باپ کے تجربہ کار وزرا کو برقرار رکھا۔ کیونکہ ملکہ کو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ فوراً اپنے عاشق کو وزارت میں داخل کرائے اور اختیارات اوس کے سپرد کرے۔ فلوریڈا بلینکا وزیر ہسپانیہ کو ہسپانی نخوت نے اس امر کی اجازت نہیں دی کہ ہسپانیہ کی اصلی کمزوری کو تسلیم کرے اور ایسا کرنے سے اوس نے انکار کردیا اور امریکہ میں ہسپانیہ کی افضلیت قائم کرانے میں اوس نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اس لئے کہ جب یہ تحقیق ہوا کہ جزیرۂ ونیکوبار جزیرہ نما نہیں ہے بلکہ ایک جزیرہ ہے اوس نے دعوی کیا کہ ہسپانیہ کو اوس کی ملکیت حاصل ہے اور نیز یہ کہ وہ پیشتر ہی سے ہسپانیہ کی نوآبادی تھا۔ اوس نے اور پیش قدمی کی چنانچہ ہسپانی افسروں نے آبنائے نوکٹا میں جس کو اب آبنائے سینٹ جورج کہتے ہیں اور جو جزیرۂ ونیکوبار میں ہے ایک

انگریزی جہاز پکڑ لیا تھا۔ اور انگریزی آبادی کو برباد کر دیا تھا۔ اور انگریزی بحری کپتان کی ہتک و توہین بھی کی تھی جب پٹ نے تلافی چاہی تو فلوریڈا بلینکا نے نہایت ترش لہجہ میں جواب دیا اور متذکرۂ بالا وجوہ کی بنا پر اوس جزیرہ کی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ پٹ نے فوراً ایک ہوشیار مدبر الین فٹز ہیلبٹ کو جو بعد کو لارڈ سینٹ ہیلنس کے نام سے مشہور ہوا اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ جنگ کے شروع ہو جانے کی دھمکی دے اور فوراً ہی ایک بیڑا تیار کرایا جو انگریزی بحری تاریخ میں ہسپانوی اجتماع آلات حربی (Spanish Armament) کے نام سے مشہور ہے۔

لیکن پٹ اور فلوریڈا اس امر سے آگاہ تھے کہ جنگ کا امکان اوسی صورت میں ہے جبکہ فرانس اس معاملہ میں دخل دینا قبول کرے۔ فلوریڈا بلینکا نے پیکٹی ڈی فیملی کے شرائط کی بنا پر فرانس سے مدد چاہی اور پٹ نے جو اس امر سے آگاہ تھا کہ اصلی طاقت لوئی شانزدہم کے ہاتھوں سے نکل گئی ہے اور مجلس شوریٰ کو اختیار کلی حاصل ہے دو خفیہ ایلچی اس غرض سے پیرس بھیجے کہ وہ معلوم کریں کہ آیا مجلس وضع قوانین عہد ماضی کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ ان ایلچیوں میں ایک ہوج الیٹ تھے جو سر گلبرٹ الیٹ کے بھائی تھے اور بعد میں لارڈ منٹو ہوئے یہ مرابو کے پرانے ہم مکتب تھے اور اس فصیح البیان پر اثر ڈالنے کی غرض سے ان کو بھیجا گیا تھا۔ اور دوسرے ولیم آگسٹس سائلیس تھے جن کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ ممتاز جمہوری نمایندوں سے ربط و ضبط بڑھائیں کولی ڈی مونٹی مورن وزیر خارجہ کے خط پر مجلس وضع قوانین میں یہ سوال پیش ہوا کہ ہسپانیہ کے ساتھ اتحاد قائم رکھنے کا جوش مجلس وضع قوانین میں بہت تھا انگلستان کی مخالفت کی گئی ہفت سالہ لڑائی اور آزادی امریکہ کی جنگ کے زمانہ میں اسپین کے فیملی کے معاہدہ کے شرائط پر وفاداری سے قائم رہنے کی یاد دلائی گئی اور بربیسٹ پر ایک

بیڑا تیار کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا اور ۱۶ نئے جہاز تیار کرائے گئے لیکن پہلے جوش کا شعلہ جلد سرد ہو گیا بعض نمایندوں کا خیال تھا کہ جنگ سے شاہی اقتدار کو تقویت ہو گی بعضوں کی رائے میں عہد ماضی کے صلحناموں کے وہ پابند نہ تھے خصوصاً عہد ماضی کے خاندانی صلحناموں کے۔ اور بعضے روبسپیر اور رپیٹ کی رہنمائی میں خود حملہ آور ہونے کے سخت مخالف تھے یہ سوال سیاسی کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا۔ مرابو نے جو اس امر سے خوب واقف تھا کہ بغیر فرانس کی مدد کے ہسپانیہ جنگ نہیں کر سکتا ایک قابل تعریف رپورٹ تیار کی جس میں اوس نے سفارش کی کہ معاہدہ فیملی کو ایسے صلحنامہ سے بدلدیا جاوے جس میں مدافعانہ جنگ کی شرط ہو اور یہ تجویز منظور کر لیگئی۔ ہسپانیہ نے جب یہ دیکھا کہ فرانس سے مدد کی امید نہیں تو وہ جزیرۂ مینورکا بار سے فوراً دست بردار ہو گیا۔ اور انگریزوں کو مطلوبہ تاوان ادا کیا۔ اہل ہسپانیہ انگریزوں کی اس سیاسی کامیابی پر حیرت میں رہ گئے چارلس کو سخت تعجب ہوا اور لوئی شانزدہم نے جو مراعات کی تھیں اون کو وہ حقارت سے دیکھتا تھا اور اعلان کیا کہ اس سے معاہدۂ فیملی کی خلاف ورزی کی گئی اور اس اپنے طرز عمل سے فرانس کو اٹھارھویں صدی کے عزیز ترین حلیف کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

شاہزادوں کے حقوق آلسیس میں۔

تیسرا مسئلہ جس میں جدید واقعات کو قدیم یورپ کے سیاسی نظام سے تعلق پیدا ہونیکا اتفاق ہوا وہ صوبہ آلسیس میں فرانسیسی جاگیرداروں کے متعلق تھا۔ اور بین الاقوامی پیچیدگیوں کے پیدا ہونے اور جنگ شروع ہونے کا اندیشہ تھا صلح ویسٹ فیلیا کی رو سے اوس صوبہ کو فرانس کی بادشاہی کے متعلق کر دیا تھا۔ لیکن مملکت کے حقوق محفوظ رکھے گئے تھے اس مبہم انتظام نے پیچیدگیاں پیدا کر دیں اور لوئی شانزدہم کے عہد حکومت میں اس وجہ سے بہت سی دقتیں پیش آتی رہیں۔ اور شاہزادوں سے فرداً فرداً بہت سے صلحنامہ ہوئے جس کی رو سے اونھوں نے آلسیس میں فرانس کی حکومت کو تسلیم

کیا لیکن ساتھ ہی اسکے اپنے قدیم حقوق کو بھی اونھوں نے تسلیم کرایا۔
اس واقعہ سے ایک اہم مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا تھا کہ السیس کے شاہزادے جو
بڑے بڑے زمینداروں کی حیثیت رکھتے تھے وہ بیرون فرانس آباد تھے
تھے قطع نظر اس کے کہ ایمپراطور جرمنی کے برائے نام اطاعت گزار تھے اور
بوجہ السیس کے بادشاہ فرانس کی رعایا ہونے کے درجۂ خصوصیات رکھتے
تھے۔ ان حکمرانوں میں جو ممتاز حیثیت رکھتے تھے وہ تین تھے پرنس
بشپ آف سپیئر۔ ٹریوس اور کولون اور بشپ آف سٹراسبرگ۔ سپایرس
ورمس۔ اور ہیسل کے اسقف ایبٹ آف مزیج، ڈیوک آف ورٹمبرگ کے رئیس
رہبان اور ڈیوک آف ڈوپونٹس۔ بازیروکن۔ الیاٹ پلیٹائن۔ مارگریو آف
بیڈن۔ لینڈگریو آف ہیسی۔ ڈارمسٹیٹ اور شاہزادہ ناسو۔ لینجو۔ سام سام
موہن بوہر یسٹیٹن اسمبلی نے چونکہ نظام جاگیری کو یکقلم متروک کردیا تھا
اسلئے اُن کے معاملات میں بہت پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی اور وہ سخت پریشان
تھے۔ اون کے جذبات جرمنی شاہزادوں کے سے تھے اونھوں نے اسمبلی
کی تجاویز کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور اسمبلی کی تجاویز کو صلح و سیٹ فیلیا
اور بہت سے اور صلحناموں کے منافی قرار دیا۔ ۱۱۔ فروری ۱۷۹۰ء کو
نے اون کی ناراضی کو سنا اور ۲۸۔ اپریل کو یہ مسئلہ جاگیری مجلس کے غور کے لئے
بھیجا گیا اس بارہ میں خاص اس کمیٹی کا نام خصوصی مرین آف دوئی تھا جس کا
عمر زمانۂ انقلاب کے سب سے بڑے فقیہوں اور مدبروں میں تھا۔ ۔ اکتوبر
کو اوس نے اپنی رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں اوس نے جمہور کی حکومت کے
جدید اصول پر زور دیا۔ اوس نے بیان کیا کہ السیس کا فرانس سے اتحاد قدیم
صلحناموں کی رو سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ اہل السیس نے بالاتفاق
فرانسیسی ہونا طے کرلیا تھا لیکن اوس نے یہ دلیل بھی پیش کی تھی کہ قدیم حقوق کو
قائم رکھنا چاہیئے۔ مرابو کی رائے یہ تھی کہ اگر بین الاقوامی پیچیدگیوں سے
کسی طرح گریز ممکن نہ ہوسکے تو اس موقع پر کم از کم اون کو ملتوی ہی کردیا جائے
اور اس تجویز پر اسمبلی نے تجویز کیا کہ السیس میں فرانس کی حکومت کا

تحفظ کیا جاوے اور وہاں فرانس کے تمام احکامات کا نفاذ باقاعدہ کیا جاوے لیکن ساتھ ہی اس کے بادشاہ سے بھی درخواست کی کہ مملکت آلسیس کے شہزادوں کو اون کے اون حقوق کے عوض جن سے وہ محروم کیے گئے تھے ایک رقم بطور تاوان ادا کردی جائے۔ باستثنا دو چار کے سب شہزادوں نے ایسے معاوضہ کے لینے سے قطعی انکار کردیا۔ اور ڈائرکٹ آف دی ایمپائر سے اس بارہ میں مرافعہ کیا اس سوال پر ۱۷۹۰ء میں فرانس کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی اور بیرونی مداخلت کا اندیشہ تھا۔ باوجود اس کے کہ اوس کے دو ممتاز مدبروں مرابو اور مرلن آف ڈوئی نے اپنی سیاسی قابلیتیں صرف کردی تھیں جبکہ مرابو حتی الامکان اس امر کی کوشش کر رہا تھا کہ فرانس میں ترقیوں کے موقع پر شورش اور مصیبتوں سے جو خارجی جنگ کا لازمی نتیجہ تھیں محفوظ و مامون رہے بلکہ غیر سلطنتوں کی مسلح امداد سے فرانس کے شاہی اقتدار کی بحالی ممکن سمجھتی تھی لوئی شانزدہم باوجود ناخواستہ بیرونی مداخلت کے خلاف رہا لیکن اوس کے چھوٹے بھائی کومٹی ڈی آرٹوا اس اور فرانسیسی مہاجرین نے جو سرحد فرانس پر اقامت گزین تھے اس امر کا اعلان کردیا کہ بادشاہ کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور اپنی مرضی کے خلاف وہ منتخب مجلس شورے کی تجاویز سے اتفاق کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ان لوگوں کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش نہ تھا اسلئے اونھوں نے نظام جاگیری (نیم غلامی) اور شاہی کی حمایت میں تمام تاجداران یورپ سے مدد چاہی وہ حکمراں جسپر ملکہ کو خاص طور پر اعتماد تھا اور جس سے وہ نہایت جوش و خروش سے طالب مدد ہوئی اور وہ حکمراں جسپر مہاجرین کو نہایت اعتماد تھا لیپولڈ تھا جو جوزف ثانی کا بھائی اور جانشین تھا۔ قسمت کا فیصلہ اوس کے ہاتھ میں تھا یہی حکمراں ایسا تھا جس سے مجلس وضع قوانین بالخصوص خائف تھی بہ حیثیت ایمپرا طور کے اور نیز میری انیٹوائی نیٹی کے بھائی ہونے کی وجہ سے شاہ پسندوں کو یقین تھا کہ وہ فرانس کے معاملات میں ضرور مداخلت کریگا۔

باب سوم

۱۷۹۰ء نغایۃ ۱۷۹۲ء

ایمپراطور لیپولڈ

ایمپراطور لیپولڈ جانشین جوزف ثانی کا شاید روسی قطرین کے علاوہ اپنے زمانہ کا سب سے زیادہ قابل و ہوشیار بادشاہ تھا حکمرانی کے فن میں وہ مدت سے تجربہ حاصل کر رہا تھا کیونکہ اپنے باپ ایمپراطور فرنسس آف لورین کی وفات کے بعد ۱۷۶۵ء میں وہ گرانڈ ڈچی آف ٹسکنی کے تخت پر بیٹھا تھا۔ ۱۷۸۰ء تک بلکہ میریا تھریسا کے ہاتھوں میں عنان حکومت رہی اور شہنشاہ جوزف نے بہ حیثیت ایمپراطور تھوڑی بہت حکومت کر لی تھی لیپولڈ اپنے بھائی جوزف کے برخلاف ایام طفولیت سے ہی ایک خود مختار اور غیر ذمہ دار بادشاہ رہا تھا اور اپنی تعلیم سے اوس نے حکمرانی میں اطالوی طرز حکومت میں کمال حاصل کیا تھا۔ ٹسکنی کے طولانی عہد حکومت سے اُس میں وہ خوبیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو ایک خیر خواہ خود سر بادشاہ میں ہوتی ہیں کیونکہ اوس نے نہایت خوبی اور سیاسی قابلیت کے ساتھ اپنی رعایا کے مفاد اور مادی آرام و آسائش کی ترقی میں سرگرم کوشش کی تھی اونکے اصلاحات جوزف کے اصلاحات کی طرح قطعی انقلابی تھے لیکن ایسے نہ تھے کہ جس سے تمام ملک میں بدولی پھیل جائے۔ سپی وڈی ریسی کی مدد سے جو ٹسکوریا کا اسقف تھا اوس نے عوام کو لاتعد پادریوں کی زیر باری سے آزاد کیا اندرونی انتظامات میں بہت سی اصلاحیں کیں خاصکر عدالت میں اوس نے اقتصادی جدید اصولوں کے سمجھنے اور استعمال کرنے میں ایسی ذہانت کا ثبوت دیا کہ اگر اوس کو (کلیائی شہزادہ Physiocratic Prince کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ گرانڈ ڈیوک ٹسکنی کے عہدہ پر بیس سال رہا اور جب اپنے بڑے بھائی جوزف کے جانشین کی حیثیت سے

فروری ۱۷۹۰ء میں ہنگری اور بوہیمیا کے تخت پر بیٹھا تو اوس کو ایک عجیب عالی دماغ مدبر ہونے کی شہرت حاصل تھی۔ نیز اوس سے توقع تھی کہ وہی خاندان آسٹریا کی طاقت کو بحال کریگا۔ اوس نے کراؤن ڈچی آف ٹسکنی اپنے دوسرے بیٹے فرڈیننڈ کو دی اور جو مشکل کام جوزف ثانی نے اوس کے انجام دینے کے لئے چھوڑا تھا اوس کے پورا کرنے میں وہ ہمہ تن مشغول ہوگیا۔

لیپولڈ کی حکمت عملی

لیپولڈ کو معلوم ہوا کہ آسٹریا کی طاقت اندرونی و بیرونی خطرات کے باعث بہت زیادہ نازک ہوگئی تھی اوسنے جوزف ثانی کی بہت سی اصلاحوں کو منسوخ کیا اور اس امر کو محسوس کیا کہ کسی قوم کے یکجا کرنے اور متحد کرنے کے ایک معنی نہیں ہیں۔ ایسی قوموں کے مجموعوں کو یکجا کرنے اور متحد کرنے میں جو مختلف زبانیں بولتے ہوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہوں اور مقامی لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت دور آباد ہوں بہت فرق ہے۔ ٹسکنی میں اوس نے شہروں کی مقامی نیابت کو منسوخ کرکے ٹسکنی کی ایک ریاست قائم کی لیکن وہ جانتا تھا کہ خاندان ہیپس برگ کے موروثی اور منقسم ملک میں ایسی اصلاح ناممکن تھی اور جوزف ایک سعی لاحاصل کر رہا تھا۔ لیپولڈ کا پہلا کام یہ تھا کہ اپنی مملکت کے اون حصوں میں جہاں بے چینی وبلوہ موجود نہ ہو وہاں اوس نے قدیم حالت کو بحال کیا۔ آسٹریا خاص بوہیمیا۔ ملاینز۔ اور ٹائیرول میں لیپولڈ کی مراعات نظر استحسان سے دیکھی گئیں اوس نے جدید محاصلات کو منسوخ کردیا اور جملہ بدنام طریقوں کو بھی ترک کرایا۔ صوبوں کے جداگانہ انضمام کی ضرورت کو اوس نے تسلیم کیا اور متحد کرنے کی بے سود کوشش کا خیال دماغ سے نکال دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مذہبی رواداری کا حکم قائم رکھا جو جوزف کی اصلاحوں میں سب سے مقبول اصلاح تھی اور جن مقامی مجلسوں اور انجمنوں کو اوس نے بحال کیا اوس میں بہت خفیف لیکن قابل قدر اصلاحیں کیں اپنی رعایا کے ایک مشہور گروہ کی وفاداری اور اخلاص کو اپنے لئے مخصوص کرکے اوس نے بلجیم کے باغیوں اور ہنگری کی علانیہ مخالفت پر اپنی توجہ مبذول کی

یہاں پر لیپولڈ کو زیادہ تر میریا تھریسا اور جوزف کی خارجی حکمت عملی سے رک اُٹھانا پڑی کیونکہ یہ مسلمہ تھا کہ بلجیم اور ہنگری کی موجودہ بے چینی اور بلوہ کے باعث اتحاد ثلاثہ اور خصوصاً پروشیا ترکوں سے سخت جنگ ہونے کا خطرہ تھا۔ اوس کی حلیف روسی قطرین اہل سویڈن اور ترکوں سے جنگ میں منہمک ہونے کے علاوہ پولینڈ کے واقعات میں از سرتا پا غرق تھی اور اُسکی مدد کرنے سے بالکل مجبور تھی۔ فرانس بھی دشمن سمجھا جاسکتا تھا کیونکہ وہاں بددلی پھیلی ہوئی تھی۔ اور مجلس شورائے ۱۷۹۱ء کے صلحنامہ کے برقرار رکھنے کے لئے تیار نہ تھی۔ جوزف کی حکمت عملی سے مملکت میں غیر وفاداری کے خیالات پھیلے ہوئے تھے اور اتحاد ثلاثہ علانیہ طور پر مخالف تھا ان واقعات کی بنا پر پروشیا یورپ کی خاص قوت تھی اور آسٹریا کی جانی دشمن تھی لہذا لیپولڈ نے مناسب سمجھا کہ پہلے پروشیا سے سمجھوتے ۱۷۸۹ء کے واقعات نے پروشیا کی حالت کو بہت بہتر بنا دیا تھا۔ تخت ہیویریا کے بارے میں جوزف کے مطالبہ نے فریڈرک ولیم کو شمل فریڈرک اعظم کی مملکت کے شاہزادگان کا اصلی رہنما بنا دیا۔ اتحاد ثلاثہ نے یورپ میں اُسکے امتیاز کو زیادہ نمایاں کر دیا پروشیا کی قدیم حکمت عملی یہ تھی کہ آسٹریا کی دائمی مخالفت قائم رکھے۔ پروشیا کے وزیر ہرتزبرگ نے جوزف کی اُن غلطیوں سے جو خاندان ہیپس برگ کی طاقت کے کمزور کرنے میں اوس سے سرزد ہوئیں پورا فائدہ اُٹھایا۔ اوس نے یہ ضروری سمجھا کہ اوس ترکی صلح سے جسپر دو جوشیلے پروشین ایلچیوں نے ۱۷۹۰ء میں دستخط کئے تھے قطعی منکر ہو جائے لیکن جنگ ترکی کی وجہ سے جو روس اور آسٹریا میں دقتیں پیدا ہوئی تھیں اوس سے وہ خوب فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا تاکہ پولینڈ میں پروشیا کی تدابیر کارگر ہوں اوس کا مدعا یہ تھا کہ تھورن اور ڈینزگ جو پولینڈ کے دو مشہور شہر ہیں پروشیا کو ملجاویں تاکہ پروشیا کا دریائے ویچولا پر پورا قبضہ ہو جائے مشہور مدبر لکیزنی کو وارسا بھیجا گیا اور ۲۹۔ مارچ ۱۷۹۰ء کو اوس نے ایک صلحنامہ پر دستخط کئے جو موانست و اتحاد پر مبنی تھا جسکی رو سے آسٹرین گلیشیا کے عوض میں تھورن اور ڈینزگ پروشیا کو

پروشیا کی حکمت عملی

دیا جانا منظور کیا۔ اور پروشیا نے پولینڈ کے ممالک اور دستور کی حفاظت کی ضمانت کی اور وعدہ کیا کہ اگر پولینڈ پر حملہ کیا گیا تو وہ ۱۸۰۰۰ آدمیوں کی جمعیت سے پولینڈ کی مدد کرے گا گو اس صلح میں یہ ذم کا پہلو تھا کہ اتحادیوں سے کنارہ کشی کیگئی۔ نیز اس سے بدعہدی اور عدم اخلاص ظاہر تھا لیکن فریڈرک ولیم ثانی اور ہرٹزبرگ نے اس کو بہت ہی پسند کیا۔ اون کو اس صلح کی ہرگز جراءت نہوئی لیکن تقسیم اقبل کے شرکا روس اور آسٹریا کی کمزوری اسکی محرک ہوئی پولینڈ کے حاصل کردہ صوبہ جات کی بدامنی اور ترکی اور سویڈن کی لڑائیوں نے روسیوں کو خستہ کردیا تھا۔ آسٹریا کی حالت اس سے بھی زیادہ ردی تھی۔ ترکوں سے لڑائی جاری تھی۔ بلجیم میں شورش پھیلی ہوئی تھی ہنگری میں بھی بے چینی کے آثار تھے۔ مملکت میں اچھی طرح بدنامی ہوچکی تھی۔ اور مجلس شورائے کی اوس جبلی نفرت کی وجہ سے جسکا اظہار اوس نے صلحنامہ ۱۷۹۱ء کے ضمن میں کیا ہے فرانس کی اعانت قطعی امید موہوم تھی۔ یہ سب باتیں اس امر کا پیش خیمہ تھیں کہ جلد خاندان ہیپس برگ کو زوال ہوکر خاندان ہوہنزولن کا عروج ہو۔ ترکوں اور اہل بلجیم اور مملکت کے ماتحت حکمرانوں اور اہل ہنگری کی جو حوصلہ افزائیاں پروشیا نے آسٹریا کے خلاف کی ہیں اون کا ذکر ہوچکا ہے۔ گولٹز پروشین سفیر متعینۂ پیرس کی دانائی قابل تعریف ہے اوس نے مجلس شورائے کے انتہا پسند رہنماؤں خصوصاً بیشن سے آسٹریا کے خلاف سازش کی اور میری اینٹوانیٹی کے بدنام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور اس امر کی کوشش بلیغ کی کہ وہ فرانس کے نقطۂ خیال سے غدار عورت سمجھی جائے۔

لیپولڈ کی حکمت عملی اگر جوزف کا جانشین لیپولڈ سے کم قابلیت کا شخص ہوتا تو ضرور پروشیا کی تدابیر کارگر ہو جاتیں لیکن میکاویلی کے وطن میں اوس نے ایک چہارم صدی بھر آنکھیں بند کرکے حکومت نہیں کی تھی وہ فوراً فریڈرک اور ہرٹزبرگ کی تدابیر کو شکست دینے میں مصروف ہوگیا مصالحت کی دانشمندانہ تدابیر سے اوس نے موروثی ممالک کے

قلوب کو اپنے ہاتھ میں لیلیا اور قبل اس کے کہ وہ بلجیم اور ہنگری کی طرف متوجہ ہو اوس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اعلےٰ سیاست سے یورپ میں وہ اپنا اقتدار قائم کرے گا اوس نے فوراً تاڑ لیا کہ پروشیا کی طاقت کا راز اس امر میں پوشیدہ تھا کہ اتحاد ثلاثہ کی حمایت اوس کو حاصل تھی اوس کی مالی حالت ایسی نتھی کہ بغیر انگلستان اور ہولینڈ کی عملی اعانت کے وہ جنگ کرنے کی جراءت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ فرانس سے مدد کی توقع کرنا بیکار ہے اس لئے وہ فوراً انگریزوں سے اعانت کا طالب ہوا اُس نے صاف کہدیا کہ وہ اپنے بھائی کی طرح روسیوں کا طرفدار نہیں ہے اور نہ وہ حکومت عثمانیہ کی تقسیم کی تدابیر کا موئید ہے اوس نے اس امر کا بھی اشارہ کیا کہ وہ بلجیم کے دوبارہ فتح کرنے کے ارادہ سے باز رہیگا۔ مزید براں اگر اوس کو مدد ملی تو وہ بلجیم کو فرانس کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ پٹ نے ان امور کے مہتم بالشان ہونے پر غور کیا پولینڈ کے واقعات سے وہ متاثر نہ ہوا لیکن اوسکو اس امر پر خاص توجہ تھی کہ فرانس کے قبضے میں بلجیم نہ آنے پائے اس لئے جب پروشیا نے سلیشیا میں ایک زبردست فوج کو تیاری کا حکم دیدیا اور ہرٹزبرگ کے توسط سے آسٹریا سے مطالبہ کیا کہ وہ ترکوں سے التوائے جنگ کرلے اور گلیشیا پولینڈ کے حوالے کردے تو لیپولڈ کو یقین ہوگیا کہ پروشیا نے اتحاد ثلاثہ کی ہم آہنگی کو قطع کر دیا ہے پس بجائے اس کے کہ وہ اعلےٰ پیمانے پر فوجی تیاریاں کرتا اوس نے ایک کانفرنس منعقد کی جانے کی درخواست کی۔

کانفرنس گریشینبک جون ۱۷۹۰ء

شاہ بوہیمیا اور ہنگری شاہ پروشیا کی عادت سے خوب واقف تھا نیز اوس کو پروشیا کے امراء وزراء کی شائستوں سے بھی کماحقہ آگاہی تھی اوس کو علم تھا کہ ہرٹزبرگ ہی آسٹریا کا اصلی دشمن تھا اور وکیم متلون مزاج تھا وہ اپنے متعلق جانتا تھا کہ اوس کی طاقت کا راز سیاسی چالیں تھیں نہ کہ جنگ ۲۶ جون کو دو آسٹریڈی سفیر روئس اور سپلیین گریشینبنگ میں جو پروشیا کی فوج کے مرکز میں تھا۔

پہنچے اور اونھوں نے ایک کانفرنس منعقد ہونے کی درخواست کی۔ گو پروشیا اس تحریک سے ناخوش تھا لیکن اتحاد ثلاثہ نے تائید کی اور ایک باضابطہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہرٹزبرگ اور لکیزنی سفیر پروشیا رونٹس اور سیاہ [illegible] سفیر آسٹریا آیورث سفیر انگلستان ریڈن سفیر ہولینڈ اور جبیلوسکی سفیر پولینڈ شریک ہوئے اس اجتماع کے انجام کار سے لیپولڈ کی سیاسی قابلیت کا اندازہ ہوسکتا ہے جبکہ ہرٹزبرگ نے جملہ سفیروں کے سامنے پروشیا کے مطالبات مکمل طور پر پیش کئے تو جبیلوسکی نے اپنے اس اعلان سے پروشیا کے سفیر کو حیرت میں ڈالدیا کہ تھورن اور ڈینزبرگ دینے کے لئے پولینڈ ہرگز تیار نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انگلینڈ اور ہولینڈ کے سفیروں نے توازن طاقت کے قائم رکھنے کا مسئلہ پیش کرکے بیان کیا کہ پروشیا کی ملک گیری کی تجاویز سے اون کو ہرگز اتفاق نہیں ہرٹزبرگ اور کاسٹرکی حکمت عملی کو جس سے وہ پروشیا اور آسٹریا کی رقابت کو دائمی بنانے کی کوشش کررہے تھے شکست فاش ہوئی۔ لیپولڈ بہت ہوشیار تھا اوس نے یہ خدمت وزرا کے سپرد نہیں کی بلکہ شاہ پروشیا اور اس کے خاص وزرا لیکینوی اور بشموورڈر سے براہ راست خط وکتابت کی اوس نے بحث کی کہ دو بڑی جرمن ریاستوں کے حقوق بلحاظ پولینڈ اور فرانس ایک ہی ہیں اور ۲۷- جولائی ۱۷۹۰ء کو معاہدات ریچنبیک پر دستخط ہوئے جسکی رو سے آسٹریا نے وعدہ کیا کہ ترکوں سے جنگ ملتوی ہوجائیگی اور اتحاد ثلاثہ کے توسط سے جلد صلح ہوجائے گی اور اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے ضمانت کی کہ وہ بلجیم میں آسٹروی اقتدار کو بحال کرائینگی یہ پوشیدہ طور پر معاہدہ ہوا کہ پروشیا ہنگری اور بلجیم میں بدولی نہیں پھیلائیگا اور نیز شاہی تخت کے لئے لیپولڈ کی تائید کریگا اس سیاسی فتح نے صرف پروشیا کی عملی مخالفت کا انسداد نہیں کیا بلکہ لیپولڈ کی فضیلت فریڈرک ولیم کے کمزور دماغ میں قائم ہوگئی اور انجام کار مئی ۱۷۹۱ء میں اوس کو عہدہ سے معزول ہونا پڑا اور ہرٹزبرگ بھی جو آسٹریا کا جانی دشمن تھا پروشیا کی وزارت خارجہ سے برطرف کردیا گیا۔

لیپولڈ اور ترکی

معاہدات ریچنبیگ سے یہ نتیجہ مترتب ہوا کہ آسٹریا اور ترکوں

کے درمیان اعلان ہوگیا۔ لیپولڈ جنگ کے ہرگز موافق نہ تھا اور جوزف کی طرح روسی قطرین کی ملک گیری کی تائید کرنا اوس نے حماقت سمجھا۔ نیز ترکوں کے ملک کا حصہ بخرہ ناممکن تھا اور اوس موقع پر یہ کسی طرح مناسب بھی نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اوس نے ترکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور نوڈن کی ماتحتی میں بوہیمیا سے بڑی تعداد میں افواج واپس بلا لیں تاکہ رچیبیگ میں اوس کو تقویت ہو۔ نوڈن کی روانگی کے بعد پرنس کوبرگ کا تقرر اسکی جگہ پر ہوا۔ اس کے بعد اوس نے آرسوڈا پر جس میں ایک بھی اس کا محمد ہوا قبضہ کرلیا۔ گرگیوا کا محاصرہ کرلیا لیکن ۸۔ جولائی ۱۷۹۰ء کو اوس کو اپنے خاص کیمپ میں بعد جنگ عظیم شکست فاحش ہوئی۔ کلرفیٹ کی ظفریابی اور جنرل ڈی ونس کی تسخیر الزبیٹن سے اس شکست کی البتہ کچھ تلافی ہوئی ان واقعات کی بنا پر لیپولڈ نے گرگیوا پر ۱۹ ستمبر کو ۹ ماہ کے لئے التوائے جنگ منظور کرنا بہت غنیمت سمجھا تھوڑے عرصہ میں سسٹووا میں آسٹریا اور ترکی سفیروں کی ایک کانگریس منعقد ہوئی جس میں مصالحت کرانے والی طاقتوں کے نمایندے بھی شریک ہوئے جیساکہ کنو پنشن آف ریچنبیگ میں طے ہوا تھا کئی ماہ تک اجلاس ہوتے رہے لیپولڈ اس امر پر مصر تھا کہ ٹرکی اسووا قدیم اور کروشیا کا ایک ضلع آسٹریا کے حوالہ کرے تاکہ ان سے دریائے ڈینوب اور دریائے انا آسٹریا کی حد فاصل بن جائیں شروع میں پروشیا نے آسٹریا کے حق میں کسی قسم کی حوالگی کی مخالفت کی اور کانگریس ایک موقع پر منتشر بھی ہوگئی لیکن لیپولڈ نے نہایت ہوشیاری سے پروشیا کے سفیر لیکینوی کو اپنی طرف ملالیا اور ۴۔ اگست ۱۷۹۱ء کو صلحنامہ سسٹووا پر حسب خواہش لیپولڈ دستخط کردے گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے خاندان ہیپس برگ خارجی جنگ کے خطرہ سے بالکل مطمئن ہوگیا۔ دوسرا فائدہ جو لیپولڈ نے اس صلح سے حاصل کیا وہ یہ تھا کہ جرمنی میں آسٹریا کی بزرگی پھر قائم ہوگئی = پروشیا کی حمایت کا اب اوس کو یقین تھا چنانچہ لیپولڈ نے رائن تک سفر کیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۱ء کو وہ بالاتفاق اہل روما کا بادشاہ منتخب کیا گیا اور ۴۔ اکتوبر کو وہ فرنکفرٹ

صلحنامہ سسٹووا ۴۔ اگست ۱۷۹۱ء

میں داخل ہوا اور ۹ اکتوبر کو ایمپراطور کی حیثیت سے رسم تاجپوشی ادا کیگئی

لیپولڈ ایمپراطور بنایا گیا

لیکن ایمپراطور ہو جانا ہی اوس کے لئے کافی نہ تھا۔ اوس ملک کو اُن برے اثرات سے پاک کرنا تھا جو جوزف کے طرز عمل سے پیدا ہو گئے تھے اوس کا مقصد تھا کہ ظاہر و باطن شاہزادگان جرمنی کا رہنما بنے اور اُن بزرگیوں کو پھر حاصل کرے جو پروشیا نے انجمن والیان ملک کے ذریعہ سے حاصل کی تھیں۔ جرمن شاہزادے جو الاسا اور لورین اور فریچ کومتی میں حکمران تھے فرانس کی مجلس وضع قوانین کے پیش کردہ معاوضات پر راضی نہ تھے پس لیپولڈ نے اس موقع سے کام نکالنا چاہا۔ لیپولڈ نے ان جرمنی حکمرانوں کے حقوق کی حمایت کا وعدہ کرکے بیان کیا کہ صلحنامۂ ویسٹ فیلیا کی رو سے وہ اُن کی جانب سے مداخلت کرنے پر تیار رہے۔ پس ۱۴ دسمبر ۱۷۹۱ء کو لیپولڈ نے جرمن سلطنت کے سرخیل کی حیثیت سے لوئی شانزدہم کو تحریر کیا کہ وہ مقامات متنازعہ فیہ فرانس کو منتقل نہیں کئے گئے وہ ایمپراطور اور اس کی مملکت کے ماتحت ہیں۔ مملکت کے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ اُن کو کسی غیر سلطنت میں منتقل کرے پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مجلس شوریٰ کے وہ تمام احکام جن کا تعلق مملکت (اسپائر) اور اس کے اراکین سے تھا ناقص العمل اور مسترد ہو گئے اور یہ کہ ہر چیز کو قدیم صورت میں لے آنا چاہیئے۔

لیپولڈ اور ہنگری

بحیثیت ایمپراطور جب فرنکفرٹ میں اوس کی رسم تاجپوشی ادا ہو چکی تو لیپولڈ وائنا واپس ہوا اور ہنگری میں اپنی ولائت کو مستحکم کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا۔ شہنشاہ جوزف کی تجاویز نے مملکت میں اسقدر بددلی پھیلا دی تھی کہ گو اوس نے اون تجاویز سے کلی انحراف کیا اور سینٹ اسٹیفن کو دوبارہ تخت و تاج عطا کیا لیکن مملکت کے دور دراز اقطاع میں شورش فرو نہیں ہوئی امرائے ہنگری نے جوزف کے اس انحراف کلی کو اوس کی کمزوری پر محمول کیا اور اُن دقتوں سے جو پروشیا کی سازشوں اور نیز جنگ ٹرکی سے درپیش تھیں فائدہ اٹھانے کی غرض سے اونھوں نے مزید مراعات کا مطالبہ کیا۔ اہل ہنگری فرانس کے

واقعات سے بہت متاثر تھے اور بہت ممکن ہے کہ جو عرضداشت کہ اونھوں نے لیپولڈ کی خدمت میں پیش کی اُس کے مندرجۂ ذیل جملے پیرس کی جمہوری جماعت نے تیار کئے ہوں انسان اور قوموں کے حقوق کی بنا اور نیز اوس تمدنی معاہدہ کی رو سے جس سے ریاستیں قائم ہوئیں یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ عوام الناس شاہنشاہی اور حکومت کے مصدر ہیں یہ مسئلہ قلم قدرت نے ہمارے دلوں پر نقش کر دیا ہے اور یہ امر ایسا ہے کہ جسکے تسلیم کرانے میں ایک ایسے منصف مزاج بادشاہ کو جیسے کہ حضور خود بدولت ہیں کبھی عذر نہ ہوگا یہ عوام الناس کے ایسے مسلم اور لاینفک حقوق ہیں جنکو کہنگی اور بے توجہی کبھی زائل نہیں کر سکتی ہمارے دستور کی بنا پر رعایا اور بادشاہ دونوں کی ذات میں بادشاہی مضمر ہے اور اس اسلوب سے کہ عوام الناس کو ہر اوس ضروری تدبیر کے اختیار کرنے کا حق ہوگا جس سے حسن معاشرت کی تکمیل اور رعایا کے جان و مال کی حفاظت ہو۔ اسلئے ہم کو یقین ہے کہ بادشاہ ڈائٹ اجلاس کے موقع پر صرف اونھیں مطالبات کو پورا نہیں کریگا جن کا ذکر شاہی فرمان میں ہے بلکہ ہم کو آزادی بخشیگا جسکو اہل بلجیم نے بزور شمشیر حاصل کیا ہے۔ یہ ایک ایسی خطرناک مثال ہوگی جس سے دنیا سبق حاصل کرے گی۔ کہ ایک قوم صرف تلوار ہی کے ذریعہ سے اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتی ہے نہ کہ تابعداری کے ذریعہ سے اور اوس ہنگری کے ڈائٹ جسکو لیپولڈ نے اپنی رسم تاجپوشی کے موقع پر طلب کیا اور جسکا حوالہ اہل پیسٹ نے اپنے مشہور خطبہ میں دیا تھا۔ لوگ بکثرت شریک ہوئے چونکہ میریا تھریسا کی تخت نشینی کے بعد پھر کبھی اس ڈائٹ کا انعقاد نہ ہوا تھا۔ اس لئے یہ اجلاس امرائے ہنگری کے خیال میں کمزوری کی مزید علامت تھی۔ پس اونھوں نے ایک معاہدہ تیار کیا جس کی رو سے بادشاہ ہنگری کی وہی حیثیت ہو جاتی جو پولینڈ کے بادشاہوں کی تھی۔ اپنے اوپر اس قدر اعتماد تھا کہ اونھوں نے یہانتک پیشقدمی کی کہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے ریچنبیگ کی کنونشن میں سفیر تک بھیجے گئے لیپولڈ کا ان مطالبات کے پورا کرنے کا ذرا بھی ارادہ نہ تھا۔

اوس کا مقصد یہ تھا کہ اوس کو وقت مل جائے تاکہ حکمت عملی کے ذریعہ سے وہ اپنی جگہ پر مستحکم ہو جائے اس درمیان میں اوس نے خود ہنگری میں مخالفت پیدا کرنے کی کوشش کی اور اس ضمن میں اوس نے ملک کے دیگر قوم پرستوں کو ہمت دلائی جن میں اہل کروشیا و اہل نباٹ شامل تھے لیکن جب ریجنسبرگ کی کانگریس ختم ہوگئی اور گرگیوا کے التوائے جنگ کی مدت تمام ہوگئی اور اوسکی رسم تاجپوشی بھی ادا ہو چکی اوسوقت لیپولڈ نے ہنگری کی خبر لینی شروع کی۔ اُسنے ۶۰۰۰۰ (ساٹھ ہزار) سپاہیوں کو جو بوہیمیا میں پروشیا کو ڈرانے دھمکانے کے لئے جمع کئے تھے۔ پیسٹ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اور ڈائٹ کو ہدایت کی کہ اُس کی حیثیت بادشاہ ہنگری کی تاجپوشی کی رسم ادا کرنے کے لئے پریسبرگ روانہ ہو۔ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ کسی طرح مجوزہ جدید دستور کو منظور کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ حکم رواداری کے فرمان کے خلاف عمل کرنے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کر سکتا ہے۔ اور نیز یہ کہ وہ اپنے جد چارلس ششم اور اپنی ماں میریا تھریسا کے قدم بقدم چلے گا۔

لیپولڈ بحیثیت بادشاہ ہنگری - ۱۵- نومبر ۱۷۹۰ء

ہنگری کے امرا لیپولڈ کے استقلال اور فوج کشی سے مرعوب ہوگئے اور ایمپراطور نے پرنس ایسٹر ہنری متوفی کی جگہ اپنے چوتھے بیٹے آرچ ڈیوک لیپولڈ کو ہنگری کا پلیٹائن بنایا اور اس کے ذریعہ سے ۱۵- نومبر کو اوس نے موعودہ شرائط پر سینٹ اسٹیفن کے تخت کو حاصل کیا اپنی مستقل مزاجی سے لیپولڈ نے یہ فتح بھی حاصل کی اور اب اوس نے ایک باموقع رعایت کے ذریعہ سے شہرت و ناموری حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک اصول پیش کیا کہ آیندہ سے ہر بادشاہ کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ تخت نشینی کے چھ ماہ کے اندر رسم تاجپوشی ادا کرے اس رعایت کا نہایت جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ کیونکہ اس سے جوزف دوم کے طرز عمل کی تجدید ناممکن ہوگئی تھی۔ ڈائٹ نے شہنشاہ کی خدمت میں حسب معمول ایک لاکھ فلورنس کے بجائے دو لاکھ پچیس ہزار فلورنس پیش کئے اور امرا کی بے تعلقی شکریہ و پرجوش تعریف

کی صورت میں تبدیل ہوگئی۔ پلیبیٹ کے ادنی طبقہ کے لوگوں کے مطالبات نامنظور کئے گئے اور انقلاب فرانس کی ہم آہنگی کا دور ختم ہوا اور ہنگری کے امرا جو لیپولڈ سے بہت خوش ہوگئے تھے جمہور کے جذبات کی حمایت سے قطعی علیحدہ ہوگئے۔ ہنگری میں لیپولڈ کو جو دقتیں پیش آئیں وہ ان دقتوں کے مقابلہ میں جو بلجیم میں پیدا ہوگئی تھیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ لیکن اس قطعہ ملک میں زمانہ ہی نے خاندان ہیبس برگ کے حق میں بہت کارسازی کی تھی اور جیسا کہ کانگرس ریجنبیگ نے طے کیا تھا اکتوبر میں نمایندوں کی مجلس ہیگ میں منعقد ہوئی اور اس وقت واقعات نے کچھ اور ہی صورت اختیار کرلی تھی۔ ۱۷۸۹ء میں بلجیم کے باغیوں کی فتح کے بعد ہی اندرونی بے چینی شروع ہوگئی جس کا جدید دستور کے اعلان کے ساتھ آغاز ہوا اور وان ڈرنوٹ اسٹیٹیس اور وان کٹس

بلجیم میں فرقہ بندیاں

میں پہلے پہل باہمی اختلاف پیدا ہوا۔ موخرالذکر کے انقلاب فرانس کی کامیابی سے خیالات بہت بلند ہوگئے تھے وہ ایک جمہوری دستور کی حمایت کرتا تھا۔ اور مقامی مجلسوں کے لئے طریقۂ انتخاب کو پسند کرتا تھا لیکن اسٹیٹیس اس کے سخت خلاف تھا وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ قدیم طریقے دوبارہ جاری کئے جائیں اور بجائے اس کے کہ مرکزی گورنمنٹ خاندان ہیبس برگ کے ہاتھ میں رہے وہ منتخب شدہ مجلس شوریٰ کے اثر میں رہے تعجب ہے کہ جمہوری جذبات بالکل اوس کے منافی تھے جو فرانس میں ظاہر ہوئے پادریوں کے اثر سے اہل بلجیم اور خصوصاً اہل برسلز کو یقین دلایا گیا کہ فرقہ وان کسٹ مرتد ہے۔ جمہور پسندوں پر کوچہ و بازار میں حملے کئے گئے اور ان کے ساتھ برابر تاؤ کیا گیا۔ نیز ان کو مقید کیا گیا۔ وان ڈرنوٹ اور اس کے پیروکاروں نے اونکو حق حقوق سے محروم کردیا اور متعدد بغاوت دبلووں کے بعد دونک اپریل ۱۷۹۰ء میں فرانس کو بھاگ گیا۔

انھی واقعات کے سبب بلجیم کی سلطنت جمہور پر نہایت کمزور ہوگئی

کیونکہ ملک کے اکثر لائق افراد اوس جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ جس نے انقلاب سلطنت کے زمانہ میں بڑا جوش و خروش دکھایا تھا۔ (یعنی انقلاب سلطنت کے واقعات میں بڑی سرگرمی سے کام کیا تھا) لیکن ان واقعات کا اثر اس سے بدرجہا زیادہ دیگر ممالک پر پڑا چنانچہ ملک فرانس کی مجلس قومی بہی خواہان جمہور پر یہ ظلم و جفا دیکھ کر نہایت متاثر اور متحیر ہوئی اور اس کا نامی کارکن لیفٹ (یہ حال دیکھ کر) سخت پریشان اور متردد ہو گیا اور اسی وجہ سے اصل سر برآوردہ لوگ ملک بلجیم سے کنارہ کش ہو گئے مگر اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز ایک شخص مسمی وین درلوٹ کی حرکت تھی جس نے بلجیم کے بہادر افسر وین درش کے ساتھ برا سلوک کیا یہی وین درش اکتوبر ۱۷۸۹ء کے حملہ میں سیاہ بلجیم کا سردار تھا۔ وین درلوٹ نے اس (غریب) کو برطرف کر کے اس کی جگہ پر شیا کے ایک جرنیل سینفیلڈ کو دیدی اور اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اس پر لشکر بلجیم کی بے ترتیبی اور بدنظمی کا الزام لگا کر اور گرفتار کر کے اینٹورپ میں قید کر دیا۔ اس پر اہل فلینڈر جو اس کے اہل وطن تھے نہایت چیں بجبیں ہوئے فتحمند فریق میں اور بھی زیادہ تفرقہ پیدا ہو گیا اصل دول یعنی امرا و پادری ڈیلوک ڈی زیمبرک کی اشتعالک سے ادھر تو وین درلوٹ کی نئی کامیابی سے اور ادھر بر سیلز (Assemlly) مجلس شوریٰ کے ہمہ گیر اقتدار کے حسد سے برانگیختہ خاطر تھے بات تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں آسٹریا کی فوج نے زیر احکام مارشل بندر کے خود عوام ہی کی مدد سے یہ فائدہ اوٹھایا کہ بآسانی صوبۂ لیمبرگ پر اپنا تسلط کر لیا تھا

کانفرنس بمقام ہیگ اکتوبر ۱۷۹۰ء

کانگرس کے اجلاس کی بابت رائے شن بیک میں فیصلہ ہو چکا تھا چنانچہ اکتوبر ۱۷۹۰ء میں بمقام ہیگ اسکا اجلاس ہوا اس میں آسٹریا کی طرف سے وکیل مطلق ملک کا گرامی قدر اور ماہر بدل کومٹی ڈی میرس ارگنٹو تھا اور یہی شخص شہر پیرس (Paris) میں بھی وکیل رہچکا تھا علاوہ اس کے انگلستان کیطرف سے لارڈ اکلینڈ اور پروشیا کی جانب سے کاؤنٹ کیلاد ر ہالینڈ کی طرف سے دین ڈرسپی جیل نمایندے تھے ایسے موقع پر لیپولڈ نے اب

رائے شن باغ میں اپنی دانشمندانہ سیاسی تدابیر سے فائدے اٹھائے اس سے انگلستان اور ہالینڈ کے سفیروں کو ماننا پڑا کہ نیا بادشاہ شہنشاہ سابق سے بالکل مغائر ہے سفیر پروشیا (Prussia) کو بدوں ہالینڈ و انگلستان کام کے کرنے کی جرارت نہ ہوئی حسب وعدہ لیپولڈ نے اعلان کیا کہ میں ان سب قواعد انتظامی اور اسناد عہد نامجات کو جو میری والدہ گرامی اعلیحضرت میریا تھریسا کے عہد میں ملک بلجیم کے اندر بہ ضمانت انگلستان و ہالینڈ و پروشیا جاری و ساری تھی پھر بدستور قائم کرونگا اور اگر ۲۱ نومبر تک میرے اختیارات کو مان لیا گیا تو میں (ایک سرے سے) سب کو امان دونگا۔ لیکن اراکین بلجیم نے بادشاہ کے اس وعدہ کا کوئی جواب نہ دیا اس پر بادشاہ بھی فوج کشی پر آمادہ ہوگیا اور ۴۵۰۰۰ سپاہی بندر کے ماتحت بمقام لکزمبرگ جمع کر لئے یہ دیکھکر بلجیم نے ہیگ کانفرنس سے التماس کی کہ مدت کو اور بڑھا دیا جائے اور میریا تھریسا کے زمانہ کے نہیں بلکہ چارلس ششم کے عہد کا نظام حکومت پھر جاری کر دیا جائے اس تحریک کی اتحاد ثلاثہ کے نمایندوں نے تائید کی لیکن آسٹریا کے ایلچی نے نامنظور کر دیا۔ آخر کار ۲۱۔ نومبر کو امرائے بلجیم نے شہنشاہ کے فرزند سوم آرچ ڈیوک چارلس کو گرانڈ ڈیوک کے تخت کا وارث قرار دیا لیکن وقت گزر چکا تھا صلح بالرضا کی امید محض بیکار تھی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن بندر سپاہ عظیم کے ساتھ بلجیم میں داخل ہوا اہل بلجیم سال بھر کی مصیبت سے انقلاب سلطنت کے ہاتھوں اس قدر افسردہ خاطر تھے کہ دوبارہ آسٹریا کے زیر حکومت آجانے پر ادھوں نے چون وچرا تک نہ کی شہر کے بعد شہر بدون مقاومت مطیع ہوتا چلا گیا اور دسمبر ۱۷۹۰ء کی دوسری تاریخ بروسیلز بھی تسخیر ہوگیا۔ (بروسیلز کے فتح ہوتے ہی) دین درلوٹ جو اپنے خاص دوستوں کو لے کر بھاگ نکلا اور بلجیم کا تمام ملک نہایت آسانی سے شاہ لیپولڈ کے ہاتھ آگیا بالفاظ دیگر اس بادشاہ نے بلجیم کو اسی قدر آسانی سے دوبارہ حاصل کر لیا جسقدر آسانی سے جوزف نے اسکو اپنے ہاتھوں سے نکل جانے دیا تھا۔ شاہ لیپولڈ کے

لیپولڈ کی فتح بلجیم

تخت نشینی کے بعد رعایا کو اوس جشن کی خوشی میں کچھ آزادیاں بادشاہ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں۔ چنانچہ شاہی سفیر دی مرسی نے ۸- دسمبر کو ان سب آزادیوں کی تصدیق کر کے اپنی رضا مندی کا بھی اظہار کیا لیکن شہنشاہ لیپولڈ نے اس سفیر کی اس تصدیق کو نہ مانا بلکہ اس کے شاہی سفیر ہونے ہی سے انکار کیا کیونکہ بادشاہ کی نیت میں فرق آگیا تھا۔ وہ اپنے لئے ان تمام اختیارات کو حاصل کرنا چاہتا تھا جو اس کی والدہ میریا تھریسا کو آخر عہد حکومت میں حاصل تھے یہ حالت دیکھ کر ان طاقتوں نے (جو بادشاہ اور رعیت کے درمیان مصالحت کرانے میں کوشاں تھیں) اپنی ذمہ داری سے بچنا چاہا بلکہ اونھوں نے رعیت کے لئے مطلوبہ آزادیاں حاصل کرانے سے بھی قطعی انکار کردیا اس انکار پر بادشاہ (دل میں) خوش ہوا کیونکہ اس صورت میں بیرونی مداخلت کا بھی کھٹکا جاتا رہا تھا اور اس طرح بلجیم ہی میں نہیں بلکہ لیج کے حلقۂ مذہبی میں بھی اپنا تسلط کر لیا۔ (اپنے علاقہ میں تو بادشاہت سے مطمئن ہوگیا لیکن غیر ممالک میں بھی اپنا اقتدار ظاہر کرنیکا موقع جلد ہاتھ آگیا) سلطنت کے قرب وجوار کے مقامات نے پروشیا اور جرنیل شلفن کی حرکتوں سے

آسٹریا بمقام لیج

تنگ آکر شہنشاہ لیپولڈ سے فریاد کی یہ موقع اوسکو اپنے اختیارات کے دکھانے کا اچھا ہاتھ آیا مجبوراً شلفن کو اپنا علاقہ خالی کرنا پڑا اور آسٹریا کی فوج نے ۱۳- جنوری ۱۷۹۱ء کو اوس پر قبضہ کر لیا۔ اور اسقفی کے سب حقوق اس علاقہ پر دوبارہ مستحکم ہوگئے۔

روس اور سویڈن

اس زمانہ میں زار ینۂ روس کے دو بڑے دشمن تھے ایک سویڈن اور دوسری ترکی۔ ان دونوں دشمنوں سے ملکہ کو ایک ہی وقت میں مقابلہ کرنا پڑا اور لطف یہ کہ آسٹریا ہی ایک ساتھی باقی رہگیا تھا لیکن وہ بھی لیوپولڈ کی حرکتوں سے دشمن ہو چکا تھا۔ لیوپولڈ جوزف کے طرز عمل کو بالکل چھوڑ چکا تھا۔ رائے شنبک میں اس نے عجیب انتظامات کئے اور اتحاد ثلاثہ کے ساتھ دوستانہ برتاؤ روا رکھا سویڈن کے ساتھ جنگ کرنا آسان نہ تھا کیونکہ شاہ سویڈن اہل ڈنمارک کے حملوں کے خطرہ سے مطمئن ہو کر اور

اپنی دانشمندی کے سبب اپنے امرا کی خطرناک سازشوں کا انتظام کر کے فنلینڈ میں اپنی فوج سے پھر جا ملا اور نہایت سرگرمی سے بحری و بری جنگ کی تیاری کرنے لگا اور بالآخر روس پر حملہ آور ہوا اگرچہ (اپنی ذاتی بہادری سے) وہ خاص سینٹ پیٹرسبرگ کے قریب تک پہنچ گیا لیکن سپاہ کی کمی کے سبب وہ کچھ نہ کر سکا اس کو پورا بھروسا صرف اپنے بیڑے پر تھا لیکن روس کے امیرالبحر شہزادہ ناسوسنجن نے جو اٹھارھویں صدی کا نہایت خوش نصیب سپاہی گزرا ہے اس بیڑے کا محاصرہ کر لیا۔ سویڈن کے بیڑے نے ۲۴۔ جون ۱۷۹۱ء کو اس محاصرہ سے نکل جانے کی کوشش کی لیکن وہ بیکار ثابت ہوئی۔ روسیوں کے دل بڑھ گئے۔ سمجھے کہ دشمن مغلوب ہو گیا ہے جبراً و قہراً اس بیڑے کو ہتھیار ڈال دینے پڑینگے۔ لیکن کچھ ایسا رنگ بدلا کہ ۳۔ جولائی کو اہل سویڈن نے محاصرہ توڑ ڈالا اگرچہ اس کوشش میں ان کی بھی پانچ ہزار جانیں تلف ہوئیں اور چھ روز بعد شاہ سویڈن نے بحری فتح بھی حاصل کی آبنائے سونسکا پر روسیوں کو شکست ہوئی اور تیس جہاز اور چھ سو بند و قیں ضائع ہوئیں اور ۶۰۰۰ آدمی کام آئے۔ مگر باوجود اس فتحیابی کے جو سویڈن کو نصیب ہوئی روس پسپا نہیں ہوا اور نہ سیاسی واقعات میں کوئی فرق آیا زار ینہ کتھرائن نے بغیر کسی طرح کی لجاجت کے یا کسی قسم کے عجز و انکسار کے شاہ سویڈن سے کہلا بھیجا کہ بجائے اس کے کہ تم اپنے ہمسایہ اور پڑوسیوں سے لڑو بہتر یہ ہے کہ فرانس کی طرف متوجہ ہو فرانس کی بابت تو ملکہ اینٹی اونیٹی نے بہت کچھ کہا سنا تھا جس سے اس بہادر بادشاہ پر گہرا اثر ہوا تھا فرانس کے شاہی خاندان پر بہت کچھ تاسف کرتا تھا اور انقلاب سلطنت کے ظلم شدید سے بے حد نفرت کرتا تھا چنانچہ کتھرائن نے جو کچھ کہلا بھیجا اس نے اس کو غور سے سنا اور جانتا تھا کہ رعایا کو روس سے جنگ کرنا پسند بھی نہیں ہے اسلئے

ویلیر اکی صلح ۱۴۔ اگست ۱۷۹۱ء

۱۴ اگست ۱۷۹۱ء کو بمقام ویریلا اوس نے روس کے ساتھ صلح کر لی اور عہدنامہ پر اپنے دستخط کر دیے جسکی رو سے دونوں ملکوں میں وہی ارتباط اور وہی تعلقات پھر بدستور قائم ہو گئے جو جنگ

سے پہلے تھے فریقین کو کوئی ملکی یا مالی فائدہ نہیں ہوا۔
جبکہ کیتھرائن اہل سویڈن کا مقابلہ کر رہی تھی ترکوں کے برخلاف بھی اوس نے خاص قوت سے کوشش کی لیکن ترکوں کے مقابلہ میں لیوپولڈ کے انحراف اور گرگیوو کے التوائے جنگ نے کیتھرائن کی اس کوشش میں بہت کچھ ضعف پیدا کر دیا اب لڑائی کی صورت صرف شہر اسمعیل کا محاصرہ رہگیا جہاں ترکوں نے نہایت جدوجہد سے اس شہر کو دشمن سے بچانا چاہا۔ روسی حملہ آوروں کو بار بار شکست ہوئی اور آخر میں پوٹمکن نے مایوس ہو کر محاصرہ چھوڑ دیا لیکن ایک دوسرا شخص سودارف نامی اس کی جگہ آگیا یہ وہی شخص تھا جس نے ۱۷۸۹ء میں ریمنک کی عظیم الشان فتح یابی سے نام پیدا کیا تھا اور اسی باعث سے اپنے زمانہ کا سب سے بڑا روسی جرنیل مانا جاتا تھا اس شخص میں مردانگی اور جوانمردی ایسی ہی تھی جیسی کہ ترکوں میں پائی جاتی ہے۔ الغرض ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۰ء کو بعد حرب وضرب شدید اور کشت وخون کثیر کے جس میں دس ہزار روسی اور تیس ہزار ترکی مارے گئے شہر اسمعیل پر سخت حملہ کیا گیا۔ دوسرے سال روسی قسطنطنیہ کی طرف بڑھے اور روسی جرنیل زیب تن نے بتاریخ ۹ جولائی ۱۷۹۱ء وزیر اعظم ترکی کو بمقام مٹن شکست دی اس جرنیل کے ماتحت دو نامی افسر سردو اور کٹوزو تھے مگر کیتھرائن کو اس غلبہ کو طول دینے سے فائدہ اٹھانیکی تمنا بھی لیپولڈ کی حکمت عملی کے سبب سب ممالک یورپ سے علیحدہ ہو گئی تھی اور عہدنامہ سسٹوا کی رو سے وہ فوج جو اسنے ترکوں سے لڑنے کے لئے تیار کی تھی وہ بھی اوس کے ہاتھ سے جاتی رہی اس کے علاوہ پولینڈ میں کیتھرائن کی توجہ کی سخت ضرورت تھی چنانچہ ملکہ نے اس بات پر غور کیا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے ہنگامہ کا یورپ پر کیا اثر ہوا وہ یہ چاہتی تھی کہ شاید ان باہمی پیچیدگیوں سے روس کا کوئی فائدہ نکل آئے اسی خیال سے مقام جاسی پر اوس نے ۹۔ جنوری ۱۷۹۲ء کو ایک عہدنامہ ترکوں کے ساتھ کیا جس کی رو سے روس کے پاس صرف اوزیکوف اور دریائے بگ اور نیسٹر کا درمیانی حصہ رہگیا اس کا

صورت شہر اسمعیل کی تسخیر ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۰ء

صلح نامہ جاسی ۹۔ جنوری ۱۷۹۲ء

نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے جو سلطنت عثمانیہ سے جنگ کی تدابیر سوچ رکھی تھیں وہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگئیں اور چند جلے علاقہ دریائے ڈینوب کے متعلق ہوشیاری سے عہدنامۂ جاسی میں شامل کئے گئے اور یہ نئے جلے آیندہ کی لڑائیوں کا بہانہ ہو گئے۔ شہنشاہ لیپولڈ کی حکمت عملی کو ایسی کامیابی ہوئی کہ اسکے سبب یورپ کی سلطنتوں کی حالت بدل گئی اور ان کا آپس میں برتاؤ بھی کچھ اور ہوگیا۔ ۱۷۹۱ء میں لیپولڈ نہ صرف اپنے علاقہ میں بادشاہ تھا بلکہ وہ ایک بڑی سلطنت کا اصلی اور مستند نمایندہ بن چکا تھا۔ آسٹریا کے خلاف جو مجموعی سازش تھی اس کا قلع و قمع کر دیا اور اتحاد ثلاثہ کے استحکام کو خاک میں ملا دیا۔ انگلستان جورف ثانی کی نسبت لیپولڈ کی طرف بدرجہا زیادہ مائل تھا اور شاہ پروشیا فریڈرک ولیم ثانی بھی اس کا دوست تھا دشمن نہ تھا ۱۷۹۱ء میں شاہ لیپولڈ موقع پاکر فرانس کی طرف جھک پڑا تاکہ وہاں سے جو کچھ ہو سکے آسٹریا کے لئے حاصل کرے جب سے مجلس وضع قوانین نے عنان سلطنت کو ہاتھ میں لیا تھا فرانس کا اقتدار ملکی امور خارجہ میں بالکل جاتا رہا تھا لیکن اس کا الزام فرانس کے وزیروں کے سر رکھا گیا۔ لیپولڈ جانتا تھا کہ اگر عوام کو فتح ہوگئی تو پھر پہلے کی طرح آسٹریا کی مخالفت کیجائے گی۔ اور ۱۷۵۶ء کا عہدنامہ غتر بود ہو جائیگا وہ خود یہ چاہتا تھا کہ شاہ فرانس کی طرفداری کرے کیونکہ اس میں اس کا ملکی فائدہ بھی تھا اور ذاتی بھی لیکن دو بڑے واقعے فرانس میں ایسے ہوئے جن سے شاہ لیپولڈ کے نزدیک لوئی شانزدہم اور میری انٹوانیٹی کے اختیارات کم ہو گئے ایک تو بیسٹائل کی تسخیر تھی اور دوسرے شاہی خاندان کا پیرس میں چلا جانا تھا مجلس وضع قوانین کے طرز عمل سے باوجود مرابو کی تدبیر کے فرانس میں مداخلت کرنیکا موقع اس کے ہاتھ آگیا۔ مخالفین انقلاب جنھوں نے بادشاہ کے چھوٹے بھائی کامٹی ڈی ارٹوا اس کے ساتھ جلاوطنی اختیار کر لی۔ تھی لیپولڈ سے التجا کی کہ وہ شاہ فرانس کے معاملات میں مدد دے مجلس وضع قوانین کے ہاتھوں فرانس کے ہر محکمۂ حکومت کے بے ترتیب کئے جانے کا جو نتیجہ ہونا تھا وہی ہوا اور ۱۷۹۱ء کے ابتدا ہی میں اس کا اثر ظاہر ہونے لگا

لیپولڈ کی حالت

ہر چند بوئلے نے اہل سویڈن کے چند باغیوں کو بمقام نین سی ۱۷۹۰ء میں عبرت انگیز سزا دیکر لشکر میں انتظام جاری کرنا چاہا لیکن اس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں سبب یہ تھا کہ سپاہی بددل ہوگئے تھے اور اکثر فوجی افسر بھی شدت سے بادشاہ کی خیرخواہی کا دم بھرتے تھے پیڑے کی حالت زیادہ خراب تھی ادھر کلیسا کے ملکی نظام اساسی نے مخالفت پیدا کرادی تھی اور عوام الناس میں کارکنان ملکی کے درمیان رخنہ ڈالدیا تھا۔ فرانس کے ہر حصہ میں لوگوں کو عجیب بے چینی ہوگئی تھی اور اسی سبب سے ایک جماعت ایسی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جو منتخب مجلس شوری کے کاموں پر اعتراض کیا کرتی تھی اس جماعت کے دیہات کے لوگوں پر خاص اثر حاصل تھا۔ مسیحی مذہب کی املاک جو ضبط ہوگئی تھی اور اس کی ضمانت کے لئے جو (نوٹ) جاری کئے گئے تھے اُن سے کثرت بظاہر دولت کی معلوم ہوتی تھی لیکن دراصل تمام کاروبار تجارت غیر محفوظ ہوگیا تھا زمانہ قدیم میں حکومت ملکی کا یہ انتظام تھا کہ ملک کو صوبوں میں تقسیم کیا جاتا تھا لیکن بجائے صوبوں کے اب محکمے وضع کئے گئے تھے اور ان محکموں میں ایسے نابلد اور ناتجربہ کار آدمی رکھدیے تھے کہ اُن کو بے امنی اور ہل چل کے زمانہ میں مشکلوں کا سامنا کرنیکا شعور تک نہ تھا۔ بادشاہ کے اقتدار بڑھ جانیکا خوف ہر منتخب مجلس شوری کو کھائے جاتا تھا اور اسی سبب سے اونھوں نے دستور حکومت میں بڑی کارستانیاں کیں لیکن انتظام ایسا بگڑا کہ عاملانہ طاقت کو اس قدر جکڑ دیا کہ عمدہ حکومت کی بیخ کنی ہوگئی۔ گورنمنٹ کی بیخ کنی ہوتے ہی اراکین مجلس وضع قوانین اپنے مصنوعی حقوق انسان اور اصول انتخاب حاصل کرنے کے اشتیاق میں ایسے مشغول ہوئے کہ قانون اور ضابطہ کو جاری اور برقرار رکھنے کی شدید ضرورت تک کو بھول گئے۔ مرابو نے اپنی دانشمندی سے یہ معلوم کرلیا تھا کہ بغاوتوں کی شدت سے اور فتنہ و فساد کے زور شور سے فرانس بربادی کے کنارہ آلگا ہے چنانچہ بادشاہ سے جو اُسنے خود مراسلت کی تھی اس میں اسنے صاف الفاظ میں کہدیا تھا کہ بادشاہ کو فوری طاقت کا استعمال نہایت ضروری ہے اور نیز یہ بھی صلاح دی کہ آپ پیرس کو خیرباد کہکر صلح پسند لوگوں

کو جمع کیجئے کیونکہ ایسی عدم حکومت سے خانہ جنگی کہیں بہتر ہے انجام کار رعیت کے وہی حقوق قائم رہیں گے جن کو بادشاہ منظور کریگا۔ البتہ بادشاہ کو اتنا ماننا پڑے گا کہ رعیت کو بھی قانون بنانے اور اپنے نمایندوں کے ذریعہ سے محصولوں کے لگانے کا اختیار رہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتلا دینا چاہیئے کہ رعیت کی خوشنودی انتظام حکومت کے استحکام اور استقرار پر منحصر ہے میرابو نے پھر یہ عرض کیا کہ دیگر ممالک کو جنگ و جدال کرنے یا امداد کرنے کے لئے بادشاہ ہرگز نہ بلائے اس میں سراسر نقصان ہے بیرونی مداخلت سے قومی جذبات کو اشتعال ناک ہوگی اور اگر یہ شبہہ ہو جائے کہ بادشاہ غیر ملکیوں کا طرفدار ہے تو یاد رکھیے گا کہ اس تخت سلطانی کی شامت آجائے گی اور نیا آئین حکومت قائم ہونے تک ملک میں بڑی کشمکش ہو جائے گی۔ میرابو نے یہ گراں بہا نصیحتیں تو کیں مگر قضا سے بس نہ چل سکا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں

میرابو کی موت

اُس کا انتقال ہوگیا اور وہ کیا مرا گویا سرزمین فرانس سے نہایت عقلمند اور بے مثل مدبر سلطنت جاتا رہا لیکن حق یہ ہے کہ بادشاہ اور ملکہ انٹوئنٹ کو اس غریب کی صلاح پر عمل کرنا منظور نہ تھا بادشاہ کے نزدیک خانہ جنگی نہایت شدید مصیبت تھی اور وہ چاہتا تھا کہ ملک میں کچھ بھی ہو لیکن عذر نہ ہو ملکہ کا یہ حال تھا کہ دل سے یہی چاہتی تھی کہ میرا بھائی شہنشاہ آسٹریا اس وقت میری اور میرے شوہر کی مدد کرے اور اپنے بھائی ہے اس بات کی درخواست بھی کر چکی تھی کلیسا کے ملکی نظام اساسی نے شاہ فرانس کے مذہبی جذبات کو بہت صدمہ پہنچایا ملکہ کو بھی شاہی اقتدار کے گھٹ جانے اور روزانہ اخباروں کی زبان درازی سے یہ معلوم ہوگیا کہ بادشاہت قید خانہ ہے چنانچہ ۱۸ اپریل ۱۷۹۱ء کو جو یہ بدنصیب بادشاہ و ملکہ قیدیوں کی طرح ایسٹر منانے کے لئے سینٹ کلاؤڈ جانے لگے تو اہل پیرس نے انھیں روک لیا۔ اور ۱۸ مئی کو شاہ لیوپولڈ نے جملہ تاجداران یورپ کے نام ایک پیغام بھیجا اور فرانس کے بادشاہ و ملکہ کے تحفظ کی طرف توجہ دلائی اور وہ ہی دن میں وہ خود ٹوئیلرز کے ایک خفیہ جاسوس کامٹی ڈی ڈیوفورٹ

Comte-de-Durfore) نامی سے مانٹا میں ملا اور اُس کے ذریعہ سے شاہ فرانس اور ان کی ملکہ کے پاس اس مضمون کا پیغام بھیجا کہ اب میں آپ کی مدد لفظی بحث کو چھوڑ کر عملی طور پر کروں گا۔ غرض جب ۱۸۔ اپریل کو اہل پیرس نے بادشاہ اور ملکہ کو روک لیا تو اُن کو یہ سوجھی کہ ہم قید ہو چکے لیکن چونکہ قیدی دن میں فرار نہیں ہوتے ہیں اس لئے اگر ہم دن کو بھاگ نکلیں تو کسی کو پتا بھی نہ چلے گا۔ شامت اعمال سمجھو کہ "میرابو" Mirabeau کی متواتر نصیحتوں سے روگردانی کی اور شہنشاہ آسٹریا اور کامٹی ڈی مرسی Comte-de-Mercy کے فشا اور ایما کے خلاف دونوں نے سرحد کی طرف نکل جانے کی ٹھان لی۔ کامٹی ڈی مرسی Comte-de-Mercy شہنشاہ آسٹریا کی طرف سے بیلجیم میں نمایندہ تھا اور اس سبب سے اہل فرانس کے رگ و ریشہ سے اتنا واقف تھا کہ بایدو شاید۔ اب بادشاہ کو پناہ و مدد دینے کی تیاری ہونے لگی۔ شاہ لیوپولڈ نے اسی بہانے سے کہ بلجیم اور لکزمبرگ میں اپنا اور اتحادیوں کا اسقف اعظم اور اسقف آف لیگ کا تسلط جمائے سرحد پر اپنی فوج جمع کی لیکن غرض اس اجتماع سے یہ تھی کہ شاہ فرانس کسی موقع پر مدد کرے اور اسی طرح بے لومیز کے افواج کے افسر اعلےٰ نے بھی اپنے ان سواروں کو شاہ فرانس کے استقبال کے لئے تیار کیا جن پر اُس کو بھروسا تھا۔ ۲۰۔ جولائی ۱۷۹۱ء کو بادشاہ نے اپنے قلم سے تحریر لکھی۔ اس میں مجلس توضیع کی تمام کارروائیوں سے اپنی سخت نفرت اور علیحدگی ظاہر کی اور شب کی تاریکی میں مع اپنے اہل و عیال کے پیرس سے روانہ ہو گیا۔ لیکن یہ لوگ بھاگ کر جاتے کہاں بمقام وارنز پکڑے گئے اور زیر حراست پیرس میں لائے گئے۔

ناظرین یہ واقعہ تاریخ فرانس میں نہایت دردناک ہے اور اس سے بہت بڑے نتیجے پیدا ہوئے لیکن ان کی طرف کیفیتیں بعض اوقات ان نتائج کو ذہن سے دور کر دیتی ہیں۔ بادشاہ کی اس دوڑ دھوپ کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل فرانس کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ بادشاہ فرانس کی نئی آئینی حکومت کا دل سے موید اور مددگار نہیں ہے اب تک تو بات بنی ہوئی تھی عوام کو یہی نہیں

بلکہ سربرآوردگان مجلس دستور کو یہ یقین تھا کہ اگر بادشاہ آئینی حکومت کی پرداخت میں مدد نہیں دیتا ہے نہ سہی لیکن راضی ضرور ہے مگر پیرس سے روانگی کے وقت جو تحریر بادشاہ نے چھوڑی تھی اس سے بادشاہ کے دل کی اصلی کیفیت ثابت ہوگئی اور بنی ہوئی بات بگڑ گئی۔ خیر نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مدبر مجلس دستور اور واضعان دستور جدید مثلاً لاشیپلیر۔ تھورے اور ڈوپورٹ۔ بارنیو۔ لیمتھ کو یہ معلوم ہوگیا کہ معاملہ حد سے گزر گیا۔ مطلب تو بادشاہ کی طاقت کے کم کرنے سے تھا لیکن اس مطلب کی پیروی سے انھوں نے عاملانہ اقتدار کو سخت کمزور کر ڈالا جس سے بادشاہ کی حالت ناقابل برداشت ہوگئی۔ موخرالذکر اشخاص جو میرابو کی وفات کے بعد عوام کے سرگروہ بنے تھے اس بات کو خوب جانتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بادشاہ کی تحریر کو تو نظر انداز کیا اور پیرس سے بھاگ جانے کا الزام صلاح کاروں پر رکھدیا اس خیال سے کہ بادشاہ کو (انھوں نے) صلاح بد سے دھوکے میں ڈالا۔ جیکوبن کلب (Jacolim club) ملک میں نہایت ہی زبردست انجمن تھی اور اس کے ماتحت اور اس کے متعلق اور صوبوں میں دیگر کلب تھے جن کے ذریعے جیکوبن کلب کو عوام کے خیالات پر بڑا تسلط تھا غرض اس کلب نے اس شاہی حمایت کو پسند نہیں کیا۔ چنانچہ جو لوگ شاہی بہی خواہ تھے اور بادشاہ کے اقتدار کے معتقد تھے وہ سب اس کلب سے علیحدہ ہوگئے۔ اور انھوں نے اس کے مقابلہ پر ایک اور کلب بنایا جس کا نام "انجمن آئینی" رکھا اور جو "کلب ۱۷۸۹ء" کے نام سے بھی مشہور ہے اس نئے کلب کے سبب جیکوبن کا زور کچھ عرصہ کے لئے پیرس میں بہت کم ہوگیا۔ لیکن یہ بات پیرس میں کیا بلکہ تمام فرانس میں طبقۂ سوداگران کو پسند آئی اور انھوں نے اپنی وفاداری کی بہت سی تحریریں بادشاہ کی خدمت میں بھیجیں اور انکے فوجی نمایندے اور پیرس کے (قومی محافظ) کو زیر کمان لیفیٹ اس وفاداری کے ثبوت دینے کا موقع بھی ملگیا۔ کارڈے لیر نامی کلب پیرس کے ایک مقنن مسمی ڈانٹن کے زیر اثر تھا۔ یہ شخص میرابو کی طرح حقیقت حال کو تاڑ لینے میں خاص مہارت رکھتا تھا چنانچہ اس کلب کا خیال تھا کہ ایسے معاملہ

پیرس میں قتل عام ۱۷۔ جولائی۔

میں چشم پوشی ناممکن ہے۔ اونھوں نے یہ خیال کیا کہ بادشاہ کی یہ تحریر گویا صاف نئے دستور کے خلاف اعلان جنگ ہے اور پیرس سے (Karnnes) وزیر بھاگ جانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اپنا تخت و تاج پھر حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک سے مدد مانگنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اونھوں نے بادشاہ کو تخت سے اتار لینے کے لئے ایک باقاعدہ عرضداشت تیار کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور اس تجویز کے بڑے محرک دو شخص تھے۔ ایک تو ڈانٹن اور دوسرے بیری سو جو ایک رسالہ نویس اور اخبار کا اڈیٹر تھا۔ یہ شخص بیسٹیلز میں قید ہو چکا تھا اور امریکہ کے جمہوری خیالات اس کے دماغ میں سمائے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کے علاوہ شیم ڈی عارس کے مقام پر ایک جم غفیر نے اس تحریک کی تائید کی اور اس عرضی پر دستخط کئے لیکن لیفیٹ نے مخالفین کے اس گروہ کثیر کو پریشان کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور قومی محافظ نے اس کے حکم سے گولیاں بھی چلائیں۔ کئی آدمی مارے گئے اس سختی سے مطلب یہ تھا کہ صلح جو اور امن پسند جماعت کو تنبیہ کردیا جائے اسکے بعد تخت سے اتارنے والی جماعت کے خلاف بھی ایسی ہی سختی کیگئی۔

کارڈ پلیر انجمن کے سرگروہ ملکی حقوق سے خارج کئے گئے۔ ڈانٹن اور مارات انگلستان کو بھاگ نکلے۔ امن پسند اور صلح جو فریق کامیاب ہوئے۔

حکومت آئینی پر نظر ثانی

دستور کی نظر ثانی ہوئی اور اڈیٹروں کے خلاف اور عوام کی مجلسوں اور کلبوں کے خلاف مجلس قانونی کے حفظ حقوق وغیرہ میں بہت سے جملے بڑھائے گئے لیکن مجلس قانونی کے اس نئے سلوک سے فرانس پر یوں ہی سا اثر ہوا۔ کیونکہ بادشاہ کے بھاگ جانے سے لوگوں کو علی العموم یہ یقین ہوگیا تھا کہ بادشاہ ہماری آزادیوں کا دشمن ہے اور ایسا دغاباز ہے کہ دوسرے ملکوں سے ملکر ہمیں پامال کرنا چاہتا ہے۔ پیرس سے بادشاہ کے بھاگ جانے سے اہل فرانس کو اور یورپ کے بادشاہوں اور مدبروں کو یہ ثابت ہوگیا کہ لوئی شانزدہم پیرس میں ایک قیدی محض ہے اور اس آئین حکومت کا دشمن ہے جو زیر اہتمام ہے۔ پس

وارنس کو فرار ہونے کے نتائج۔

شہنشاہ لیوپولڈ نے بسبب ماری انٹونٹی (Mare-Autoinette) کا بھائی ہونے کے اور مقدس روما کے شہنشاہ ہونے کے اور اصالت خاندان کا حامی سلاطین یورپ میں سربرآوردہ ہونے کے سبب مداخلت کرنے کا عزم بالجزم کرلیا۔ چنانچہ ۶۔ جولائی ۱۷۹۱ء کو ان سے پیوڈاسے اس مضمون کا اظہارنامہ جاری کیا کہ تمام سلاطین یورپ کو چاہیئے کہ شاہ فرانس سے نہایت دلی ہمدردی کریں اور اس کے رنج و بلا میں شریک ہوں اور اس کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھیں۔ اس کو رعیت کے تعرض اور نظربندی سے بچائیں اور فرانس کے کسی قاعدہ اور آئین سلطنت کو مستند نہ سمجھیں سوائے اسکے جسکو بادشاہ نے خود بخوشی منظور کرلیا ہو۔ لیکن شاہ لیوپولڈ کی اس عرض معروض پر انگریزوں نے کچھ توجہ نہ کی کیتھرائن یعنی روس کی ملکہ اور شاہ ہسپانیہ اور سویڈن کے بادشاہوں میں سے کسی نہ کسی سبب سے اور کسی نہ کسی حد تک دل سے لیوپولڈ کے خیالات سے اتفاق کیا اور اس کی رایوں کی تائید کی اور ان پر عمل کرنے کے لئے جبراً مداخلت کی صورتیں سوچی گئیں لیکن لیوپولڈ کو جنگ و جدال منظور نہ تھا۔ تخت نشینی کے دن سے اسکا طریقہ صلح جو اور امن پسند تھا وہ کسی حکمت عملی کا آدمی نہ تھا اور نہ سپاہی تھا۔ لوئی شانزدہم اور اس کے خاندان کی آزادی کے لئے وہ اہل فرانس کو دھمکیوں سے ڈرانا چاہتا تھا اس کو تیغ زنی سے کوئی سروکار نہ تھا پیڈوا کے اظہار کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگست ۱۷۹۱ء میں بمقام ملٹیز شہنشاہ لیوپولڈ اور فریڈرک ولیم ثانی پرشیا کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں فریقین کے وزرا بھی شریک تھے ان کے علاوہ بادشاہ کا بھائی کامٹ ڈی پراونس جو بعد میں لوئی ہژدہم کے لقب سے مشہور اور جو بادشاہ کے پیرس سے بھاگنے کے وقت فرانس سے چلا گیا تھا اور کامٹ ڈی آرٹوئس جو بعد میں چارلس دہم کے نام سے مخاطب ہوا اور جو جولائی ۱۷۹۵ء میں بیلز کی تسخیر کے وقت جلاوطن کیا گیا تھا موجود تھے یہ خود اپنا مطلب بتانے آئے تھے اور لوئی شانزدہم پر نفریں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بادشاہ فرانس نے محض اپنی کمزوری

سے عوام الناس کی خواہشوں کو منظور کر لیا۔ یہ لوگ انقلاب سلطنت کے نتائج کو یک قلم دگرگوں کرنا چاہتے تھے اور سلاطین یورپ کے زور شمشیر کے ذریعہ سے بادشاہان بوربون کو دوبارہ اسی شان و شوکت و اختیار کے ساتھ وارث تخت و تاج کرنا چاہتے تھے لیکن شاہ لیوپولڈ کو بذات خود فرانسیسی شاہزادوں یا بادشاہان بوربن کی کچھ پروا نہ تھی وہ پہلے اپنی بہن ماری انٹونٹی کی سلامتی چاہتا تھا اور بہن ہی کے ذریعہ سے اتحاد فرانس اور آسٹریا کی بقا کا متمنی تھا ۲۷۔ اگست ۱۷۹۱ء کو بلین ٹیز کے اظہارنامہ میں جسپر شہنشاہ آسٹریا اور شاہ فرانس کے دستخط تھے ان دونوں نے ظاہر کیا کہ سلاطین یورپ کو چاہیئے کہ شاہ فرانس کی حالت پر توجہ کریں امید ہے کہ دیگر شاہان یورپ بہ حسن وجوہ لوئی شانزدہم کی مدد کریں گے تاکہ وہ نہایت آزادی سے پھر سرزمین فرانس میں ایسی بادشاہت کی بنیاد ڈالے جس میں بادشاہوں کی حکومت کی بخوبی نگہداشت ہو اور فرانسیسی قوم کی بہبودی بھی شامل ہو۔ اسی لئے ہم نے اپنی فوجیں تیار کر لی ہیں" ان باتوں سے اہل فرانس بہت دق ہوئے۔ مگر بالکل ہراساں نہ ہوئے لیوپولڈ کا ارادہ کھلم کھلا مخالفت کرنے کا نہ تھا اور جب ۱۳ ستمبر ۱۷۹۱ء کو لوئی شانزدہم نے نئے دستور کو من و عن منظور کر لیا تو لیوپولڈ کو بھی جنگ سے بچ جانے کا موقع مل گیا اور فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے بہ کمال سنجیدگی مستعفی ہو گیا جس زمانہ میں کہ اس فتنہ و فساد کی ہل چل میں فرانس کے پہلے دستور کی حقوق عامہ اور نمایندگی عامہ کی بنا پر تیاری کی جا رہی تھی پولینڈ میں بھی ایسا ہی ایک یادگار دستور کا چرچا ہو رہا تھا ۱۷۷۳ء میں پولینڈ کی تقسیم کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس سے اہل پولینڈ کو یہ ظاہر ہو گیا کہ اب ان کی آزادی کی خیریت نہیں چنانچہ انھوں نے اپنے ملک کی اصلاح میں بڑی کوشش کی۔ اور استحکام سلطنت کے لئے انھوں نے فوجی قواعد میں بھی اصلاح کی۔ اب تک فوج کا شلکاروں اور ٹھیکہ داروں (یعنی لگان پر زمین کے جوتنے والوں میں سے بنائی جاتی تھی

دستور حکومت کی تکمیل

پولینڈ کا دستور حکومت ۱۰ مئی ۱۷۹۲ء

لیکن یہ طریقہ یک قلم متروک کر دیا گیا اور بجائے اسکے قومی فوج تیار کی گئی اسی طرح ملک کی آمدنی کا بھی انتظام کیا گیا اور تعلیم کا بھی انتظام فوج ہی کی طرف سے ہوا اور ایک نیا دستور سلطنت بنانے کی کوشش کی گئی چنانچہ ۱۷۸۸ء میں پولینڈ کی مجلس حکومت یعنی ڈائٹ نے اراکین منتخب کئے۔ اس غرض سے کہ ایک نیا دستور بنایا جائے۔ فوج کی تعداد اس قدر بڑھائی گئی کہ ساٹھ ہزار سپاہی فوج میں موجود تھے اور اسی طرح پولینڈ کے خزانوں کو بھی محصولات کے ذریعہ سے مالا مال کر دیا گیا۔ پونی آئی ٹاوسکی، پولینڈ کے بادشاہ کو ۱۷۸۹ء میں احساس قومی نے یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ "میں ایک آزاد قوم کا سردار اور طاقتور بادشاہ ہوں"۔ چنانچہ وہ اسی سبب پروشیا کے بادشاہ سے بطور خود اپنی بادشاہی کے متعلق گفت و شنید کرنے لگا۔ ۱۷۹۰ء میں شاہ پولینڈ نے اپنے ایلچی راے شن باک میں بھیجے تاکہ معاملہ کو مستحکم کریں۔ پولینڈ کے دستور وضع کرنے والی انجمن کا سربرآوردہ کارکن اور رکین رکین کوشٹی تھا۔ یہ شخص نہایت مشہور کیتھلک پادری تھا اس نے کراکو کی جامعہ میں بحیثیت منتظم ہونے کے اچھے اچھے کام کئے تھے۔ اس یونیورسٹی کو اس نے دوبارہ ترتیب دیا تھا۔ پولینڈ کا بحیثیت نائب وزیر اعظم ہونے کے بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے اس نے پولینڈ کے لئے وہ دستور ترتیب دیا تھا جس کو ۳ مئی ۱۷۹۱ء میں وارسا کی ڈائٹ نے منظور کر لیا تھا۔ اس آئین کی شہرت اس وجہ سے ہے کہ اس نے خاص خاص مروجہ قوانین کو نسوخ کیا اور بعض کو قائم رکھا اور بعض نہایت ضروری اور اہم قوانین نافذ کئے۔ مثلاً اس رواج کو ترک کر دیا جسکی رو سے بادشاہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ اس انتخاب کے طریقہ میں بہت فساد اور سخت شورش ہوئی تھی اس کے علاوہ سیکسنی کے شاہی خاندان میں بادشاہت منتقل کر دی۔ حق انکار کو بھی منسوخ کر دیا جسکی وجہ سے ایک ممبر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ خاص صورتوں میں جماعت کثیر کی راے پر غالب آسکتا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے ایک مستقل نظام حکومت کی بنا ڈالی جس کی رو سے قانون سازی کا اختیار بادشاہ کو اور سینیٹ (Senate)

کو اور ایک منتخب شدہ جماعت کو دیا گیا اور عنان حکومت بادشاہ کو اور اسکے چھ وزیروں کے سپرد کی گئی۔ یہ سب وزیر مجلس قانون سازی کے تابع اور اس کے ماتحت رہے۔ ہر شہر کے باشندوں کو یہ اجازت دی گئی کہ اپنے نمایندے انتخاب کر کے ڈوما میں بھیجیں۔ لیکن زرعی غلامی Serfdom کا طریقہ بدستور رہا۔ یہ مرض اس قدر خطرناک نظر آیا کہ اس سیاسی حکیم نے اس طرف توجہ نہ کی۔ صرف یہ کیا کہ اُن قوانین کو منظور کر لیا جن کی رو سے ایک آقا اپنے غلام کی فلاح و بہبود کی غرض سے انتظامات کر سکے۔ اس زمانہ میں فرانس میں جو دستور تیار کیا گیا تھا اُس سے چند حالتوں میں یہ دستور بہتر تھا کیونکہ اگر اس دستور سے انسان کی آزادی مستحکم نہیں تھی۔ تاہم فرانس میں جدید دستور نے قانون ساز جماعت کے ہاتھوں مصلحان ملک کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا تھا فرانس اور پولینڈ کے دستوروں میں یہ فرق ہے کہ فرانس میں عرصہ دراز سے بادشاہ خود مختار تھا اور اس کو ہر طرح کا اختیار حاصل تھا۔ ہر قسم کی طاقت تھی اس دستور کے جاری ہونے کے بعد ہی اہل فرانس کو اپنے بادشاہ کے اختیارات کے بڑھ جانے کا خوف پیدا ہو گیا۔ لیکن اسکے برخلاف پولینڈ میں چونکہ عرصہ سے ہل چل مچ رہی تھی اس لئے وہاں ایک طاقتور اور قومی حاکم کی ضرورت ہونی ظرف یہ ہے کہ دونوں ملک آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے اور غیر ممالک کی مداخلت سے دونوں پر جدا جدا اور بالکل مختلف اثر ہوا۔ غرض یہ کہ دستور فرانس مکمل ہو کر مجلس حکام میں پیش ہوا اور فوراً ہی منظور بھی ہو گیا۔ منظور ہوتے ہی مجلس حکام برخاست ہو گئی اور نئے قواعد کے مطابق مجلس حکام کے بجائے قانون سازی کی ایک مجلس قایم ہوئی۔ رابس پیری کی یہ رائے ہوئی کہ مجلس حکام میں جو نمایندے شریک ہو گئے ہیں وہ دوسری مجلس میں شریک نہ ہوں مئی ۱۷۹۱ء میں بھی ایسی ہی ایک رائے قایم کی گئی تھی۔ چنانچہ نئی مجلس قانون سازی میں بالکل نئے آدمی شریک ہوئے۔ جنھوں نے اپنی ملکی مجلسوں میں باتیں بنانا سیکھ لیا تھا۔ یہ لوگ پیرس کے جیکوبن کلب میں

قانون ساز مجلس

داخل ہو گئے جس کو ام المجالس کہا جائے تو بجا ہے۔ دستور میں مداخلت سے ان لوگوں کو ۱۷۹۱ء میں منع کر دیا گیا تھا اور اُن معاملات کو ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ بادشاہ اور وزیر صرف موجودہ اور مروجہ انتظام ملکی میں دخل دے سکتے تھے۔ لیکن ان کی مداخلت سے کوئی ہرج ہی نہ تھا کیونکہ خود بادشاہ اور اس کے وزیروں کی طاقت برائے نام رہ گئی تھی۔ ان لوگوں کو دو بڑے امور کا سب سے پہلے سامنا کرنا پڑا اور دو مشکل سوال ان کو حل کرنے پڑے۔ ایک تو یہ کہ اوسے ناستکون کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے جنھوں نے اپنے ہی دستور حکومت پر کاربند ہونے کی قسم نہ کھائی ہو اور دوسرے یہ کہ امرا کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ ان دونوں باتوں پر خوب بحث ہوئی اور فصاحت و بلاغت دکھائی گئی۔ کیونکہ ایسے زہاد جنھوں نے قسم کھانے سے انکار کیا تھا وہ مختلف صوبوں کے باشندوں کے سینوں میں مخالفت کی آگ بھڑکا رہے تھے اور انقلاب سلطنت کی تحریک سے انحراف پر آمادہ کر رہے تھے امرا الگ فرانس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے تھے اس فصاحت و بلاغت کا اثر مجلس قانون پر مجلس حکام یا کنونشن کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا اس مجلس قانون میں جتنے نمایندے حاضر تھے وہ سب حب الوطنی کی شیریں کلامی دل سے پسند کرتے تھے اور یہ لوگ زیادہ تر تین بڑے شیریں کلام فصحا ورگنیاڈ وگینس، گوڈانٹ، کی تقریروں سے موثر تھے یہ تینوں گرونڈے کے محکمہ کے دارالخلافہ بوردو کے رہنے والے تھے چنانچہ بعد کو ان کے پیرو، گرونڈین، کے نام سے مشہور ہوئے لیکن یہ خوش بیان مقرر خود بھی ایک نورمن نائب برلیسو نامی کی تقریر سے متاثر ہوئے تھے۔ برلیسو ایک جانباز اہل قلم تھا اور سلطنت جمہوریہ کا سچا دوست تھا چونکہ وہ اخبار نویس رہ چکا تھا اس لئے خود کو ممالک کے امور سیاسی کا ماہر سمجھتا تھا وہ چاہتا تھا کہ فرانس اور آسٹریا کے درمیان لڑائی کرادے۔ اس کو اس بات کا یقین تھا کہ اگر لڑائی ہوئی تو یا تو بادشاہ دل سے انقلاب سلطنت کا موید اور مددگار ہو جائیگا یا کھلم کھلا اس کا مخالف ہو جائیگا۔ اگر اس نے مخالفت کی تو سلطنت جمہوریہ کے طرفدار

اوسے دغاباز اور دشمن کہیں گے۔ اور اس طرح تمام فرانس اس کا مخالف ہو جائیگا اور ایک نہ ایک دن بادشاہ کو نیست و نابود کر دیں گے۔ اور سلطنت جمہوریہ خود بخود قائم ہو جائے گی چنانچہ پہلی بات جو لوئی شانزدہم کو انقلاب سلطنت کا دشمن ٹھیرانے کے لئے کی گئی وہ یہ تھی کہ ایک حکم ان ناستکون کے خلاف جاری کیا گیا۔ جنھوں نے قسم نہیں کھائی تھی۔ چونکہ حکم بادشاہ کی دستخط سے جاری ہوتا ہے اس لئے یہ حکم لوئی کے سامنے پیش کیا گیا لوئی کو ذرا تامل ہوا یا یوں کہیئے کہ اس کے ضمیر نے اس کو اس امر کی اجازت نہ دی لیکن اپنی کمزوری سے اوس نے آخر کار دستخط کر دیئے دوسرا حکم ان امرا کے خلاف جاری کیا گیا جن کے سرگروہ خود بادشاہ کے بھائی تھے۔ بادشاہ کو اس بات کی ہدایت کی گئی کہ شہنشاہ کو اور دریائے رائن کے جرمن سرداروں کو اطلاع دے کہ امرائے مہاجرین کو فوجیں ترتیب دینے سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو انھیں اپنے علاقہ سے نکال دیں۔ اس کے بعد ہی فرانس میں آسٹریا سے جنگ ہونے یا نہ ہونے پر بحث چھڑ گئی اور نہ صرف مجالس قانون میں بلکہ عام محفلوں میں بھی لوگ اسی جنگ کے نشیب و فراز پر گفتگو کرنے لگے پلنیز کے اظہار نامہ سے تمام فوج نے فرانس کے اندرونی معاملات میں مداخلت بیجا محسوس کی اسی پر تمام فوج ناراض ہو گئی اور مہاجرین کی افواج کی پیش قدمیوں سے اور بھی ان کا غصہ بھڑک اٹھا۔ اس فوج کو پرنس ڈی کونڈی نے سرحد فرانس پر بمقام ورنز جمع کیا تھا لوئی شانزدہم کے وزیر مجلس توسیع کے زمانہ میں کمزور ہو رہے تھے۔ لوئی نے ایک لائق و فائق نوجوان کاٹی ڈی ٹورلون کو وزیر جنگ مقرر کیا مارلون مشلب اور محل [illegible] اوس نے لکھا کہ رعایا جنگ کی خواہشمند ہے چنانچہ اس نے اعلان کر دیا کہ الحمد للہ رعایا کی طرح بادشاہ بھی محب وطن ہے اور اگر مذکورۂ بالا معاملات میں بادشاہ کو مطمئن نہیں کیا گیا تو بادشاہ اور اس کی رعایا جنگ پر آمادہ اور تیار ہیں اس اعلان کے بعد اوس نے جنگ کی تیاری شروع کر دی سرحد پر تین بڑی فوجیں

فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کی نوبت

جمع کی گئیں - جو بالترتیب جرنیل روشامبو لکنر اور لیفیٹ کے ماتحت تھیں روشامبو اور لکنر فرانس کے مارشل بنا دئے گئے - اس حکمت عملی سے اس شیر دل وزیر نے برلیسو اور گری انڈمینس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا - اس کو یہ امید تھی کہ اگر جنگ آسٹریا میں کامیابی ہوگئی تو بادشاہ پسند خلائق ہو جائیگا اور اس کا اقتدار حکومت پھر بڑھ جائیگا اور اگر اس لڑائی میں شکست ہوئی تو قوم ناچار اپنے اصلی بادشاہ کی طرف رجوع ہوگی اور اسی کو جابرانہ طاقت اور اقتدار دیدیگی پیرس کے جمہوری فریق کے سرداروں اور رہنماؤں کو ۱۷۹۱ء میں لیفیٹ نے پریشان کر دیا تھا انھوں نے مارلون کی طرح اس معاملہ کی اصلیت کو صاف دیکھا - اسی لئے پوری طاقت سے جنگ کی مخالفت کی - مامن ولمجا اب ان کا جیکوبن کلب ہوگیا تھا - بہت سے نمایندے جو اور صوبوں سے آئے تھے وہ پیرس کے ام المجالس میں شریک ہو گئے - اس طرح عوام کی رائے میں بڑی حد تک ترقی ہوئی - جیکوبن کلب میں جبکہ جنگ پر بحثیں ہو رہی تھیں تو اس وقت کمیٹی میں دو فریق زروندن اور ماؤنٹن کے نام سے بن گئے - برلیسو اور گروندین جو دو شیریں کلام فصحا میں تھے انھوں نے جنگ کی طرفداری میں اپنی اپنی دلیلیں پیش کیں - ان کے برخلاف کئی شخصوں نے شد و مد کے ساتھ مخالفت کی منجملہ ان کے مارٹ نے اور ڈوٹن نے اور ان سب سے زیادہ رابس پیر نے یہ جو مجلس احکام میں اپنی حسن لیاقت سے نہایت ہر دلعزیز بن گیا تھا - اس کی مخالفت کی - موخر الذکر درحقیقت جنگ کا سخت مخالف تھا وہ نازلون کی تجویزوں اور تدبیروں کو سمجھتا تھا اور اس نے اشارے سے بتا دیا تھا کہ یہ جنگ بادشاہ کی طاقت بڑھانے کے لئے محض دربار کی سازش سے پیدا ہوئی ہے - یہ لطیفہ ہے کہ ملکی فساد ذاتی مناقشہ کی صورت میں منتقل ہوگیا اور رابس پیر اور مارات اور ڈانٹن برلیسو و گرینڈ دلنس کے سخت دشمن ہو گئے - اس جنگ کے خاص وجوہات یہ ہیں کہ النساس میں

فرانس اور شہنشاہ کے درمیان جنگ کے اسباب

سلطنت کے شہزادوں اور امرا کے درمیان باہمی حقوق کی بابت جھگڑے پیدا ہو گئے تھے - شاہ لیوپولڈ کے

انتخاب کے زمانہ میں سلطنت کے شہزادوں کے حقوق کو اچھی طرح بتلا دیا گیا تھا اور ۲۶ راپریل ۱۷۹۱ء کو شہزادۂ تھرن اور ٹیکس نے بحیثیت شاہی نائب ہونے کے ڈائٹ کا اجلاس منتخب کیا۔ وہاں ایک طویل بحث ہو کر آخرکار یہ ٹھیرا کہ سلطنت نے ویسٹ فیلیا کے عہدنامہ کو اور اٹھارھویں صدی کے عہدنامہ کو برقرار رکھا جسکو کہ اب فرانس نے توڑ ڈالا تھا۔ اور شہنشاہ سے یہ درخواست کی کہ اس ہل چل کا جلد انسداد کر دیا جاے۔ شہنشاہ لیوپولڈ چونکہ آسٹریا کا بادشاہ تھا اس نے اس صورت کو جو پلنیز میں اختیار کی تھی علاحدہ ہو گیا لیکن بحیثیت شہنشاہ ہونے کے اسے مجبوراً ڈائٹ کا کچا چٹھا شاہ فرانس کو بھیجنا پڑا اور اس نے ایک تحریر جو چانسلر کانٹز نے نہایت پرزور الفاظ میں لکھی تھی مجلس قانون کے سامنے ۳ ردسمبر ۱۷۹۱ء کو پیش کی لیوپولڈ نے بحیثیت شہنشاہ ہونے کے سلطنت کی سرحد کے اُن شہزادوں کی حمایت کی جنھوں نے فرانسیسی امراے مہاجرین کو پناہ دی تھی منجملہ اُن کے ایلیکٹر آرچ بشپ۔ ٹریوس کولون اور مینس کے تھے اور پادری اسپائرس۔ اور ورمس کے تھے۔ یہ ایک نازیبا حرکت تھی۔

۲۹۔ نومبر کو مجلس قانون نے بادشاہ سے یہ خواہش کی کہ شہنشاہ اور ان سرداروں کو یہ لکھا جائے کہ امراے مہاجرین افواج نہ جمع کرنے پائیں۔ بادشاہ نے اپنے جواب میں سرداروں کی طرف سے بات بنائی اور یہ جواب مجلس قانون کے سامنے ۱۴ ردسمبر کو پڑھا گیا۔ لیوپولڈ کے جوابات کو سیاسی کمیٹی کے حوالہ کیا گیا کمیٹی نے ایک رپورٹ لکھی اور اس پر مجلس قانون نے ۲۵۔ جنوری ۱۷۹۲ء کو یہ ارادہ کیا کہ شہنشاہ سے درخواست کی جائے کہ جو کچھ اُس کا خیال فرانس کی بابت ہے اوسے ظاہر کرے اور یہ وعدہ کرے کہ اگر فرانس یکم مارچ ۱۷۹۲ء سے پہلے پہلے اپنا دستور درست کر لے تو اس کی خودمختاری پر کسی قسم کا تعرض نہ کرے گا۔ اگر فرانس اس کے جواب میں بے پروائی کرے یا ناقابل اطمینان جواب دے تو ۱۷۵۶ء کے عہدنامہ کو منسوخ قرار دیدیا جائے اور اس حرکت کو حرکت مخالفانہ تصور کیا جائے

اس مطالبہ کا جواب جسکو کوینز نے لکھا تھا مجلس قانون کے سامنے یکم مارچ کو پڑھا گیا۔ چنانچہ اس میں فرانس کی روش پر اظہار ملامت تھا۔ انقلاب سلطنت پر سخت اعتراض تھا اور جیکوبن پر طوفان بے تمیزی برپا کرنے کی تہمت لگائی گئی تھی نتیجہ اس کا پہلے یہ ہوا کہ ناربون برخاست کیا گیا۔ دی لاسارٹ وزیر خارجہ سرکار کی طرف سے ماخوذ ہوا اور گرونڈین نے وزارت شروع کی۔

شاہ لیوپولڈ نے جو صورت اختیار کی تھی اس کی زیادہ تر حمایت کیگئی مگر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ڈائٹ میں سلطنت کے سرداروں نے فرانس کی اس حرکت سے بہت برا مانا کہ اہل فرانس نے السلس کے قدیمی اختیارات میں بیجا مداخلت کی اور اس حرکت کو بھی بہت برا جانا کہ انھوں نے پناہ دینے کے معاملہ میں ان پر تحکمانہ طریقہ پر مشورہ دیا۔ اس کے علاوہ انھیں یہ خوف ہوا کہ مبادا فرانس کی سی شورش ان کے ملک میں پھیل جائے اور فتنہ و فساد کے خیالات یعنی انسانی حقوق اور ملکی آزادی کے مطالبہ کا برا اثر سلطنت (آسٹریا) میں نہ پہنچ جائے۔ ان تمام صوبجات میں جو دریائے رائن پر واقع ہیں کسان اور مزدور اپنے مالکوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور جنوبی جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں دولت مند سوداگروں نے ملکی معاملات سے علیحدہ ہو جانے کے خلاف سخت اعتراض کیا شروع میں اس کا نتیجہ بہت برا ہوا لیکن اس کا اثر بدد ور تک نہ پہنچا۔ شاہ پرشیا اور شاہ سویڈن کے ذاتی مطالب تھے اور ملکہ کیتھرائن بھی اپنی فکر سے خالی نہ تھی ان سب نے لیوپولڈ کو یہ بتا دیا تھا کہ مجلس قانون کی مخالفت بہادری سے نہ کرنی چاہیئے اس میں ان کے مطالب پوشیدہ تھے کیتھرائن یہ چاہتی تھی کہ آسٹریا اور پرشیا دونوں فرانس سے لڑیں تاکہ اسے پولینڈ والوں کی گوشمالی کا پورا موقع ملے۔ کیونکہ جدید دستور نے پولینڈ میں قوت مدافعت پیدا کرنی شروع کردی تھی فریڈرک ولیم ثانی کو اس بات پر غصہ تھا کہ اہل پیرس نے لوئی شانزدہم کے ساتھ بدسلوکی کرکے اصول سلطنت کی بے حرمتی کی تھی شاہ فرانس کی ملکہ میری انٹونٹی کا گستاؤس سوم بہت مداح تھا اور جواں مردوں کی

طرح اس کا بھی ملکہ کی تعریف میں منہ خشک ہوتا تھا۔ یہ ملکہ کو عجز و انکسار کی حالت سے بچانا چاہتا تھا۔ اصل یہ ہے کہ بادشاہ نے اس طرف اپنا خاص رجحان ظاہر کیا تھا۔ کنجعراس نے چند ایسے فرانسیسی امرا مہاجرین کو جو اس کے دربار تک دور سے آتے تھے نہایت مہربانی اور کرم سے جگہ دی اور فرانسیسی سفیر کو علیحدہ کر دیا۔ انھیں فرانسیسی امرائے مہاجرین سے کچھ مشورہ کرنے کے لئے گسٹاوس فوراً ایسا پہنچا۔ اور فرانسیسی بادشاہ اور اس کے دربار کو لے آنے کے لئے فوراً ایک بڑی یورش کی تیاری کی۔ ۱۲۔ فروری ۱۷۹۲ء کو فریڈرک ولیم ثانی نے شہنشاہ کے ساتھ ایک عہدنامہ کی تکمیل کی جس میں (اوس ٹے) حملہ اور مدافعت غرض دونوں حالتوں میں بدوچاہی ہوئی۔ عہدنامہ کی بدولت فریڈرک کو خود کسی یورش کی بابت فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور لڑائی کے تمام کاروبار انتظام شہنشاہ کے سپرد کر دیئے۔ اس کے علاوہ وہ تمام ضروری انتظامات بھی جو لڑائی سے قبل ہوتے ہیں شہنشاہ کے ذمہ رہے۔ تاکہ وہ اس طرح سے جملہ سیاسی مراحل طے کرے کہ دوسرے ملکوں کی اس مداخلت پر اعتراض کا موقع نہ رہے لیکن یہ تیاریاں ہو رہی تھیں کہ یکم مارچ ۱۷۹۲ء کو اچانک لیوپولڈ کو قضا نے آگھیرا اور اسی دن اس کا آخری اظہارنامہ مجلس وستفالیہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کی موت کا صدمہ عالمگیر ساتھا۔ جس سے جرمنی اور فرانس کو سخت صدمہ پہنچا اور ناقابل تلافی نقصان ہو گیا۔ لیوپولڈ نے تھوڑے عرصہ تک حکومت کی لیکن اس تھوڑے ہی عرصہ میں اس نے اپنے تئیں نہایت قابل اور تبحر بادشاہ ثابت کر دیا۔ جو فی الواقع نہایت ہی خردمند اور ہوشیار تھا۔ اعلیٰ درجے کا خوش انتظام ہونے کے علاوہ وہ پاک طینت اور مستقل مزاج بادشاہ تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا جانشین اور خاندان سیر برگ کے مقبوضات کا مالک شاہ لیوپولڈ کا فرزند اکبر فرانسیس ثانی ہوا۔ یہ ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا جو اس فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہرگز اس قابل نہ تھا کہ لیوپولڈ کی حکمت عملی کو جاری رکھ سکے۔ شہنشاہ لیوپولڈ کی اچانک موت کے صدمہ سے اہل یورپ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ گسٹاوس سوم

گسٹاؤس ثالث کا قتل ۲۹- مارچ ۱۷۹۲ء

شاہ سوئڈن کے قتل کی خبر آئی - بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۷۹۲ء اسٹاکھام سے جب وہ واپس ہو رہا تھا راستہ میں ایک افسر انارکسٹرم نامی نے اوسے گولی ماردی تیرہ دن تک یہ غریب بستر مرگ پر تڑپتا رہا اور آخر کار ۲۹- مارچ کو دنیاوی سلطنت سے دامن جھاڑ کر اوٹھ کھڑا ہوا اور اس کا جانشین اس کا شیر خوار بیٹا گسٹاؤس چہارم ہوا اور سدرمینیا ڈیوک چارلس اس کا ولی مقرر ہوا - اس نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی گسٹاؤس سوم کی حکمت عملی کو دگرگوں کر دیا شاہ فرانس کی ملکہ کے لئے گسٹاؤس سوم سو جان سے تیار تھا لیکن اسکو ملکہ سے مطلق ہمدردی نہ تھی اور اس نے اس پختہ عہد نامہ پر جو روس کے ساتھ ویریلا کے عہد نامہ کے بعد ہوا تھا کچھ توجہ نہ کی اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس نے سوئڈن کو بالکل علیحدہ کر دیا اور وہ اس کے اقتدار کے زمانہ میں بالکل الگ رہا - مارچ ۱۷۹۲ء ڈیموریز کی حکمت عملی میں فرانس کے جو وزیر مجلس دستور میں زرو نڈنیز کے اثر سے برسر وزارت پہنچے تھے ان میں رولینڈ بہت مشہور تھے - رولینڈ جمہور کا سچا دوست تھا سبب یہ تھا کہ اس معاملہ میں وہ اپنی بیوی کا پیرو تھا - یعنی بادشاہ کی مخالفت پر اس کی بیوی نے اوسے آمادہ کر دیا تھا - ڈیموریز ایک تجربہ کار سپاہی اور منتظم شخص تھا - اور امور خارجہ کی وزارت کے لئے ہر طرح موزوں تھا ڈیموریز نے آسٹریا کے ساتھ لڑائی کو فوراً قبول کر لیا اور اس کو کل موجودہ دولتوں سے جدا کرانے میں اپنی پوری طاقت کا اظہار کیا جو اتحاد آسٹریا کے ساتھ ۱۷۵۶ء کے عہد نامہ کے ذریعہ سے ہوا تھا اور جو میری انٹونٹی کی شادی کے سبب خود بخود پختہ ہو گیا تھا - اس کا یہ شخص سخت دشمن تھا اور اس کا پہلا کام یہ تھا کہ اس اتحاد کو درہم برہم کر دے - اس کو پورا یقین تھا کہ پروشیا کو اتحاد سے علیحدہ کرانا کچھ مشکل نہیں - لیکن وہ فریڈرک ولیم ثانی کی حالت اور اس کے رنگ ڈھنگ کو نہ سمجھا - اس بادشاہ کو کسی کام پر آمادہ کرنا مشکل نہ تھا - لیکن آمادہ ہونے کے بعد اوس کو بازر کھنا ایک امر محال تھا - اس کے دربار میں فرانسیسی جماعت جسکا سرگروہ

اوسکا چچا شہزادہ ہنری تھا نہایت مستحکم تھی۔ ہنری کی وزارت میں بھی فرانسیسی جماعت کا نمایندہ ہاگوٹز موجود تھا لیکن برخلاف اس کے لیوپولڈ نے اس کو یہ یقین دلایا تھا کہ لوئی شانزدہم کی حمایت بادشاہی کی حمایت ہے اور برلن کی جرمن جماعت نے یہ ظاہر کیا کہ اگر اس نے آسٹریا کو سلطنت کے حقوق کے تحفظ خود اختیاری کی اجازت دی تو فریڈرک اعظم کی یہ تدبیر کہ پروشیا کو سرآمد جرمنی بنائے خاک میں ملجائے گی۔ چنانچہ فریڈرک ولیم ثانی نے ڈیومویر کی تجاویز پر بے توجہی برتی اور میدان میں اپنے دوست کی کمک کی تیاریاں کرنے لگا بادشاہ کی یہ تجویز تھی کہ فرانسیس ثانی شاہ ہنگری اور بوہیمیا کے خلاف جنگ کرے۔ چنانچہ یہ تجویز ڈیوویزنے ۲۰ اپریل ۱۷۹۲ء کو مجلس قانون کے اراکین کے سامنے پیش کی اور باتفاق آراء منظور ہوئی یہ پیش خیمہ تھا اس جنگ عظیم کا جو غیر مسلسل طریقہ پر بائیس برس تک جاری رہی ۱۷۹۲ء میں افواج کا پہلا مقابلہ ہوا۔ پہلی ہی مڈبھیڑ سے ظاہر ہوگیا کہ فرانسیسی سپاہ کس درجہ بے ترتیب ہے اور مجلس حکام کی تدبیروں سے اور انقلاب سلطنت کی الٹ پھیر سے کیا کیا بدانتظامیاں فوج میں پیدا ہوگئی ہیں یا بلجیم پر حملہ کرنے کے لئے چار فوجیں تیار کی گئیں لیکن فوج کے ایک دستہ پر ایسی دہشت سوار ہوئی کہ اوس نے اپنے ہی جرنیل بی دلن کو مار ڈالا اور خود لیلی کی طرف بھاگ نکلا۔ دیگر جرنلوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ یہاں کا ڈھنگ نرالا ہے اور سپاہی اپنے افسروں سے بدظن اور باغی ہیں اور فوجی سختیوں کی پابندی ان سے نہیں ہوسکتی چنانچہ فوج کی کمزوری کے سبب غنیم پر حملہ کرنا درکنار فرانس کو اپنی جان بچانی پڑی۔ اس واقعہ نے علی الخصوص پیرس کے باشندوں پر گہرا اثر کیا بادشاہ اور ملکہ اور درباریوں پر دغابازی کا ہمیشہ شبہ کیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ غریب ملکہ پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ آسٹریا سے ملگئی تھی اور ان کو لڑائی کے تمام و کمال بھیدوں سے آگاہ کردیا تھا یہ سچ ہے کہ میری انٹونٹی ہمیشہ مصیبت کے وقت آسٹریا کی مدد کی خواہاں رہتی تھی۔ اور لوئی شانزدہم پر بیوی کا پورا پورا قابو تھا۔ اسی موقع پر

آسٹریا کے خلاف فرانس کا اعلان جنگ

اس (لوئی شانزدہم) نے اُن وزراء کو جنھوں نے نامتکوں کی جلاوطنی کی سفارش کے مطابق جو مجلس دستور نے کی تھی قطعی حکم لینے پر اصرار کیا تھا یکقلم موقوف کردیا اور اس وزارت کے نہایت قابل وزیر ڈیموریز کا استعفا منظور کرلیا۔ کیونکہ اس نے ایک نئی وزارت قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔

ٹوئیلریز پر حملہ ۲۰ جون ۱۷۹۲ء

بجم کے حملہ کی ناکامیابی سرحد پر پروشیا کی فوجوں کے اجتماع اور ہر دلعزیز وزیروں کی علیحدگی کی وجہ سے عوام الناس کو بہت رنج پہونچا چنانچہ ان میں سے کچھ لوگ ایک عرضداشت لیکر جمع ہوئے اور مجلس حکام کے کمرہ میں سے یکے بعد دیگرے نکل کر دفعۃً شاہی محل (ٹوئیلریز) میں گھس گئے اور کئی گھنٹہ تک بادشاہ اور ملکہ دونوں کو نہایت سخت وسست کہتے رہے اور بادشاہ کے سر پر آزادی کے نشان کی لال ٹوپی رکھ دی۔ محل پر حملے کے بعد بادشاہ اور رعایا کے درمیان انتہا درجہ کی ناچاقی ہوگئی۔ لوئی شانزدہم کو اس واقعہ کے بعد سخت فکر ہوگئی کہ کسی طرح غیر ممالک کے بادشاہ اس کی امداد کریں۔ جیکوبن کے ذی اثر اراکین نے یہ دیکھکر کہ بادشاہ کی کمزوری کے باعث فرانس کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اُن کو بادشاہ کے تخت سے اتارنے کی فکر دامنگیر ہوئی یہ دیکھ کر لیفیٹ بلا اجازت فوج سے علیحدہ ہوگیا اور پیرس کی فوج کا ایک دستہ موسومہ نیشنل گارڈ (قومی محافظ) کی امداد چاہی۔ لیکن بادشاہ نے لیفیٹ کی شنوائی نہ کی اس کی امداد کو منظور نہ کیا۔ اب وہ بالکل بے یار و مددگار تھا اور کوئی شخص اُسکی امداد کے لئے آمادہ نہ تھا۔ شاہی محل کے اس حملہ کی خبر ۲۰ جون کو ہوا تھا۔ اتحادی ممالک میں بھی پہونچ گئی اور اوسنے وہاں کے بادشاہوں کو فوری امداد پر آمادہ کردیا۔

شہنشاہ فرانسس دوم ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء

فرانسیس ثانی جسکی تاجپوشی بمقام فرینکفرٹ ۱۴ جولائی ۱۷۹۲ء کو ہوئی تھی۔ اپنی پھوپی کی امداد کو آنا چاہتا تھا۔ لیکن اتحادی طاقتوں کی حالت اب بدل چکی تھی بجائے اس کے کہ آسٹریا کا تجربہ کار بادشاہ لیوپولڈ پروشیا کی رہنمائی کرے۔ اب عنان راہ ہدایت فریڈرک ولیم ثانی شاہ پروشیا کے ہاتھ میں تھی جو آسٹریا کے نوعمر

بادشاہ فرانسیس کا ہادی اور رہنما تھا چنانچہ انتظام کیا گیا کہ اہل پروشیا آسٹریا کی فوج کے ایک دستہ کی امداد سے ملک شیم پن پر حملہ کریں۔ اور اس لشکر کے یسار پر آسٹرڈی افواج ہوں اور یمین پر مہاجرین کی افواج ہوں اور نصف راہ طے کرنے کے بعد آسٹریا کا ایک دستہ یسار میں شامل ہو جائے اور اسی وقت آسٹریا کا ایک لشکر زیر کمان البوٹ، نیدرلینڈ سے لیلی کے حملہ کے لئے روانہ ہو۔ پروشیا کی مرکزی فوج کا کمانڈر ڈیوک آف برنزوک مقرر ہوا جس نے ایک مہاجر ایم ڈی لیمن کا لکھا ہوا اعلان شایع کیا۔ جس میں کاؤنٹ فرسن نے جابجا درشت الفاظ بھر دیے تھے اور جسکا مطلب یہ تھا کہ اہل پیرس بادشاہ کی سلامتی کے ذمہ دار ہیں اور مشرطیہ فرانسیسیوں سے ان کی بغاوت کا خوب بدلہ لیا جائے گا۔

نیدرلینڈ پر فوج کشی ۱۰ اگست ۱۷۹۲ء

برنزوک کے اس اعلان نے اہل فرانس کو غم و غصہ سے نہایت بے چین کر دیا حب الوطنی کا جوش انتہا کو پہنچ گیا۔ ملک فرانس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور ہزاروں آدمی خوشی خوشی فوج میں داخل ہونے لگے۔ اہل پروشیا کی سختیوں نے مقاومت کا قومی جوش بڑھا دیا۔ لیکن موجودہ حکمراں کے ہوتے ہوئے کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے بادشاہ کے وہ اختیارات جن کی مدد سے وہ قوت مقاومت کو کمزور کر سکتا تھا سلب کر لئے گئے۔ اس بات کو جمہور کے اہل الرائے اشخاص پہلے سے سمجھ چکے تھے اور ۲۰ جون ۱۷۹۲ء ہی سے وہ پوری تیاری کے ساتھ بغاوت کا جھنڈا بلند کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انھوں نے مارسیلز مجاہدین کی آمد کا انتظار کیا۔ یہ مجاہد گاتے بجاتے شہر میں داخل ہوئے۔ اور اُن کے داخلے پر یہ لوگ بھی اسمیں جا ملے۔ بادشاہ نے اپنے محل کی حفاظت کے لئے جو کچھ تیاریاں اور تدبیریں کی تھیں وہ خاک میں مل گئیں۔ جمہور کے نہایت سرگرم لوگوں نے پیرس کمیٹی کے افسر اعلےٰ کو نکالدیا اور باغیوں کی کمیٹی قایم کرلی اور پیرس فوبرگز وسینٹ انٹونی اور سینٹ مارکو کے غربا مارسیلز کے مجاہدین کے ہمراہ شاہی محل پر حملہ کے لئے روانہ ہوئے حملہ ابھی ہوا بھی نہ تھا کہ لوئی شانزدہم مع اپنے

اہل وعیال اور وزرا کے مجلس دستور کے کمرے میں جا چھپا سوئٹزرلینڈ کے سپاہیوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ انھوں نے چاروں طرف سے محل کو گھیر لیا۔ لیکن آخر میں رعایا فتحمند ہوئی اور شاہی محل تسخیر ہو گیا مجلس دستور نے فوراً بادشاہ کو مسند سے علیحدہ کر دیا۔ اور عنان حکومت اس کے ہاتھوں سے چھین لی اور ایک گرجا میں بادشاہ کو مع اہل وعیال کے قید کر دیا نئی وزارت کا انتخاب ہوا۔ جس میں تین سابق گرونڈ ان وزیر تھے۔ ان میں سے رولینڈ وزیر داخلہ مقرر کیا گیا۔ کلیور وزیر مال یعنی دیوان اور سرون کا بطور وزیر جنگ تقرر ہوا ان کے علاوہ تین نئے وزرا مقرر کئے گئے یعنی ڈینٹر وزیر عدالت مقرر کیا گیا۔ بونگے امیر البحر اور لیبرن وزیر خارجہ بنایا گیا۔ اس وزارت نے مجلس دستور کے انتخاب کردہ اکیس آدمیوں کی مدد سے غیر معمولی جوش کا اظہار کیا گھروں کی جبراً تلاشی لیگئی اور جن جن پر ۱۰۔ اگست کے ہنگامہ کی مخالفت کا شبہ ہوا ان کو گرفتار کر کے قید کر دیا گیا۔ پیرس کی حفاظت کیلئے ایک فوجی خیمہ قائم کیا گیا اور ہر جگہ سپاہیوں کی بھرتی کی گئی اور ان کو ساز و سامان جنگ سے آراستہ کر کے سرحد پر بھیجنا شروع کر دیا گیا۔ فرانس اور بالخصوص شمالی سرحدوں اور چھاؤنیوں میں آدمی بھیجے گئے تاکہ اس فتنہ و فساد کے حالات بیان کر کے لوگوں کی تالیف قلوب کریں اور ان میں یگانگی و اتفاق اور التفات پیدا کر کے غنیم کے مقابلہ کے لئے آمادہ کریں۔ مدافعت تحریک کا بانی مبانی اور اس وزارت کی روح رواں ڈینٹن تھا اور اس نے کم ہمت لوگوں کو اطمینان دلا کر ان کی ہمت بڑھائی اور حب الوطنی کی ترغیب اور تحریص کی اور اکیس آدمیوں کی جماعت نے جس کا وکیل ورگنارڈ مقرر تھا ڈینٹن کو بہت مدد دی مجلس دستور نے ابتدائی کمیٹیوں کو جمع کر کے بلا لحاظ اس کے کہ ان میں مفید اور غیر مفید افراد موجود تھے۔ ان کو ایک قومی کمیٹی کے انتخاب کی ہدایت کی اور پیرس کی کمیٹی نے انقلاب سلطنت کے خلاف ہنگامہ ہو جانے اور معاملہ دگرگوں ہو جانے کے اندیشہ سے مزاحمت کی تیاریاں شروع کر دیں۔ لیکن کتنی ہی حب الوطنی کی کوشش کیوں نہ صرف کیجائے چشم زدن میں سکھائی فوج

۱۰۔ اگست ۱۷۹۲ء

لیفیٹ کی فراری۔

کا تیار کر لینا امر محال تھا اور فرانس کی طرح اس قابل نہ تھا کہ یورپ کی مشہور و معروف افواج کو پسپا کر سکے۔ خوش قسمتی سے ایسے نازک وقت میں فرانس کے ناواقف سپاہیوں نے بڑا قابل تعریف کام کیا۔ لیفیٹ نے جب ۱۰۔ اگست کے ہنگامہ کی خبر سنی تو اس نے ان کارکنوں کو گرفتار کر لیا جن کو مجلس آئین نے اس کے پاس بھیجا تھا اور اپنی فوج کو بادشاہ کی امداد کی ترغیب دینے لگا۔ لیکن اس کی فوج نے ایک نہ مانی۔ پیرس کے فوجی دستہ کا سابق کمانڈر بھاگ گیا۔ اور اب ڈومیز فوج کا اعلیٰ افسر مقرر ہوا لیلی نے آسٹروی افواج کا نہایت بہادری سے محاصرہ کیا۔ لیکن اہل پروشیا کو کوئی ایسا سخت مقابلہ پیش نہ آیا۔ ۲۷۔ اگست کو لونگ وائی مطیع ہو گیا اور ۲۔ ستمبر کو ورڈن نے اطاعت قبول کر لی۔ اور حملہ آور پیرس کی طرف برابر آگے بڑھتے چلے گئے ارگون کے پہاڑیوں کی حفاظت کے لئے ڈومیز اپنی چیدہ فوج لیکر پیچھے رہ گیا۔ اس کی مدد کو کئی ہزار سپاہی جو فن حرب سے بے بہرہ ہونے کے سبب کسی مصرف کے نہ تھے جمع ہو گئے تھے اور قلعہ کے اندر رہنے والے سپاہیوں میں سے بھی کار آزمودہ اور قدیمی سپاہیوں کا ایک دستہ آ گیا تھا۔ ان کے علاوہ اس نے بلجیم کی سرحد پر آرتھرڈن کے زیر کمان فوج کا ایک ہیڑا طلب کر لیا تھا اور نیز رائن کی فوج سے بھی ایک دستہ لے لیا تھا پیرس میں پروشیا کی یورش کی خبر نے ہل چل پیدا کر دی اور یہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ دیومور یز کی فوری جمع کردہ فوج کچھ مدافعت کر سکے گی۔ اور وہ جوش و خروش جو ڈینٹن اور درگنیاڈ نے اول اول دکھایا تھا فرد ہو گیا۔ ایسے موقع پر پیرس کے جانباز بھی سرحد پر جانے سے ڈرتے تھے اس خیال سے کہ یہ بے شمار قیدی جو گھروں میں زبردستی گھس گھس کر گرفتار کئے گئے ہیں ایکدم اٹھ کھڑے ہونگے۔ اور ہم جانبازوں پر اور ہمارے اہل و عیال پر ہاتھ صاف کرینگے۔ اس خیال سے انھوں نے قید خانہ میں تلوار کھینچکر خون بہانا شروع کر دیا۔ اور اس قدر خونریزی کی کہ یہ واقعہ "قتل ستمبر" کے نام سے مشہور ہو گیا اور یہ قتل عام فوراً شروع ہو گیا تھا

ستمبر ۱۷۹۲ء کا قتل عام

اور وہ لوگ جو قتل میں مصروف تھے شاید دو سو سے زیادہ قاتل بھی نہ تھے لیکن مقتولین کی مدد کے لئے تماشائیوں کے جمگھٹوں میں سے بلکہ پیرس کے قومی محافظ سپاہیوں میں سے بھی کسی شخص نے مظلوموں کو بچانے کے لئے ہاتھ تک نہ اٹھایا اس خون کی ذمہ داری جملہ اہل پیرس کی گردن پر ہے۔ کیونکہ ذرا سے اشارے سے قتل عام بند ہو سکتا تھا لیکن سب کا دل کشت و خون کے نظارے پسند کرتا تھا ڈینٹن نے کچھ اعتراض کیا نہ رولینڈ نے اور نہ پیرس کے کمیٹیوں نے اور نہ مجلس آئین نے اصل میں یہ قتل عام پروشیا کی پورش اور لونگ وے کی تسخیر کا جواب تھا جس طرح کہ ۱۰۔ اگست کی اہل چل برنزوک کے اظہار نامہ کا جواب تھی۔ خاص پروشیا کی فوج نے جو ارگون پہنچ گئی تھی۔

والمی کی لڑائی ۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء

۲۰ ستمبر ۱۷۹۲ء کو بمقام والمی حملہ کیا لیکن ہٹنا پڑا۔ کامیابی ہوئی لیکن یہ کچھ بڑی کامیابی نہ تھی نہ یہ لڑائی کچھ زور و شور کی تھی۔ فریقین کو معمولی نقصان پہنچا۔ لیکن اس چھوٹی سی لڑائی کے فوجی اور ملکی نتائج بہت زبردست تھے۔ شاہ پروشیا اہل آسٹریا کی عہد شکنی کا بڑا شاکی تھا اس کی یہ شکایت تھی کہ اس عہد شکنی کے سبب تمام بار اسی پر آپڑا ہے۔ چنانچہ اسکو ڈیوک آف برنزوک نے آسانی سے اپنی فوجیں واپس کرنے پر راضی کر لیا۔ اور ڈیوک نے بھی واپس افواج کی تحریص و ترغیب جلد فوجی اور ملکی مصلحتوں سے کی۔ فوجی مصلحت تو یہ تھی کہ اسنے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس کی فوج موسم کی ناموافقت اور مرض کی شدت کے ہاتھوں ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ اور ملکی حکمت یہ تھی کہ وہ اہل پروشیا کا آسٹریا والوں کے ساتھ دوش بدوش لڑنا بالکل غیر طبعی سمجھتا تھا۔ یہ صرف اسی کا خیال نہ تھا بلکہ پروشیا کے بہت سے افسر بھی اس کے ہم خیال تھے۔ فوج کو واپس ہونے میں زیادہ پریشان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ڈیومویرز کو ابتک یہ امید تھی کہ پروشیا کو فرانس کے مخالفانہ اتحاد سے جدا کر دے گا یہی وجہ تھی کہ اس کی فوج کا تعاقب سختی سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ نہایت نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیا گیا۔ یہاں تک کہ برنزوک کی فوج فرانس کے

علاقہ سے نکل گئی۔ جنگ والمی کے دن قومی مجلس پیرس میں منعقد ہوئی۔ اور اس نے کل امور کی نگہداشت اپنے ذمہ لے لی۔ اس مجلس میں وہ سب ممتاز اشخاص موجود تھے جو پہلی مجلسوں میں جمہور کی طرف سے شریک ہو چکے تھے چنانچہ سب سے پہلے اس قومی مجلس نے یہ کام کیا کہ فرانس کی حکومت کو جمہوریہ بنا دیا اور اسپر سب کو اتفاق تھا مگر اس کے بعد بہت جھگڑے اٹھے اور دو مخالف فریق پیدا ہو گئے جن کی گہری مخالفت میں کسی نہ کسی فریق کی بربادی یقینی اور لازمی تھی۔ ایک طرف تو چند گرونڈے کے فصحا تھے جن کے سبب سے یہ جماعت اسی نام سے مشہور ہو گئی اور ان میں علاوہ چند نئے اور ناتجربہ کار آدمیوں کی مجلس احکام کے کئی پرانے اراکین بھی موجود تھے۔ اور انھی کے سبب اس فریق کو بہت تقویت ہو گئی تھی۔ اس جماعت کے دو حصے تھے ایک کا نام بروٹینز اور دوسرے کا نام برلیسوٹینز تھا۔ بروٹینز ایک مدبر اور آئین دان بوزٹ نامی کے پیرو تھے اور برلیسوٹینز ایک شخص برسونامی کے پیرو تھے جو اس جنگ کا بانی مبانی تھا۔ لیکن ان میں چند بڑے آدمیوں نے مثلاً (ورگینی آدمی) کسی کی رہنمائی کو منظور نہ کیا اور خود کو دونوں سے علیحدہ رکھا۔ بروٹینز کا خاص مقام مغورت میڈم رولینڈ کا کمرہ تھا جہاں پر بہت سے نوجوان جمع ہوتے تھے۔ ان دونوں فریقوں کے علاوہ ایک اور جماعت بھی تھی جو کوہستانی وکلاء کے نام سے مشہور تھی یہ نام اس وجہ سے تھا کہ وہ لوگ اونچی اونچی بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے اور اس جماعت میں بھی تقریباً تمام فرانس کے نمایندے شریک تھے اور نیز وہ سب متین اور پرجوش جمہوریت پرست لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے ۱۰۔ اگست کو فتنہ وفساد برپا کیا تھا۔ اس جماعت میں روبس پیر ڈینٹن میرٹ۔ کوٹ دی ہربلوائے اور بلاڈ پہنے اور یہ سب پیرس کے نمایندے تھے۔ ان میں سے سوائے روبس پیر کے کوئی شخص بھی مجلس قانون کے انتہائی فریق کے رہبر ول یعنی مرلن تھیول ولی تناہو اور بیاسیری کے ساتھ مسبوق الذکر مجلسوں میں سے کسی مجلس میں شریک نہ ہوا تھا۔ کچھ بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ دونوں جماعتوں میں جھگڑے پیدا ہو گئے

انقلاب کی یورپ

گیرونڈن کی جماعت نے کوہستانی وکلا کے نمایندوں پر تہمت لگائی کہ قیدخانہ میں ان ہی لوگوں نے ستمبر کا قتل عام کرایا تھا اور یہ بڑے خونخوار اور ظالم باغی تھے اور اس الزام کو لویٹ نے (جو گیرونڈن جماعت میں رولینڈ کا پیرو تھا) ۲۹ اکتوبر کو روبیس پیر کی مخالفت میں مفصل طور پر پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی کوہستانی وکلا نے گیرونڈن فریق پر یہ اعتراض کیا کہ "تم اشتراکیے ہو یعنی ایسا اتحاد چاہتے ہو کہ جس سے سلطنت جمہور کا اصلی اتحاد برباد ہو جائے۔ اس الزام پر بعد کو اور بھی زور دیا گیا اور اس کا نتیجہ گیرونڈن فرقہ کے حق میں بہت مضر ہوا۔ گیرونڈن اور کوہستانی وکلا، حقیقت میں دو فریق نہ تھے بلکہ دو گروہ تھے اور گروہ ہی کے نام سے موسوم ہونے چاہئیے تھے کیونکہ ان میں نہ ایک فریق کے سے تعلقات تھے نہ اس کی ذمہ داریاں تھیں۔ غرض ان دونوں گروہوں نے کمیٹی کی جماعت کثیر یعنی امناے مرکزی (Deputies of the centre) سے اس معاملہ میں چارہ جوئی کی۔ ان امناے مرکزی کی نشستگاہ پلین[1] یا مارش میں تھی۔ اور ان کا نائب ایک شخص باریر نامی تھا جو پہلے مجلس احکام کا رکن رہ چکا تھا۔ اس نے دونوں مخالف گروہوں کے درمیان نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کارروائی کی کنونیشن کا انتخاب ایسے مایوسی کے زمانہ میں ہوا تھا کہ ادھر پروشیا کی فوج پیرس پر چڑھائی کر رہی تھی اور ادھر اہل آسٹریا لیلی کا محاصرہ کر رہے تھے۔

سواے اوزیس کی فتح

لیکن اس مصیبت کے دفع ہونے کے بعد فتوحات کا جو سلسلہ بندھا تو حب الوطنی کے جوش و خروش میں کنونیشن کا نہایت پرجوش خیر مقدم ہوا۔ جنگ والمی کے بعد ستمبر کے مہینہ میں مونیسک اور اینسلیم نے شاہ سارڈینیا کے علاقے یعنی سیوائے اور نیس کو بغیر حرب ضرب کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اسکے بعد اور بھی ملکی فتوحات ہوئیں۔ اس جنگ میں سلطنت جرمنی کے بہت سے شہزادوں نے آسٹریا اور پروشیا کی مدد کے لئے فوجیں بھیجیں۔ اگرچہ یہ

[1] یہ دونوں مقامات کے نام ہیں۔

شہزادے مجموعی حیثیت سے فرانس کے خلاف نہیں لڑے اور نہ اونھوں نے جنگ میں شرکت ظاہر کی۔ اس کا جواب فرانس نے ترکی بترکی دیا اور سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کئے بغیر اُنھی شہزادوں پر جن کا علاقہ دریاے راین پر واقع تھا حملہ کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی جرنیل کسٹین نے پہلی اکتوبر کو سپائر (Spires) فتح کر لیا اور ۴۔ اکتوبر کو ورمز نے لیا اور اسی مہینہ کی ۲۱ تاریخ کو سلطنت کے ایک نہایت مستحکم مقام مینس (Mayence) یعنی دار الخلافہ

مینس کی تسخیر ۲۱ اکتوبر ۱۷۹۲ء

ایلیکٹر اسقف اعظم پر قبضہ کر لیا۔ مینس سے گستائین نے مختلف جوانب کو فوجیں بھیجنی شروع کیں اور زر فدیہ حاصل کرنے کے لئے فرینکفرٹ سے مالدار شہر پر اپنا تسلط کر لیا۔ اسیطرح بسرعت تمام شمالی مشرقی سرحد پر ڈومینز نے کئی مقام فتح کئے۔ پروشیا کی فوج کو پسپا کر کے وہ شمال کی طرف مڑا اور آسٹریا کے مقابل ہوا للی کا تحفظ باوجود محاصرہ کے نہایت بہادری سے کیا جا رہا تھا۔ اس نے

جیماپیز کی لڑائی ۶ نومبر ۱۷۹۲ء

اس محاصرہ کو توڑ دیا۔ اور ۶ نومبر کو آسٹریا کی فوج کو مونز کے قریب جیماپیز کے مقام پر ایک گھمسان لڑائی کے بعد شکست فاحش دی۔ اس فتح کی بدولت ڈومینز کے لئے بلجیم پر قبضہ کر لینا نہایت آسان ہو گیا۔ چنانچہ تمام ملک پر قبضہ کر کے بروسلز میں فاتحانہ داخل ہوا۔ اور بمقام لیبج مقیم ہوا بلجیم کی فتح نے اہل کنونشن کو مدہوش کر رکھا تھا ان کو ناز تھا کہ ہماری فوج کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ فرانسیسی انقلاب سلطنت کے اصول یعنی انسان کے حقوق اور عوام الناس کی حکومت کے ضروری مسائل کا دیگر ممالک میں پھیلانا اُن کا عین فرض تھا۔ چنانچہ اونھوں نے ۱۹۔ نومبر کو دنیا کے بادشاہوں کے خلاف رعایا کی جانب سے جنگ کرنے پر اپنی آمادگی کا اعلان کر دیا۔ اور بین الاقوامی فرایض سے جسے قطع نظر کر کے دریاے شپاٹ (Scheldt) کو جس کے ذریعہ سے ازروے عہدنامہ کئی سال سے تجارت بند تھی کل اقوام اور ممالک کے لئے آزادانہ طور پر استعمال کی اجازت دیدی کیونکہ اس کا سرچشمہ

ایک آزاد اور خود مختار ملک کے اندر واقع تھا لیکن ان متواتر اور نادر فتوحات کے سلسلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ کامیابی کے نشہ نے اہل کنونینشن کو بالکل اندھا کر دیا تھا۔ چنانچہ اُن کو اپنی فوج کے درست کرنے اور قواعد سکھانے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوئی فرانسیسی جمہوری سلطنت کے دوست اتنا بھی نہ سمجھے کہ ہماری فوجوں کو جو متواتر فتوحات بآسانی نصیب ہوئیں اس کی خاص وجہ صرف یہ تھی کہ مفتوح افواج کی ہمدردی ان کے شامل حال تھی۔ چنانچہ شمالی ممالک مفتوحہ مثلاً بلجیم صوبہ جات دریائے راین سوائے اور نیس سب کے سب انقلاب سلطنت کے جوش و خروش سے سرشار تھے اور ایسی حالت میں فرانسیسیوں کے حملہ سے اُنھیں اس مصیبت سے رہائی کی امید نظر آئی اور فرانسیسی حملہ آوروں کو رہائی دینے والا سمجھ کر غنیمت جانا اور جب فرانسیسی کمشنروں نے ابتدائی مجالس قایم کیں تو اونھوں نے درخواست کی کہ ہمارے علاقوں کو بھی فرانس میں شامل کر لیا جائے چنانچہ ۹ نومبر کو سوائے اور نیس اور ۱۳ دسمبر کو بلجیم (آسٹرین نیدرلینڈ) فرانس کا ایک جزو قرار دے دیے گئے لیکن باوجود شاندار کامیابیوں اور فتحمندیوں کے جمہوری سپاہ کی ترتیب ایک دن میں ہو نہیں سکتی تھی۔ مجلس احکام نے جو فتنہ و فساد کے بیج بوئے تھے۔ انھوں نے فرانس کی سرزمین میں خوب جڑ پکڑ لی تھی اور اب سوائے سختی کے فوج میں انتظام نہیں پھیل سکتا تھا۔ فوج کا انتظام اور اس کی رسد کا محکمہ ابتر حالت میں تھا اور فوج کے تمام سپاہی خواہ وہ سوار ہوں یا پیادے اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ سب کے سب پیرس کی سیاست میں ایسے محو ہو رہے تھے کہ ان کو سر چڑھ کر اپنی فوجی خدمتوں کو انجام دینے کا مطلق ہوش نہ تھا وہ آتشفشی اور قابل بحث سوال جس نے ۱۷۹۲ء کے آخر میں کنونینشن کے اراکین میں تفرقہ ڈال دیا تھا یہ تھا کہ لوئی شانزدہم سے کس طرح کا سلوک روا رکھا جائے روبیس پیر اس بات پر زور دیتا تھا کہ علم سیاست کی رو سے لوئی کا قتل لازم ہے لیکن اس کے برخلاف گیرونڈین کے فرقہ کے لوگوں نے جو سترھویں صدی کی انگریزی جمہوریت کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے بادشاہ پر مقدمہ چلانیکا سوال طے کر لیا جب مقدمہ کی کارروائی ختم ہوئی تو گیرونڈین نے یا تو

اپنی ذمہ داری سے بچنے کے لئے یا اس خیال سے کہ شاید بادشاہ کی اسی بہانہ سے جان بچ جائے یہ تجویز کی کہ بادشاہ پر قتل کا جو حکم لگایا گیا ہے اسکو عوام الناس کی ابتمائی مجلس میں پیش کیا جاوے لیکن پہاڑی امناء کو کسی ذمہ داری کا خوف نہ تھا چنانچہ انھوں نے گیرونڈین پر جی کھول کر طعن و تشنیع کی کہ تم در پردہ بادشاہ کے دوست اور اوس کے ہوا خواہ ہو۔ اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ گیرونڈین کی تحریک ناکام رہی اور صرف معمولی کثرت آرا سے بادشاہ پر سزائے موت کا حکم لگا دیا گیا اور ۲۱ - جنوری ۱۷۹۳ء کو بمقام پیرس گیلوٹین مشین کے ذریعہ سے شاہ لوئی شانزدہم کا سر اوڑا دیا گیا۔

لوئی شانزدہم کا قتل ۲۱ - جنوری ۱۷۹۳ء

اس قتل کا ہونا تھا کہ یورپ کے ان بقیہ ممالک نے بھی جو ہنوز خاموش تھے فرانس پر یورش کر دی۔ شاہ ہسپانیہ یعنی چارلس چہارم نے اس خیال سے کہ شاید خاندان بوربن کے سردار لوئی شانزدہم کی جان بچ جائے اپنے وزیر کو آخر دم تک پیرس میں ہی مقیم رکھا لیکن جب انجام کار بادشاہ کے قتل کی اطلاع ہو گئی تو مجبوراً اپنی سپاہ کو (قاتلوں سے) مقابلہ کے لئے آمادہ کر کے اعلان جنگ کر دیا فرانسیسی جمہور نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور مارچ کے شروع ہی میں ہسپانیہ سے جنگ چھڑ گئی۔ مگر جنگ ہالینڈ کا معاملہ دوسرا تھا۔ بلجیم کی فتح کے بعد ڈومینز ہالینڈ کو ایک سونے کی چڑیا جانتا تھا اور چڑیا کیطرح اس کا مغلوب کرنا بھی معمولی کام سمجھتا تھا۔ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ہالینڈ کو فتح کر لیا تو پھر فرانس کو یہ قوت ہو جائے گی کہ انگلستان کو چار ناچار صلح قایم رکھنے پر مجبور کر سکے۔ ڈینٹن (اسی زمانہ میں) کسی خاص مطلب سے ڈومینز کے پاس گیا تھا اس نے اس کے اس خیال کی تائید کی۔ لیکن جو کچھ در اصل پیش آیا اس کے بالکل برعکس تھا۔ پٹ انگلستان کا وزیر اعظم ایک صلح پسند وزیر تھا لیکن اس کا ہرگز یہ خیال نہ تھا اور نہ وہ یہ گوارا کر سکتا تھا کہ انگلستان اپنے وفادار جانب دار ملک ہالینڈ کو فرانسیسیوں کے ہاتھ پامال کرا دے یا زر کے لالچ میں اس کو ان کے پنجہ میں پھنسا دے۔ فرانسیسیوں کے

اسپین - ہالینڈ - انگلستان اور سلطنت جرمنی سے جنگ۔

بین الاقوامی قوانین کی متواتر شکستگی کے علاوہ دریائے شیلٹ میں عام تجارت کی اجازت دینے سے ان کے ارتکاب حماقت کی انتہا ہو گئی اور پٹ کو بھی بہت ناگوار گزرا کہ فرانسیسی کنونشن (کمیٹی) نے بدقانون اقوام کو درہم برہم کر کے اس کی بجائے اپنی منشا اور مطلب کے مطابق قانون فطرت نافذ کر لیا۔ پٹ کا دھیان دو طرف اور بھی بٹا ہوا تھا ادھر تو برک کی پرجوش فصاحت سے انگریزی زمینداروں کے کان کھڑے ہو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فرانسیسی ہل چل کی ہوا انگلستان میں بھی پہنچ جائے اور ادھر جارج سوم بادشاہوں کی عزت اور وقار شاہی قایم رکھنے پر یورپ کے بادشاہوں کی طرح تلا ہوا تھا پٹ اور اس کے وزیر خارجہ گرینول کو رفتہ رفتہ اس بات کا یقین ہو گیا کہ فرانسیسی انگلستان سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جنگ ضرور ہو گی۔ اسی بنا پر فرانسیسی سفیر شاہ ولن نامی کو لندن سے نکال دیا گیا۔ فرانسیسی سرداروں نے انگلستان میں اپنے ملک کے خیالات کی اشاعت کا غلط اندازہ کیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ تعلیم یافتہ انگریزوں کا بڑا گروہ فرانسیسیوں کے ساتھ ہے اور ان کو یہ امید تھی کہ فرانسیسیوں کے خیالات کا انگلستان پر اس قدر اثر ہو گا کہ تمام فوج باغی ہو جائیگی اور پٹ کی وزارت اور انگریزی شاہی حکومت کا ایک جھٹکے میں خاتمہ ہو جائے گا وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ انگریزی پارلیمنٹ میں حکومت کا مخالف فریق باوجود اپنے مخالفانہ الفاظ کے ملک کا ویسا ہی خیر خواہ ہوتا ہے جیسے کہ وزرا اور یہ کہ یہ حکومت وقت کا مخالف فریق کبھی خود کسی بغاوت کا باعث یا بغاوت کا ترغیب دینے والا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ایسے غلط قیاسوں سے دھوکے میں آکر فرانس نے انگلستان اور ہالینڈ کے خلاف یکم فروری سنہ ۱۷۹۳ء کو جنگ کا اعلان کر دیا۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی اور قومیں بھی لڑائی میں شریک ہو گئیں۔ سوئیڈن کے دور اندیش حاکم ڈیوک سرمنیا نے جنگ سے علیحدگی ظاہر کی اور اس طرح سے ڈنمارک کے بادشاہ کرسچین ہفتم اور سوئیزرلینڈ کے بادشاہ برنزلیف نے بھی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا۔ لیکن پرتگال اور سسکنی اور نیپلز نے فرانسیسی جمہوری سلطنت

سے لڑائی چھیڑ دی۔ اور پرتگال میں میریا فرانسس (مادر ولیعہد) کے خود خلل دماغ کے باعث ولیعہد جو بعد میں شاہ جان ششم کہلایا) اپنی ماں کی طرف سے فرمانروا تھا۔ سسکنی کا حاکم فرڈیننڈ برادر شہنشاہ آسٹریا تھا اور اس کا لقب گرانڈ ڈیوک تھا۔ نیپلز (Two Sicilies) کو سسقالین بھی کہتے ہیں یہاں کا بادشاہ خاندان بوربون میں سے تھا اور اس کی ملکہ میری اینٹوانیٹ کی بہن تھی غرض ان سب نے فرانس سے جنگ شروع کردی۔ روس کی ملکہ کیتھرائن (ابھی تک) شاہ لوئی شانزدہم کے سوگ میں بیٹھی تھی اور فرانسیسی جمہوریوں کی شرارت پر اور ان کی بداخلاقی اور کمینہ پن پر لعنت ملامت کر رہی تھی۔ چنانچہ جب اس نے دیکھا کہ کل یورپ فرانس کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہے تو اس نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر پولینڈ پر ہاتھ صاف کرنے کی تیاریاں شروع کردیں ان سب کے علاوہ ہولی رومن ایمپائر (روما کی سلطنت مقدس) نے بھی ۲۳ نومبر ۱۷۹۲ء کو گرد و نواح کی فوج کی تیاری کا حکم دیدیا تھا اور جب مینس کی تسخیر کی خبر پہونچی تو اس نے نہایت سنجیدگی سے ۲۲۔ مارچ ۱۷۹۳ء کو فرانس کے خلاف لڑائی کا اعلان کردیا۔ لیکن یہ حکم جنگ اس کی بڑی سلطنت میں ایک بڑی اور بھدی مشین کی حرکت کی طرح بہت آہستہ آہستہ صادر ہوا۔

پولینڈ میں ملکہ کیتھرائن کا حملہ۔

بہرحال ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی نئی سلطنت تقریباً تمام ممالک یورپ سے جنگ و جدال میں الجھی ہوئی تھی۔ پولینڈ کی نئی حکومت بھی ایک ہی طاقت تن تنہا مغلوب کی جارہی تھی۔ یعنی جس وقت یورپ کی افواج بادشاہ کی حمایت و نصرت کے بہانہ سے فرانس سے برسرپیکار تھیں عین اس وقت کیتھرائن نے بھی پولینڈ پر حملہ کردیا۔ وجہ یہ تھی کہ تیسری مئی ۱۷۹۱ء کے وضع کردہ دستور کے ذریعہ سے اس نے اپنی شاہی حکومت کو نہایت مضبوط اور ذی اقتدار کرلیا تھا فرانس پر تو اس لئے حملہ ہوا کہ وہاں ایک روایت کے بموجب سخت فتنہ و فساد برپا تھا۔ لیکن پولینڈ پر اسوجہ سے چڑھائی کی گئی کہ وہاں کے عقلمند

مدبرون نے اصلاح کرکے قدیم بدانتظامی کا خاتمہ کردیا تھا۔ غرض جوں ہی آسٹریا اور پروشیا کی فوجیں باہمی جدال و قتال میں سرگرم ہوگئیں اور کیتھرائن ترکون سے جاسی کا عہدنامہ کرکے فارغ ہوی تو وہ پولینڈ کے نئے آئین حکومت کے قلع وقمع کرنیکی غرض سے چڑھ آئی۔ اس کے آتے ہی بہت سے ایسے امرا جنکو پرانے طریقہ حکومت کا بدلنا ناگوار گذرا تھا اُٹھ کھڑے ہوے اور کیتھرائن کی تحریک و ترغیب کے بھروسہ پر بربنکی۔ خیلیکس پوٹوکی اور چند دیگر امراء نے ملکر ایک اتحاد قایم کیا جو اتحاد ٹرگوٹیس (Targovites) کے نام سے مشہور ہوا انھوں نے حق معطلی قوانین (Literum vets) کے منسوخ ہوجانے اور تیسری مئی ۱۷۹۱ء کی اصلاحوں پر اعتراض کیا۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے کیتھرائن سے فوج طلب کی جو ملکہ نے فوراً بھیجدی اور ۱۸ مئی ۱۷۹۲ء کو ملکہ نے ایک اظہارنامہ بھی شائع کیا جسکا ماحصل یہ تھا کہ وہ پولینڈ کے قدیم آئین سلطنت کی ضامن تھی۔ اس کے علاوہ جیکوبنیز ۱۷۹۱ء کی اصلاحات پر سخت نکتہ چینیاں تھیں۔ غرض ملکہ کے حکم سے روسی جرنیل سوروو ۸۰۰۰۰ روسی اور ۳۰۰۰۰ ہزار کاسک سپاہیوں کے ساتھ پولینڈ کے علاقہ میں داخل ہوا اور کثرت فوج کی بدولت پولینڈ کے جرنیل جوزف نامی کو بمقام زی لینس شکست دی۔ یہ واقعہ ۱۸۔ جون ۱۷۹۲ء کو ہوا لیکن تاریخ ۷ر جولائی پھر ایک اور مقام (ڈوبینیکا) پر دوسرے جرنیل کو (کوسی ازکو) کے تحت میں شکست دی ان شکستوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۹۱ء کے تمام مصلح مع (کولون ٹائی) اور (کوسی ازکو) کو جلاوطن ہونا پڑا۔ ڈایٹ میں ان کی جگہ پر اتحاد ٹرگوشا کے موید مقرر کئے گئے اور ۳ مئی ۱۷۹۱ء کا آئین حکومت منسوخ و مسترد کردیا گیا۔ روس کے پولینڈ کے محبان وطن پر فتح مندی نے شاہ پروشیا اور شہنشاہ آسٹریا کو اشتعا ملک دیدی۔ اور یہ بھی ایک وجہ تھی جس کے باعث فریڈرک ولیم نے برنزوک کو والمی پر ذرا رک جانے کی وجہ سے واپس کا

لہ Librum vets جس کے ذریعے سے ہر شخص کو یہ طاقت ہوتی ہے کہ آئین سلطنت کے کسی قاعدہ کو منسوخ کردے۔

حکم دیدیا پولینڈ کے محبان وطن نے شاہ پروشیا سے ۱۷۹۰ء کے عہدنامہ کی رو سے مدد چاہی لیکن بادشاہ نے صرف یہ جواب دیا کہ چونکہ اُس نے ۱۷۹۱ء کے دستور کو تسلیم نہیں کیا تھا اور چونکہ پولینڈ کے سرگروہ جیکوبین فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور فرانسیسی جمہوری سرداروں کے پیروکار اور شریک ہیں۔ اس لئے وہ امداد دینے سے معذور تھا۔

پولینڈ کی دوسری تقسیم ۲ ستمبر ۱۷۹۳ء

اس کے بعد پروشیا کی ایک فوج بھی روسیوں کے ساتھ ملکر ملک کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے پولینڈ میں گھس آئی۔ روس اور پروشیا کے دونوں حاکموں نے ملکر آخر ۲۳ جنوری ۱۷۹۳ء کو پولینڈ کی باہمی تقسیم کا ایک عہدنامہ کیا جسکی رو سے روس کو مشرقی پولینڈ مع ملک پوڈولیا و لیتھوانیا وغیرہ ملا اور پروشیا کے قبضہ میں پوسن۔ نیزن۔ کالش ڈینٹز اور تھورن آئے شہنشاہ آسٹریا اس تقسیم کے وقت فرانسیسی جنگ میں منہمک تھا۔ اسی سبب سے اس کو اتنی مہلت نہ ملی کہ پولینڈ کے کسی حصہ پر وہ بھی دعویٰ کرے۔ لیکن وہ شاہ پروشیا کی اس حرکت کو کبھی نہ بھولا کہ اُسنے نہایت چالاکی سے شہنشاہ آسٹریا کو پولینڈ کی تقسیم سے محروم کردیا اور نہ اس حرکت کو اس نے کبھی دل سے محو کیا۔ بلکہ اس باعث ان دونوں بادشاہوں میں باہمی باقی اور بے اعتباری بہت زیادہ بڑھگئی۔ جسکا اثر پشت در پشت تک باقی رہا۔ شہنشاہ فرانسیس نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ مجھے شاہ پروشیا نے پورا دھوکا دیا اور شاہ پروشیا نے اس خود غرضانہ کارروائی سے لیوپولڈ کے اور اپنے مستحکم عہد و پیماں کو توڑ ڈالا اور اُس حکمت عملی کو اختیار کیا جس کے سبب سے آخر میں اس نے فرانسیسی سلطنت جمہوری سے ایک عہدنامہ کیا جو بالی (Baslo) کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ ۱۷۹۳ء ہی میں پولینڈ کے دوبارہ تقسیم کئے جانے کی بابت فیصلہ ہوگیا تھا لیکن ۱۷۹۳ء کے آخر تک اس تقسیم کی تکمیل نہیں ہوئی ۲۴ ستمبر ۱۷۹۳ء کو بمقام گرودنو ڈایٹ کا اجلاس ہوا اور وہاں روسی سپاہیوں کے سامنے ڈایٹ نے بلا تامل منظور کرلیا کہ جو باہمی تقسیم روس اور پروشیا کے درمیان ہوگئی ہے وہ برقرار رہے۔ چند دنوں کے بعد ۱۶ اکتوبر کو کیتھرائن نے خود ایک عہدنامہ لکھکر

اس پر اپنے دستخط کئے جسکا مطلب یہ تھا کہ پولینڈ کو آزادی عطا کی جاتی ہے یعنی پرانے دستور میں جو غلطیاں تھیں اُن کو جاری اور برقرار رکھا جاتا ہے۔ جن کے باعث یقین تھا کہ روس کو پولینڈ کی قومی آزادی اور پولینڈ کے خود مختار ملک کو یورپ کے نقشہ سے مٹا دینے کا پورا پورا موقع مل جائیگا۔

غرض ۱۷۹۲ء کے آخر تک دو مہتمم شان واقعے ہوئے یعنی یہ کہ پولینڈ برباد ہوگیا اور فرانس جو ممالک غیر کے حملوں کے خلاف آمادۂ پیکار رہتا تھا خاک میں مل گیا۔ ان دونوں ملکوں کی آزادی نیست و نابود ہوگئی اور از سر نو آزادی حاصل کرنے کے لئے دونوں کو سخت جد و جہد لازم تھی۔ اس جد و جہد میں فرانس کامیاب ہوگیا کیونکہ ذاتی اور ملکی آزادی کا ہر فرد انتہیسی پوری طرح پر اثر رکھتا تھا اور فرانس کے ہر کس و ناکس نے غیر ممالک کی مقاومت کو اپنا فرض سمجھا لیکن پولینڈ کو کامیابی نصیب نہ ہوئی کیونکہ وہاں کی رعایا رعامہ نے اس مصیبت کو محسوس نہ کیا بلکہ صرف تربیت یافتہ شرفاء اور امرا اصلی حالت سے واقف تھے۔

باب چہارم

۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۵ء تک

فرانس اور یورپ کی باہمی جنگ

۱۷۹۳ء کے ابتدائی مہینوں میں فرانس دول یورپ سے جنگ و جدال میں مصروف تھا۔ اگرچہ ڈنمارک و ینس اور سوئڈن جیسی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے جنگ فرانس سے اپنی غیر جانبداری کا اظہار کر دیا تھا لیکن انھوں نے فرانسیسی جمہوری سلطنت کی نصرت کرنے کی بھی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی تھی اور اس سبب ان کی غیر جانب داری سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا لیکن سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری اس قدر غیر مفید نہ تھی۔ جنیوا کے جمہوریہ میں فرانسیسی وزارت کے انقلاب پسند فریق کو امداد پہنچائی تھی اور اس وزارت میں جنیوا کا ایک جلاوطن مسمی کلیویر بھی شریک تھا۔ اس سبب سے سوئٹزرلینڈ کے اضلاع اس عالمگیر جنگ میں تقریباً شریک ہو گئے تھے اہل برن نے شہر جنیوا پر قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر نہایت ہشیاری سے کام لیا گیا کہ علانیہ جنگ نہ چھڑنے پائے سوئٹزرلینڈ کے جاسوسوں کے ذریعہ سلاح جنگ اور رسد وغیرہ کا سامان جنوبی جرمنی سے فرانس میں آتا تھا اور انھیں کے توسط ان جمہوری سلطنت کے دوستوں سے جو دشمن کے ملک میں مقیم تھے سیاسی تعلقات کا سلسلہ جاری تھا۔ فرانس کے خلاف روم کی مقدس حکومت کے اعلان جنگ نے یورپ کے کل بڑے بڑے ممالک کو فرانس سے جنگ آزمائی کے لئے آمادہ کر دیا۔ صرف روس ایک ایسا ملک تھا جس نے فرانسیسی جمہوریت کے خلاف کوئی فوجی یا جنگی بیڑہ نہ بھیجا تھا اور کیتھرائن نے اس عذر پر اکتفا کیا کہ وہ پولینڈ میں جیکوبنز کو مغلوب کرنے میں مصروف تھی (یہ واضح رہے کہ) ۱۷۹۳ء کی جنگ کی کیفیت ۱۷۹۲ء کی جنگ سے مغائر تھی۔ ۱۷۹۲ء میں فرانس

پرلوئی شانزدہم کی طرف سے حملہ ہوا اور جنگ ان اصولوں پر ہوئی جو اٹھارھویں صدی میں رائج تھے اس کے برخلاف ۱۷۹۳ء میں دول یورپ فرانس سے ایک اور ہی گہری غرض سے برسرپیکار تھے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل کا وہ جزو جو ۱۹ نومبر ۱۷۹۲ء کو کنونشن (مجلس) کا نصب العین قرار پایا تھا کہ اہل فرانس تمام ملکوں میں حریت اخوت اور مساوات کے اصول کی اشاعت کریں گے یورپ کی ہر سلطنت کو نہایت ہی پریشان اور متفکر بنائے ہوئے تھا۔ بالخصوص انگلستان جو اس زمانہ میں جبکہ فرانس میں انقلاب کی سخت ہل چل مچ رہی تھی۔ جنگ کی بدلی ہوئی حالت خاموش رہا۔ سخت پریشان تھا۔ انگلستان کے مدبر اسوقت مداخلت پر مجبور ہوئے جبکہ فرانس کے نئے حکمرانوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ بین الاقوامی قوانین کے اصول کو تہہ و بالا کرکے یورپ کی کل اقوام کو وہ اپنا ہم خیال بنالیں گے۔ انقلاب سلطنت کے دستور العمل سے اس بات پر عام طور پر دلی مخالفت تھی اور اس وجہ سے یورپ کی تمام طاقتیں یکجہت ہوکر فرانس کی مخالفت پر آمادہ ہوگئیں۔ انگلستان نے اپنے کو اس اتحادیہ کا میر بخشی بنالیا۔ اس معاملہ میں انگریزوں نے پروشیا اور آسٹریا کو نہایت فیاضی کے ساتھ مالی امداد دی اور صرف انھی کو نہیں بلکہ ہسپانیہ اور سارڈینیا جیسے چھوٹے چھوٹے ملکوں کی بھی ایسی ہی مدد کی اور اس طریقہ پر اتحاد مقصد کے ساتھ اتحاد عمل کی دولت ہاتھ آئی۔ فرانس کے خلاف یہ جنگ اصولی جنگ تھی۔ یعنی کسی خاص سازش یا پیش بندیوں کا نتیجہ نہ تھی۔ یورپ کے اس جدید طرز عمل کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ پروشیا اور آسٹریا کی سلطنتوں کی وزارتیں بدل گئیں۔ ۱۷۹۲ء کے حملہ کی ناکامی سے فریڈرک ولیم ثانی اپنے مشیروں اور صلاح کاروں سے بددل ہوگیا تھا۔ اسی سبب سے ڈیوک آف برنزوک کو علی رؤس الاشہاد ذلیل کیا گیا اور شلیم برگ نامی وزیر خارجہ کے مستعفی ہوتے ہی ہاگ وٹز اس کی جگہ مقرر ہوا۔ اسی طرح آسٹریا کے دارالسلطنت وائنا میں کاونٹ فلپ نائب مدار المہام جو کانٹز کی ضعیفی کے سبب امور خارجہ کا انتظام کرتا تھا۔ برخاست کردیا گیا۔ اور اس کی جگہ ایک ادنیٰ حیثیت کا شخص تھوگنامی مقرر ہوا جسکا

اصل اصول ملکی معاملات میں فرانس کو عاجز اور ذلیل کرنا تھا اور جسکا نصب العین فرانسیسی اصول سے مخالفت اور نفرت تھی۔ دوسرے درجہ کی غیر معروف سلطنتوں میں بھی اسی طرح وزارت کی تبدیلیاں ہوئیں۔ سب میں زیادہ قابل ذکر ہسپانیہ میں وزیر ارنڈا کی موقوفی ہے جس کے بجائے ملکہ کا منظور نظر گوڈوے نامی مقرر ہوا۔ اس اتحادی طاقت کے قیام کا پہلا نتیجہ یہ ہوا۔ فرانسیسی بلجیم میں جرنیل ڈومیرز پر سخت حملہ کیا گیا۔ اب تک یہ جرنیل پروشیا کو آسٹریا سے علیحدہ کرنے کی فکر سے عاجز نہیں ہوا تھا۔ لیکن لوی شانزدہم کے قتل کے بعد وہ قطعی ناامید ہوگیا پروشیا اور انگلستان دونوں اسکے وعدہ وعید سننے کے بھی روادار نہ تھے ادھر موسم سرما کی شدت سے اسکی فوج تباہ ہونے لگی اور جب فرانس کی سرزمین حملہ آوروں سے خالی ہوگئی تو پہلے اس کی فوج کے رضاکار ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں کو واپس ہونے لگے۔ نیز وہ سپاہ جو ابھی تک اسکے پاس تھی انکو فرانسیسی دفتر جنگ کی بے ترتیبی کے سبب رسد بھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔ مزید براں جب اہل بلجیم کو یہ معلوم ہوا کہ اُن کا ملک اُن کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ میں شامل ہوگیا ہے تو وہ خود مختاری کے گرویدہ اور حب الوطنی کے شیدا تھے۔ ہر طرح مخالف ہوگئے اور انھوں نے فرانسیسی فوج کو بجائے امداد دینے کے نہایت تنگ کیا۔ ڈومیرز کا وہ حملہ جو اس نے ایسی حالت میں ہالینڈ پر کیا تھا ناکام رہا اور اُس کو ناکام ہونا بھی چاہیئے تھا۔ آسٹریا کی فوج نے اس کے لشکر کے اوس دستہ کو جو زیر کمان جرنیل مرنڈا۔ میسٹرجٹ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا شکست دی اسوقت آسٹریا کی فوج کا سپہ سالار شہزادہ کوبرگ تھا ڈومیرز کو ناچار اپنی آگے بڑھتی ہوئی فوج پیچھے ہٹانی پڑی اور اس خیال سے کہ کہیں فرانس تک آمد و رفت کا راستہ بند نہ ہوجائے اس کا نہایت عجلت سے تعاقب کیا گیا ایک انگریزی فوج زیر کمان ڈیوک آف یارک شاہ کوبرگ کی آسٹرین فوج سے جا ملی۔ اور

جنگ نیروونڈن ۱۸ مارچ ۱۷۹۳ء

بتاریخ ۱۸۔ مارچ ۱۷۹۳ء اتحادی طاقتوں نے ڈومیرز کو نیروونڈن پر شکست فاش دی۔ فرانسیسی لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی اور

۱۷۹۳ء کا پہلا حملہ

چشم زدن میں فرانسیسی بلجیم سے نکال دیے گئے۔ ڈومیرز نے کنونینشن پر دھاوا مارنے کی کوشش کی لیکن یہ بھی بے سود رہی اُسنے چار گماشتوں اور وزیر خارجہ کو جو اسکو معطل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے گرفتار کر لیا۔ لیکن جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اُس کی فوج بیکار ہو چکی تھی۔ تو وہ ۵۔ اپریل کو فرانس چھوڑ کر آسٹریا چلا گیا۔ ڈومیرز کی ان بدنصیبوں کا اور آخر میں اس کے اس طرح آسٹریا سے جا ملنے کا۔ کنونینشن پر بڑا اثر ہوا۔

کنونینشن پر اثر۔

یعنی کنونینشن کے سرگرم اور پرجوش اراکین کو جنکو نئی حکومت کے دور جدید کی کامیابی کا کامل یقین تھا اور جن کو یہ گھمنڈ تھا کہ آزاد فرانسیسی بدون سلاح حرب اور بدوں ترتیب و تعلیم جنگ غیر ممالک کی فوجوں کو شکست دیدینگے اور جو اس خیال میں تھے کہ جمہور یہ ہمیشہ فتحیاب اور کامگار رہیگی سخت حیرت کا سامنا پڑا اور کنونینشن کو ماننا پڑا کہ فرانس میں زبردست اور مطلق العنان حکومت کی ضرورت ہے میرابو کے خیالات سے اتفاق کر کے ڈینٹن نے تجویز کی کہ مجلس آئین سازی کے اراکین میں سے جدید وزارت کا انتخاب کیا جائے۔ لیکن جمہوریوں کو حکومت عاملانہ کے اقتدار سے وہی نفرت تھی جو دستوری حکومت کے طرفداروں کو تھی چنانچہ ڈینٹن کی تحریک ناکام رہی۔ تاہم بالکل ناممکن تھا کہ ایک ناہموار جماعت اور بدنام وزارت فرانس کی محافظت کر سکے۔ جنوری ۱۷۹۳ء میں کنونینشن کی خاص کمیٹیوں نے تحفظ عامہ کی مجلس کا انتخاب کیا لیکن شکست نیرونڈن کی خبر پہنچنے پر کنونینشن کے انتخاب کردہ پچیس ممبروں کی کمیٹی اس کے بجائے قایم کی۔ اور اس کو اسی نام سے موسوم کیا لیکن یہ کمیٹی بھی ناہموار اور غیر موزوں تھی اور جب ڈومیرز کے فرار ہونے کی خبر پہنچی تو ۹ اراکین کی ایک کمیٹی قایم کی گئی جسکو وسیع عاملانہ اختیارات دئے گئے۔ یہ کمیٹی

مجلس تحفظ عامہ

(کمیٹی آف پبلک سیفٹی) یعنی مجلس تحفظ عامہ کے نام سے مشہور ہے لیکن اب سوال پیدا ہوا کہ یہ کمیٹی کسطرح حکمرانی کے قابل بنائی جائے اس کا پہلا فرض یہ تھا کہ ہر سرحد پر دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج تیار کرے چنانچہ اس کام کے لئے کنونینشن کے ۱۲ نائب دورہ

کرکے فرانس میں ہر سمت بھیجے گئے تاکہ تحریص و ترغیب سے اور اگر ممکن نہ ہو تو زبردستی تین لاکھ جوان فوج میں داخل کریں اس زیادتی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے اکثر علاقوں میں فتنہ و فساد برپا ہونے لگا چنانچہ جبراً و قہراً بھرتی کرنے کے سبب اور اسی طرز عمل کی مزاحمت کے باعث لاوندی میں باہمی جدال و قتال کی نوبت پہنچ گئی یہ جنگ امراء یا کلیسا کی حفاظت کے لئے نہیں چھڑی بلکہ محض جبریہ فوجی داخلہ کی مخالفت میں تھی۔ اول اول تو اس مزاحمت کے سرگروہ اور جنگ کے بانی غنکار کے محافظ اور چوکیدار تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں فرانسیسی پادری اور امرا اسکے سرگروہ بن گئے اس طرح مخالفین متحد ہو گئے اور مغربی فرانس کے ایک صوبہ میں کنونینشن کے احکام کی مخالفت نہایت شد و مد کے ساتھ کی گئی ڈومیرز کی علیحدگی اور اس کی ناکامی کا یہ نتیجہ ہوا کہ زمانۂ انقلاب میں پہلی مرتبہ حکومت علانیہ کی ابتدا ہوئی لیکن ساتھ ہی ایسے اسباب پیدا ہو گئے جو آنے والی خونخوار حکومت (Reign of Terror) کا پیش خیمہ تھے۔ ۹۔ مارچ کو پیرس میں انقلابی عدالت قایم ہوئی جسکی اصلی تحریک انقلاب کے دشمنوں کو چن چن کر سزا دینے کی تھی چوتھی اپریل کو کنونینشن نے یہ حکم لگایا کہ غذا کی انتہائی قیمت بڑھا دیجائے اور ان نامبموں کو جو کسی خاص غرض سے فوجوں یا دیگر محکموں میں بھیجے گئے تھے زیادہ اختیارات دیئے گئے اور ایک ایسی فوج تیار ہوئی جسمیں مفلوک الحال یا حکومت جمہوری کے شیدا شریک تھے۔ یہ تجویزیں ہوتی رہیں جن پر مہینوں تک عمل نہ ہوا لیکن اس زمانہ میں پہاڑی نمایندگان اور گرونڈین کے درمیان مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی جمعیت میں یہ دو مخالف فریق تھے اور ان کی سخت مخالفت کے باعث کنونینشن کا خاتمہ ہو گیا اس موقع پر باہمی مخالفت کے اسباب اور اسکی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن گرونڈین کا مقولہ تھا کہ جیلخانوں میں ستمبر کے قتل عام کے ذمہ دار صرف پہاڑی وکلا تھے اور انھیں نے کمیون آف پیرس کی حمایت میں فتنہ و فساد کو روا رکھا تھا۔ برخلاف اس کے پہاڑی وکلا ان پر (گرونڈین) یہ الزام لگاتے تھے کہ تم درپردہ بادشاہ کے ہوا خواہ ہو

لاوندی میں فتنہ و فساد ۱۷۹۳ء

تم ہی نے بادشاہ کے قتل کی مخالفت کر کے اس کی جان بخشی کی رائے دی تھی۔ تم ہی ایسے اتحاد کے محرک ہو جس سے جمہوریہ کا اتفاق و اتحاد برباد ہو جائے اور تم ہی بجائے ایک زبردست اور قوی سلطنت کے ایک کمزور سلطنت پسند کرتے ہو۔ کنونینشن کی عدالت میں یہ سب جھگڑے قضیے پیش ہوئے۔ روبیس پیر نے برسٹ۔ ورگنیاڈ اور گارڈیٹ پر الزاموں کی بوچھار کر دی انھوں نے بھی روبیس پیر اور ڈینٹن پر تہمتوں کا انبار لگا دیا۔ ڈینٹن نے کچھ عرصہ تک جو گرونڈین کی مخالفت سے بچنا چاہا لیکن مثل مشہور ہے تنگ آمد بجنگ آمد بلجیم میں اس کی کارگزاری کے زمانے کے الزامات لگائے گئے اور ڈومیزر کے ساتھ شریک جرم ہونے کے طعنے دیئے گئے ناچار اسکو مقابلہ پر آنا پڑا مجلس حفظ عامہ کی پہلی کمیٹی میں اس کا انتخاب ہوا تھا اور اگرچہ اس نے اپنی کابلی سے وہاں کوئی کارنمایاں نہ کیا۔ تاہم کمیٹین، عامل پیشہ کی طرح وہ بھی نئے آئین حکومت کا مخترع و موجد تھا۔ اسی اثنا میں ہر سمت سے وحشت ناک خبروں کا سلسلہ جاری رہا۔ کنونینشن کے لئے نہایت نامناسب تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ فرانس کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا وہ اپنے ہی اراکین کے ذاتی جھگڑوں میں مبتلا رہتی۔ چنانچہ کمیون آف پیرس نے مصالحت کرانے کا تہیہ کیا کنونینشن کے نائب جو سینٹر (Centen) ایپلین (Plain) میں بیٹھتے تھے ان پر بہ نسبت پہاڑی وکلاء کی سرگرمی کے انکے مخالف گرونڈین کی شیریں کلامی سے زیادہ موثر تھے اور کمیون آف پیرس کے فیصلہ کو ماننے کے لئے بہ مشکل تمام راضی ہوئے۔

۱۰۔ مئی ۱۷۹۳ء سے کنونینشن کا مقام ٹوئی لیریز کے محل میں تھا چند دنوں بعد ۳۱۔ مئی کو مسلح سپاہیوں نے پیرس کے نیشنل گارڈ اعلیٰ افسر ہنریٹ کے زیر کمان اس محل کا محاصرہ کر لیا اُن کو یہ بھی حکم تھا کہ ذی اثر گرونڈین کنونینشن سے نکال دیئے جائیں۔ اور انقلابی عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں

گرونڈین کا اندفاع ۲ر جون ۱۷۹۳ء

۲۔ جون کو اس حکم کی خاطر خواہ تعمیل کی گئی اور اسی دن سے کنونینشن میں گرونڈین کا وجود قومی فریق کی حیثیت سے ختم ہو گیا ڈومیزر (عرصہ سے) فرانس کے حملہ

آوردوں کے لئے سدراہ تھا لیکن اس کے ہٹ جانے کے بعد آسٹریا اور انگلستان
دوسری مہم ۱۷۹۳ء کی فوجوں کے لئے راستہ صاف ہوگیا۔ چنانچہ دونوں ملکوں کی
فوجیں آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئیں اور ڈیوک آف
برنزوک کی سال گذشتہ کی ترکیب یعنی سرحد کے قلعوں کو پشت کی طرف چھوڑ کر
سیدھا پیرس میں داخل ہو جانے کی تائید نہ کی بلکہ ۲۴ مئی کو فرانسیسی کیمپ
کا بمقام فارمرز نہایت استحکام کے ساتھ محاصرہ کیا گیا اور نہایت سخت
مقابلہ کے بعد ۱۲۔ جولائی کو کونڈے اور ۲۸ جولائی کو والسینیز پر تسلط
حاصل کر لیا۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ فرانس میں اتحادی طاقتوں کے قدم جم
گئے۔ لیکن کنونینشن کی خوش قسمتی سے آسٹریا اور انگلستان کے کمانڈروں
میں پھوٹ پڑ گئی بندرگاہ ڈینکرگ کو ڈیوک یارک اپنے قبضہ میں رکھنا
چاہتا تھا کیونکہ جہازوں سے مال اتارنے کے لئے یہ بندرگاہ نہایت کارآمد
تھا۔ چنانچہ اس نے وزارت انگریزی کے حکم سے ڈنکرک کا محاصرہ کر لیا۔
لیکن آسٹریا کے کمانڈر شہزادہ کوبرگ نے انگریزوں کی امداد کرنے سے انکار
کر کے بندرگاہ لی کوسنوے پر فوجیں ڈالدیں اور ۲۲ جولائی کو پروشیا کی فوج
نے لی کوسنوے سے جنوب کی طرف مینس کو تسخیر کر لیا اور استرڈی افواج
سلطنت جرمنی کی فوجوں کے ساتھ ورمز کے زیر کمان السامس میں داخل
ہوگئیں۔ ادھر ہسپانیہ کی فوجوں نے فرانسیسی جمہوریہ پر کوہ پیرینیز کے دونوں جانب
سے حملہ کر دیا۔ چنانچہ مشرقی اسلن کو فتح کر لیا اور جانب مغرب بداسوا کا راستہ
ہاتھ آیا۔ متواتر شکستوں کے بعد نہ تو کنونینشن کا جی چھوٹا اور نہ اہل فرانس نے
ہمت چھوڑی لیکن ان پر اس قدر ضرور ثابت ہوگیا کہ بے ترتیب اور اپنی
تیار کی ہوئی فوج اور با ترتیب فوج کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ فی الحقیقت
ڈومیرز اور گسٹائن کی شاندار فتوحات کچھ ان کی ذاتی جوانمردی اور لیاقت
ہی کے سبب سے نہیں ہوئیں بلکہ حسن اتفاق اور مفتوح مقامات کے باشندگان
کے پرجوش استقبال کی بھی برکت شامل تھی ابتدائی شکستوں سے یہ ثابت
ہوگیا کہ مجلس حکام نے فرانسیسی فوج کی طاقت کو کسدرجہ سلب کر دیا تھا۔

۱۷۹۳ء کے موسم گرما میں فرانس پر کئی جانب سے حملے ہو گئے تھے لیکن ان بیرونی خطرات کو جگہ جگہ کی خانہ جنگیوں نے بہت اہم کر دیا تھا۔ لاونڈی کی جنگ بسرعت بڑھتی جاتی تھی سلطنت جمہوریہ کے سپاہیوں کو وہاں کے جفاکش کسانوں نے جنگلوں اور

فرانس میں خانہ جنگی

دلدلوں میں رہ کر بے ترتیب لڑائی لڑ لڑ کے متواتر شکستیں دیں۔ برٹنی اور ارن کے پہاڑوں میں بھی پادریوں اور دیہات کے رئیسوں کی رہنمائی سے ایسی ہی لڑائیاں ہوئیں لیکن سوائے لاونڈی کے کسی اور جگہ بادشاہ کی طرفداری کا اظہار نہیں کیا گیا کنونیشن سے گرونڈن کے اخراج کے سبب ایک اور زبردست تحریک کی ابتدا ہوئی یعنی لاونڈی اور دیگر دیہاتی اور پہاڑی اضلاع میں بغاوتیں زیادہ محض جاہل کسانوں کے کوششوں کا نتیجہ نہیں لیکن گرونڈینیز کی حمایت کی تحریک میں شہر کے مالدار اور عقلمند لوگ شامل تھے۔ چنانچہ فرانس کے اکثر شہروں کے باشندے جون کی زبردست کارروائی کی خبر سے پریشان ہو گئے گرونڈینیز اخبار (Girondin Journals) عرصہ سے کیمون پیرس کی برائیاں کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ پہاڑی وکلا خود طاقت کے خواہاں اور باغی ہیں ان الفاظ نے آخر کار اپنا اثر دکھایا۔ اکثر نائب جنکو بتاریخ دوسری جون ملکی حقوق سے محروم کیا گیا تھا۔ مختلف صوبوں میں بھاگ گئے اور ان میں سے بعض نے جو نارمنڈی میں بمقام قاین موجود تھے کنونیشن کے خلاف ایک فوج تیار کرنا شروع کر دی اور دوسرے شہروں نے بھی تقلید کی۔ مارسیلز میں چند نائبوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بورڈو نے نائبوں کو شہر تک میں نہ آنے دیا۔ لائنز نے مخالفت میں انقلاب شروع کر دیا۔ اور شالیر کو قتل کر ڈالا۔ یہ شخص آزاد پارٹی کا سرگروہ تھا۔ اور کئی شہر کنونیشن کے خلاف مرکزی فوج تیار کرنے کے لئے مقامی فوجوں کے دستے بورژ بھیجنے پر راضی ہو گئے چنانچہ کئی دن تک فتحمند کوہستانی وکلا کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کے نائب بہت کام آئے نارمن کی فوج کو بتاریخ ۱۳ر جولائی بمقام پیسی آسانی سے شکست دی گئی

بورڈو اور مارسیلز فوراً مطیع ہو گئے اور لائنز کا محاصرہ کر لیا گیا کوہستانی وکلاء کو یہ فتوحات صرف ان کے نائبوں کی بدولت نصیب نہیں ہوئیں بلکہ فرانس میں عام طور سے یہ خیال تھا کہ گرونڈین کی خانہ جنگی سے ظاہر ہو گیا کہ ان میں حب الوطنی کی مطلق بو نہیں ہے اور اگر بفرض محال کمیون پیرس نے کنونیشن میں مداخلت کے باعث غلطی کی تھی تو بھی گیرونڈیز مختلف صوبجات کے باشندوں کو کنونیشن کے خلاف بھڑکا کر زیادہ سنگین غلطی کے مرتکب ہوئے تھے۔ اسی خیال سے متاثر ہو کر بہت سے شہروں کے باشندوں اور بہت سے محکموں نے گرونڈین کی تجویزوں اور تدبیروں میں معاون رہنے پر افسوس کیا اور بمقام بورزس مرکزی لشکر جمع کرنے کی تحریک کے خلاف مقامی سپاہ کے اجتماع سے انکار کر دیا کوہستانی گماشتوں نے بیرونی جنگ اور خانہ جنگی کے خطروں کا نہایت مردانگی سے محاصرہ کیا ان کا پہلا کام یہ تھا کہ انھوں نے نہایت پھرتی سے دستور جمہوریہ کا دستور تیار کیا اور یہ دستور ۱۷۹۳ء کے نام سے مشہور ہوا لیکن چونکہ اس آئین پر کبھی عمل نہ ہوا اس سبب اس کو بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہاں اسے تیار ہو کر مشہور ہو جانے اور مجلس عوام میں پہونچتے ہی گرونڈینز کے دل چھوٹ گئے۔ کیونکہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ کوہستانی وکلا فتنہ و فساد کے طرفدار ہیں اور ملکی اختیارات کو اپنے اور کنونیشن کے واسطے مخصوص کرنا چاہتے ہیں لیکن ۱۷۹۳ء کا دستور ان اعتراضات کا خود ہی جواب تھا کوہستانی پیشواؤں کا مقولہ تھا کہ کنونیشن کے اراکین ہرگز عنان اختیارات کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے اور اگر ایسی حالت میں عوام الناس کو انتخاب عامہ کا موقع دیا گیا تو معاملات اور زیادہ الجھ جائیں گے بہر حال کنونیشن نے اس نئے آئین کے وضع ہونے کو تو قبول کر لیا لیکن اس پر عمل نہ کیا اور اپنے نئے حکمراں یعنی (کمیٹی تحفظ عامہ) کے اقتدار کو ترقی دیکر اور مستحکم کر دیا گرونڈینز کے اخراج کے بعد کنونیشن پر ظاہر ہو گیا کہ اختیارات کو چند آدمیوں ہی کے سپرد کرنے سے بیشمار فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن اس میں کلام ہے کہ ان نامور اور مشہور کلام متکلموں نے

پہلی مجلس تحفظ عامہ کی کارروائی

بھی جن کے زیر اثر گیرونڈینز تھے ان فوائد کو تسلیم کیا جو طاقت ور انتظامی اور حکومت کو شخصی آزادی کے مخالف تصور کرتے تھے۔ اس کمیٹی کے وجود سے گورنمنٹ کے ارکان اور نائبوں کے ہاتھ ایک ایسی مرکزی طاقت آگئی جس پر وہ اعتبار اور بھروسہ کر سکتے تھے اس کمیٹی نے نارمنڈی میں مختصر سی جنگ کا انتظام کیا جس نے فراری گیرونڈینز و کلاء کی اس تحریک کا قلع قمع کر دیا جو روز بروز بڑھتی اور زور پکڑتی جاتی تھی۔ اسی کمیٹی کے ایک رکن رابرٹ لینڈیٹ کی دور اندیشی کا نتیجہ تھا کہ بعد فتح باغیوں کے سرگروہوں کا پتہ لگا لگا کر اور ان لوگوں کے قصوروں کو جو دام تزویر میں گرفتار ہو گئے تھے معاف کر کر کے نارمنڈی کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا اسی کمیٹی نے فوج میں پہلے پہل ترتیب قایم کی اور اسی نے ان کو سامان رسد بہونچایا اور آلات حرب سے مسلح کر دیا اور پہلی ہی کمیٹی کے مشہور رکن ڈینٹن کی تحریک سے ۱۹ نومبر کا مصیبت انگیز فتوے منسوخ ہو گیا اسی فتوے کے سبب انقلاب سلطنت کی تحریک نے زور پکڑا اور اسی کے سبب غیر ممالک نے زور شور سے مخالفت کی بہر حال ہر طرف اطمینان تھا کنونشن کے اراکین کو بھی احساس تھا کہ وہ راستی سے کام کر رہے تھے کیمیل ڈیسمولنز کی تحریک سے ۱۰ جولائی ۱۷۹۳ء کو پہلی مجلس

انجمن اعظم تحفظ عامہ

برخاست ہوئی لیکن فوراً ہی دوسری مجلس کا انتخاب عمل میں آیا اور اس کو نئے نئے اختیارات دیے گئے۔

اس کمیٹی کو تحفظ عامہ کی انجمن اعظم کہتے ہیں کمیٹی ایک سال سے زیادہ با اختیار و اقتدار رہی۔ ڈینٹن اس میں شریک نہ ہوا شاید اس خیال سے کہ وہ اس انجمن کی امداد کے بغیر بھی بہت کچھ کر سکتا تھا اور شاید اس وجہ سے بھی کہ اسکو انجمن میں لگاتار کام کرنے سے بھی نفرت تھی کیمبن کا بھی دوبارہ اس کمیٹی میں انتخاب نہ ہوا کیونکہ اس نے انتظامی کمیٹی کا خاص رکن ہونیکی حیثیت سے جمہور کے خزانہ کے انتظام کو پسند کیا تھا وہ نو اراکین جن کا جولائی میں انتخاب ہوا تھا اُن کے نام حسب ذیل تھے۔

(۱) باریر جس نے اپنی تمام زندگی کارکردگی میں بحیثیت رپورٹر کے کام کیا تھا اور

اسی وجہ سے وہ دیگر اراکین پر فوق رکھتا تھا۔
(۲) جین بون سینٹ اینڈر جو بحری معاملات کا منتظم تھا۔ (۳) پیر برآف ماران اور (۴) رابرٹ لینڈیٹ جو فوجوں کی رسد رسانی کے انتظام پر متعین تھے۔ (۵) کاتھن (۶) سینٹ جسٹ (۷) گیسپرین اور (۸) تھوریو (۹) رامیں پیر جو اس کمیٹی میں بجائے گیسپرین کے ۲۷ جولائی کو داخل ہوا تھا۔ سرحد پر فوجی انتظام کے لئے کاڈی اور پیر پر مقرر ہوئے (Reign of Torror) یعنی خوفناک حکومت قایم کرنیکے لئے بلا وارن اور کولٹ ہر بوئے ۶ ستمبر کو متعین ہوئے۔ اور ۲۰ ستمبر کو تھوریو علیحدہ ہوگیا۔ اس دوسری انجمن تحفظ عامہ کی درجہ بدرجہ ترقی قابل غور ہے۔ یکم اگست ۱۷۹۳ء کو بارہرنے کنونشن کے روبرو اپنی پہلی رپورٹ پیش کی جس میں نہایت پرجوش تجویزیں شامل تھیں۔ چنانچہ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ جنگ نہایت سرگرمی سے شروع کرکے لاونڈی کو برباد کردینا چاہیئے اور میری اینٹوانیٹ کا انقلاب سلطنت کی عدالت میں پیش ہونا چاہیئے اسی دن ڈینٹن نے یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ کمیٹی کو فی الحال گورنمنٹ مان لیا جاوے یعنی عنان حکومت اراکین کمیٹی ہی کے ہاتھ میں رہے اور وزرا کو ان کی ماتحتی میں کام کرنے کی ہدایت کیجائے یہ تحریک کامیاب نہ ہوئی۔ لیکن ڈینٹن کے حسب منشا فرانسیسیوں کے جان و مال پر بغیر تجویز مذکور کے قبضہ حاصل ہوگیا۔ انتظامی امور سے سبکدوش ہوجانے پر کنونشن کو بظاہر خوشی ہوئی چنانچہ اس نے جملہ امور کو جو انجمن تحفظ عامہ نے تجویز کئے تھے بے چون وچرا منظور کرلئے اور اراکین کا انتخاب ماہ بماہ ہونے لگا اس طرح پر تمام ذمہ داری ان پر رکھدی اور ان کے جملہ احکامات کو باقاعدہ قلمبند کرنا شروع کردیا۔ کاڈی اور پیر پر انتخاب کنونشن نے فوجی امور کا انتظام ان کے سپرد کردیا اور بلا وارن اور کالوڈ سے ہربوا سے کے انتخاب کے باعث اندرونی انتظام رابس پیری کیحالت میں اتحاد پیدا ہوگیا۔ تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کی حکومت کو یعنی خوف وخطر کی ہولناک حکومت کا زمانہ کہا جاتا ہے

کمیٹی نے خود گورنمنٹ کے خاص خاص محکموں کا انتظام اپنے ممبروں میں تقسیم کر کے ان کے متعلق کر دیا تھا۔ سوائے رابیس پیر۔ گوتھن اور سینٹ جسٹ کے اور ممبروں کی خاص ذمہ داریوں کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ رابیس پیر ہی کو کنونشن کی چار دیواری کے اندر اور باہر کچھ شہرت حاصل تھی اور بعض وجوہ سے وہ کمیٹی میں بھی نہایت ممتاز تھا۔ وہ اسباب یہ تھے (۱) مجلس احکام میں حسن کارکردگی (۲) آسٹریا سے اس کی عقلمندانہ مخالفت (۳) بادشاہ کے ساتھ سلوک کرنے کی بابت اس کے عاقلانہ خیالات (۴) گرونڈن کے اتحاد پسند فرقہ کی مخالفت (۵) مزید براں اوسکی سچائی اور دیانت داری کی شہرت ان اوصاف کی بدولت وہ کمیٹی کا نہایت نامور ممبر مشہور تھا اور وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اپنا مطلب نکالنے کے لئے بڑے بڑے موقعوں پر اس کے نام سے فائدے بھی اٹھاتے تھے۔ اور انقلاب سلطنت کے اصول کو بنانا اور ان کو وضع کرنا اُس کا کام تھا اگرچہ کنونشن کے لئے اور فرانس کے نزدیک رابیس پیر کمیٹی تحفظ عامہ کا نہایت ممتاز ممبر تھا لیکن انتظام سلطنت کے امور میں اس کو بہت کم دخل حاصل تھا۔ اسی لئے کوئی خاص محکمہ سلطنت اس کے سپرد نہیں کیا گیا تھا اُس میں (بریر) کی سی فصاحت اور روانی نہیں تھی اس لئے وہ بریر کی جگہ مجلس کی واقعہ نویسی کی خدمت انجام نہیں دے سکتا تھا۔ اور نہ وہ اپنے اکثر ہم عصروں سے محبت اور ملاپ کے تعلقات رکھ سکتا تھا۔ اگرچہ اس کے نام سے حکام فائدہ اُٹھاتے تھے لیکن دراصل نہ تو اصلی حکام اسکو پسند کرتے تھے اور نہ اس پر اعتبار کرتے تھے بلکہ یہ انہی کے فائدہ کی بات تھی کہ کمیٹی مستقل طور پر مقرر ہو گئی تھی اور اس کے ذریعہ سے ان کی کارروائیوں پر رابیس پیر کے سے مشہور ایماندار اور محب وطن کی تصدیق ہوتی تھی کمیٹی کے ممبروں کی بڑی جماعت گورنمنٹ کے متعلق مستقل رائے نہیں رکھتی تھی وہ محض اُسی کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ کرنا چاہتے تھے جو ان کے سپرد تھا۔ صرف رابیس پیر ہی کو یہ امید تھی کہ اس خوفناک حکومت کے ذریعے سے سلطنت جمہوریہ

کا نیا آئین پیدا ہو گا کمیٹی میں اس کے دو سچے دوست تھے لیکن انکی مدد کرنے کی مطلق قابلیت نہ رکھتے تھے۔ ان میں سے کوتھن نامی لنگڑا تھا اور اس وجہ سے زیادہ محنت اور مشقت سے کام کر سکتا تھا۔ دوسرا سینٹ جسٹ تھا جو کمیٹی کے ممبروں میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا اور صرف پچیس برس کی عمر کا نوجوان تھا یہ شخص کسی نہ کسی بہانے سے اکثر پیرس سے باہر رہتا تھا۔

انجمن تحفظ عامہ نے جو اس ظلم و ستم کی حکومت کو برقرار رکھا اس کی بنا دو نظاموں پر تھی یعنی (کمیٹی آف جنرل سکیورٹی) مجلس سلامتی عامہ جو پیرس میں تھی اور جسکے ممبر کنونشن سے منتخب کیے جاتے تھے اور جو تمام فرانس پر پولس کا اثر رکھتے تھے اور بڑے موقعوں پر اس کمیٹی کے ممبر گورنمنٹ کی ایک کمیٹی کی حیثیت سے (مجلس تحفظ عامہ) کے جلسہ میں شریک ہوتے تھے لیکن

مجلس سلامتی عامہ | ان کا کام صرف یہ ہوتا تھا کہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوں اور داد فریاد سنیں اس کے برخلاف مجلس تحفظ عامہ تحریکوں اور تجویزوں پر غور کرتی اور ان کو عمل میں لاتی تھی۔ ڈینٹن تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کا بانی تھا۔ اس لئے بداءتہ اس میں شریک ہونے سے انکار کیا۔ لیکن اوس کو معلوم تھا کہ سلامتی عامہ کی کمیٹی کو انجمن تحفظ عامہ کی کمیٹی کے ماتحت رہنے کی سخت ضرورت ہے اور یہ ماتحتی اگرچہ بظاہر نہ ہو لیکن حقیقی معنوں میں لازمی ہے ۱۱ ستمبر ۱۷۹۳ء کو تحفظ عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب ہوا جس میں چند خود رائے گماشتے بھی شریک تھے ڈینٹن نے اس خوف سے کہ دونوں کمیٹیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ ہو اس کمیٹی کو برخاست کر دیا اور ۱۴ ستمبر کو سلامتی عامہ کی ایک کمیٹی کا انتخاب کیا گیا تاکہ یہ کمیٹی کمیٹی اعظم (یا گریٹ کمیٹی) کے ساتھ باہمی اتفاق کام کرے۔ اور جن ممبروں کا اس وقت انتخاب ہوا تھا، اس میں سے اکثر کا انتخاب ہر مہینہ ہوتا تھا کمیٹی اعظم کی حکومت کا دوسرا ذریعہ وہ نائب اور عہدہ دار تھے جو انتظام حکومت کی غرض سے صوبوں

نائب یا گورنر | میں بھیجے گئے تھے نائبوں کو بھیجنے کی ابتدا اگست ۱۷۹۲ء میں ہوئی یہ رسم مقبول ہوئی اور اپنے نائبوں کی بدولت ۱۷۹۳ء

کے موسم گرما میں گرونڈ نیز کے فتنہ و فساد کا بہت جلد انسداد ہو گیا۔ ان کے اختیارات کی بابت کئی دفعہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ محدود نہیں ہیں عوام کی عافیت کے لحاظ سے ان کو اس بات کی اجازت بھی تھی بلکہ حکم تھا کہ مقامی حاکموں کا (خواہ وہ شہر میں انتظام کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی دیگر محکمہ سے) تبادلہ کر دیا کریں اور ان کو گرفتاریاں عمل میں لانے اور دشمنوں سے سامان خوراک کا مطالبہ کرنیکا پورا اختیار تھا پیرس میں (مجلس تحفظ عامہ) ان کی پوری امداد کرتی تھی مقامی گورنمنٹ کے انتظام میں ان کو پوری آزادی تھی۔ جب تک انھوں نے امن قایم رکھا روپیہ فراہم کرتے رہے اور عند الضرورت سپاہی بھی بھرتی کر کے پیرس بھیجتے رہے ان کے انتظام میں کوئی چھان بین نہیں کی گئی۔ علاوہ ان نائبوں کے جن سے اندرونی انتظام ملکی میں خدمت لی جاتی تھی فوجوں کی چھاؤنیوں میں بھی ایسے ہی نائبوں کی جماعت رہتی تھی اور جماعت کے لوگوں کو بھی بے شمار اختیارات حاصل تھے یہاں تک کہ وہ اپنی مرضی سے جنرل چیف (فوج کے اعلیٰ افسر) کو بھی گرفتار کر سکتے تھے اور اس کے درجہ کو توڑ بھی سکتے تھے فوجی محاصروں اور جنگی معاملات میں دخل دے سکتے تھے اور میدان جنگ میں جرنیل کے فوجی احکام کی مخالفت بھی کر سکتے تھے۔ کمیٹی سلامتی عامہ نے اور نائبوں کے ظلم و ستم کا خوف دلا دلا کر حکومت قائم کی اور یہ خوف اس بنا پر دلایا جاتا تھا کہ پیرس میں انقلاب سلطنت کی عدالت موجود تھی اور اس کے نمونہ کی بہت سی عدالتیں قایم تھیں جو صوبوں میں (انقلابی یا فوجی کمیشن) کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے علاوہ افواج بھی تھیں۔ انقلاب سلطنت کی عدالت میں سب طرح کے مقدمات فیصل ہوتے تھے اور ہمیشہ سزائے موت ملا کرتی تھی تقریباً ہر فرانسیسی مرد اور عورت قانون اشتباہ قانون اشتباہ کے ذریعے سے عدالت کے پھیر میں آسکتا تھا یہ قانون مرلن ڈوی نے نہایت ہوشیاری سے بنایا تھا اسکی رو سے ہر وہ شخص گرفتار کیا جا سکتا تھا جو ہر نئے آئین حکومت سے نفرت کرنے کے جرم کا مرتکب ہوا اس قانون کی زد میں امراء پناہ گیر لوگوں کے رشتہ دار اور جملہ اقسام کے حکام و ملازمین بھی آسکتے تھے۔ لیکن چونکہ اس قانون اشتباہ

کی اتنی وسعت نہ تھی کہ سوداگروں اور خصوصاً چھوٹے چھوٹے سوداگروں کو خوف دلا سکے اس لئے ان کی خبر لینے کے لئے ایک نیا آلہ بنایا گیا یعنی

انتہائی قانون

"انتہائی قانون" بنایا گیا جو کہ ستمبر ۱۷۹۳ء سے نفاذ ہوا اس قانون کے ذریعہ سے تمام ضروری اشیا کی انتہائی قیمت مقرر ہو گئی لیکن اس سے ملکی انتظام کے قانون پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اس سبب سے اس کا نظر انداز ہو جانا یقینی تھا مگر ایسے قانون کا محض وجود اور اس کی پابندی نہ کرنے والے کا بطور ملزم کے انقلابی عدالت میں پیش کیا جانا ہی چھوٹے چھوٹے سوداگروں کے ڈرانے کے لئے کافی تھا اس کے علاوہ اور بھی ذرائع تھے جن کی یہاں بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں وہ یہ کہ اس بات کی تاکید تھی کہ ہر شخص اپنے ہاتھ میں ایک کارڈ رکھے جس پر زمانۂ انقلاب میں اس نے جو کچھ کارروائی کی ہو وہ سب درج ہو انعام و اکرام کے ذریعہ سے تہدید و ملامت کی ترغیب اور ایسی اور بھی احتیاطیں تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ مجلس سلامتی عامہ نے عدالت میں دھڑا دھڑ ملزم بھیجنے شروع کر دیئے اور ایسی کمیٹیاں پیرس کے ہر حصے میں بلکہ فرانس کے ہر شہر ہر ضلع اور ہر گاؤں میں بن گئیں۔ انقلابی کمیٹیوں تجربہ کار جیکوبین شامل تھے مشتری گماشتے ان جیکوبین اراکین کا صوبوں میں تقرر کرتے تھے۔ ان کمیٹیوں میں جو رکن معتدل رائے ظاہر کرتا تھا نکال دیا جاتا تھا چنانچہ ایسی کمیٹیوں نے قید خانوں کو بھر دیا لیکن عدالت نے ملزموں کو چھوڑ چھوڑ کر قید خانوں کو خالی کر دیا اور وہ بھی نہایت سرعت کے ساتھ۔ اپریل ۱۷۹۳ء سے ستمبر ۱۷۹۳ء تک اس عدالت نے جو موت کی سزائیں دیں ان کا اوسط ایک ہفتہ میں صرف تین تھا لیکن ستمبر ۱۷۹۳ء سے جون ۱۷۹۴ء تک جو سزائیں دیں اُن کا اوسط ۳۲ فی ہفتہ تھا اور جون ۱۷۹۴ء سے جولائی ۱۷۹۴ء تک سزاؤں کا اوسط ۱۹۶ فی ہفتہ تھا مجرموں کی تعداد میں رفتہ رفتہ زیادتی ہوتی گئی اور پھر تو یہ دستور ہو گیا کہ مجرموں کی ٹولیوں کی ٹولیاں پھانسی پر چڑھائی جاتی تھیں اور ہر ٹولی کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔ کمیٹی تحفظ عامہ کو اپنی ماتحت کمیٹی یعنی مجلس سلامتی عامہ کے ذریعے سے اتنی بھی پروانہ

تھی کہ کون اور کس مرتبے کے آدمی قتل کئے جا رہے ہیں۔ دن بھر میں معتدبہ تعداد مجرموں کی تہ تیغ ہو جاتی تھی جن میں بعض مشہور نام حسب ذیل ہیں۔ مثلاً ۱۶ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو میری اینٹوانیٹی کا قتل ۳۱ اکتوبر کو اگیس گرونڈنیز کا قتل اور ایسے ہی فوج کے جرنلوں اور مثلاً کسٹائین۔ ہیجرڈ اور برن اور ڈیوک آرلینز اور بیلی کا قتل جسکے سبب سے درباری نابین۔ جرنیل اور سابق امراء مجلس تک خائف ہو گئے تھے۔ یہ خوف پیدا کرنے والا انتظام رفتہ رفتہ ترقی پاتا گیا۔ وہ دو شخص جنھوں نے اس انتظام کی بنا ڈالی اور پھر اوس پر عمل کیا بلاوارن اور کلٹ دی ہربوے تھے یہ دونوں شخص خاص طور سے کمیٹی تحفظ امن میں اس غرض سے داخل کئے گئے کہ فرانس کی اندرونی انتظامی حکومت کو قایم کریں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۷۹۳ء کو سینٹ جسٹ کی تحریک سے ۱۷۹۳ء کا دستور معطل کیا گیا اور بجاے اس کے انقلابی حکومت یعنی ہولناک حکومت کے جاری رہنے کا حکم اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ملک میں امن و امان قایم ہو دیا گیا۔ ۱۰ دسمبر کو بلاڈوارن نے ایک رپورٹ پڑھی جس سے انتظام کی تصریح ہو گئی اس رپورٹ کا سب سے ضروری جملہ یہ تھا کہ مستنری نائب سرکار کے نامزد کئے ہوئے قومی کارکنوں ضلعوں کے منتخب شدہ افسروں (Procureurs-syndics) کی جگہ مقرر کئے جائیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں (Reign of Terror) ظلم و جور کی حکومت بھی مختلف تھی۔ چند صوبہ داروں نے نہایت سختی و ظلم کے ساتھ حکومت کی مثلاً کیریر نے بمقام نینٹس اور لی بون نے اراس میں ان ہی مظالم میں "نواڈیس" (یعنی بمقام نینٹس ملزموں کو ڈبو دیا جانا) بھی شامل ہے مگر اس کو دیگر صوبہ جات کے مظالم کا معیار نہ سمجھنا چاہیئے بعض صوبہ داروں نے یعنی مثلاً آنڈرڈومو نے صرف دھمکیاں دینے پر اکتفا کی اور اگرچہ مشتبہ لوگوں سے اس نے قیدخانوں کو بھر دیا لیکن ان قیدیوں کو موت کی سزا دینے اور ان کے سر قلم کر کے بھرے ہوئے قیدخانوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا تھا اسی طرح سینٹنر کا برنارڈ

نے بجائے انقلاب سلطنت کی عدالت قایم کرنے کے وقتاً فوقتاً پیرس میں قیدیوں کو بھیجدینا بہتر سمجھا تاہم مجلس تحفظ عامہ نے اپنے کارکنوں کو صوبجات میں بالکل آزادی دے رکھی تھی بشرطیکہ ملک میں اندرونی امن وامان قایم رہے اور انقلاب سلطنت کی حکومت کے حکم احکام کی بے چون وچرا تعمیل ہوتی رہے اس آزادی سے شرمناک فائدہ اُٹھانے میں کیریر اور جے وگر کے سے سخت ظالم اشخاص بھی شامل تھے ان کی سختی اور بے رحمی کسی طرح دلوں سے محو نہیں ہوسکتی ہے۔ پیرس اور صوبجات میں مجلس تحفظ عامہ کی گورنمنٹ کی ترتیب ہورہی تھی لیکن فرانس کی سرحد پر اور ملک کے اندر بھی مصیبتوں کے پے درپے حملے ہورہے تھے۔ مینس

خوفناک حکومت کا نتیجہ

کی تسخیر کے بعد پرشیا کی فوج فرانس میں تھوڑی ہی دور بڑھی لیکن انگریزوں کے ساتھ آسٹریا کی فوج شمال مشرق کی طرف برابر بڑھتی رہی اور ورمسر کے زیر کمان السباس میں داخل ہوگئی اور ویسیم برگ کے راستوں کا سختی سے محاصرہ کرلیا۔ کومٹی ڈی آرٹوے نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ لاینز کے مقام پر اور کوہستان ارن میں لاوندی کے باغیوں کا سرگروہ بن جائے انگریزوں نے بھی ہر طرف کمک کے لئے سپاہ بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن لوئی شانزدہم کے چھوٹے بھائی نے صرف وعدے ہی وعدے کئے انگریزوں نے تو ایک طرف ہی امداد کی یعنی لڑائی کے شروع ہوتے ہی انھوں نے ایک جنگی بیڑا زیر کمان لارڈ ہڈ بحیرۂ روم کو بھیجدیا تھا۔ چنانچہ ۲۷ اگست ۱۷۹۳ء کو ٹولون کے باغیوں نے سخت مخالفت کے بعد انگریزی اور ہسپانوی متحدہ جنگی بیڑوں سے زیر ہوکر اطاعت قبول کی۔ لاینز میں بھی مخالفت کا دریا ایسی طرح چڑھتا گیا۔ وہاں کے اصلی باغی (Federalist) یعنی اتحادی ہوگئے۔ لیکن جب کنونینشن نے ان کے خلاف ایک فوج بھیجی تو بجائے فیڈرلسٹ کے وہ بادشاہ کے ہواخواہ بن گئے نئی گورنمنٹ کی اس سختی کی وجہ سے فرانسیسی جمہوت بہت جلد بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے آزاد ہوگیا فوجی معاملات کا ذمہ دار ہونے کے وقت کارنو نے دیکھا کہ حملہ آوروں کو شکست دینے کا

صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ فوج کی کثرت سے فائدہ اٹھا کر بڑی عجلت کے ساتھ کام کیا جائے چنانچہ جنرل ہشرڈ نے ڈنکرک کا محاصرہ کیا اور انگریزوں اور ہنوریوں کو جنگ ہونشٹن میں ۸ ستمبر کو شکست دی لیکن باوجود اس فتح کے ہشرڈ کو یہ ذلت نصیب ہوئی کہ وہ جوانمردی سے اس کی پیروی نہ کر سکا مسکے جانشین جارڈن نے بھی اسی کے اصول پر عمل کیا

ہوسنفوین اور واٹگینز کی جنگ ۱۷۹۳ء

اپنی فوج کو آسٹریا کی فوج کے مقابل جمایا اور ماہیوج کا محاصرہ کر دیا آسٹریا کی فوج کو وٹگینز کے مقام پر تاریخ ۱۶- اکتوبر شکست ہوئی لیکن باوجود ان فتوحات کے انگریزوں اور آسٹریا کی فوجیں فرانس کے علاقہ سے باہر نہ نکلیں اگرچہ ان دونوں طاقتوں کی فرانس میں جو ترقی ہو رہی تھی وہ مسدود ہو گئی اور بجائے حملہ کرنے کے ان حملہ آوروں کو اپنے بچاؤ کی فکر لاحق ہو گئی۔ جنوبی فرانس کی طرف بھی ایسی ہی بہادری اور جوانمردی سے کام لیا گیا سینٹ جسٹ نے رائن کی اور موسل کی فوجوں کی مرتب دی موسل کی فوج کی مدد سے ہوشی نے بتاریخ ۲۵ ستمبر آسٹریا اور پرشیا کی متحدہ فوجوں کو شکست دیکر جسبرگ فتح کیا اور رائن کی فوج کو لیسگر پیسگرو نے لانڈو کی کمک کی اور ورمز کو دریائے رائن کے پار بھگا دیا۔ انہی دنوں میں ایک زبردست فوج نے (جسکے چیدہ دستے پہلے قلعہ ولینیئیر میں رہا کرتے تھے) لائنیز کو بتاریخ ۹ اکتوبر تسخیر کیا اور بتاریخ ۱۸- دسمبر جنرل ڈگیر کی فوج نے ٹولون پر دوبارہ قبضہ کر لیا اسی ٹولون کے محاصرہ میں نپولین نے پہلے پہل (اپنی جرأت اور شجاعت سے) نام پیدا کیا اور فوج کا جنرل ہو گیا۔ جمہوری فوج نے اسی طرح ہسپانیہ کو زیر کر کے فتوحات حاصل کیں۔ مشرقی پیرینیز کی فوج نے زیر کمان ڈاوسٹ رولن پر پھر تسلط کر لیا اور مغربی پیرینیز کی فوج نے زیر کمان ملر ہسپانیہ کی فوج کو بدوسا سے نکال دیا لاوینڈی میں بھی ایسی ہی فتح حاصل ہوئی قلعہ میینس کی افواج نے جس میں نہایت ہوشیار سپاہی تھے اور جنھوں نے پرشیا کی فوج سے زمانۂ دراز تک مقابلہ کر کے تجربہ بھی حاصل کیا تھا اور اصول قواعد سے بھی واقف تھے ویندن کی فوجوں کو تہ و بالا کر ڈالا اور اس صوبہ کے باغیوں کو بھی پوری سزا ملی۔ ایک طرف تو کیہر نے بمقام نینٹز ان کی خوب خبر لی اور دوسری جانب سے جنرل ٹرو کے شیطانی لشکر نے ان کو تہ و بالا کر ڈالا۔

غرض ہر طرف کی فتوحات نے فرانسیسیوں کو اس خوفناک ظلم وستم کی حکومت کے سامنے رام کر دیا کیونکہ انہی کا میابیوں کی خاطر ظلم وستم کئے گئے تھے اور اس حکومت کے اختیارات کلی کو بلا سے بے دریغ سمجھکر طوعاً و کراہاً تسلیم کرنا پڑا۔ پیرس میں مجلس تحفظ عامہ کے اقتدار اور خوفناک حکومت ظلم وستم کو دو جانب سے مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ایک طرف تو کیمون پیرس کو جو پیرو کیر رسنڈک۔ شومٹ اور اس کے نائب ہابرٹ کے

ہابرٹ اور ڈانٹن کے پیروؤں کا زوال

زیر اثر تھی اپنے سابق اختیارات کے فوت ہو جانے پر ملال ہوا۔ کمیون ہی نے فی الحقیقت وہ کارروائی کی تھی جسکی بدولت گرونڈینز تہ وبالا ہو گئے تھے اور یہ کارروائی محض اپنے فائدہ کی غرض سے کی تھی چنانچہ کمیون نے ایک پارٹی قایم کرنی چاہی اور اس لئے یہ کوشش کی کہ انقلاب انگیز سلطنت کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے اور ۱۷۹۳ء کے دستور پر از سر نو عمل شروع کیا جائے لیکن اس کی اس تحریک کو کافی مدد نہ پہنچی۔ چنانچہ کمیوں کے سرگروہوں نے جمہوریوں سے اتحاد کر لیا یہ جمہوری عموماً کارڈلیرز کلب میں جمع ہوا کرتے تھے اور انکے خیالات بالکل دہریوں اور ملحدوں کے تھے چنانچہ انھوں نے عقل کی پرستش کا اعلان کر دیا اور اس کی یادگار میں نوٹرڈیم کے گرجا میں شراب پی کر شور وغل مچایا اس پر کوبیل پیرس کے اسقف کو اپنے مقدس فرائض سے مستعفی ہونا پڑا۔ مسیحی مذہب کی انھوں نے دل کھولکر مخالفت کی اور اس کے معتقدوں پر ظلم وستم کرنیکا نیا رنگ اختیار کیا۔ اپنے وطن کی ملکی سیاست میں انھوں نے اشتراکیت کی طرفداری نہ کی۔ حالانکہ اشتراکیت نے پیرس میں قدم جمانا شروع کر دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے کو جمہوریوں کا ساتھی ظاہر کیا اور دولتمندوں اور تاجروں کو خوب برا بھلا کہا اور ان پر خود غرضی اور خود نمائی کا عیب لگا کر عوام کا دشمن ہونا ظاہر کیا۔ بیرونی معاملات میں وہ تحریک انقلاب کے اصول پر کاربند تھے ان کا مقولہ تھا کہ فرانس کے لئے مقدر تھا کہ تمام ظالموں کا قلع قمع کرے مجلس تحفظ عوام کی طاقت مستحکم ہوتے ہی اراکین نے اس فریق مخالف کے سرگروہوں پر حملہ کر کے اس کو برباد کرنا چاہا چنانچہ رابیں پیرے اس فریق پر جیکوبن کلب میں

حملہ کیا اور انھیں دھریہ دشمن سلطنت بنا کر کلب سے نکلوا دیا۔ ڈینٹن نے پرستش عقل کو نقاب پوشوں کے ناچ سے تشبیہہ دی۔ اور کیمل ڈیسمولن نے ایک اخبار ریوکورڈیلیبر میں ان کا خوب مضحکہ کیا مخالف جماعت اپنے ممتاز رہنما ہیبرٹ کے نام سے مشہور تھی یہ شخص اخبار بیری ڈوچین کا ایڈیٹر تھا اس جماعت کی تذلیل پر مجلس تحفظ عامہ نے استعفا دیدیا۔ دین نوس کی جمہوریوں یعنی ۱۴ مارچ ۱۷۹۴ء کو ہیبرٹ اور اس کے خاص خاص ساتھی سینٹ جسٹ کی رپورٹ پر گرفتار کر لئے گئے انقلابی عدالت کے سامنے ان کو حکم آخر کے لئے بھیجا گیا اور چوتھی جرمینل یعنی ۲۴ مارچ کو وہ پھانسی پر چڑھا دیے گئے۔ ہیبرٹسٹ کو شکست ہوئی کیونکہ وہ نئی حکومت کے ظلم و ستم کے مخالف تھے۔ ڈینٹونسٹ کو بھی شکست ہوئی کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا ہے۔ ڈینٹونسٹ (یعنی ڈینٹن کا پیرو) کو ہبرٹسٹ (یعنی ھیرت کے پیرو) کے بعد ہی پھانسی ہوئی سب سے زیادہ ڈینٹن نے مجلس تحفظ عامہ کو مشہور کرنے کی کوشش کی تھی اس کو یہ یقین تھا کہ فرانس سخت مصیبتوں میں مبتلا ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ ان مصائب سے نجات دینے کے لئے اور آیندہ خطروں سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت زبردست حکومت کی ضرورت ہے چنانچہ وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ حاکم ہو تو زبردست حکومت ہو تو مضبوط سلطنت ہو تو مستحکم اور سخت گیر اگرچہ وہ مجلس اعظم کا رکن نہ تھا لیکن اس کے اختیارات کو بڑھانے کے لئے وہ ہر وقت طیار رہتا تھا اور اس کی حمایت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔ چنانچہ ڈینٹن کی بدولت اس مجلس (مجلس تحفظ عامہ) کو نہ صرف اقتدار نصیب ہوا بلکہ اس کے سبب وہ نظام حکومت بنا جس کے ذریعہ سے اس مجلس اعظم کے اراکین حکومت کرتے تھے ۱۷۹۳ء کے شروع میں ڈینٹن نے محسوس کیا کہ اس ہولناک اور خوفناک حکومت Reign of Terron میں شدید مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور غضب کا ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ ڈینٹن۔ بلا ڈوارن اور کلوٹ ہربوے کا ہمخیال تھا اور وہ بھی چاہتا تھا کہ فرانسیسیوں کو خوف دلا کر نئی حکومت کی اطاعت پر آمادہ کرے لیکن محض خوف پیدا کرنے کے لئے کشت و خون کو جائز نہیں

سمجھتا تھا اس کے دوست کیمل ڈیسمولن نے اخبار "ویو کارڈبر" (Vieux cordibin) میں صرف ہبرٹسٹ پر نفرین کی تھی بلکہ نرمی برتنے کی ضرورت کو بھی ظاہر کیا تھا اور ایک "مجلس رحم" کے قایم کرنے کے فواید پر بھی زور دیا تھا لیکن مجلس تحفظ عامہ کی مجلس اعظم نہ صرف اپنے اختیارات خود سرانہ کے برقرار رکھنے پر تلی ہوئی تھی بلکہ اپنے نظام حکومت کے تحفظ پر بھی آمادہ تھی کنونشن میں ڈینٹن کا اثر اب بھی بہت تھا اور اراکین مجلس کو اس کی اس ترقی کے باعث سے چینی تھی چنانچہ اس ہولناک حکومت کے خلاف تمام پل چل بند کرنے کے لئے خود کنونشن پر ہولناک حکومت قایم کرنے کی تجویز کی گئی اور [illegible] ۱۷۹۴ء کو ڈینٹن کیمل ڈیسمولن اور اونکے دیگر ہوا خواہ سب گرفتار کر لئے گئے اور ۱۶ جرمینل یعنی ۵ اپریل ۱۷۹۴ء کو ڈینٹونسٹ بھی ہبرٹسٹ کی طرح پھانسی پر چڑھا دئے گئے یہ دونوں واقعے دل کو ہلا دینے والے تھے اور اس قدر خوفناک تھے کہ مجلس تحفظ عامہ کا اقتدار اس کے بعد یقیناً قایم اور مستحکم ہو گیا اور اس ۱۷۹۴ء کا سارا ہولناک حکومت کو چاروناچار قبول کرنا پڑا تحفظ عامہ کی مجلس اعظم کے اراکین نے دیکھا کہ انکا اقتدار جنگ خارجہ کی کامیابی

یا ناکامیابی پر منحصر ہے ملک کے اندر سوائے لاوندی کے امن وامان تھا لاوندی میں اسی ظلم وستم اور کشت وخون کی بدولت طوفان بے تمیزی مچا ہوا تھا ۱۷۹۴ء میں فرانسیسیوں کی حالت بہ نسبت سنہ ۱۷۹۳ء کے بالکل مغائر تھی انہی خوفناک تحریکوں سے جن کے باعث فرانس کو امن واطمینان حاصل ہوا فوج میں بھی قواعد کی پابندی ہونے لگی اور آئے دن کی جنگ وجدال سے معمولی آدمی بھی ہوشیار سپاہی بن گئے اس جنگ کے اثنا میں نہایت عمدہ عمدہ افسر پیدا ہوئے اور جلد جلد ترقیاں حاصل کر کے اکثر ذہین اور ہوشیار نوجوان جرنیل کے عہدوں تک پہونچ گئے فرانس کے تجربہ کار اور لایق فوجی افسر اور سپاہی میدان جنگ میں تھے۔ وہاں رہکر وہ لوگ جو گھر پر خفیہ پولس کے خوفناک قانون کی زد سے بہ مشکل بچتے نہ صرف

خود صحیح و سلامت رہے بلکہ جمہوری فوج میں رہنے کے سبب وہ اپنے اعزا اور اقربا کی بھی حفاظت کا باعث ہوئے فرانس کی کل آمدنی فوج کی نذر ہوتی تھی اور جنگی سامان اس کثرت سے مہیا ہوا تھا کہ تمام ملک ایک زبردست اسلحہ خانہ بن گیا تھا۔ سپاہیوں کی خوراک۔ اُن کے لباس اور اسلحہ کا معقول انتظام تھا اور اُن کی غور پرداخت نہایت ہوشیار منتظموں کے سپرد تھی غرض فرانس ہر طرح جنگ کے لیئے تیار اور ہر عنوان سے آمادہ پیکار تھا چنانچہ جب یکسوئی سے جنگ خارجہ پر فرانس کی توجہ مبذول ہوگئی تو نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف فتحمندی کے پھریرے لہرانے لگے مارچ ۱۷۹۴ء میں کئی فرانسیسی فوجیں حملہ کے لئے تیار ہوئیں۔ شمالی فوج، پیشگرو (Pichegru) کے زیر کمان شمال کی طرف سے بلجیم میں داخل ہوی اس کے علاوہ ایک نئی فوج جو بعد میں سیمبر اور میوز (Samber and meuse) کے نام سے مشہور ہوئی اور جو لشکر آرڈینیز سے انتخاب کر کے بنائی گئی تھی موسل کے ایک فوجی دستہ کے ساتھ بلجیم میں جنوب کی راہ سے داخل ہوئی ان دونوں فوجوں کے سامنے نہ تو انگریزوں کی فوجیں ٹھہر سکیں اور نہ آسٹریا کا لشکر قدم جما سکا چنانچہ انکا تیزی کے ساتھ تعاقب کیا گیا اور ۲۶۔ جون ۱۷۹۴ء کو جارڈن نے فلیرس (Fleurus) کی لڑائی فتح کی اور ۱۷۹۳ء میں فرانس کو جمامپیز (Temmappes) کی کامیابی نصیب ہوئی۔ ان دونوں نتیجوں سے بلجیم کا راستہ فرانسیسی فوجوں کے لئے صاف ہوگیا۔ برسیلز پر دوبارہ قبضہ ہوا۔ انگریز اور ڈچ ہالینڈ کو واپس ہوئے اور آسٹریا کی فوجیں دریائے میوز کے پیچھے رہگئیں اسی اثنا میں موسل کی فوج نے زیر کمان رانی موری (Rem moreaux) پر شیا کی فوج کا کیرس لوٹرن (Kaiserslanstern) پر محاصرہ کر لیا اور راین کی فوج کے ساتھ ہی ساتھ آسٹریا کی فوج کو بھی دریائے راین کے پار بھگا دیا اطالوی فوج نے بھی ٹولن پر قبضہ کر کے حملے شروع کر دئے اور سارگیر پر پائڈمنٹ (Pied montess) کی فوج کو شکست دی مشرقی

فلیورس کی جنگ
۲۶۔ جون ۱۷۹۴ء

پیرینیز کی فوج کی مدد سے ڈگیومیر نے اہل ہسپانیہ کی خبر لی اور پہاڑوں پر سے گذر کر کیٹلونیا میں جا پہونچا۔ مغربی پیرینیز کی فوج نے اس موقع پر ہسپانیہ پر حملہ کیا اور سن سباسٹین پر حملہ کرنے کی بھی دھمکی دی۔ غرضکہ مجلس عظیم کو صرف سمندر پر دقتیں اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ یہ فیصلہ دشوار ہے کہ آیا بحری بیڑہ کی طیاری دشوار ہے یا اس کی جانب سے غفلت برتی گئی۔ بہرکیف یہ ظاہر ہے کہ سلطنت جمہوریہ کے بحری سپاہیوں کو وہ کامیابی نصیب نہوئی جو بری افواج کے حصہ میں آئی اگرچہ شجاعت اور جوانمردی میں اُن کے خلاف ایک حرف نہیں کہا جاسکتا ہے اس کا ایک سبب یہ تھا کہ اچھے بحری سپاہی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ذریعے سے دنیا کی تجارت کو لوٹکر زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور اس سے بدرجہا بہتر سمجھتے تھے کہ جنگی بیڑوں میں باقاعدہ ملازمت کریں جہاں پیشگی انعام واکرام کی کوئی توقع نہ تھی دو بڑے بڑے فرانسیسی بیڑے ٹولن اور برسٹ پر موجود تھے اور جب انگریزوں نے اور اہل ہسپانیہ نے ٹولن کو خالی کردیا تو سرسڈنی اسمتھ نے ٹولن کے جہازوں کو آگ لگانے کی بے سود کوشش کی اس پر بھی ایک نیا بحری بیڑہ تیار کرلیا گیا لیکن انگریزوں اور ہسپانیوں نے ساحل کو اس طرح گھیر لیا تھا کہ اس کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اور یہ بیڑا بھی کچھ نہ کرسکا۔ ٹولن کو چھوڑ کر انگریز کارسیکا پہنچ گئے تھے وہاں کے ایک باشندے پاولی نامی نے کنونشن کے خلاف اس جزیرے کے باشندوں کو بھڑکایا اور انگریزوں کو اس کے اندر آنے اور اسپر جارج سوم کے نام سے قبضہ کرلینے پر آمادہ کیا۔ فرانسیسیوں کے قلزمی بیڑہ کی کمزوری کے سبب سے انگریز ایک سال تک بآسانی کارسیکا میں رہے۔ لیکن بالآخر برسیٹ کے بحری بیڑے اور چینل کے بیڑے سے لارڈ ہو کے زیر کمان مڈبھیڑ ہوگئی ریاستہائے متحدہ امریکہ اس بات پر رضامند ہوگئی تھیں کہ اس قرضہ کو جو ان کے ذمہ فرانس کا بزمانہ جنگ آزادی امریکہ چلا آتا تھا غلہ کی صورت میں ادا کردیں۔ چنانچہ ایک بحری دستہ اُس کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ لارڈ ہو کو ہدایت تھی کہ وہ اس بحری دستہ کو غارت کردیں ادھر

یکم جون کی لڑائی

بریسٹ کا فرانسیسی بیڑہ اس بحری دستہ کی حمایت کیلئے روانہ کیا گیا ایک طرح سے تو فرانسیسی بیڑے کو کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ بحری دستہ صحیح سلامت آپہنچا لیکن لارڈ ہو نے یکم جون ۱۷۹۴ء کو اس بیڑہ کو شکست فاحش دی۔ چونکہ مطلب حاصل ہو چکا تھا اس لئے تحفظ عامہ کی کمیٹی نے فرانسیسی کامیابی کا اعلان کیا کنونشن کے جلسوں میں برائر جو خبریں بھیجتا تھا اس لئے روزمرہ کی فتح و نصرت کی اطلاعیں ہوتی تھیں ان درخشاں کامیابیوں کی بدولت جو کمیٹی اعظم کی طاقت اور اقتدار قایم اور مستحکم ہو جانے کے بعد حاصل ہوئیں۔ اہل فرانس کے نزدیک اس کے ظلم و تعدی کی معقول تلافی تھی۔ لیکن فرانس کو اطمینان حاصل ہوتے ہی اہل فرانس کو حکومت موجودہ ناقابل برداشت محسوس ہونے لگی۔ اسی زمانہ کی

رابس پیئر کا زوال
۲۷۔ جولائی ۱۷۹۴ء

نہایت ممتاز فوجی کامیابیوں کے دوران میں پیرس میں غضبناک حکومت کا تشدد انتہا پر پہنچ گیا تھا ۲۲ پریریل یعنی ۱۰۔ جون ۱۷۹۴ء کو ایک قانون انقلاب زدہ عدالت کی کارروائیوں کو تیز و موثر بنانے کے لئے وضع کیا گیا سزائے موت کی تعداد کا اوسط ۶۰ فی ہفتہ تک جا پہنچی رابس پیر مجلس تحفظ عامہ کے اراکین میں سب سے زیادہ مدبر تھا وہ فرانس کے اس احساس کو سمجھ گیا اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس غضبناک حکومت کے خاتمہ کا وقت قریب آرہا ہے اور ایک نیا دور حکومت شروع ہونیوالا ہے جس میں روسیو کے اقوال اور ضرب الامثال پر عمل ہوگا اور عنان حکومت رحمدل متحمل مزاج اشخاص کے ہاتھ میں ہوگی۔ کمیٹی کے کارکنوں (Rahes Pierre) نے اپنی دلی خواہش کے موافق اپنے اصول اور خیال کی جی کھول کر تلقین کی اور کمیٹی نے بھی اس خیال سے مخالفت نہ کی کیونکہ وہ اُن کے کام میں مخل نہ تھا۔ چنانچہ رب الاعلےٰ کی عبادت کی بنیاد ڈالی۔ وہ ایک نہایت نیک نفس مذہبی آدمی تھا اور ہبرٹ اور ڈیسٹن سے اسکو جو نفرت پیدا ہو گئی تھی اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اسکو یہ یقین تھا کہ یہ دونوں دھریئے اور لامذہب ہیں۔ ۱۸ فلوریل یعنی ۷۔ مئی ۱۷۹۴ء کو رابیس پیر نے کنونشن میں معرکۃ الآرا تقریر کی

جس کے ذریعہ سے اوس نے کنونشن کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ حکومت کے ذریعہ سے اعلان کرا کر خدائے واحد و یکتا کے وجود کا اور روح کے غیر فانی ہونے کو تسلیم کر لیا جاوے ۲۰ - پریرل کو خدا کی یاد میں بڑا جشن ہوا جسکا رابیس پیر صدر تھا اور اس دن اس کی طاقت ترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئی تھی لیکن اُس کے بہت سے ساتھی اُس کی خوش اعتقادی پر اور پاریوں کے طریقہ اختیار کرنے پر ہنستے مگر اُس کو صاف نظر آتا تھا کہ جب تک ان ہنسی اڑانے والوں کا جو اسکے اصولوں پر یقین کرنے اور ایمان لانے سے منکر ہیں قلع قمع نہ ہوگا نیکی کا خیالی عہد کبھی قایم نہیں ہو سکے گا چنانچہ چھ ہفتے تک وہ کمیٹی کے جلسہ سے غائب رہا۔ اور اس اثنا میں ایک تقریر تیار کی جس کے ذریعہ سے اس کو یہ امید تھی کہ کنونشن کو ترغیب دلا کر اپنے دشمنوں کو قتل کرانے یا ملکی حقوق سے محروم کرنے کی سزا دلائے ۔ ۸ - تھرمیڈر یعنی ۲۶ - جولائی ۱۷۹۴ء کو اس نے کنونشن کے سامنے تقریر کی اور بہت سے ناموں کو ظاہر کئے بغیر چپکے سے نہ صرف مجلس تحفظ عامہ کے ارکین پر حملہ کیا بلکہ مجلس انتظامیہ اور مجلس سلامتی عامہ کے چند ممبران پر بھی حملہ کیا۔ اشخاص جو فرانس پر اس زمانہ میں حکومت کر رہے تھے جکوبن کلب میں صرف زبانی جمع خرچ کر رہا تھا آسانی سے قابو میں آکر اختیار کی باگ چھوڑنے والے نہ تھے اور موت کا شکار ہو سکتے تھے اس دن کی شام کو رابیس نے اپنی تقریر جیکوبن کلب کے سامنے کی یہ کلب پیورٹینی (Puritans) کا تھا اور وہ یہاں جمع ہوا کرتے تھے ان کے خیال میں طرز حکومت بدل کر عہد نیکی شروع ہو جانا قطعی ممکن الوقوع امر تھا۔ لیکن ۹ تھرمیڈر کو ملازم گماشتوں نے فوری کام کرنے کا ارادہ کر لیا نہ صرف کارکنان کمیٹی کو بلکہ ڈینٹن کے ساتھیوں اور کونسلیوں کے خود مختار سرداروں اور مرکزی کمیٹی کے ممبروں کو بھی خوف پیدا ہوا چنانچہ انھوں نے خود بخود اپنی رائے کا فوراً اظہار کر دیا سینٹ جسٹ نے ایک رپورٹ پڑھنی شروع کی جس میں بلاڈ وارن اور کلٹ ہربوے پر نام لے لیکر الزام لگائے۔ لیکن اثنائے تقریر میں روک دیا گیا اور سخت ہنگامہ کے بعد رابیس پیر خود مع کوتھیں سینٹ جسٹ اور دو اور گماشتوں کے گرفتار ہو گیا

لیکن پیورٹین نہ صرف جیکوبن کلب میں زبردست تھے بلکہ وہ پیرس کمیون (Bommune of Paris) پر بھی خوب حاوی تھے پیرس کی قومی فوج کے کمانڈر ہنریٹ نے رابیس پیر اور دوسرے قیدی گماشتوں کو رہا کرلیا اور ان کو ہوٹل ڈی ویل (Hotel de Ville) میں پہونچا دیا جہاں پر تدابیر سلطنت پر بحث ہو رہی تھی کمیونیشن نے حملہ ہونیکا انتظار نہ کیا اور فوراً رابیس پیر اور اس کے لواحقین کو ملکی حقوق کی حفاظت سے محروم قرار دے دیا۔ پارس فیرون اور لیونارڈ بروڈن نے افواج اور قومی محافظین کے دستے جمع کرکے ہوٹل ڈی ویل پر حملہ کردیا جس میں ان کو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ پیرس کے لوگوں نے اہل فرانس کی طرح رابیس پیر کو غضبناک حکومت کا بانی مبانی قرار دینے میں ضد سے کام لیا۔ چنانچہ نہ اس کے دشمن بلکہ اس کے دوست بھی اسکو ان تمام مظالم کا ذمہ وار ٹھہرانے لگے جنکا تعلق ظالمانہ حکومت سے تھا۔ اگرچہ بذاتہ کمیٹی میں اسکو بہت کم اختیار حاصل تھا تاہم وہ کمیٹی کا مالک خیال کیا جاتا تھا چنانچہ کسی نے بھی رابیس پیر اور پیورٹین کی مدد نہ کی ہوٹل ڈی ویل پر آسانی سے بار اس نے قبضہ کرلیا جدر مہ کے ایک سپاہی نے حملہ سے رابیس کا منہ زخمی ہوگیا اور ۱۰ تھرمیڈر یعنی ۲۸ جولائی کو رابیس پیر اور اس کے بعد ہی اس کے احباب کی مختصر جماعت کے ساتھ کمیون آف پیرس کے ممبروں کی کثیر تعداد گیلوٹین آلہ موت کے ذریعہ قتل کردی گئی۔ رابیس پیر کی وفات سے حکومت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی مگر اس نظام حکومت میں تبدیلی ہوگئی جس کے ذریعہ سے فرمانروائی ہوتی تھی۔ وہ گماشتے جو تھرمیڈر کے انقلاب میں نہایت سرگرم تھے کوہستانیوں سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے ہی ہاتھوں میں اختیارات کو رکھنا پسند کرتے تھے لیکن ان کو بھی اس بات کی ضرورت معلوم ہوئی کہ سال گزشتہ کی طرح ایک ہی شخص کو اختیارات نہ دے جائیں چنانچہ یہ انتظام کیا گیا کہ گورنمنٹ کی کمیٹیوں یعنی مجلس تحفظ عامہ

تھرمیڈورین کی حکومت کا پہلا رخ

اور مجلس سلامتی عامہ کے اراکین کو ہر مہینہ تبدیل کر دیا جاوے جو ممبر ایک دفعہ سبکدوش ہو جائے اُس کا دوبارہ تقرر اور انتخاب ایک مہینے سے پہلے نہو مجلس کے پس ماندہ ممبر خوف و خطر کی ہولناک حکومت کا قایم رکھنا ضروری خیال کرتے تھے لیکن ان کے نئے ساتھی اس بات کو جانتے تھے کہ فتحیابی کے بعد اہل فرانس ظلم و ستم کی صعوبتیں ہرگز برداشت نکرینگے فلیرس کی فتح کے موقع پر اس درجہ قتل و غارت ہوا تھا۔ (گیلوٹین کے ذریعہ سے) پھانسی لگانے کی ضرورت مطلق نہیں رہی تھی۔ چنانچہ خوف و خطر کا سلسلہ ترک کیا گیا اور کمیون کا اقتدار اور اس کے اختیارات برقرار رہے۔ قانون اشتباہ منسوخ نہ ہوا۔ انقلاب زدہ سلطنت کی عدالت جاری رہی اور گماشتے بھی اب تک بڑے بڑے اختیارات سے کام حرکت کرتے رہے۔ البتہ قتل کا تواتر جاتا رہا خونریزی کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور نظام حکومت اگرچہ پنچایت کے اصول پر تھا تاہم بیرحمانہ نہ تھا جو لوگ تھرمیڈر جولائی ۱۷۹۴ء سے ویندیمیر مارچ ۱۷۹۵ء تک فرانس پر حکمران تھے وہ کوہستانی گماشتے تھے کارنو اور رابرٹ لین ویٹ کی وضع کے آدمی تھے جو کہ کمیٹی تحفظ عامہ نہایت تجربہ کار اور قابل ممبر پائے جاتے تھے اس زمانے کے نہایت ممتاز اشخاص میں سے برین آف ڈوا اور ٹریلیارڈ نے امور خارجہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا ادھر کارنو جنگ کا اہتمام اپنی پوری طاقت اور کامیابی سے کرتا رہا اُدھر ان مدبروں نے عوام کو بھڑکا کر اور جنگ کو نہایت شدید اور خونخوار بنانے کے طریق کو ختم کر دیا۔ چنانچہ ۱۴۔ فریری یعنی ۴۔ دسمبر کو مرلن آف ڈوا نے تحفظ عامہ کی کمیٹی کی طرف سے ایک رپورٹ پڑھی جس میں یہ ظاہر کیا کہ جمہوری کمیٹی یورپ سے مسلسل جنگ کرنا پسند نہیں کرتا اور ایسی تدابیر کا اظہار کیا کہ یورپ سے خاطر خواہ صلح نامہ ہو جاوے تھرمیڈور نیز جس زمانہ میں وقار اور عزت کے ساتھ سلطنت کا انتظام کر رہے تھے فرانس میں سال گزشتہ کے غضبناک حکمرانوں کے خلاف انتقام کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئیں چنانچہ عوام کے شور و غل پر اور ان کے پرزور مطالبات کو پورا کرنے پر مجبور

تھرمیڈونیز کو آمادہ ہونا پڑا۔ (برونیز سال سوم) یعنی ۱۱۔ نومبر ۹۴ء کو خوفناک وغضبناک حکومت کا نہایت ظالم صوبہ دار کاریئر انقلاب سلطنت کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کا مقدمہ ہوا اور جرموں کی پاداش میں سزائے موت کا مستوجب قرار پایا۔ خوفناک حکومت کی ترتیب دینے والے بلاڈوارن اور کولٹ ہربوے کے خلاف بہت شورش تھی اور ان کے ساتھ عوام کے خیالات کے مطابق بیریر اور واڈیر بھی شریک تھے واڈیر رپورٹر تھا اور مجلس عامہ کا مشہور ممبر تھا خوفناک حکومت کے ظالمانہ اصولوں اور اُس حکومت کے کارپردازوں کے پیرس میں اب بھی بہت حامی تھے اور یہی لوگ جیکوبن کلب میں گھسے ہوئے تھے اسی سبب اس کلب کو تھرمیڈورینز نے دسمبر ۹۴ء میں بند کر دیا اور (Law of the maximums) اور اسی دن قانون انتہا بھی منسوخ ہو گیا اور اس مہینہ میں ۳۷ گمنامشتوں میں سے باقی ماندہ گمانختے جنھوں نے گرونڈیز کی سزا کی مخالفت کی تھی اور اسی وجہ سے قید کر لئے گئے تھے کنونشن میں اپنی اپنی جگھوں پر واپس بلا لئے گئے اس اثنا میں اُن فتوحات کا سلسلہ جو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کے دور حکومت میں شروع

ہالینڈ کی تسخیر ۹۵-۱۷۹۴ء

ہو گیا تھا جاری رہا شمالی فوج کو پیشے گرد نے انگریزوں اور انکے ساتھی ڈچ اور ہنوورویوں کا تعاقب کیا۔ ۹۔ اکتوبر کو اس نے نیمگوئین (Nimequen) پر فتح حاصل کی اور برف کے دریاؤں سے پار ہو کر انگریزوں کو ہالینڈ ہی سے نکالدیا اور ایمسٹرڈم پر قبضہ کر لیا اور پھر اپنے رسالے "ہزارس" کے ذریعہ سے ڈچوں کے بیڑے کو چھین لیا یہ بیڑا برف کے سبب ٹیکسل (Texel) سے لنگر نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ جنوری ۱۷۹۵ء کے اختتام تک کل ہالینڈ فرانسیسیوں کے قبضہ میں تھا۔

بٹیویا کی جمہوری ریاست

شہزادہ اورینج (یعنی ولیم اسٹاڈہولڈر) انگلستان کو فرار ہوا اور اس کے بعد ہی انگریزی فوج بھی واپس بلالی گئی ہالینڈ پر غلبہ پانے سے تھرمیڈونیز کو بہت فائدہ پہنچا ہالینڈ کی دولت ان کے ہاتھ میں آنے لگی اور اسی دولت کی بدولت فرانسیسی جمہوریہ کا افلاس

بھی دور ہونے لگا بلجیم کی آیندہ حالت کی بابت فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی کیونکہ ڈومیرز کی کامیابی کے زمانے میں جو حکم اتحاد جاری ہو چکا تھا وہی قایم رہا۔ منسوخ نہ ہوا اور آسٹرڈی نیدرلینڈ کا علاقہ فرانسیسی سلطنت جمہوریہ میں شامل ہو گیا لیکن ہالینڈ کے ساتھ مختلف واقعہ پیش آیا اور میڈونیز اس ملک کو شامل کر کے یورپ کو زیادہ خوف زدہ اور اندیشہ مند بنانا نہیں چاہتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی تہیہ کر چکے تھے کہ کہ اسکو انگریزوں کے قبضہ میں کسی طرح نہ جانے دیں گے۔ رویل اور سایس جو زمانہ سابق میں مجلس توضیع کے ممبر تھے اور خوفناک حکومت (Reign of Terror) کے زمانہ میں نہایت گمنامی کی حالت میں تھے معاملات کے متعلق غور و تجویز کے لئے ہالینڈ بھیجے گئے وہاں ان کو بہت اشخاص ملے جو فرانسیسی انقلاب کے مدح خواں تھے انھوں نے ڈچ شہروں کے باشندوں کو بہت جلد سمجھا بجھا کر راضی کر لیا ان شہروں کے باشندے ہمیشہ اسٹاٹ ہولڈر کی طاقت اور اس کے اختیارات سے ناراض رہتے تھے۔ انھوں نے مختلف جماعتوں اور ۱۷۸۷ء کے جلاوطن ممبان وطن ڈچ باشندگان (جو اب فرانس سے واپس ہوئے تھے) کی مدد سے فرانسیسی دولت جمہوریہ کے نمونہ کے مطابق بٹاویہ کی جمہوری دولت کی بنا ڈالی اور ۱۷۹۵ء میں ایک عہدنامہ صلح فرانسیسی اور بٹاوی جمہوری سلطنتوں کے درمیان ہو گیا اور دوسرے اقطاع میں بھی فرانسیسی سلطنت جمہوریہ اسی طرح کامیاب رہی۔ ۴۔ نومبر ۱۷۹۴ء کو کلیبر نے میسٹرک (Maesteicht) پر قبضہ کر لیا اور جارڈن نے سامبر اور میوز (Sambre and meuse) کی فوج کو لیکر آسٹریا کی فوج کو جسکا کمانڈر کلرفیٹ تھا ابلڈ ٹینو دھن پر Aldentoon ۲۔ اکتوبر کو شکست دی اسے لاشیپل (Aix la chapple) اور جنوب کی طرف چلکر بان (Boun) اور کولون (Cologne) اور لاشاپل کوبلنز Coblen قبضہ کر لیا اور اسی اثناء میں فوج موصل نے زیر کمان اپنے مورو (Rene moreae) اہل پرشیا سے فرانس کو صاف کر دیا۔

ویگر اقطاع میں کامیابی

اور پلیٹینٹ (Palatinate) اور تمام (ٹریویے کی ریاست) Electorate of Tieves پر قبضہ کرلیا جنوبی سرحد پر بھی ایسی ہی فتوحات ہوئیں مشرقی پیرینیز کی فوج نے پہلے کٹالونیا پر حملہ کردیا تھا اب اس نے ۲۰- نومبر ۱۷۹۴ء بمقام فگرس ہسپانیہ کے کیمپ کا سخت محاصرہ کرلیا اور ۳- فروری ۱۷۹۵ء کو روساس فتح کرلیا- ان میں سب سے پہلی لڑائی میں فرانسیسی جنرل ڈگیمبر کام آیا- مغربی پیرینیز کی فوج کی مدد سے مُنسی نے بل باؤ- وٹوریا اور سینٹ سیبسٹین پر قبضہ کرلیا ۲۴- نومبر کو فوج اطالیہ نے لوانا کو فتح کیا جس کے سبب جینوا سے آمدورفت کے راستے کھل گئے الپس (Alps) کی فوج کوہ سینا کی چوٹی تک اور لٹل سینٹ برنارڈ تک پہنچ گئی اور اہل پائیڈمنٹ کو پسپا کرکے اپنے سامنے سے ہٹادیا- فرانس نے سخت مصائب کا سامنا کرکے اور

پولینڈ ۱۷۹۴-۹۵ء

عرصہ تک خوفناک طرز حکومت (Reign of Terror) کی پابندی اختیار کرکے بالآخر آزادی حاصل کی- اور یورپ کے لئے خطرناک قوت ثابت ہوئی لیکن اسی اثنا میں پولینڈ میں جو کچھ شورش ہوئی وہ دب دبا کر رہ گئی پولینڈ کی تقسیم دوسری دفعہ ۱۷۹۳ء میں ہوئی اسکا حال بیان ہوچکا ہے لیکن اہل پولینڈ میں قومی حمیت باقی تھی بغیر کشت وخون کے اپنی قومی ہستی کے خاتمہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے- چنانچہ پولینڈ کے جلاوطن فرانس میں گئے اور ان کے سرگروہ کوس کیزکو کا فرانس میں معقول استقبال ہوا لیکن فرانسیسیوں نے کسی قسم کی مدد کرنے کا وعدہ نہ کیا- ۲۳ مارچ ۱۷۹۴ء کو کوس کیزکو کریکو میں داخل ہوا اور قومی خودمختاری کا جھنڈا بلند کیا اس خبر سے پروشین پولینڈ میں غدر برپا ہوگیا- کیونکہ پرشیا کے نئے حاکموں نے سخت بے رحمی کے ساتھ حکومت شروع کی تھی- پولینڈ کے بادشاہ اسٹانسلاس پونیاٹوسکی نے وارسا کے روسی جنرل ایگل اسٹرام متعینہ وارسا کی تحریک سے کوئی ازسکو سے دستکشی اختیار کرکے اس کو باغی قرار دے دیا لیکن اہل پولینڈ نے اپنا محسن سمجھکر نہایت اشتیاق سے اسکا خیر مقدم کیا اوس نے ۱۴ اپریل ۱۷۹۴ء بمقام راک لاویسن روسیوں کو شکست دی

اور ایک اور فتح حاصل کرنے کے بعد ۱۹ اپریل کو وارسا پر قبضہ کرلیا۔ روسیوں اور اہل پرشیا نے ان صوبجات کے جو انھوں نے ۱۷۹۳ء میں فتح کرلئے تھے تحفظ کی تیاریاں کیں اور جولائی ۱۷۹۴ء میں وارسا کا محاصرہ کرلیا شروع ستمبر تک تمام پروشین پولینڈ باغی ہوگیا اور کل سرزمین پر غدر کی آگ بھڑکنے لگی۔ فریڈرک ولیم ثانی جو خود محاصرہ کررہا تھا لئے پاؤں پیچھے ہٹا اور اپنی کمک کے لئے بہت سے ایسے فوجی دستے واپس بلالئے جو انتک فرانس کے برخلاف جنگ میں مصروف تھے پرشیا کی فوجیں پیچھے ہٹگئیں تھیں لیکن کیتھرائن کو چین نہ آیا اس نے یہ ٹھان لی کہ کسی طرح بھی ہو پولینڈ کو فتح کیجئے چنانچہ ملکہ نے اپنی وسیع سلطنت کے ہر حصہ سے کثیر فوج بلاکر روس کے نہایت مشہور جرنیل سروورو کے زیر کمان روانہ کی۔ پولینڈ کے پرجوش محبان وطن ایگل اسٹرام کے بجائے فرسن کے زیر کمان روسی افواج موجودہ وارسا اور سروورو کی فوج کے درمیان میں پھنس گئے اور جی چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ۱۲۔ اکتوبر ۱۷۹۴ء ماساٹی جو اس پر ان کو شکست فاحش اٹھانی پڑی کوسی ازکو زخمی ہوکر گرفتار ہوا۔ ۴۔ نومبر کو وارسا کی نواح میں پراگا جو دریا وسچولا کے دائیں طرف واقع ہے سروورو نے گھیرلیا اور ۹۔ نومبر کو دارالخلافت فتح ہوگیا۔ کیتھرائن پولینڈ کی تباہی پر آمادہ تھی چنانچہ ۷۔ جنوری ۱۷۹۵ء کو اسٹنیلاس پونیاٹوسکی پولینڈ سے علیحدہ کردیا گیا اور ۲۵۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو اوسکو تخت سے کنارہ کش ہونا پڑا۔ مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر اتحادیوں میں سخت ان بن واقع ہوگئی۔ دوسری تقسیم کے موقع پر اہل اسٹریا کا کچھ خیال نہیں کیا گیا تھا چنانچہ اب انھوں نے بھی اپنے حصہ کا دعویٰ کیا کیونکہ اہل پرشیا کی طرح وہ بھی فرانس کی سرحد پر اپنی فوجوں کو محض پولینڈ کے خلاف اپنا دعویٰ مستحکم کرنے کی غرض سے کمزور کرچکے تھے۔ بہرکیف آخری تقسیم کی رو سے جو انھی طاقتوں کے درمیان ۱۷۹۵ء میں قرار پائی پرشیا کو وارسا اور قریب و جوار کے (Palatine) پیلیٹین کی ریاستیں ملیں

پولینڈ کا خاتمہ ۱۷۹۵ء

آسٹریا کے حصے میں کراکو اور بقیہ گلیشیا آیا اور روسی گرو ڈنو سے منسک تک اپنی سرحد درست کر لینے پر راضی ہو گئے۔ اہل پولینڈ کی ناکامی اور فرانسیسیوں کی کامیابی ایک دلچسپ تاریخی واقعہ ہے سبب اس کا یہ تھا کہ اہل پولینڈ اکثر خود غلام تھے اور ان کو اسکی کچھ پروا نہ تھی کہ وہ کس آقا اور کس مالک کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے فرانسیسیوں نے عرصۂ دراز سے شخصی غلامی کی زنجیر ونکو توڑ ڈالا تھا اور اب ذی اثر طبقوں کو بھی اکھاڑ پھینکا تھا۔ پولینڈ کی حالت اس سے مختلف ہے وہاں (مثلاً) ۱۷۹۱ء میں جو دستور رائج تھا وہ ترقی یافتہ امیروں اور پادریوں کا بنایا ہوا تھا شہروں کے تعلیم یافتہ تاجروں اور سوداگروں نے اُن کو خوشی سے منظور کیا تھا لیکن وہاں کے کسان اور کاشتکار ایسی پست حالت میں تھے کہ وہ ذاتی آزادی کے مفہوم تک کو نہیں سمجھ سکتے تھے فرانس میں ہر کسان اور ہر کاشتکار نے انقلاب سلطنت سے فائدہ اُٹھایا اور اُن میں سے ہر ایک نے اسکی طرفداری صرف ملکی وجوہات ہی کے باعث نہیں کی بلکہ اس سبب سے بھی کہ بہت سی خانقاہیں اس انقلاب سلطنت کی ہل چل میں انکے ہاتھ آگئیں یوں سمجھنا چاہیئے کہ فرانس میں قومی جذبات سب پر یکساں اثر ڈال رہے تھے اور اسی سبب سے فرانس کو دشمنان ممالک خارجہ کے مقابلہ میں فتح نصیب ہوئی۔ لیکن پولینڈ میں قومی احساس صرف معدودے چند کے اندر پایا جاتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوس کی ازکو کو جو واپسی فتح اور کامیابی نصیب ہوئی اُس کو وہ قایم نہ رکھ سکا۔

دول براعظم میں تغیر

فرانسیسی جمہور کی کامیابیوں اور پولینڈ کی قومی جدوجہد کی ناکامی سے جو اثر ہوا وہ یہ تھا کہ اتحاد بین الاقوام نے فرانس کی پاسداری شروع کر دی اور باہمی حفظ مراتب کا بھی خیال رہنے لگا۔ ۱۷۹۲ء کی شکست برنزوک کے بعد سے اہل پرشیا کا خیال تھا کہ آسٹریا اُن کے ساتھ دغابازی کا برتاؤ کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ سے اپنی مطلب برآری کرتے تھے پرشیا کے بڑے بڑے مدبرون

ملکی صاویز۔ الونیسلبن اور مشہور سپہ سالار مثلاً کالکروتیھ۔ مالن ڈارف۔ اور خود فریڈرک ولیم ثانی اور اس کے خاص مقربوں کے بھی یہی خیالات تھے ان کا سرگروہ بوج سینی تھا اگرچہ شروع میں فریڈرک ولیم ثانی نے عرصہ تک ان خیالات کی سخت مخالفت کی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اوس نے فرانس کی مخالفت صرف اس قدر کی کہ مینس کا محاصرہ کیا تھا اور اس عرصہ میں اوس نے اپنی فوج کے چیدہ دستے پولینڈ پر چڑھائی کے لئے بھیجے اور ۱۷۹۳ء میں دریائے راین پر اپنی فوج کی تعداد کم کردی چونکہ انگلستان نے پرشیا کی سلطنت کو بکثرت زر نقد دیا تھا اس لئے اس کو یہ حرکت سخت ناگوار گزری اور صاف کہدیا کہ اگر پرشیا۔ انگلستان کی ہدایت کے موافق عمل نہ کریگا تو اس کو کل روپیہ واپس کردینا پڑیگا۔ فریڈرک ولیم ثانی نے انگریزوں کی ان شرائط پر امداد لینی بند کردی اور واقعہ یہ ہے کہ فریڈرک کی توجہ زیادہ تر ان فائدوں کی طرف تھی جو پولینڈ کے حصول پر اس کو مل سکتے تھے اہل آسٹریا بھی جنگ سے عاجز آگئے تھے ۱۷۹۴ء میں شاہ فرانسیس کی خارجہ حکمت عملی کا وزیر اور رہنما تھوگٹ تھا ۱۷۹۳ء میں پولینڈ کی دوسری تقسیم پر پرشیا کی حرکت سے سخت کھل بلی مچ گئی تھی اس تقسیم کے وقت پرشیا کی چالاکی سے شہنشاہ کے حقوق کو بالکل نظر انداز کردیا گیا تھا۔ تھوگٹ نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہ حرکت دوبارہ نہونے پائے چنانچہ جب ۱۷۹۴ء میں پولینڈ میں فساد ہوا تو آسٹریا نے بھی اپنی فوج فرانسیسی سرحد پر بھیجدی پرشیا اور آسٹریا کی اس حرکت سے فرانسیسی افواج کو فتح حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی بلکہ آسانی ہوگئی۔ ادھر اہل ہسپانیہ بھی لڑائی سے تنگ آگئے تھے گڈرے خوب جانتا تھا کہ ہسپانیہ کے اندر دو فرانسیسی فوجوں کی موجودگی میں اس کی عہد حکومت کی خیر نہیں کیونکہ فوجیں باسانی میڈرڈ پر چڑھائی کرسکتی تھیں۔ اسی باعث سے ملکہ اور بادشاہ دونوں گوڈے کے زیر اثر تھے۔ اسی طرح سلطنت روم مقدس کے بہت سے سردار بھی یہی چاہتے تھے کہ جلد اس جنگ کا خاتمہ ہو۔ کیونکہ

فرانسیسی فوجوں نے ان کی وہ تمام ریاستیں دبالی تھیں جو دریائے رائن کے بائیں جانب واقع تھیں اور دشمن دریائے رائن کو عبور کرکے داہنے ساحل پر آسٹریا کی تمام مقبوضات پر حملہ کرسکتا تھا۔ دراصل لیکہ آسٹریا اور پرشیا کی خاص سلطنتیں بہت دور مشرق کی جانب تھیں اور عملہ آور افواج وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھیں صرف انگلستان ایک ایسا ملک تھا جسکو جنگ جاری رکھنے کی خواہش تھی کیونکہ وہاں قومی جذبات فرانس کے خلاف مشتعل ہو چکے تھے۔ لیکن تنہا انگریز فرانسیسیوں پر غالب نہیں آسکتے تھے اون کے ایک سردار ہوش نے جولائی ۱۷۹۵ء میں ان سب امرا مہاجرین کو قتل کرڈالا جو انگریزی جہازوں پر سے کوئی بیروں کے خلیج میں اترے تھے یورپ کی دیگر سلطنتوں کو انگلستان نے اگرچہ اس لڑائی کے جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دی تھی۔ لیکن اونھوں نے کبھی اس جنگ میں دل سے کام نہ کیا۔ ادھر ہالینڈ پر فرانسیسیوں کا قبضہ ہو جانے کے سبب سے انگریزوں کے ہاتھ سے وہ مقام بھی نکلگیا جہاں رہ کر آسانی سے یورپ میں افواج بھیجی جاسکتی تھیں مجبوراً اب انگریزی گورنمنٹ نے فرانسیسی بندرگاہوں کا محاصرہ کرلیا اور فرانس کی مغرب ہند نوآبادیوں (West Indian Colovis) پر قبضہ کرلیا۔ جب گرونڈنیٹر کے

تھرمیڈوریں حکومت کا دوسرا رخ۔

وہ ہمدرد جو قید ہو گئے تھے دسمبر ۱۷۹۴ء میں واپس بلالئے گئے اور مارچ ۱۷۹۵ء میں وہ سزا یافتہ گرونڈین جن میں سب سے ممتاز لان جوی نے اور لویٹ تھے کنونشن میں اپنی اپنی جگہ پر واپس آگئے ان مصیبت زدوں کی واپسی پر ان صوبہ داروں کے خلاف جنھوں نے پیرس میں ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۴ء میں حکومت کی تھی ایک شورش برپا ہوگئی اور اُن لوگوں کو جنکو رابیس پیر کی دم کہا کرتے تھے سزا دینے نہ دینے کی ضرورت پر سخت بحثیں ہوئیں پیرس میں ایک طاقتور جماعت یعنی نوجوان تاجروں اور سوداگروں کا یہ حال تھا کہ خوف وخطر کے بانی مبانی لوگوں کی تادیب وسرکوبی کے مطالبات پر بہت زور دیتے تھے۔ یہ لوگ علی العموم جنس ڈوری کے نام سے مشہور تھے اور اپنے لیڈر

فریروں کے نام سے جنس فیروئین بھی کہلاتے تھے۔ عوام الناس کو ان سے ہمدردی تھی اور مشہور جیکوبن فرقے کے لوگ سڑکوں پر پیٹتے تھے یا تھیٹروں سے مارات کا دل نکال کر نالی کے اندر پھینکدیا گیا اور مارٹ جو خوف خطر کی حکومت کا گرو گھنٹال سمجھا جاتا تھا۔ اس کے مجسمے عام طور پر توڑے جاتے تھے لیکن پیرس کے حکام سابق اور جیکوبن کلب کے پرانے رکن اور انقلاب سلطنت کی کمیٹیاں عوام کا انتقام سہنے کو بغیر خود ایک دار کے آمادہ نہ تھیں چنانچہ ۳ سنہ جلوس ۱۲ جرمینل یعنی یکم اپریل ۱۷۹۵ء کو قصبہ فابورگ سینٹ اینٹوائن میں جہاں طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ انھوں نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا اور یہ پکارتے ہوئے کنونیشن میں گھس پڑے کہ روٹی اور مئی ۱۷۹۳ء کا دستور حکومت لاؤ۔ اس بل چل کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلاڈ وارن کو لٹ دی ہربوے اور بریرو واڈیر کو بغیر کارروائی مقدمہ کے فوراً فرانسیسی گیانا کو بھیجدیا گیا غرض خوف و خطر کی حکومت کے بانی مبانی لوگوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا اور سابق صوبہ داروں کے افعال کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔

یکم اپریل ۱۷۹۵ء کا فساد۔

واپس شدہ گرونڈین کے ہاتھوں میں طاقت آگئی۔ اور پلین وسنٹر کے رکن بھی ڈی اختیار ہو گئے۔ بقیہ کوہستانی گماشتوں نے دوسرا فساد برپا کرنے کا ارادہ کیا۔ ۳ سنہ جلوس یکم پریریل یعنی ۲۰ مئی ۱۷۹۵ء کو سینٹ اینٹونی کے لوگوں نے عورتوں کے تحت میں

۲۰ مئی ۱۷۹۵ء

کنونیشن پر پھر حملہ کیا یہ عورتیں گلوٹین کی ڈائنین (Furies of the guillstine) کے نام سے مشہور تھیں ایک گماشتہ فراڈ پر لوگوں نے فریروں ہونے کا شبہ کیا اور فوراً اسے قتل کر ڈالا تمام دن کنونیشن کے کمرے میں چیخ پکار رہی تاکہ کسی طرح بادسی ڈی انگلاس میر مجلس کو مجبور کر کے اپنی مرضی کے مطابق احکام جاری کرائیں لیکن اس زبردستی کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اس اثنا میں گورنمنٹ کی کمیٹیاں ہمت اور استقلال سے کام کرنے پر آمادہ ہو گئیں پیرس کی فوج کی مدد سے اور تاجروں کے قومی محافظ اور جنیس ڈوری کی امداد سے

لہ "گلوٹین" قتل کرنے کا ایک آلہ تھا

انھوں نے عوام کو نکال کر باہر کیا اور ان کی جماعت نے متفق ہو کر جرنیل مینو کی زیر کمان میں باغیوں کے اسلحہ چھین لئے کمیٹیوں کی فتح گویا ہولناک حکومت (Terror) کے دشمنوں کی فتح تھی خوفناک حکومت کے کچھ گماشتوں کو توموت کی سزا دی گئی اور بعض نے خودکشی کرلی۔ باغیوں پر کشت وخون کا الزام لگایا گیا اور ان کو گرفتار کرلیا گیا اور اس طرح پر کوہستانی فریق نیست ونابود ہوگیا گماشتگان کوہستانی کے اخراج کے بعد گورنمنٹ کی کمیٹیوں میں مرکزی مجلس کے اراکین داخل ہونے لگے جو قانون کی تعلیمی اصلاحوں میں امن وامان سے مشغول تھے اور یہ اصلاحیں کنونشن کے نہایت دیرپا اور مستحکم کارہائے نمایاں تھیں ان نئے اراکین میں مخصوص طور پر کمباسیری قابل ذکر ہے جو اس زمانہ کا مقنن قانون ساز اور مصلح تھا اور قانون میں اسی کی محنتوں کی بدولت نپولین نے دستور حکومت تیار کیا جس وقت کمیٹیاں گورنمنٹ کے کاموں میں مصروف تھیں۔ گیارہ گماشتوں کی ایک جماعت نیا دستور بنانے کے لئے مقرر کی گئی تاکہ اس نئے دستور میں سابقہ دستوروں کی سی غلطیاں نہونے پائیں اس دستور کے خاص واضعین ایک تو بوائے سی۔ ڈی انگلاس۔ اور دوسرا ڈانوتھے یہ آئین "دستور سنہ جلوس سوم" کے نام سے مشہور ہے سیاست خارجہ کا انتظام اب تک دوائے کے مرتن کے ہاتھ میں تھا اسکے معین ومددگار کمباسیری دسی آئس اور رویل تھے اس کا بڑا کام یا بالفاظ دیگر تھرمی ڈورین کا بڑا کام عہدنامہ بالی تھا ان عہدناموں کی وجوہ یہ تھیں کہ یورپ نے اپنا طرز عمل جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے فرانس کے ساتھ تبدیل کردیا تھا۔ فرانسیسی جمہور کا گماشتہ بارتھلیمے متعین سوئٹزرلینڈ ان عہدناموں کا بانی تھا یہ شخص ایک مدبر تھا سوئٹزرلینڈ ہولناک حکومت کے زمانے میں سیاسی کارروائیوں کا مرکز تھا کیونکہ صرف سوئٹزرلینڈ ہی میں اہل فرانس سے اقوام خارجہ کے نمایندے مل سکتے تھے عہدنامجات بالی میں سے سب سے پہلا اور سب سے اہم وہ عہدنامہ تھا جو فرانس اور پرشیا کے درمیان بتاریخ ۵۔ اپریل ۱۷۹۵ء واقع ہوا اس عہدنامہ کی رو سے نہ صرف دونوں

عہدنامہ بالی ۱۷۹۵ء

ممالک میں صلح ہوگئی بلکہ ایک خط امتیازی کھینچ دیا گیا جس کے ذریعہ سے فرانسیسی حملہ سے شمالی جرمنی کی ریاستوں کو امن ملگیا۔ لیکن اس عہدنامہ میں صرف ایک بات کی کمی رہ گئی فرانسیسی گورنمنٹ کا اصرار تھا کہ اسکی کوششوں کے صلہ میں اور اس جنگ طویل کے معاوضہ میں اُس کی حکومت دریاے رائن کے کنارے تک وسیع کیجاوے دریاے رائن کے بائیں ساحل پر پرشیا کا علاقہ بہت کم تھا چنانچہ اقرار یہ ہوا کہ وہ معاوضہ جو اس علاقہ کو فرانس کو سونپ دینے سے پرشیا کو ملنا چاہیے اسکا فیصلہ بعد کے واسطے ملتوی کیا جائے۔ فریڈرک ولیم ثانی نے جو خود کو مقدس روم کی سلطنت کا موید اور معاون سمجھتا تھا اس بات کو صاف کردیا کہ فرانس کا علاقہ دریاے رائن تک پہنچے اور وہاں پھیل کر سلطنت کی حدود کو بگاڑے ایسے انتظام کے منظور کرنے کی اُسکو کوئی خواہش بھی نہ تھی کیونکہ اسکو یہ یقین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو آسٹریا کو سلطنت کا محافظ اور حامی ہونیکا فخر پیدا ہو جائیگا۔ پرشیا کے ساتھ عہدنامہ بالی کے بعد اسی جگہ ۲۲۔ جولائی کو ایک عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ بھی ہوا اور آخر میں ۲۹ اگست کو ایک عہدنامہ سلطنت کے چھوٹے سرداروں میں سے ایک نہایت متین اور ہوشیار سردار جیسے کیسل کے لینڈگریو کے ساتھ ہوا۔ ۹ فروری کو ڈنمارک کے ساتھ صلح ہوچکی تھی کیونکہ ڈنمارک نے انگلستان کے دباؤ سے فرانس کے خلاف جنگ شروع کی تھی۔ ان عہدناموں میں سے نہایت ضروری عہدنامہ ہسپانیہ کے ساتھ ہوا جو میڈرڈ میں نہایت مقبول ہوا اسی عہدنامہ کی بدولت گوڈوے کو نہایت قابل قدر خطاب شہزادہ صلح ملا۔ اور اسطرح تین سال کی لڑائی کے بعد فرانس پھر اتحاد اقوام میں داخل ہوا اور وہ سازش جو اس کی خود مختاری کے خلاف قائم ہوگئی تھی۔ درہم برہم ہوگئی۔

باب پنجم

۱۷۹۵-۹۷ سنہ

سنہ ۱۷۹۵ء کی بہار اور گرما میں عہد نامجات بیلی کے ہو جانے سے فرانس کو دوبارہ یورپ میں اقتدار حاصل ہو گیا بڑے بڑے تھرمیڈیونیز نے انقلاب سلطنت کی کارروائی کا خیال بالکل چھوڑ دیا تھا ان کا خیال تھا کہ فرانسیسی گورنمنٹ کا پہلا فرض یہ ہے کہ فرانس میں صلح دائمی کو رواج دے انقلاب سلطنت کے زمانہ کے تمام مدبران ملکی مثلاً میرابو سے ڈینٹن اور رابسپیر تک نے اس بات کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ فرانس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمامی سرزمین یورپ میں جمہوری خیالات کو فوقیت دے واقعات سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ خود فرانس میں ایسے خیالات کی ترویج نہایت مشکل تھی۔ انقلاب سلطنت کی پرانی تدابیر کو ترک کر دینے سے پرانے یورپ کی مخالفت نئے فرانس کے مقابلہ میں جاتی رہی۔ جب پرشا کی گورنمنٹ اور ہسپانیہ کی قدیمی بادشاہت فرانس کے ساتھ صلح کرنے پر راضی ہو گئی تو یورپ کی باقی دول کو یہ خیال ہوا کہ وہ اب فرانسیسی جمہوریوں کو دائرۂ انسانیت سے خارج نہیں سمجھ سکتے اور نہ فرانسیسی جمہوریہ سلطنت کی نسبت یہ خیال کر سکتے ہیں کہ اس کے سبب فرانس کو قومیت کا رتبہ حاصل نہ ہو سکا اپنی ملکی سیاست کی کامیابی سے بھی تھرمیڈیونیز کی تسلی ہوئی اور انھوں نے فرانس کے لئے ایک گورنمنٹ بنائی۔ اس حکمت عملی کے

دستور سال سوم

بانی جنکے ذریعہ سے عہد نامجات بیل ہوئے دستور سنہ جلوس سوم کے بھی ضامن تھے ۱۴ جرمینل سنہ سوم یعنی ۳ راپریل سنہ ۱۷۹۵ء کو

نئے دستور کی ساخت پرداخت کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس میں سات گماشتے تھے لیکن اس کا تفصیلی کام ایک اور جماعت کو دیا گیا جو بعد میں بنائی گئی اور جس میں کل گیارہ اراکین تھے ان سات گماشتوں میں سے نہایت ممتاز یہ تھے سی ایس کا بایری اور دو آے کامرلن اور یہی تینوں اس زمانہ میں مجلس تحفظ عامہ کے خاص رکن تھے جس طرح کہ عہد نامجات بیلے کی تکمیل میں انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے قدیم فرانسیسی بادشاہت کے اصولی خیالات اور حکمت عملی کی طرف رجوع کیا تھا اسی طرح جدید دستور میں انھوں نے پرانے خیالات کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مجلس توضیع اور مجلس قانون سازی اور کنونیشن سے مجلس تحفظ عامہ کے بننے تک اتنا تجربہ حاصل کیا تھا کہ ایک بے ہنگم اور ناموزوں جماعت کو حکمرانی اور انتظام سلطنت کا پورا اختیار دیدینا بالکل عبث ثابت ہوا زمانہ حال میں بادشاہ کی طاقت کا انحصار بس ایک بات پر ہوتا ہے وہ یہ کہ حکمرانی کے لئے فرمانروائی کی تمام طاقتوں کے یکجا اور متحد ہونے کی ضرورت ہے ممالک متحدہ امریکہ کے آئین ساز بھی اس بات کو سمجھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اپنے (میر مجلس) پریسیڈنٹ کو بادشاہانہ اختیارات دئے تھے جب کنونیشن نے ڈینٹن کی تحریک کو تسلیم کر لیا اور مجلس تحفظ عامہ کو پورے اختیارات ملگئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام سرحدوں پر ان کو فتوحات حاصل ہوئیں چنانچہ کنونیشن کا کند سے کند گماشتہ بھی اس بات کو بخوبی سمجھتا تھا سہ سوم جلوس کے آئین کے بانیوں کو قانون سازی اور فرمانروائی کے شعبوں کے علیحدہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی حالانکہ ان دونوں شعبوں کی علحدگی نہایت دشوار تھی ۱۷۹۱ء کے دستور سازوں کی آنکھوں میں بادشاہت کی طاقت اور اس کے اختیارات بہت کھٹکتے تھے چنانچہ اس دستور کی رو سے بادشاہ اور اس کے وزیروں کے پاس کوئی اصلی طاقت اور کوئی اختیار باقی نہ رہا۔ برخلاف اس کے بادشاہ محض ذمہ دارانہ حیثیت رکھنے لگا ۱۷۹۳ء کے دستور سے فرمانروائی کے تمام اختیارات مجلس قانون سازی کے ہاتھ میں آگئے لیکن سال سوم جلوس کے آئین سازوں نے فرمانروائی اور قانون سازی کے اختیارات کو بتفریق علحدہ کرنا چاہا۔ چنانچہ اس نئے انتظام کے مطابق فرمانروائی کے

نظما | اختیارات پانچ ڈائرکٹروں کو دیدئے گئے جن میں سے ایک

ہر سال مستعفی ہوتا اور دوبارہ منتخب ہونے کا مجاز نہ ہوتا تھا۔ مجلس قانون سازی سے اس رکن کی جگہ دوسرے رکن کا انتخاب ہوتا تھا۔ مجلس فرمانروائی اور قانون سازی کی ایک دوسرے سے علٰحدگی اور بے تعلقی کا اس طرح پر انتظام کیا گیا تھا کہ مجلس آئین سازی کا کوئی رکن ڈائرکٹر نہیں بن سکتا تھا تاوقتیکہ اسے مجلس قانون سازی سے علٰحدہ ہوئے ایک سال نہ گزر چکا ہو۔ یہی ڈائرکٹر وزرا کو مقرر کرتے تھے جنھیں مجلس قانون سازی سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ یہ وزرا ڈائرکٹروں کے کارکن ہوتے تھے اگرچہ بذات خود ڈائرکٹروں کو حکومت یا کسی اور قسم کے اختیارات حاصل نہ تھے۔ ڈائرکٹر پیرس میں محل لگزمبرگ میں ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ روزانہ آپس میں ملتے تھے اور ان میں سے اکثر کی رائے گویا سب کی رائے ہوتی تھی۔ ہر مہینہ میں یہ ڈائرکٹر ایک صدر کو منتخب کرتے تھے جو ہر موقع اور تقریب پر اور سفرائے خارجہ کی آمد کے مواقع پر ہر وقت بحیثیت اُن کے قائم مقام کے کام کرتا تھا۔ ملک کا اندرونی انتظام فوجوں اور بحری بیڑوں کا انتظام اور حکمت عملی خارجہ کی زمام غرضکہ یہ سب کچھ ڈائرکٹروں کے سپرد تھا۔ لیکن عہدنامے اور اعلان جنگ اور ایسے ہی اور امور مجلس قانون سازی کی مدد سے طے ہوتے تھے ڈائرکٹروں کو قانون سازی کے کام سے کوئی تعلق نہ تھا اور نئے قانون کی ساخت پرداخت میں ان کی رضامندی کی بھی ضرورت نہ تھی۔ آمدنی اور خرچ کا انتظام اور خزانہ کا جمع و خرچ سب ڈائرکٹروں کے ذمہ تھا لیکن اُن کو بغیر مجلس قانون سازی کی اجازت کے محصول لگانے کا کوئی حق نہ تھا۔ سنہ جلوس سوم کی آئین کے مطابق مجلس قانون سازی دو ایوانوں میں یعنی ایک تو کونسل قدما (Council of ancients) دوسری کونسل پنج صدہ میں منقسم کر دیگئی تھی۔ اگست سنہ ۱۷۹۹ء میں مجلس توضیح میں سخت بحث ہوئی اور آخر کار مجلس شورائے میں دو ایوان قائم کرنے کی تدبیر کو محض اس وجہ سے ترک کر دیا گیا کہ انگریزی مجلس شورائے کی تقلید ہوتی تھی لیکن دوسرے ہی سال فرانس میں بہ اتفاق آرا دو ایوان قائم کئے گئے! وجہ اس کی یہ تھی کہ انقلاب سلطنت کی تین مجلسوں کے تلخ تجربوں کے بعد سی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اہم امور کا فیصلہ ایک ہی ایوان کے سپرد کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اب وہ تاخیر جو ایوانوں میں قانون کے پاس ہونے میں ہوتی تھی مفید

ثابت ہوئی بہ نسبت اس مجلس کے جو انقلاب سلطنت کے زمانہ میں تمام امور کو ایک ہی ایوان میں پاس کرنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

کونسل قدما میں ۴۵ برس یا اس سے زیادہ عمر کے آدمی شریک ہوتے تھے اور اس لئے جوش و خروش کی تحریک سے یکایک متاثر ہو جانیکا احتمال کم تھا۔ کونسل پنج صدہ کے اراکین کے لئے عمر کی کوئی قید نہ تھی اور کبیر السن بھی اسکی رکنیت سے محروم نہیں کئے جاتے تھے اس کونسل کی حقیقت خود اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں ۵۰۰ گماشتے تھے اور کونسل قدما میں ممبروں کی تعداد ۲۵۰ تھی ممبروں کے انتخاب کے لئے بھی تجربہ سے کار روائی کی جاتی تھی۔ چونکہ دونوں ایوان کے کل ممبروں کا ایک وقت میں انتخاب ہونے سے سخت بدانتظامی اور بے ترتیبی ہوتی تھی جیساکہ ۱۷۹۱ء کے واقعات شاہد ہیں اس لئے یہ احتیاط کی گئی کہ دونوں ایوانوں کے ایک تہائی ممبر ہر سال مستعفی ہوں فرانس کے ہر دو ایوان کے انتخابات کے مواقع پر ہر شعبہ کی ابتدائی اور اعلےٰ مجالس کے ذریعہ سے نمایندے منتخب کئے جاتے تھے اور ممبروں اور انتخاب کنندوں کے لئے ایک خاص معیار جائداد وغیرہ کی ملکیت کا تعین کر دیا گیا تھا ان احتیاطوں سے سی ایس اور اس کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ زمانہ گذشتہ کی تمام غلطیوں کی تلافی ہو جائیگی تمام نئے محصولوں کا نفاذ اور تمام حسابات کی دیکھ بھال کونسل پنج صدہ کے سپرد تھی اور کونسل قدما ملکی معاملات میں مرافعہ سننے کا کام کرتی تھی۔ اعلان جنگ وغیرہ کے اہم معاملات اسی جگہ طے ہوتے تھے قانون سازی کے کاموں میں ایک نئے قانون کے اجرا کے لئے دونو ایوانوں کے اراکین کی غلبہ آرائی لازمی تھی۔ ان دونوں ایوانوں کا سب سے زیادہ اہم کام یہ تھا کہ ان کو ہر سال ایک نیا ڈائرکٹر منتخب کرنا پڑتا تھا اور اس کام کے لئے دونوں ایوان متحد ہو جاتے تھے۔ اس دستور کی بدولت دستور سابق کے کھلے کھلے عیوب (مثلاً فرمانروائی کی کم طاقتی اور کمزوری اور مجلس قانون سازی کے غیر محدود اختیارات) دفع ہو گئے لیکن ۱۷۹۱ء کی آئین کا مقامی انتظام اسقدر مفید ثابت ہوا کہ اس میں بہت کم تبدیلی کی گئی مجلس توضیع کا بڑا کارنامہ برقرار رکھا گیا یعنی فرانس کی تقسیم بجائے صوبجات کے محکمہ جات میں کی گئی تاکہ صوبجات کے باہمی رشک کا خاتمہ ہو جائے مجلس اعظم نے

فرانس کا مقامی انتظام

جو محکمہ جات اور صوبجات میں ڈائرکٹروں کے عہدے توڑ دینے کی دور اندیشانہ تحریک کی تھی منظور کرلی گئی اور کام کرنے کے لئے صرف کونسل جنرل کے عہدے برقرار رکھے گئے۔ ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے نظام میں خاص فرق یہ تھا کہ ۱۷۹۱ء کے نظام سے جو خاص اور عام منتخب شدہ جماعتیں قائم کی جاتی تھیں اُن کی بجائے وہ افسر مقرر کئے گئے جنگو پیرس کی اعلےٰ مجلس فرمانروائی نے مقرر کیا تھا۔ ڈائرکٹروں کے زمانہ میں ان افسروں کو گماشتہ کہا جاتا تھا اور ان کے وہی اختیارات اور فرائض تھے جو بعد کو نپولین کے مقرر کردہ سُو پریفکٹ اور پریفکٹ کے تھے۔ سنہ سوم کے دستور نے ۱۷۹۱ء کی دستور کے مطابق مقررشدہ عدالتہائے اعلےٰ اور نئے دعدالتہائے مرافعہ پر کچھ اثر نہ ڈالا۔ تعجب ہے کہ باوجود کارہائے نمایاں کے تھرمیڈونیز (ابتک) فرانس میں

ڈیرکٹوے میسر کا فساد

نہایت بدنام تھے۔ ہالینڈ کو فتح کرنے دریائے راین کو عبور کرنے اکوبرن پر قبضہ کرلینے اور ہسپانیہ پر حملہ آور ہونے اور عہدنامجات بالی کو وجود میں لانے۔ اور ایک نئے دستور کی بناڈالنے (جس میں گو کچھ نقص تھا تاہم گذشتہ آئینوں سے بدرجہا بہتر تھا) کہ باوجود فرانس میں تھرمیڈونیز سے سخت مخالفت تھی۔ رابس پیئر کی موت بلاڈوارن کی جلاوطنی اور جیکوبن کلب کے بند ہوجانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں پر ہولناک حکومت کی دہشت ابتک باقی تھی۔ بے گناہوں کی دردناک موت کی یادگار میں لوگوں کے دلوں پر کنونیشن کا نام خونی حرفوں میں ابتک لکھا ہوا تھا۔ موجودہ نئے دستور کو لوگ کنونیشن کے اراکین کے نکالنے اور اُن سے بدلہ لینے کا آلہ خیال کرتے تھے اور ان اراکین کے خلاف ہر طرف بدلہ لینے کی صدائیں بلند تھیں سازش پسندوں۔ شاہی ہواخواہوں اور اکثر امرا کو جو ذاتی وجوہ سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ یہ موقع اچھا ملا اور وہ جمہور کے خیالات کو غنیمت سمجھ کر سلطنت جمہوریہ کی بربادی کے تدابیر سوچنے لگے۔ شاہی ہواخواہوں کو فکر تھی کہ جس طرح ممکن ہو خاندان بوربون کو پھر فروغ حاصل ہو۔ لیکن فرانسیسی بکثرت جمہوریہ کے دلدادہ تھے وہ فوراً سمجھ گئے کہ بوربون کی معادت ان کے ان تمام فوائد کو جو خانقاہوں اور امرا و جاگیروں کی فروخت سے حاصل ہوئے تھے خاک میں ملادیگی۔ کنونیشن کے اراکین سازش پسندوں کے ارادوں کو سمجھ گئے اور ان کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ فرانسیسیوں کو سلطنت جمہور کے

ساتھ دلی انس ہے چنانچہ وہ اپنے دشمنوں کی ترکیبوں کو غارت کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے اور (اس لئے) یہ حکم دیا کہ نئی مجلس قانون سازی کے دو تہائی ممبر گماشتگان کنونیشن میں سے منتخب کئے جائیں۔ جب اس طرح سے پیرس کی سازش کرنیوالوں کو کامیابی نہ ہوئی اور نئی مجلس قانون سازی میں اپنے موافق جماعت کثیر حاصل کرنے کی امید بھی بار آور نہوی تو انھوں نے پیرس کے باشندوں کو کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ کرنا شروع کیا ارکان کنونیشن کی یہ حرکت کہ پرانے گماشتوں کا زیادہ تعداد میں انتخاب کرایا پیرس ہی میں نہیں بلکہ تمام فرانس میں عام طور پر ناپسند ہوئی لیکن ناپسندیدگی اور فرانس کو ایک دوسرے انقلاب کی مصیبت میں گرفتار کر دینا دو مختلف چیزیں ہیں ہر چند صوبہ جات قصبوں اور شہروں میں عام طور پر بے اطمینانی تھی لیکن کوئی سخت مخالفت ظہور میں نہ آئی پیرس میں جہاں کہ باغی بکثرت تھے یہ امید کی جاتی تھی کہ جینس ڈورے جو پہلے زمانہ میں تاجروں کی فوج کی امداد سے کارنمایاں کر چکے تھے کنونیشن کو اس حکم کے منسوخ کرنے پر مجبور کر لینگے۔ کنونیشن کے اراکین کو اس کا علم ہوگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ تھرمیڈونیز کی فوجیں جو منتشر تھیں سب کی سب یکجا ہوگئیں اس جماعت میں تین بڑے گروہ تھے۔ یعنی زرونڈن جو فرانس میں واپس آگئے تھے پلین کے رہنما اور خوفناک حکومت کے پہلے حامی اور مددگار ان سب نے جب یہ دیکھا کہ اگر اتنا بھی فائدہ نہوا کہ ان کے دو تہائی اراکین کا دوبارہ انتخاب ہوکر آئندہ مجلس قانون سازی میں جگہ ملی اور بغیر اس مقصد کو حاصل کئے ہوئے کنونیشن شکست کر دی گئی تو ان کو ناقابل تلافی نقصان پہونچ جائے گا اور وہ ملکی حقوق سے محروم ہوجائینگے۔ یہ سوچ سمجھکر ان تینوں گروہوں کے رہبر و رہنما مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ اور براس کو اپنی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ یہ شخص سال گزشتہ ۹۔ تھرمیڈر کو ہوٹل ڈے ویل کے حملہ کے موقع پر پیش پیش تھا اور اسی نے رابس پیر کے ساتھیوں کو جو وہاں جمع تھے منتشر کیا تھا۔ براس نے نپولین کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ نپولین اس وقت پیرس میں تھا اور اطالیہ کی فوج سے واپس بلا لینے کے باعث بہت چیں بہ جبیں تھا نپولین اسوقت ایک نوجوان جرنیل تھا اور اس کے واپس بلائے جانیکی کئی وجہیں تھیں۔ اول تو خود

۵ اکتوبر ۱۷۹۵ء

اس کے ابتدائی حالات دوسرے اس کے جیکوبی اصول جس کا وہ پیرو تھا۔ اور تیسرے یہ کہ راس پیرس سے اُس کی دوستی تھی۔ غرضکہ ان واقعات نے اُس کو ملازمت سے واپس بلوا کر بیکاروں کے زمرہ میں شامل کر دیا تھا۔ بر راس پیرس میں ایک باقاعدہ فوج کا سردار تھا اور کنونیشن کے مسلح سپاہی بھی اس کے ماتحت تھے۔ شاہی بہی خواہ اور جینس ڈورے اور تاجروں اور سوداگروں پر بھروسہ کئے ہوئے تھے نپولین بہت فہیم تھا۔ اس نے دیکھا کہ تعداد و شمار میں تو دونوں فریق بالکل برابر ہیں چنانچہ اس نے فوراً میو دن سے توپخانے کو طلب کر لیا۔ کنونیشن کی بھی فوجیں تیار ہو کر ٹولیر تیر کے گرد جمع ہوگئیں۔ نپولین کی توپیں پاس ڈو کیروسل کے باغ میں مورچوں پر چڑھا دی گئیں۔ چنانچہ ۱۳ ویندی میر یعنی ۵ ر۔ اکتوبر کو کنونیشن پر حملہ ہوا لیکن بدانتظامی رہی۔ حملہ آوروں کی فوج ایک مقام پر جمع نہ کی گئی اور نہ اس کی کوشش ہی ہوئی۔ ایسی حالتیں جو نتیجہ ہوتا تھا وہ ہوا۔ جوں ہی فوج کا پہلا دستہ بغیر کسی سردار کے میدان جنگ میں آیا فوراً توپوں کی بوچھار ہوگئی اور دشمن کی فوج جلکر رہگئی۔ باوجود اس مصیبت کے فوجی جوشیلے سپاہیوں کا دستہ پر دستہ یکے بعد دیگرے آگے بڑھتا گیا اور اسی طرح موت کے گھاٹ اوترتا گیا۔ یہ لڑائی کیا تھی ایک قتل عام تھا۔ اور اس دن یعنی ۵۔ اکتوبر کو اس غضب کی خونریزی ہوئی کہ اس کا مقابلہ ۱۴۔ جولائی ۱۷۸۹ء یا اگست ۱۷۹۲ء کے معرکوں سے کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا۔ کیونکہ ان معرکوں میں کنونیشن کے سپاہیوں میں سے کوئی زخمی تک نہ ہوا تھا۔ اہل کنونیشن کو اپنی بدنامی کا خود علم تھا اور وہ اُس کو بڑھانا بھی نہ چاہتے تھے اس لئے اس ۵۔ اکتوبر کی خونریزی کے بانیوں کا پتہ لگانے اور اُن کو سزا دینے میں بھی معمولی کوشش کی گئی۔ صرف چند قاتل جنکے پاس اسلحۂ قتل موجود تھے اور جو اسی حالت میں گرفتار کر لئے گئے تھے۔ سرسری تحقیقات کے بعد قتل کئے گئے۔ لیکن خاص قاتلوں کو گرفتار کرنے میں بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن انھوں نے نئے انتظام حکومت کے مطابق پہلے ڈائرکٹروں کے انتخاب کا فیصلہ کر لیا۔ سائیس نے ڈائرکٹری قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ بات مانی ہوئی تھی کہ پہلے ڈائرکٹر کنونیشن کے ان گماشتوں میں سے منتخب کرنے چاہئیں جنھوں نے لوئی شانزدہم

پہلے نظما

کے قتل کی تائید کی تھی اور جن سے یہ امید کی جاسکتی تھی کہ وہ جمہور کے موافق ہونگے اور اگر اپنی خواہش سے موافقت نہ کرینگے تو یقیناً بوجہ خوف اس کا ساتھ دینگے چنانچہ وہ پانچ رکن جو منتخب ہوے یہ تھے۔

برراس جس نے ۹۔ تھرمیڈر اور ۱۳۔ وینڈیمیر کو وہ کارنامے کئے تھے کہ جس کے سبب بکثرت ممبر اس کے ممنون تھے۔

ریوبل اساتیئن تھا اور مجلس توضیع کا رکن رہ چکا تھا۔ اور امور خارجہ سے واقف تھا۔ ریویلے بے پوبھی مجلس توضیع کا ممبر اور مجلس تحفظ عامہ کا ممبر رہ چکا تھا۔ اچھا قانون داں تھا اور بعد ایک نئے مذہب کا بانی ہوا۔ کارنو تحفظ عامہ کی کمیٹی اعظم کا مشہور فوجی ممبر تھا محض اپنی جنگی لیاقت کے باعث یہ شخص منتخب کیا گیا تھا۔ لے ٹورہو۔ انجنیر فوج کا افسر تھا اور کارنو کی ماتحتی میں رہکر کام کرنیوالا تھا کونسل قدما اور کونسل پنجصدھ کے دو تہائی ممبر تو کنونیشن سے منتخب ہوے تھے اور ان میں جو نہایت نامور اور ممتاز تھرمیڈورین تھے وہ حسب ذیل تھے۔ سی ایس۔ کام بے سیر ٹالین۔ اور ٹریل ہارڈ۔ ۵۔ نومبر کو پہلے چھ وزرا کو ڈائرکٹروں نے مقرر کیا جن کے نام یہ تھے۔ ڈوے کامرن۔ چارلز ڈیلاکرائے یہ دونوں کنونیشن کے سابق گماشتہ تھے۔ مجلس قانون میں انکا انتخاب نہیں ہوا۔ ان دونوں کی تعیناتی وزارت ہائے انصاف اور خارجہ پر ہوئی۔ ابرٹ ڈوے ایک ممتاز جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا اور فے پول وزیر مال۔ بے نے زک وزیر ملکی اور امیرالبحر ٹروگوے وزیر بحری کی خدمت پر مامور ہوا۔ جب ڈائرکٹروں کا انتخاب ہوگیا۔ اور نئی مجلس قانون سازی

کنونیشن کا خاتمہ

طیار ہوگئی تو کیونیشن نے خود بخود اپنی برخاستگی اور معطلی کا حکم کردیا۔ تین سال کا عرصہ جو کنونیشن کی کارکردگی کا زمانہ ہے فرانس کی تاریخ میں اہم اور نتیجہ خیز زمانہ ہے اس زمانہ میں نہ صرف بہت سے فریقوں اور پارٹیوں پر اقبال و ادبار آیا بلکہ اسی زمانہ میں انہی کی اجازت سے ہولناک حکومت (Reign-of Terror) قائم ہوئی اور اسی نے اس حکومت کے بانی مبانی لوگوں کو موت یا جلاوطنی کی سزائیں دیں ان کے عہد میں انواع و اقسام کے آئین سلطنت تیار ہوکر عمل میں آئے۔ اور اسی زمانہ میں فرانس کو ذلتیں بھی نصیب ہوئیں۔ ترقی

اور عروج بھی حاصل ہوا۔ اس کنونشن کا آخری فعل تو یقیناً قابل یادگار ہے۔ وہ یہ کہ ۴ر برومیر یعنی ۲۶۔ اکتوبر کو یعنی جس تاریخ کو خود اس کا خاتمہ ہوا شروع زمانہ جمہوریت سے ابتک کے کل سیاسی مجرموں اور مشتبہ ملزموں کو ہر جرم سے معاف کر کے چھوڑ دیا۔

انگلستان اور مہاجر

اس فتح سے جو ۱۳ر ونڈیمیر کو شاہی بہی خواہوں پر ہوئی انگلستان کی حکمت عملی پر گہرا اثر پڑا۔ ابتک انگلستان کے گماشتے متعینہ سوئٹزرلینڈ ولیم وکھم کی تحریک اور اس کے وعدے وعید سے پٹ اور گرنیول نے شاہی پناہ گیروں کے امید افزا اقرار پر بھروسہ کیا تھا اور یہ امید تھی کہ انہی کے ذریعہ سے فرانس میں بوربون بادشاہت دوبارہ قائم ہو جائیگی۔ شاہی معاونین کا قیام سوئٹزرلینڈ میں تھا اور جو کچھ امیدیں ظاہر کرتے تھے ان سے بوکر مٹی ڈے پردونیس کو دھوکا ہوا۔ (کومٹی ڈی پردونیس اپنے بھانجے کے انتقال کے بعد اپنے آپ کو لوئی ہجدہم کے لقب سے مشہور کرتا تھا) اور نہ کامٹے ڈے آرٹوا پر کوئی اثر ہوا۔ لیکن انگریز وزیروں نے شاہی پناہ گیروں کے چکنے چپڑے وعدوں سے اور وکھم کی رپورٹوں سے متاثر ہو کر جمہوریہ سلطنت کی بیخکنی کا اچھا موقع خیال کیا اور ان پر بھروسہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے خلیج کیوبرن کی لڑائی میں انگریزوں کو پوری مدد دی تھی۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں بہت کچھ روپیہ بھی صرف کیا تھا۔ شاہی بہی خواہوں اور پناہ گیروں کی کوشش دو طرف جاری تھی۔ پیرس میں انھوں نے تشویش اور بے امنی کی تخم ریزی کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳ر ونڈیمیر کو بغاوت ہو گئی۔ اس کے علاوہ انھوں نے سلطنت جمہوریہ کے جرنیلوں کی وفاداری پر بھی بٹہ لگانا چاہا۔ اور وہ جرنیل جس پر ان کو بہت بھروسہ اور اعتبار تھا ہالینڈ کا فاتح پیشگرو تھا۔ ۱۷۹۳ء کے جرنیل ڈیومورینز کی طرح یہ بھی دولت اور قوت حاصل کرنے کا جمہوریہ کے مفاد کے مقابلہ میں خواہشمند تھا ۱۷۹۵ء کی بہار میں پیرس پہنچکر اس نے وہاں کے شاہی ہواخواہوں سے اتحاد قائم کیا اور راین اور موصل کی فوج کا سپہ سالار ہونے کے بعد اس نے پرنس ڈی کونڈے سے براہ راست خط کتابت شروع کر دی یہ شہزادہ جرنیل تھا جو جرمنی میں پناہ گیروں کے فوج کا سردار تھا۔ کونڈے کا پیشگرو سے یہ معاہدہ تھا۔ اگر خاندان بوربون کو پھر تخت و تاج واپس مل گیا تو وہ اسکو (پیشگرو کو)

الیسس کی حکومت اور شام پور کا قلعہ اور ایک لاکھ لیرا (سکہ) نقد اور دو لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی کی جائداد دیگا۔ اور اس کے علاوہ اس کو مارشل فرانس کا رتبہ بھی دیا جائیگا۔ ان وعدوں کی بنا پر بڑی امیدیں قائم کی گئیں اور انہی معاملات کے پورا کرنے کے لئے کومٹی ڈی پردونیس ویرونا سے روانہ ہوا۔ ۱۳ر ونڈیمیر کی فتح نے ان تمام سازشوں کا خاتمہ کر دیا۔ بیڈن بیڈن کی مارگریو نے اپنے علاقہ میں لوئی کو قدم بھی نہ رکھنے دیا۔ وکھم کو خواہ مخواہ یہ یقین دلایا گیا کہ جرنیل کو اپنا کر لینے سے اس کی فوج پر قابو نہیں ہوسکتا اور جونہی ڈائرکٹروں نے عنان حکومت کو ہاتھ میں لیا پیشس گرو کو واپس بلالیا پیش گرو کے وعدے وعید جو اس نے کونڈے کے ساتھ کئے تھے مشتبہ سمجھے جاتے تھے چنانچہ وہ معطل ہوا اور اس کی جگہ ایک پکا جمہوری موریو نامی مقرر کیا گیا۔ ان ناکامیوں کی وجہ سے پٹ اور گرینول کو یقین ہوگیا کہ امرائے فرانس کے وعدوں پر بھروسہ کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا لگام حکومت لیتے ہی ڈائرکٹروں نے تھرمیڈونیز کی حکمت عملی کو جاری رکھنے کی تجویز کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ انقلاب سلطنت کے اصول کا پھر کبھی اتباع نہ کرینگے وہ یورپ کی اقوام کو یہ دکھانا چاہتے تھے کہ فرانس اتحاد الاقوام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے اور دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں ہرگز دخل نہ دیگا چنانچہ بربنائے حمیت انسانی وہ مراسلات جو جولائی ۱۷۹۳ء میں لوئی ۱۶ کے اولاد کی رہائی کے بارے میں ہو رہے تھے از سر نو شروع کر دئے گئے۔ اور ہسپانیہ کو درمیان میں ڈالکر آسٹریا سے اس بارے میں گفتگو شروع کی گئی اگرچہ آسٹریا فرانس کا نہایت سخت دشمن تھا۔ ڈافن (Dauphin) کی موت کے بعد جو عام طور پر لوئی ۱۷ کہا جاتا تھا۔ لوئی ۱۶ کی صرف ایک اولاد اور میری انٹیوائنٹ سلطنت جمہوریہ کے قبضہ میں رہگئے تھے۔ تھرمیڈونیز نے بوائیس دانگلاس اپنے ایک سردار کی تحریک سے اس مصلحت کو مناسب خیال کیا کہ یورپ پر ظاہر کر دیا جاوے کہ فرانسیسی جمہور وحشی نہیں ہیں چنانچہ ڈائرکٹروں نے ۲۰۔ دسمبر ۱۷۹۵ء سوئزرلینڈ میں چارگماشتے اور وزیر جنگ جس کو ڈیموریر نے آسٹریا کے حوالے کر دیا تھا۔ ونیز ایک دیگر گماشتہ ڈروئے جو سینٹ میں حصول کا سابق عامل ٹپہ خانہ تھا اور ۱۷۹۳ء کی جنگ میں استیرون نے

قید کرلیا تھا ملکہ بیگم سے بدل گئے اور ملکہ بیگم اپنے رشتہ داروں میں آسٹریا پہونچ گئی۔ ملکہ بیگم کے تبادلہ سے یہ ظاہر ہوا کہ ڈائرکٹر صلح کرنے پر آمادہ ہیں پرشیا کے سفیر نے جو پیرس میں مقیم تھا ۲۸۔ دسمبر ۱۷۹۵ء کو اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ پیرس میں ہر خاص وعام کی زبان پر یہ صدا ہے کہ بشرط صلح دولت اور خوراک دونوں چیزیں دیجائینگی۔ صلح کی خواہش سب کو تھی نہ صرف اہل پیرس کو بلکہ تمامی اہل فرانس ڈائرکٹر اور ارکان مجلس قانون سازی کو اس کی تمنا تھی۔ امید یہ کیجاتی تھی کہ عہدنامجات یورپ کے امن وامان اور صلح کی ابتدا ہے۔ لیکن فرانسیسی جمہور کے دو بقیہ دشمنوں یعنی انگلستان اور آسٹریا نے ڈائرکٹروں کے ساتھ راضی نامہ کرنیکا کوئی قرینہ اور ڈھنگ نہ دیکھا۔ پٹ اور گرنیول کا خیال تھا کہ ڈائرکٹروں کے ساتھ دائمی صلح ناممکن ہے البتہ عارضی صلح ہوسکتی ہے چنانچہ وہ صلح کرنے کے لئے تیار تھے لیکن انھوں نے ایک ایسی گورنمنٹ سے جو دیرپا اور مستقل نہ معلوم ہوتی تھی صلح کے شرایط پیش کرنا مناسب نہ سمجھا یا پناہ گیروں کی سازشوں کے سبب یا ملکی معاملات کی رفتار کو سمجھکر انھوں نے یہ اظہار کیا کہ فرانس کی نئی حکومت کی بنیاد غلط ہے۔ اور اس کے ساتھ مستقل اور دیرپا صلح کا ہونا ناممکن ہے۔ آسٹریا کا انداز اس سے قدرے مختلف تھا آسٹریا کے وزیر تھوگو کو یقین تھا کہ اہل فرانس بالکل تھک گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر فرانس سے جنگ چھڑ گئی تو اہل فرانس چار وناچار بہت کچھ دے رہینگے۔ فرانسیسی ڈائرکٹر اور وزیر خارجہ ریوبل نے پیرس میں پروشا کے سفیر سے اس باب میں گفتگو کی تھی۔ "جنگ آسٹریا ہمارے لئے ایسی مضر اور سخت نہیں ہے جیسی کہ جنگ انگلستان ہے۔ ہم آسٹریا سے لڑائی چھیڑنے کو تیار ہیں۔ اس جنگ میں سلطنت جمہوریہ کی تمام قوتیں صرف ہوجائینگی اور اس کے بعد دونوں ملکی طاقتوں میں سے غالباً کوئی بھی لڑنے کے قابل نہ رہ جائیگا۔ ہماری جنگ کا نقشہ تو تقریباً تیار ہے اور اگر یہ جنگ چھڑی تو جرمنی میں مدافعانہ حیثیت سے ہوگی اور اطالیہ میں حملہ کن جارحانہ حیثیت سے ہوگی ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آسٹریا کو انگلستان سے اور سارڈینا کو آسٹریا سے جدا کردیں" اس سے ظاہر ہے کہ ڈائرکٹر انگلستان اور آسٹریا سے لڑنا نہیں چاہتے تھے مگر لڑائی جاری رکھنے پر مجبور تھے لیکن تھرمیڈونیز کی طرح ہسپانیہ اور پرشا کو بھی

اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ پہلی سیاسی کارروائی انھوں نے یہ کی کہ پرشا کے ساتھ اختلاط پیدا کیا فریڈرک ولیم ثانی کے بعض وزرا مثلاً الوین سلیسین فرانس کے ساتھ اتحاد کرنے پر رضامند تھے لیکن خود بادشاہ اہل فرانس کے ساتھ صلح کرنے کے خیال ہی سے گھبراتا تھا اگرچہ دو وجہوں سے۔ یعنی خزانہ کے خالی ہوجانے کے باعث اور پولینڈ کے اوپر اپنی تدابیر کو کارگر بنانے کے خیال سے اس کو (آخر میں) فرانسیسی جمہوریوں سے صلح کرنی پڑی اور اس کے دو وزیر یعنی ہاوزاور ہارڈن برگ نے بھی اس کی تائید کی۔ عہدنامہ بیسل کی رو سے ہارڈنبرگ نے شمالی جرمنی میں پرشا کیلئے اقتدار حاصل کرلیا تھا گویا جرمنی کے دو حصہ ہوگئے تھے۔ جنوبی ریاستیں شروع سے بالکل علحدہ تھیں البتہ شمالی ریاستیں فرانسیسی حملہ کے خوف وخطر سے آزاد ہوکر پرشا کو اپنا سردار اور رہائی دہندہ مانتی تھیں چنانچہ فرانس کے ساتھ صلح نہ کرنے کی وجہ پیدا ہوگئی تھی وہ یہ کہ فرانسیسی فوجوں نے دریائے رائن کے بائیں کنارے پر پرشا کے تمام علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ پرشا کی سلطنت فرانس کے ساتھ اس شرط پر صلح کرنے کو تیار ہوسکتی تھی کہ جو جو علاقے قبل از جنگ جن جن طاقتوں کی ملک میں تھے اسی طرح ان کو واپس کردئے جائیں۔ اس کے برخلاف سب ڈائرکٹر تھرمیڈونین تحفظ عامہ کی کمیٹی کمیٹی اعظم کی طرح اس بات پر مصر تھے کہ دریائے رائن تک تمام علاقہ فرانس کو دیدیا جائے اس مطالبہ کی فرانسیسی عوام الناس میں اسقدر تاکید تھی کہ اگر ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ اس کی مخالفت نہ کرسکتے تھے۔ مجبوراً انھوں نے یہ تجویز پیش کی کہ جو کچھ علاقہ دریائے رائن کے بائیں کنارے پر فرانس کو دیا جائے اس کے عوض میں پرشا شمالی جرمنی کی خانقاہوں اور اساقفہ کی جائدادوں پر قبضہ کرکے اپنی سرحد میں شامل کرے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مقدس روم کی سلطنت غارت ہوجاتی۔ اس سبب سے پرشا کے مدبر اس امر پر بھی راضی نہ ہوئے۔ فریڈرک اعظم کی حکمت عملی یہ تھی کہ اس بات کو ظاہر کیا جائے کہ بجائے اسٹریا کے صرف پرشا سلطنت روما کے حقوق کی سچی محافظ ہے اور باوجود الوین سلیسین کی کوششوں کے فریڈرک کا بھتیجا اس آبائی حکمت عملی سے انحراف کرنا نہ چاہتا تھا۔ تقسیم ممالک کی نسبت جو انتظام ہوا تھا اس سے پرشا فی الحقیقت سلطنت کے حقوق کی محافظ بنگئی تھی لیکن اگر پرشا کی گورنمنٹ فرانسیسی تجاویز کو منظور کرلیتی

تو وہ خود سلطنت مذکور کی تباہ کرنے والوں میں شمار کی جاتی۔ ایسی حالت میں ڈائرکٹروں اور ان کے بعد کونسلوں کی پرشا کے ساتھ صلح کرنیکی کوششیں سب بیکار ثابت ہوئیں یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں آسٹریا پرشا اور روس کے حملوں سے کسی فرانسیسی حملہ کی بہ نسبت زیادہ ڈرتی تھیں اس سبب سے ان کے نزدیک فرانسیسی جمہور فرانس اور چھوٹی ریاستیں کی فتوحات کچھ زیادہ گراں نہ تھیں۔ سوئٹزرلینڈ کو صرف غیر جانبداری سے ہی فائدہ پہونچا۔ اس ملک کے صوبوں میں ضروریات روزمرہ کی خریداری کی غرض سے فرانس کا روپیہ بے غل وغش کھنچ کھنچ کر آیا۔ اس کے علاوہ سفرائے یورپ کے قیام سے بھی جو برن میں جہاں دشمن کا صدر مقام تھا اور باسل میں جو فرانسیسی وزیر بارتھالمی کا صدر مقام تھا رہتے تھے سوئٹزرلینڈ کو فائدہ پہنچا۔ اور وہاں کے باشندوں نے جو روپیہ جمع کرنے پر ہمیشہ تلے رہتے ہیں ہر طرف سے نفع حاصل کیا۔ سرداران اطالیہ میں سے فرڈینینڈ نے جو تسکنی کا بڑا ڈیوک اور شہنشاہ کا بھائی تھا وٹنا کی مرضی کے خلاف فرانسیسی جمہوریہ سے علحدہ صلح فروری ۱۷۹۵ء میں کرلی۔ فرڈینینڈ نے بھی اپنے ہمنام کی تقلید کی۔ صرف شاہ سارڈینیا تنہا فرانس کی مخالفت پر مسلح اڑا رہا۔ پرتگال نے ساتھ معاملہ کرنے سے ڈائرکٹروں اور تحفظ عامہ کی کمیٹی نے انکار کر دیا تھا کیونکہ اٹھارھویں صدی کے فرانسیسی مدبروں کی طرح ڈائرکٹر بھی پرتگال کو انگلستان کا محض ایک صوبہ سمجھتے تھے۔ شمالی یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے ساتھ فرانسیسی ڈائرکٹروں نے دوستانہ اتحاد کرلیا ڈنمارک کا بادشاہ کرسچین ہفتم جنگ فرانس سے ہمیشہ علیحدہ رہا۔ اور فرانسیسی وزیر متعینہ ڈنمارک کے ذریعہ سے پرشا کے ساتھ اکثر خفیہ گفت وشنید ہوتی رہی۔ سوئیڈن میں صغیر سن بادشاہ گسٹاوس چہارم کے آتالیق چارلس ڈیوک آف سوڈرمینیا نے گسٹاوس سوم کی حکمت عملی کو چھوڑ کر دوستانہ اور تجارتی عہدنامہ فرانسیسی جمہور کے ساتھ کرلیا۔ اب جو سلطنت باقی رہگئی وہ ترکوں کی تھی ترک مغربی یورپ کے قضیوں اور جھگڑوں کو بالکل بے تعلقی کی نظر سے دیکھتے تھے تاہم فرانسیسی جمہور سے وہ دوستانہ برتاؤ رکھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ ترکی

روس

کے قدیمی دشمن آسٹریا سے جنگ میں مصروف تھے اور دشمن کے یہ سدراہ تھے۔ روس کی ملکہ کتھرائن اپنے طول طویل عہد کے آخر میں ہنوز

فرانسیسی انقلاب کو غنیمت سمجھتی تھی جس کی بدولت وہ پرشا و آسٹریا کی بغیر مقاومت یا مداخلت پولینڈ پر اپنی تدابیر کو بکار آمد کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ چاہتی تھی کہ فرانس جنگ کو جاری رکھے اور اس وجہ سے ملکہ نے کامٹی ڈی آرٹوے کا اپنے دربار میں نہایت تپاک سے استقبال کیا اور فرانسیسی مہاجرین کو روس میں ٹھہرنے کی ترغیب دی۔ عہدنامجات بیسل سے وہ بہت ناخوش تھی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے پرشا کو پولینڈ میں دست اندازی کرنے کا خوب موقع ملگیا تھا۔ لیکن ملکہ اس قدر عقلمند تھی کہ اس نے مغربی یورپ کے ملکی معاملات میں سازش ہی پر اکتفا کی۔ جنگ کے ذریعہ سے مداخلت کرنیکا اسے خیال بھی نہ تھا دریائے رائن پر ۱۷۹۵ء جو جنگ ہوئی تھی وہ صرف پیش گرو کی بغاوت کے لحاظ سے مشہور ہے۔ یہ ہم پہلے ہی کہ چکے ہیں کہ بیویریا کا الیکٹر جو پلیٹینائن کا بھی الیکٹر تھا فرانسیسیوں کا ہمیشہ سے موافق تھا اسی کے اغماض سے رائن کے دو مشہور قلعہ مین ہیم اور ڈسل ڈورف یکے بادیگرے پیشگرو اور جارڈن کے ہاتھ آگئے۔ اسی عرصہ میں ماریکو نے اہرن برسٹین کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور کلیبر نے اس میں شک نہیں ہے اگرچہ کوئی تاریخی سند اس کی تائید میں موجود نہیں ہے کہ محض اس کی اور پرس ڈی کانڈی کی گفت وشنید کا نتیجہ تھا کہ پیشگرو جرمنی میں داخل نہیں ہوا۔ مینس کے شہر کا جوردن تنہا سمبر اور میوز کی افواج لیکر بڑھا لیکن دائیں جانب سخت خطرہ میں مبتلا ہو کر اور بہت کچھ نقصان اٹھا کر واپس ہوا۔ ماریکو نے اہرن برسٹینڈ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن مکار اور حیلہ ساز پیشگرو کے تساہل سے آسٹریا کے جرنیل کلرفیٹ کو یہ موقع ملگیا کہ کلیبر کو مینس کا محاصرہ اٹھا دینے پر مجبور کر دے۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو جوردن نے دریائے راین کو پھر عبور کیا۔ ۲۹۔ کو کلیبر مینس سے نکالا گیا اور ۳۰۔ اکتوبر کو پیشگرو کو شکست ہوی اور اس کو کوانش کے پیچھے ہٹنا پڑا۔ ڈائرکٹروں کے زمانہ اقتدار میں فرانسیسی فوجوں کی ابتدائی کارروائی پیشگرو کی دغابازی کے باعث ناکام رہی۔ ۱۔ اور ۲۱۔ دسمبر کو دریائے رائن پر فرانس اور آسٹریا کے درمیان التوائے جنگ ہوگیا۔ عہدنامجات بیسل کے سبب ۱۷۹۵ء کی بہار میں شمالی کی طرف کوئی جنگ نہ ہوئی اور فرانسیسی فوج ہالینڈ کی سرحد پر جمی رہی۔ جنوب میں (البتہ) کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ ہسپانیہ

۱۷۹۵ء کا محاربہ

کے ساتھ جو عہد نامہ ہوا تھا اس کی رو سے کوہ پیرینیز کے دو لشکروں سے جنگجو اور تجربہ کار سپاہی فوج اطالیہ کی کمک کے لئے بھیجے گئے اس کے علاوہ فوج ایلپس کا بڑا دستہ بھی اس فوج سے جا ملا۔ افواج اطالیہ کا سالار جرنیل شیرٹر آگے بڑھا اور ۲۴۔ نومبر ۱۷۹۵ء کو مقام لونو پر فتح حاصل کی اور جینوا کے ساتھ براہ راست مراسلت شروع کر دی۔ اور سمندر کی جانب اہل سارڈینا کی آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا۔ ۱۷۹۵ء کے آخر میں ڈائرکٹروں کی چار فوجوں میں جو جمہور کی ۱۳ فوجوں کی جگہ مقرر کی گئی تھیں۔ تین لاکھ سپاہی کارآزمودہ اور تجربہ کار جرنیلوں کے تحت میں موجود تھے وہ نوجوان اس شمار میں نہ تھے جو ملکی فوج کے نام سے مشہور تھے اور پیرس کی حفاظت کر رہے تھے اور فرانس کے بڑے بڑے شہروں کی حفاظت کا کام انجام دے رہے تھے پیرس میں پرشا کے سفیر سے ریویل نے اتنا گفتگو میں صاف ظاہر کر دیا کہ ۱۷۹۶ء میں فرانس کی خاص جنگی جد وجہد اطالیہ میں ہوگی اب تک رائن کی فوجوں کے معرکوں کے مقابلہ میں اٹلی کی فوج کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ لیکن ڈائرکٹروں نے اب آسٹریا کے سریع الحس حصہ پر حملہ کرنا چاہا کیونکہ دریائے رائن کے حملے دراصل سلطنت روما کے خلاف تھے۔ آسٹریا پر نہ تھے مثلاً میننس (جو ایک الیکٹر کا پایہ تخت تھا اور آسٹروی شہر نہ تھا) پر جو حملہ ہوا تھا اس کا فوری اثر سلطنت مذکور پر اور وہاں کے چھوٹے چھوٹے سرداروں نے محسوس کیا۔ آسٹریا پر اس کا بہت کم اثر پڑا لیکن اطالیہ میں خاندان آسٹریا کے خاص مقبوضات ملان میں تھے ملان اور اطالیہ کے فرانسیسی لشکر کے درمیان پائیڈمونٹ شاہ سارڈینا کا خاص علاقہ واقع تھا۔ مغربی سلطنتوں میں سے صرف سارڈینا کے بادشاہ وکٹر ایمیڈی سوم نے فرانسیسی جمہور سے صلح کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔ سیوائے اور نیس کے چھن جانے پر یہ آسٹریا سے جا ملا اور اپنی مختصر سی مگر باترتیب فوج کو زیر کمان لینے کے لئے اس نے آسٹریا جرنیل کوئی کو بلوایا اسی زمانہ میں نپولین ۲۷۔ مارچ ۱۷۹۶ء کو سپہ سالار بنکر داخل ہوا۔ بارراس کی تحریک پر ڈائرکٹری نے اطالوی فوج کی کمان نپولین کے سپرد کی تھی۔ اس سے قبل نپولین نے بارراس کی ۱۳۔ وینڈیمیر کو نہایت زبردست خدمت کی تھی وہ ڈائرکٹروں کی حکمت عملی کو خوب سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے

محاربہ اٹلی ۱۷۹۶ء
پہلا مرحلہ

پہلے شاہ سارڈینا کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ آزادی سے ملان میں اہل آسٹریا پر حملہ کر سکے وہ کوہ مارٹیایم (Maritime Alps) آلپس کے گرد چکر کاٹکر نمودار ہوا اور آسٹریا کی فوج سے سارڈینا کی فوج کو علیحدہ کر دیا۔ اس کی فوری کامیابی پر ڈائرکٹر بھی حیران رہ گئے۔ وہ الپس سے واپس ہو کر جانب شمال آیا۔ اور اہل سارڈینا کو ان ٹیلیوٹ پر ۱۲۔ اپریل کو اور اس کے بعد ملے سیموا ورڈیگو پر ۱۳ اور ۱۵ اپریل کو اور ان کے کیمپ واقع کیوا پر ۱۶ اپریل کو اور مونڈوی پر ۲۲۔ اپریل کو خاطر شکستیں دیں۔ اس کے بعد اس نے تورین پر حملہ کیا اور شاہ سارڈینا کو بتاریخ ۲۸۔ اپریل بمقام تورین التوائے جنگ کرنا پڑا۔ اور ساتھ ہی اپنے نہایت اہم سرحدی قلعہ فرانسیسیوں کے حوالے کرنے پڑے۔

چیراسکو کا التوائے جنگ ۲۸ اپریل ۱۷۹۶ء

ان فوجی کارناموں کا ابتدائی نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ سارڈینا نے صلح کی درخواست پیش کی۔ لیکن صلح اس وقت ہوئی جبکہ اس نے سیوائے اور نیس فرانس کو قطعی طور پر دینے منظور کر لئے۔ دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل بونا پارٹ کے پس پشت دشمن کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اس نے باطمینان لومبارڈی میں اہل آسٹریا پر حملہ کر دیا۔ ۱۷۹۶ء کے مشہور محاربہ کا دوسرا حصہ بھی اسی قدر جلد اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

محاربۂ اٹلی کا دوسرا حصہ

۸۔ مئی کو بونا پارٹ نے اپنے ارادوں کے متعلق اہل آسٹریا کو مغالطہ میں ڈالکر دریائے پو کو عبور کیا اور ۱۰۔ مئی کو اس نے بمقام لودی ریڈا کے لئے راستہ نکالا اور وہاں پر ایک بہت زبردست فتح حاصل کی۔ آسٹریا کے جنرل بولیو نے اور دریاؤں کی محافظت کی طاقت نہ پاکر ٹیرول کی راہ لی۔ بونا پارٹ نے پہلے تو ملان پر قبضہ کیا اس کے بعد پرما اور موڈینا کے ڈیوک سے اپنے مطالبات قبول کرائے اور ان کو مجبور کیا کہ پیرس میں اپنے سفیر بھیجکر صلح کی التجا کریں۔ ان چھوٹے چھوٹے سرداروں سے بونا پارٹ بہ تشدد پیش آیا۔ ان سے بکثرت روپیہ لیا۔ اور بہت کچھ از قسم اجناس وصول کیا۔ اور ان کے نفیس ترین صناعی کے نمونہ اور بے مثل تصاویر پسند کر لئے فوجی حیثیت سے اگرچہ پاپا کی معمولی حالت تھی لیکن مذہبی خیال سے اس کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ فرارا اور بولونا کی سفارتوں پر قبضہ کرنے کے بعد بونا پارٹ نے روما پر فوج کشی کرنیکا ارادہ کیا پوپ ششم نے

خوف کھاکر ۲۴۔ جون ۱۷۹۶ء کو فولنگو میں التوائے جنگ کرلیا جس کی رو سے اُس نے انکونا سے قطع تعلق کرلیا۔ اور بیس لاکھ لیورے کی گرانقدر رقم اور بہت سی قلمی کتابوں اور دستکاریوں کے نادر نمونوں کے پیرس بھیجنے کا وعدہ کیا۔ فتح اطالیہ سے فرانسیسی جمہوریورپ کی نظروں میں نئی وضع سے جلوہ گر ہوئی۔ یورپ کے بادشاہوں اور سرداروں کو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ اس انقلاب سلطنت نے جس سے وہ اسقدر متنفر اور بیزار تھے ایک حوصلہ منداور فتحمند جرنیل کے ماتحت نہایت خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔ لیکن آسٹریا ایک ہی ٹکر میں اطالیہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔ بولو کی شکست خوردہ فوج کو جرنیل میلاس نے ترتیب دیا اور ستر ہزار چیدہ سپاہی دریائے راٹن کے علاقہ سے لئے گئے۔

محاربہ اٹلی کا تیسرا حصہ

اور کل فوج مارشل ورمسر کے زیر کمان جولائی کے آخر میں ٹرول سے ٹکرا طالیہ پر جھیل گاردا کے دونوں طرف سے حملہ آور ہوی۔ بونا پارٹ کی فوج ۴۰۰۰۰ ہزار سے زیادہ نہ تھی اس نے مانٹوا کا محاصرہ اٹھالیا اور ۵۔ اگست ۱۷۹۶ء کو کیسٹکلیوں کی جنگ عظیم میں آسٹریا کو شکست فاش دی اُس وقت ورمسر پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن دوسرے ہی مہینہ میں یعنی ستمبر میں اس نے وادی برنیٹا کی راہ سے اطالیہ پر حملہ کیا بونا پارٹ نے یہ خیال کرکے کہ آسٹریا کے حملوں سے کچھ عرصہ کے لئے نجات مل گئی ہے شمالی اطالیہ کی ازسرنو ترتیب میں مشغول ہوگیا۔ بہت سے شہروں نے مثلاً موڈینا بولونا اور فریرا نے اپنی اپنی جمہوری حکومتیں قائم کرلی تھیں لیکن بونا پارٹ کو ایسے چھوٹے جمہوریوں میں کوئی فلاح نظر نہ آئی اس لئے اُس نے تمام لومبارڈی کے گماشتوں کی ایک بڑی جماعت کو ملان میں جمع کیا۔ اُس جماعت کا خیال ایک لامبارڈ جمہور بنانے کا تھا۔

محاربہ اٹلی چوتھا حصہ

لیکن ابھی یہ بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ بونا پارٹ کو آسٹریا کی ایک دوسری فوج سے مقابلہ کرنا پڑا۔ متواتر شکستوں سے تنگ آکر اہل آسٹریا نے بھی سخت لڑائی کی تیاری کی۔ بادشاہ نے عوام الناس سے اور خصوصاً امرا سے پہلے پہل حب وطنی کا واسطہ دیکر ان کو ترغیب دی چنانچہ ایک نیا لشکر تیار کیا گیا جو شمار میں اگرچہ زیادہ نہ تھا۔ لیکن پہلی فوجوں کی بہ نسبت بہت زیادہ پرجوش اور حوصلہ مند تھا۔ جرنیل ایونزی اس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا بونا پارٹ کو کمک

نہ پہونچی تھی اور ۶۰۰۰ سپاہیوں سے مقابلہ کرنے کی اس میں طاقت بھی نہ تھی چنانچہ وہ ویرونا میں قیام کر کے منتظر رہا ادھر الونیزی آہستہ آہستہ دریائے برنٹا سے نیچے اترا آسٹروی جو پہلی شکستوں سے سبق حاصل کر چکے تھے جنگ کے زیادہ خواہشمند نہ تھے۔ تھوڑی سی فرانسیسی فوج سے جوان کے سامنے پڑی ہوئی تھی چھیڑ چھاڑ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ الونیزی نے اپنی حفاظت کے لئے کالڈیرو کی چوٹی پر قدم جمائے اور خندقیں کھود لیں۔ ۱۲۔ نومبر کو فرانسیسیوں کا حملہ بیکار گیا۔ دوسرے حملہ میں بھی اگر ناکامی ہو جاتی تو فرانس کی فوج کی تباہی میں کوئی شک باقی نہ رہتا۔ اس لئے بوناپارٹ کو اس کے انسداد کی فکر لاحق ہوی۔ ۱۶۔ نومبر کو اس نے نقشہ بدل دیا۔ وہ الونیزی کے بائیں طرف دلدلوں میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور ارکولے پر غنیم سے زبردست لڑائی کی۔ اور الونیزی اپنی حالت کو ناقابل برداشت پاکر مجبوراً ٹیرول محاربہ الطالیہ پانچواں حصہ کو واپس ہو گیا۔ لیکن پھر بھی اہل آسٹریا نے ہمت نہ ہاری تھی اور مسٹر رنے مینٹوا۔ میں مخالفت شروع کر دی دربار ویینا کی تحریک سے پاپائے روم نے عہدنامہ فولیگنو کی شرایط کو بالائے طاق رکھدیا اور اہل الطالیہ کو فرانسیسیوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور بالآخر سخت مقابلہ کا انتظام کیا گیا۔ کڑکڑاتے جاڑے میں الونیزی جھیل گاردا کے مشرقی کنارے کے راستہ سے آگے بڑھا لیکن ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو روک دیا گیا اور ۱۴ جنوری ۱۷۹۷ء کو ریولی میں سخت شکست اٹھائی پر دویرا نے برنٹا کے کنارے جبکہ الونیزی نے ریولی پر خاص فرانسیسی قلب لشکر پر قبضہ کر لیا تھا اور مسینا کی مدد کرنی چاہی لیکن شکست ہوئی اور ۲۔ فروری ۱۷۹۷ء کو مینوا تسخیر ہو گیا۔ اٹلی میں متواتر شکستوں کے بعد آسٹریا کا فوجی اقتدار بالکل زائل ہو گیا تھا۔ اور بوناپارٹ خود آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ لیکن حملہ کرنے سے پہلے ضرور تھا کہ امن و امان قایم رہے۔ پاپائے روم کے طور و طریق سے بوناپارٹ پر ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ حضرت قابل اعتبار نہیں ہیں۔ چنانچہ فرانسیسی فوج کے حملہ کے باوجود پوپ ششم کو ۱۹ فروری ۱۷۹۷ء کو صلح کا عہدنامہ ٹولینٹو میں کرنا پڑا۔ اس عہدنامہ کے ذریعہ سے بوناپارٹ کے لئے آمد و رفت کی راہیں کھل گئیں۔ اہل لومبارڈی بوناپارٹ

کے بہت مداح تھے اور وئینا کے اوپر حملہ کرنے کے لئے ہر جانب سے خوش آیند اور امید افزا انتظامات ہو گئے۔ جیسا کہ ریویل نے پرشیا کے سفیر سے بیان کیا تھا فرانسیسی فوجوں نے ۱۷۹۶ء میں آسٹریا کے خلاف زور و شور سے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ جرمنی میں جو کارروائیاں ہوئیں وہ بہت شاندار تھیں اسوجہ سے نہیں کہ اُن کے سبب ملکی فتوحات حاصل ہوئیں۔ بلکہ اس گہرے اثر کے باعث جو سلطنت کے سرداروں کی حکمت عملی پر ہوا۔ ڈائرکٹروں نے فوجی انتظام کارنو کے سپرد کر دیا تھا۔ اس نے محاربہ کی ایک نہایت قابلانہ صورت نکالی۔ رائن اور موسل کی افواج کو زیر کمان موریو اور سامبری اور میوس کی افواج بدستور جوردن کے تحت میں طیار کیں اور دونوں کو یکساں جرمنی میں حملہ کرنے کا حکم دیا۔ دونوں فوجیں دریائے ڈینیوب پر جمع ہوئیں اس فوج کے سپاہی اور جرنیل نہایت آزمودہ کار اور لائق تھے لیکن اہل آسٹریا کی جانب پہلی مرتبہ ایک جرنیل عجیب و غریب قابلیت کا موجود تھا۔ یعنی شاہ لیوپولڈ کا تیسرا بیٹا آرچ ڈیوک چارلس جو بادشاہ کا بھائی بھی تھا اور ایک نوجوان آدمی تھا لیکن غضب کا سپاہی تھا۔ یکم جون ۱۷۹۶ء کو اس نے فرانسیسی جرنیلوں کو اطلاع دی کہ وہ التوائے جنگ جو چھ مہینے سے قائم تھا ختم ہو گیا۔ جوردن فوراً ڈوسل ڈورف سے روانہ ہوا۔ اور فرینکفورٹ اور ورزبرگ کو فتح کرتا ہوا فرینکونیا میں جا گھسا۔ آرچ ڈیوک چارلس نے اپنی پوری فوج سے اس کا مقابلہ کیا اور تین ہفتے کی لڑائی کے بعد جوردن کو پسپا ہونا پڑا۔ ۲۵۔ جون ۱۷۹۶ء تک موریو دریائے رائن کو عبور نہ کر سکا۔ کیونکہ یہ کام نہایت مشکل تھا اور محض دی سے کی بہادری اور ہوشیاری سے انجام کو پہونچا۔ اس کے بعد موریو کارنو کے احکام کی تعمیل کی طرف متوجہ ہوا اور نہایت تیزی سے بڑھا۔ پرنس دی کانڈی اور اس کی مہاجرین کی فوج کو ایٹ کی لنجن میں شکست دی۔ اسٹٹ کارٹ پر قبضہ کر لیا۔ اور بیویریا میں جا پہونچا اور ماہ اگست میں دریائے ڈینیوب پر جا نکلا اس سے مقابلہ کرنیکے لئے آرچ ڈیوک چارلس بہ سرعت تمام جنوب کی طرف بڑھا اور جوردن نے دوبارہ ڈوسل ڈورف کو چھوڑ کر فرینکونیا پر حملہ کیا۔ آرچ ڈیوک کارنو کی ترکیب کو تاڑ گیا اور فوراً انگوس ٹاڈ پر دونوں فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک مرکزی مقام پہ اپنے قدم جما کر کھڑا

ہوگیا۔ اس نے اتنا صبر و انتظار کیا کہ فرانسیسی جرنیل اپنے مستقل مقام سے دور نکل کر ملک میں داخل ہو گئے اس کے بعد موریو کے سامنے محض معمولی فوج چھوڑ کر اس نے جوردن پر فوج کثیر کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیا۔ فوج کی کثرت کے سبب سامبر اور میوس کی فرانسیسی فوج مغلوب ہو گئی اور ۳ ستمبر کو ورزمبرگ سے باہر نکال دیگئی۔ ۲۰ ستمبر کو الٹن کرسچن پر شکست دی اس مقام پر جمہوریوں کا نہایت مشہور نوعمر جرنیل موریو مارا گیا جوردن کو نکال کر آرچ ڈیوک چارلس موریو پر جھپٹا۔ جرنیل موریو غلطی سے برابر بواریا کی طرف بڑھ رہا تھا اور ستمبر کے آخر تک وہ اس مصیبت کو نہ سمجھا جس میں جارڈن کی معاودت کے باعث وہ پھنس گیا تھا۔ جب اس کو اس مصیبت کا اندازہ ہوا تو وہ فوراً الٹے پاؤں واپس ہوا یہ واپسی دنیا کی مشہور واپسی خیال کیجاتی ہے۔ چالیس دن تک وہ دشمن کے ملک میں پیچھے ہٹتا رہا جہاں خراب سڑکیں گھنے جنگل اور اونچے اونچے پہاڑ حائل تھے۔ ادھر آسٹریا کی فوج نے تعاقب شروع کر دیا۔ آخر کار ۲۴۔ اکتوبر کو اس نے دریائے رائن کو دوبارہ عبور کر لیا جنگی حیثیت سے جرمنی میں محاربہ کے اثرات

جرمنی ۱۷۹۶ء کی لڑائی ہر چند نہایت دلچسپ تھی۔ لیکن خاص بات یہ تھی کہ اس فوج میں آسٹریا کے سپاہی بھی بکثرت شامل تھے۔ اور اسی سبب سے یہ سپاہی اطالیہ میں آسٹریا کی فوج کی کمک کے لئے نہ جا سکے۔ سیاسی حیثیت سے اس لڑائی کے نتائج بوناپارٹ کے اطالوی فتوحات کے مقابلہ کے تھے۔ فرانسیسیوں کے حملہ سے جنوبی جرمنی کی سلطنتیں پرشیا کے قبضہ میں آگئیں۔ ان کو شمالی جرمنی کی سلطنتوں کی جنگ سے محفوظ رہنے پر خواہ مخواہ رشک پیدا ہوا۔ عہد نامہ بیسل کی رو سے یہ سلطنتیں علٰحدہ کر دیگئی تھیں۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے اور بالخصوص بڑی ریاستوں میں سیکسنی نے پرشیا کی امداد بمنت مانگی فریڈرک ولیم ثانی نے جو سلطنت روما کا محافظ بننے کے لئے یہ خوشی تیار تھا۔ فرانسیسی ڈائرکٹروں کو خط تقسیم وغیرہ کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی ڈائرکٹر ریویل جو امور خارجہ کا ذمہ دار تھا پرشیا اور فرانس کو آپس میں قدرتی دوست سمجھتا تھا چنانچہ اس نے ڈائرکٹروں کو فریڈرک ولیم ثانی کے تجاویز کو منظور کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اور یہانتک

چاہا کہ پرشیا اور فرانسیسی جمہور کے درمیان اتحاد قائم ہو جائے۔ لیکن شاہ پرشیا کو جیکوبنیز اصول سے اس درجہ نفرت تھی کہ اس نے اس تجویز کو منظور نہ کرنا چاہا مگر اس کے وزیر خصوصاً ہاگ وزاور رالوین سلیسین نے باصرار مخالفت کی اور اسکو سمجھایا کہ اس موقع پر انکار کر دینا قطعی ناممکن ہے چنانچہ باہمی مصالحہ ہوا اور ۵۔ اگست ۱۷۹۵ء کو عہد نامہ بیسل کے تتمہ پر فرانس اور پرشیا کے دستخط ہو گئے۔ اس اتحاد کے سبب پرشیا نے فرانسیسی جمہور کی دریائے رائن کی حد تسلیم کرنے کا اقرار واقعی کر لیا اور اس کے عوض میں فرانس کی یہ ذمہ داری تھی کہ صلح کے وقت نہ صرف شاہ پرشیا کو اس کے علاقوں کے عوض میں مذہبی ریاستیں دیجائینگی۔ بلکہ اس کے بہنوئی شہزادہ اورینج کو بھی جرمنی میں بادشاہت عطا کیجائیگی۔ تاکہ ہالینڈ میں اسٹاٹ ہولڈر کے نقصان کی تلافی ہو جائے۔ جنوبی جرمنی میں آرچ ڈیوک چارلس کی استروی افواج کی موجودگی میں خط حدود کا قائم کرنا قطعی ناممکن تھا۔ چنانچہ ڈیوک ورٹم برگ اور مارگیوز یو آف بیڈن نے صلح کی گفت و شنید شروع کر دی اور چونکہ بیویریا کا الیکٹر موریو کے حملہ کے موقع پر سکینی میں پناہ گزیں ہو گیا تھا جکو تنہا بیویریا نے فرانسیسی جنرل کے ساتھ فافن ہافن میں بتاریخ ۷۔ ستمبر ۱۷۹۶ء عہد نامہ کر لیا۔ لیکن آرچ ڈیوک چارلس کی فتوحات اور موریو کی واپسی نے تمام صلح کن انتظامات کا خاتمہ کر دیا۔ بیویریا کے الکٹر نے اپنی ریاستوں کے عہد نامہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈیوک اف ورٹیم برگ نے اس وزیر کو جو صلح کی گفت و شنید کر رہا تھا برخاست کر دیا۔ اور باوجود پرشیا کی سخت کوششوں کے جنوبی جرمنی میں ڈائرکٹروں کی ملکی حکمت عملی ۱۷۹۶ء استروی اقتدار قائم رہا۔ اطالیہ میں بوناپارٹ کی فتوحات اور جرمنی میں فرانسیسی فوجوں کے حملوں سے (اگرچہ فرانسیسی حملوں کا آخر نتیجہ واپسی تھی مگر اس کے باعث جرنیلوں اور سپاہیوں پر کوئی دھبہ نہیں آیا) ڈائرکٹروں کا اقتدار بڑھ گیا تھا۔ فرانسیسی ہمیشہ فوجی نیک نامی کے شیدا رہے ہیں چونکہ ڈائرکٹروں کی فوجیں ہر جگہ کامیاب رہیں وہ ڈائرکٹروں کے ملکی حسن انتظام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے لیکن فوجی کامیابیوں سے صرف ڈائرکٹروں کی شہرت ہی میں زیادتی نہیں ہوی بلکہ اخراجات کی تنگی سے بھی ان کو نجات ملگئی۔

یہ مسئلہ کہ حملہ کن فوج دشمن کے ملک کی آمدنی پر اپنا گذارا کرے نہایت مناسب اور آرام دہ ثابت ہوا۔ اسی باعث اطالوی اور جرمنی کی فوجیں صرف ڈائرکٹروں کی امداد سے مستفیض ہو کر رہتی تھیں۔ بلکہ جرنیل بڑی تعداد میں روپیہ بھی پیرس کو بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ نئے محصول تشخیص کرنا یا نوٹ جاری کرنا بیکار تھا لیکن ۱۷۹۶ء میں ڈائرکٹروں نے صرف اخراجات ہی کی کمی کا انتظام نہیں کیا بلکہ ملک کے اندر صلح کے ساتھ امن بھی قائم کر دیا ۱۷۹۵ء میں کیوبرین من مہاجرین کی شکست کے بعد ہاک برٹینی اور لاویندی کو خوش کرنے میں مصروف تھا ڈائرکٹروں کا یہ حسن لیاقت تھا کہ انھوں نے ایک نوجوان جرنیل کو وسیع اختیارات دے رکھے تھے۔ ہاک اگرچہ مسلح بغاوتوں اور ویندیا کے سرداروں کے سر کچلنے میں مطلق دریغ نہ کرتا تھا۔ تاہم افراد کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت پسندیدہ اور اچھے تھے۔ اس نے اپنی حکمت عملی کا ایک اعلان میں اظہار کیا کہ اس کی خواہش تھی کہ سلطنت جمہوریہ سے لوگوں کو مانوس کرے اور ان کے دلوں میں اس کی محبت اور عزت پیدا کرے۔ راہزنی اور قزاقی کی سخت سزائیں دیتا تھا۔ لیکن اگر ملزم فتنہ و فساد سے باز رہتے تو وہ ان کے سابق جرایم سے چشم پوشی بھی کر جاتا تھا۔ ۱۵ جولائی ۱۷۹۶ء کو ڈائرکٹروں نے مجلس قانون سازی کو اطلاع دی کہ فرانس میں قطعی امن و امان ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ تمام سیاسی جھگڑے ختم ہو گئے تھے۔ فرانسیسیوں کی کثیر تعداد نے علی الاعلان سلطنت جمہور کو بخوشی قبول کیا تھا اور ان کو اقسام حکومت سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ اگرچہ ملکی تفرقے مٹ گئے تھے۔ لیکن فتنہ و فساد کا فرانس کی سرزمین پر اسقدر گہرا اثر پڑا تھا کہ ذاتی عناد اور مخالفتیں ہنوز بہت کچھ موجود تھیں جنوب میں تو ہتھیار بند سپاہیوں کی ٹولیاں ۱۷۸۵ء کی جیہو کی کمپنیوں کی طرح مذہب کے تحفظ کے لئے گشت کرتی تھیں لیکن فی الواقع لوٹ مار کے موقع کی منتظر رہتی تھیں۔ وسط فرانس میں مذہب کی آڑ نہ تھی بلکہ لیٹروں کی پارٹیاں ہتھیار لے کر جنگلوں اور پہاڑوں میں جمع ہو جاتی تھیں۔ مسافروں کو اپنا شکار بناتیں اور مسلم گاؤں کو بلا وصول خراج محفوظ نہ چھوڑتی تھیں۔ رفتہ رفتہ حکومت کا سکہ بیٹھا اور برائیاں بھی برابر کم ہوتی گئیں لیکن لیٹروں سے فرانس کو کئی سال میں آزادی نصیب ہوئی۔ اور مسافر

کو کئی سال بعد فرانس کے علاقہ میں باطمینان سفر کرنا نصیب ہوا۔ اس فتنہ و فساد کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پر وہ بغاوتیں تھیں جن کے بانی انتہا پسند جمہوری تھے خوفناک حکومت (Reign of terror) کی یاد آزادی کے نام پر دھبہ لگانے والی ثابت ہوئی۔ اور بے بیوف کی بغاوت مئی ۱۷۹۶ء میں اور نومبر ۱۷۹۶ء میں کرنیل کے کیمپ پر حملہ کا آسانی سد باب ہوگیا۔

ڈائرکٹروں اور مجلس قانون سازی میں تبدیلیاں ۱۷۹۷ء

سال سوم کے (کانسٹی ٹیوشن) دستور کی رو سے ڈائرکٹروں کے نظام میں مجلس قانون سازی میں فروری ۱۷۹۷ء تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس انتظام سے باقاعدہ حکومت حاصل ہوگئی۔ اور ڈائرکٹروں نے بہ اتحاد و اتفاق کام کیا۔ ریوبل اور کارنو با اقتدار تھے اور سب سے زیادہ قابل احترام خیال کئے جاتے تھے۔ براس اپنی مسرتوں میں منہمک تھا۔ ریولیر لے پونئے مذہب کی بناڈالنے اور اس کو پھیلانے میں مصروف تھا۔ شہروں میں کچھ لوگ اس مذہب کے معتقد ہوگئے لیکن گاؤں میں مطلق کامیابی نہ ہوئی لے ٹورنے پر ہنوز کارنو کے لفٹنٹ کی حیثیت سے موجود تھا۔ مجلس قانون سازی کے خاص خاص کارکنوں اور رہنماؤں مثلاً سی ایس۔ کمبا سیری۔ بوائسی ڈی انگلاس نے کنونشن میں اپنے سابق ساتھیوں سے رشک ظاہر کیا۔ لیکن انھوں نے ان کی کارروائیوں میں دخل نہ دیا جو کچھ سخت مباحثے کونسل پنج صدیں ہوئے وہ جنوبی فرانس میں فتنہ و فساد پھیل جانے کے اسباب پر ہوئے تھے۔ فریقین نے اس کے مختلف اسباب بتائے کسی نے کہا کہ یہ فتنہ و فساد ناستکوں کی سازشوں سے ہوا اور بعضوں نے کہا کہ جیکوبنیز کی سازشوں سے پھیلا۔ فریروں کو ڈائرکٹروں نے اس فتنہ کے رفع کرنے کے لئے بھیجا۔ اس غریب پر سخت الزامات عاید کئے گئے اور اس پر ملکی سازش کا الزام بھی لگایا گیا جس سے اس غریب نے بہ دقت تمام اپنا پیچھا چھڑایا لیکن مجلس قانون سازی کے دونوں شعبوں میں آپس میں جو کچھ سختیں ہوئیں وہ بہت دبے ہوئے الفاظ اور رکے ہوئے لہجہ میں تھیں۔ تاہم ۱۷۹۶ء میں ایسے چند اشخاص اٹھ کھڑے ہوئے جو دوسرے سال یعنی ۱۷۹۷ء میں کلچن جماعت کے نام سے مشہور ہوئے اور یہ نام کلب ڈی کلچی کی وجہ سے جہاں ان کے جلسے ہوا کرتے تھے مشہور ہوگیا۔

یہ جماعت بظاہر بادشاہ کی ہوا خواہ نہ تھی لیکن فرانسیسی مہاجرین کے سرداروں کو جنکی وکھم نے روپیہ سے مدد کی تھی یہ یقین تھا کہ وہ اس فریق سے اپنے مطلب اور مقصد کے مطابق کام لے سکینگے جیساکہ ۱۷۹۵ء میں انھوں نے پیرس کے بعض مقاموں میں فتنہ انگیزیوں سے فائدہ اٹھایا تھا ۱۷۹۶ء میں خاص تغیرات نہیں ہوئے۔ ریکل کنونشن کی مالی کمیٹی میں کیمبن کا پہلا ساتھی تھا نے پول کی بجائے وزیر مال مقرر ہوا۔ اور ابرٹ دوبے کی بجائے پے تیت سابق کیمسری جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ بات تھی کہ جرنیل پولس کے نام سے ساتویں دفعہ جنوری ۱۷۹۶ء میں قایم کی گئی۔ یہ ایک جنگی جوش کی علامت تھی اور عوام الناس کی آراء اور تقاریر کے بند کرنے کا پیش خیمہ تھا۔ کیونکہ فوش کے زمانہ میں آزاد خیالی اور گفتگو کی بیباکی حد سے تجاوز کر گئی تھی۔ ڈوئے کامرلن ملکی وزارت سے تین ماہ کے لئے نئے محکموں کے انتظام کے خیال سے علیحدہ ہوگیا اور اپریل ۱۷۹۶ء میں اس کی بجائے کوچوڈی لیرین مقرر ہوا یہ شخص کنونشن کا سابق ممبر تھا۔ ہسپانیہ کے ساتھ تو اتحاد خاطر خواہ ہوگیا لیکن ڈائرکٹروں کو پرشیا کے ساتھ حملہ اور مدافعت کا اتحاد قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی کوڈامے جو بیل کے عہدنامہ کی تکمیل کے صلہ میں شہزادہ صلح کے خطاب سے معزز ہوکر اسوقت ترقی کے نصف النہار پر تھا۔ جرنیل پے ری نون جو ڈائرکٹروں کی جانب سے بحیثیت سفیر میڈرڈ میں تھا اس نے اس نئے شہزادہ کی جی کھول کر خوشامد کی اور تمام یورپ کو یہ معلوم کرکے سخت حیرت ہوئی کہ فرانسیسی جمہوریہ اور ہسپانیہ کی سلطنت بوربونیہ کے درمیان ۱۹ اگست ۱۷۹۶ء کو سان الڈیفانسو میں ایک عہدنامہ ہوگیا جس کی رو سے ہسپانیہ نے انگلستان سے جنگ کرنے کا اقرار کرایا۔ اور فرانسیسیوں نے پرتگال کے فتح کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ فتح کے بعد یہ قول و قرار ہوئے کہ پرتگال کا ملک مفتوحہ دونوں اتحادی طاقتوں یعنی فرانس اور ہسپانیہ میں تقسیم کرلیا جائے۔ بری طاقت کے لحاظ سے ہسپانیہ کے اتحاد سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن بحری فائدہ بہت ہوا۔ اور وہ

یہ جماعت بظاہر بادشاہ کی ہوا خواہ نہ تھی لیکن فرانسیسی مہاجرین کے سرداروں کو جنکی وکھم نے روپیہ سے مدد کی تھی یہ یقین تھا کہ وہ اس فریق سے اپنے مطلب اور مقصد کے مطابق کام لے سکینگے جیساکہ ۱۷۹۵ء میں انھوں نے پیرس کے بعض مقاموں میں فتنہ انگیزیوں سے فائدہ اٹھایا تھا ۱۷۹۶ء میں خاص تغیرات نہیں ہوئے۔

وزارت میں تبدیلیاں

ریکل کنونشن کی مالی کمیٹی میں کیمبن کا پہلا ساتھی تھا نے پول کی بجائے وزیر مال مقرر ہوا۔ اور ابرٹ دوبے کی بجائے پے تیت سابق کیمسری جرنیل وزیر جنگ مقرر کیا گیا۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ بات تھی کہ جرنیل پولس کے نام سے ساتویں دفعہ جنوری ۱۷۹۶ء میں قایم کی گئی۔ یہ ایک جنگی جوش کی علامت تھی اور عوام الناس کی آراء اور تقاریر کے بند کرنے کا پیش خیمہ تھا۔ کیونکہ فوش کے زمانہ میں آزاد خیالی اور گفتگو کی بیباکی حد سے تجاوز کر گئی تھی۔ ڈوئے کامرلن ملکی وزارت سے تین ماہ کے لئے نئے محکموں کے انتظام کے خیال سے علیحدہ ہوگیا اور اپریل ۱۷۹۶ء میں اس کی بجائے کوچوڈی لیرین مقرر ہوا یہ شخص کنونشن کا سابق ممبر تھا۔ ہسپانیہ کے ساتھ تو اتحاد خاطر خواہ ہوگیا لیکن ڈائرکٹروں کو پرشیا کے ساتھ حملہ اور مدافعت کا اتحاد قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی کوڈامے جو بیل کے عہدنامہ کی تکمیل کے صلہ میں شہزادہ صلح کے خطاب سے معزز ہوکر اسوقت ترقی کے نصف النہار پر تھا۔ جرنیل پے ری نون جو ڈائرکٹروں کی جانب سے بحیثیت سفیر میڈرڈ میں تھا اس نے اس نئے شہزادہ کی جی کھول کر خوشامد کی اور تمام یورپ کو یہ معلوم کرکے سخت حیرت ہوئی کہ فرانسیسی جمہوریہ اور ہسپانیہ کی سلطنت بوربونیہ کے درمیان ۱۹ اگست ۱۷۹۶ء کو سان الڈیفانسو میں ایک عہدنامہ ہوگیا جس کی رو سے ہسپانیہ نے انگلستان سے جنگ کرنے کا اقرار کرایا۔ اور فرانسیسیوں نے پرتگال کے فتح کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ فتح کے بعد یہ قول و قرار ہوئے کہ پرتگال کا ملک مفتوحہ دونوں اتحادی طاقتوں یعنی فرانس اور ہسپانیہ میں تقسیم کرلیا جائے۔ بری طاقت کے لحاظ سے ہسپانیہ کے اتحاد سے فرانس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن بحری فائدہ بہت ہوا۔ اور وہ**

فرانس و ہسپانیہ

سان الڈیفانسو کا عہدنامہ ۱۹ اگست ۱۷۹۶ء

یہ کہ انگریزوں کو کارسیکا چھوڑنا پڑا۔ حالانکہ صرف یہی ایک جزیرہ بحر روم میں انکا تھا۔ اب انگریزوں نے اپنا جنگی بیڑا جبل الطارق میں جمع کیا ہسپانیہ کے جنگی بیڑے پر اٹھارھویں صدی میں بہت ریاض کیا گیا تھا اور اب پہلے کی نسبت بہت بہتر حالت میں تھا۔ بیڑا فرانسیسی جہازوں سے ملکر بحیرہ روم میں انگریزی جہازوں سے شمار کے لحاظ سے بدرجہا بڑا تھا۔ اس سال انگریزی بیڑے میں بمقام نور سخت بغاوت پھیلی اور اس کا اثر جبرالٹر کے انگریز ملاحوں اور جہاز رانوں نے بھی محسوس کیا انگریزی امیرالبحر سرجان جروس نہایت قابل آدمی تھا۔ انگریزی ملاح کے طبایع اور ان کی خصوصیات سے اچھی طرح واقف تھا اس نے باغیوں کے سرداروں پر مطلق رحم نہ کھایا اور نہایت سختی کے ساتھ اپنا مرتبہ قایم کئے رہا اور اپنے احکام کی پابندی کرائی۔ ملاحوں کی خوراک کی بھی دیکھ بھال شروع کردی جس سے ان پر اچھا اثر پڑا۔ اس کے علاوہ اُن کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھڑکاتا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی ملاح بغاوت سے باز آجائینگے۔ چنانچہ وہ کئی مہینے تک سمندر پر رہا اور جنگ کے لئے کمربستہ رہا۔ اور ملاحوں کی بےعنوانیاں فرو ہونے پر اس نے اہل فرانس اور ہسپانیہ کو راس سینٹ وسنسنٹ پر ۱۴۔ فروری ۱۷۹۷ء کو شکست فاش دی۔ اس فتح سے جس میں نیلسن نے زبردست نیکنامی حاصل کی ہسپانیہ کے جہاز بالکل بیکار ہو گئے اور حملہ کرنیکے قابل نہ رہے۔ اس طرح پر ڈائرکٹروں نے جو امیدیں ہسپانیہ سے بحری مدد کی باندھ رکھی تھیں وہ بھی غرق ہوگئیں۔ انگلستان نے مثل سابق فوراً پرتگال کی مدد کی اور ایک فوج زیر کمان آنریبل سرچارلس اسٹوارٹ ملک کی حفاظت کے لئے بھیجی اور شہزادہ والڈک کو جرنیل بناکر پرتگال کی فوج کو ترتیب دینے کے لئے روانہ کردیا۔ اگرچہ ڈائرکٹروں نے ہسپانیہ سے صلح کرلی تھی اور پرشیا سے بھی صلح کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن انگلستان کی مخالفت پر مثل سابق جمے رہے فرانس میں امید کی جاتی تھی کہ ہالینڈ کی فتح سے اور بیٹویا کی جمہوری سلطنت قائم ہوجانے سے اور فرانسیسی جمہوریہ سے اتحاد و اتفاق کرکے انگلستان کی سرسبزی اور شادابی کو بہت بڑا نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہالینڈ کی تسخیر سے ایک معمولی تجارتی نقصان پہنچا۔ شمالی یورپ کی تجارت کو

انگلستان اور ڈائرکٹروں کے تعلقات۔

جو انگریزوں کے ہاتھوں میں تھی اب بجائے ایمسٹرڈم کے ہیگ میں ہونے لگی اور انگریزی سوداگروں کو کچھ نقصان نہ پہونچا۔ بحری حیثیت سے فرانسیسیوں کے تسخیر ہالینڈ کی وجہ سے انگریزوں کو اپنی بحری طاقت کے تحفظ کے لئے بحیرۂ روم کے بیڑے کے علاوہ ایک اور مستحکم بیڑا تیار کرنا پڑا تاکہ وہ ٹیکسل میں ڈچ بیڑہ کی خبر رکھے اور فرانسیسی بندرگاہ برسٹ کے راستوں کو بند کردے۔ بونا پارٹ کی اطالوی فتوحات کا اثر انگلستان پر ہالینڈ کے ہاتھ سے نکل جانے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوا۔ نومبر ۱۷۹۶ء میں لارڈ مالمزبری صلح کے اصول طے کرنیکے لئے پیرس میں بھیجا گیا اس نے اس امر کی کوشش کی کہ برضامندی فریقین قبل جنگ جو حالت تھی از سرنو قائم کردی جاوے۔ اور اس نے شہنشاہ کے سامنے بلجیم کی واپسی کے متعلق صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن یہ شرطیں عبث تھیں اس لئے کہ اگر فرانسیسی ڈائرکٹر چاہتے بھی تو وہ رائن کو فرانس کی سرحد قرار دینے کی حکمت عملی سے انحراف نہیں کرسکتے تھے۔ لارڈ مالمبری کے طور وطریق کو ڈائرکٹروں نے اس کی مکاری پر محمول کیا چنانچہ ۳۰ ستمبر ۱۷۹۶ء کو انھوں نے یکایک اس کو پیرس چھوڑ دینے کا حکم دیدیا۔ فریقین کو صلح کی واقعی بہت کم امید تھی۔ لارڈ مالمبری پیرس میں تھا۔ ڈائرکٹر بندرگاہ بریسٹ میں ایک بحری مہم کی تیاری کررہے تھے۔ اور یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مہم زیر کمان ہاک جزائر غرب الہند (Westindies) کے خلاف ہوگی۔ ۱۶۔ دسمبر کو یہ بیڑا خلیج بیٹری کی طرف روانہ ہوا کیونکہ ڈائرکٹروں کا ارادہ عہد ماضی کی طرح اب بھی انگلستان پر براہ آئرلینڈ حملہ کرنیکا تھا۔ لیکن ایک خوفناک طوفان نے فرانسیسی بیڑا تہ وبالا کرڈالا۔ اور صرف دو تین جہاز خلیج بیٹری تک پہنچے اور بغیر لنگر ڈالے ہوئے فرانس واپس آگئے۔ اگرچہ ۱۷۹۶ء کی تاریخ یورپ فرانس کی جنگی فتوحات کیتھرائن ملکۂ روس کی اور اس کی حکمت عملی سے بھری ہوی ہے۔ لیکن اسی سال کے آخر پر مشرقی یورپ کا سب سے بڑا تاجدار دنیا سے اٹھ گیا یعنی وفات ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء ۱۷۔ نومبر ۱۷۹۶ء کو روس کی کتھرائن کا انتقال ہوگیا۔ اس کے نئے عہد کے مشہور کارنامے فرانسیسی انقلاب سے پیشتر کے زمانہ سے تعلق رکھتے تھے اور انقلاب کے زمانہ میں جو کچھ اس نے کیا وہ پولینڈ کے واقعات کو مدنظر رکھکر اور مجبور ہوکر کیا تھا۔ اس کے بعد تخت پر اس کا بیٹا شہنشاہ پال بیٹھا۔ نیا بادشاہ عقل کا پورا نہ

تھا اور معاملات کو بھی اچھی طرح نہ سمجھ سکتا تھا بعض مواقع پر اس قسم کی زیادتیاں کر بیٹھا کہ آخر رعایا کے ہاتھوں قتل ہوا۔ امور خارجہ میں اس نے پہلی نازیبا حرکت یہ کی کہ آسٹریا کی فوجی امداد سے انکار کر دیا۔ اور اس روسی بیڑے کو جو اس کی ماں کے مرنے سے پہلے انگلستان کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ واپس بلا لیا۔ گفتگو میں اس نے فرانسیسیوں سے اس خیال پر کہ وہ جیکوبین تھے اپنی نفرت کا اظہار کیا تاہم اس نے روسی ایلچی کاپیچیو متعینہ جرمنی کے ذریعہ سے ڈائرکٹران صلح کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی جس نے فرانسیسی سفیر کیلارڈ سے آزادانہ خط و کتابت کی۔

بونا پارٹ کا حملہ ۱۷۹۷ء

۱۷۹۷ء کی ابتدا میں یورپ کی بہبودی بونا پارٹ اور اس کی فوج ہی سے وابستہ تھی۔ اطالیہ کو فتح کر کے اب اس نے آسٹریا کی خاص ریاستوں اور ملکوں پر حملہ کرنا چاہا ڈائرکٹروں سے اس نے التجا کی کہ وہ جرمنی کی جانب سے ہوشیار رہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہاں سے اس کے خلاف کمک بھیجی جاوے۔ شہنشاہ نے دریائے رائن سے اپنے بھائی آرچ ڈیوک چارلز کو واپس بلا لیا اور ٹیرول میں آسٹروی فوج کی کمان اس کو دیدی۔ ۱۶۔ مارچ ۱۷۹۷ء کو بونا پارٹ زبردستی ٹیگلیا منٹو میں داخل ہوا۔ جوبرٹ بھی جو فرولی کے ضلع میں خود مختارانہ حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ ۱۳۔ مارچ کو اپنے سپہ سالار کی فوج سے بمقام کیلا کیفورڈ میں جا ملا۔ ان دونوں فوجوں کی مدد سے بونا پارٹ نے آسٹریا کی فوجوں کا تعاقب کیا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کو نیومارٹ اور انزمارٹ میں دو بدو شکست دی۔ اور ۷۔ اپریل کو لیوبین میں داخل ہوا۔ آرچ ڈیوک چارلس فرانسیسی حملوں کی تاب نہ لا سکا۔ چنانچہ ۱۷۔ اپریل ۱۷۹۷ء کو لیوبن میں صلح کی ابتدائی شرائط پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ ادھر بونا پارٹ آسٹریا کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادھر رائن اور موسل کی فوج زیر کمان موریو اور سیمبر اور میوس کی فوج کا سپہ سالار ہاک تھا روانہ ہو گئی۔ ہاک کی فوج ڈوسل ڈورف سے روانہ ہوئی۔ اور پانچ متواتر لڑائیوں کے بعد آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔ وزلر پر قبضہ کر لیا ہنوورین لیس پر چڑھائی کر رہی تھی کہ عہد نامہ لیوبن کی خبر پہونچی اور اس خبر کے پہونچتے ہی فوجی نقل و حرکت روک دیگئی۔ مگر موریو ۲۰۔ اپریل تک رائن عبور نہ کر سکا اور نہ اس نے ابتک کوئی حملہ کیا تھا۔ اس کو بھی نقل و حرکت روک دینے کی اطلاع ملی۔ لیوبن کی ابتدائی صلح کی

لیوبن کی ابتدائی گفت وشنید ۱۷- اپریل ۱۷۹۷ء

وجہ سے جنگ آسٹریا اور فرانس کے پورے پانچ سال جاری رہکر ختم ہوئی۔ آسٹریا نے دریائے رائن کو فرانسیسی سرحد تسلیم کرلیا جس کے یہ معنی تھے کہ بلجیم بھی فرانس کے حوالے کردیا جائے۔ اطالیہ میں شہنشاہ آسٹریا نے وینس کے معاوضہ میں ملانیز دیدینے کا وعدہ کرلیا۔ یہ تو ممالک کی (نئی) تقسیم تھی جس پر دونوں ملک باہم راضی تھے۔ اس کے علاوہ آسٹریا سے ایک مکمل صلح اور پختہ عہدنامہ کرنیکا کام بھی ڈائرکٹروں نے بوناپارٹ کے سپرد کیا تھا۔ لیکن یہ قول وقرار جو فرانسیس نے کئے تھے اس کی پابندی صرف بحیثیت خاندان ہاپسبرگ کے بزرگ ہونے کے اس کے اوپر عائد ہوتی تھی بحیثیت بادشاہ اور شہنشاہ وہ ان شرائط کا پابند نہیں ہوسکتا تھا۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ بمقام راسٹاٹ کانگریس قائم کی جائے جس میں فرانسیسی جمہور اور سلطنت آسٹریا کے درمیان عہدنامہ کی شرطیں بالتفصیل طے کیجائیں۔ لیوبن کی ابتدائی صلح نے بوناپارٹ کی فتوحات کو مزید رونق دے دی۔ اور یورپ کے حکمراں فوراً سمجھ گئے کہ اب ان کو فرانسیسی جمہور سے واسطہ نہیں ہے بلکہ کارسیکا کے ایک نوجوان جرنیل سے ہے۔

باب ششم

۱۷۹۷ء - ۱۷۹۹ء

مئی ۱۷۹۷ء میں تیسرے سال کے دستور کے مطابق ایک نیا ڈائرکٹر اور واضعان قانون کا ایک نیا مثلث فرانس میں منتخب کیا گیا۔ یہ انتخابات کلیچن جماعت کے موافقت میں ہوئے۔ یہ جماعت جو کانونیشن کے انشار کے بعد بالتدریج ترقی پذیر ہوئی اور جسکا نام کلیبی کلب کے نام پر رکھا گیا تھا مخصوص قابلیتوں کے اشخاص سے بنی تھی (رین آن ٹیرر) ہولناک حکومت کی خوفناک یاد اور اس کے کارکنوں کی طاقت زایل کرنے کی خواہش نے ان لوگوں کو ہمخیال اور متفق الرائے بنا دیا تھا۔ یہ جذبہ فرانس میں بہت عام تھا اور نئے واضعانِ قوانین جو کونسل قدما اور کونسل پنج صد میں منتخب ہوئے چند مستثنیات کے سوا ایسے لوگ تھے جو کنونیشن کے ممبر نہ تھے ان میں سے اکثر مجلس وضع قوانین کے قدیم رکن تھے۔ اور مجلس شورے کے فن سے کافی واقفیت رکھتے تھے اس گروہ میں خاص طور پر قابل ذکر بارے ماربوس ہے جو بورین عہد سلطنت میں سین ڈومین گو کا این ٹی ڈینٹ (فرانس میں ایک عہدہ کا نام ہے) تھا۔ ان کا گماشتہ جس کا نام جرمنل پیشگیرد تھا نہایت توجہ طلب ہے۔ کلیچن جماعت کو پہلی کامیابی نئے ڈائرکٹر کے انتخاب میں ہوئی اختتام میعاد پر مستعفی ہونے والا ڈائرکٹر لیٹورے تھا۔ اس کی جگہ بارتھلمی کو نامزد کیا گیا۔ یہ ایک پرانا مارکویس تھا۔ اور وہی مدبر تھا۔ جو بیسل کے صلحنامہ کی سلسلہ جنبانی کر چکا تھا۔ یہ انتخاب بہت پر معانی تھا اور اس کی حکمت عملی پیش خیمہ تھا۔ اس امر کی طمانیت ہو گئی تھی کہ آئندہ حکومت قدیم کے امرا کی جلاوطنی کا خاتمہ ہو جائیگا

کلیچوں کی حکمت عملی

امور خارجہ میں فی الحقیقت کلیچوں کا مقصد تمام دنیا میں امن قائم کرنا تھا۔ لیکن ان کی خانگی حکمت عملی صاف اور مدلل نہ تھی اس میں شک نہیں کے ٹیررالٹ فرقہ سے نفرت کی بنا پر کلیچوں کے دور اندیش رکن شاہی حکومت کو دوبارہ اختیار کرنا پسند کرتے تھے اور پیشگیرو اور دیگر خود غرض افراد نئے انقلاب سے دولت اور طاقت حاصل کرنے کے منصوبے باندھتے تھے انقلاب مخالف کے اسباب اس سے زیادہ امید افزا نہیں ہو سکتے تھے۔ کلیچین فرقۂ بوربن سلطنت اور اس کے اختیارات یا ستانی کے زندہ کرنے کی غیر امکانی صورت کو تسلیم کرکے انگلستان کے نمونہ پر محدود اور مشروط بادشاہی کے قائم کرنے کا داعی تھا۔ لیکن اٹھارھواں لوئی اور کومٹی دی آرٹس نے امرائے مہاجرین کی امید افزائیوں سے متاثر ہوکر معمولی سے معمولی رعایتیں قبول نہ کیں وہ ۱۸۱۴ء کے دستور کو بھی تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے حتی کہ انھوں نے قدیم شاہی اختیارات پر ہلکی سی روک تھام تک منظور نہ کی ایسی صورت میں کلیچوں کو دوسری جگہ بادشاہ تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی چند لوگ جن میں غالباً پیشگیرو بھی تھا لوئی اٹھارھویں کو اس کے پیش کردہ شرائط پر اور اس سے ایک بڑی جماعت فلپ اے۔ جے لائٹ کے بیٹے ڈیوک آف آرلینس کے موافق تھی اور یہی بعد کو لوئی فلپ کے نام سے فرانسیسیوں کا بادشاہ ہوا تھا کچھ لوگ پرشیا کے ایک شہزادہ کو تخت پر بٹھانے کی فکر میں تھے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا فریڈرک ولیم ثانی کا بھتیجا شہزادہ فرانسس تخت قبول کرلیگا یا نہیں برلن سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ غرض اختلاف آرا کے باعث باوجود اس مالی امداد کے جو کلیچوں کو انگلستان سے براہ سوئٹزرلینڈ پہنچتی تھی ان کی خانگی حکمت عملی سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور نہ ان کی امن و امان کی حکمت عملی کی کامیابی کے آثار نظر آتے تھے البتہ فرانسیسی جمہوریہ کی لڑائیوں میں کارآزمودہ اور جنگ جو سپاہیوں کی ایک جماعت جن کا پیشہ لڑائی تھا اور جن کے لئے صلح اور امن کا خیال انتہائی درجہ نفرت انگیز تھا بونا پارٹ اور ہوپی ڈائرکٹری کے دونوں بڑے جرنیل کلیچوں کی حکمت عملی کو کھلم کھلا شبہہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

کلیچوں اور ڈائرکٹری میں لڑائی۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ کلیچوں کا برتاؤ چاروں ابتدائی ڈائرکٹروں سے مخالفانہ تھا۔ ڈائرکٹری میں ان کا تنہا

رفیق بارتھلمی کمزور ثابت ہوا اور اس کے ساتھی ڈائرکٹروں نے فوراً معلوم کرلیا کہ اس کی وجہ سے پریشان ہونا غیر ضروری ہے۔ باقیماندہ چار ابتدائی ڈائرکٹر نئے اصولوں سے متنفر ہونے میں متفق الرائے تھے اور بادشاہ کے قاتل ہونے کی حیثیت سے بھی ان کو اپنی کامیابی میں شبہ کی گنجایش تھی پس واضعان قوانین اور عاملانہ جماعت کی تعداد کثیر میں جھگڑا ہوجانا کچھ دور نہ تھا۔ یہ ایک نازک وقت تھا اور ان تمام سیاسی اصولوں کے جنکا اظہار سال سوم کے دستور میں ہوا تھا امتحان کا موقع تھا۔ واضعان قوانین ڈائرکٹری کے اختیارات کو غصب کرنے کی فکر میں تھے اور ڈائرکٹر اپنے اختیارات سے ایک شمہ بھی کم کرنے کو تیار نہ تھے۔ کابنسلوں میں مخالفت کا پہلا عملی فعل وزیر امور خارجہ چارلس ڈیلکرو پر حملہ تھا اور اگرچہ کوئی امید کامیابی کی نہ تھی تاہم پٹ نے انگلستان اور فرانس کے درمیان صلح کرانے کی دوبارہ کوشش کا قصد کرلیا۔

انگلستان اور ڈائرکٹری میں حصول امن کی گفتگو

چوتھی جولائی ۱۷۹۷ء کو بمقام لل ایک کانفرنس منعقد ہوی جس میں لارڈ میمسبری سفیر انگلستان کی جانب سے تقریباً وہی شرطیں پیش ہوئیں جو گذشتہ دسمبر میں نامنظور کردی گئی تھیں۔ سلسلۂ گفت وشنید فوراً مسدود ہوگیا اور اس کو ایک بہانہ قرار دیکر کونسل قدما اور کونسل پنجصدہ کی مخالف جماعت نے ڈائرکٹروں کو صداقت کے ساتھ طالب امن نہ ہونیکا ملزم قرار دیا۔ اور کانفرنس میں مخالفت پیدا کرنیکا ذمہ دار ڈیلکرو کو بنایا۔ ڈائرکٹری نے ان الزامات کو تسلیم کرلیا۔ اور چارلس ڈیلکرو کو بطور سفیر ہالینڈ بھیج کر اس کی جگہ ٹلی رینڈ کو وزیر خارجہ مقرر کیا۔ یہ دور اندیش اور زود رس مدبر فوراً تاڑ گیا کہ دونوں ملکوں کی باہمی رقابت ضرور ایک دن کھلم کھلا لڑائی تک پہنچے گی۔ چنانچہ اس نے نہایت شد و مد کے ساتھ ڈائرکٹری کی طرفداری کی اور بوناپارٹ اور ہوچی سے خط وکتابت شروع کردی۔ اس میں شک نہیں کہ آنے والا انقلاب (کو ڈی تا) کا اگر وہ بانی مبانی نہ تھا تو اس سے انکار نہیں ہوسکتا ہے کہ بانی مبانی جماعت کا پرجوش رکن ضرور تھا ڈیلکرو کی برخاستگی بجائے خود ایک سخت واقعہ تھی لیکن دیگر وزرا بھی کونسلوں کی سخت گیری سے نہ بچ سکے چنانچہ محکمۂ خارجہ کے علاوہ مملکت کے ہر محکمہ میں باستثنائے وزارت مال اور وزارت عدل مذکورۂ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ فرنیکو دی نوفشتو وزیر خانگی۔ جرنیل شیرر وزیر جنگ۔ پلیول ڈی پیلی وزیر بحریہ اور بی تو ار لار وشے کی جگہ چند ماہ بعد سٹوان دی لاکوندرے وزیر پولیس مقرر ہوے۔

فرک ٹیڈر کا انقلاب مطابق ۴ ستمبر ۱۷۹۷ء

فرک ٹیڈر کے انقلاب نے اہل فرانس میں بہت کم دلچسپی پیدا کی۔ وہ کسی عام مظاہرہ کے باعث نہیں بلکہ دستور کی اصلی کمزوری کا نتیجہ تھا کسی مملکت میں دو مسادی طاقتیں ایک وقت میں نہیں رہ سکتی ہیں اور جب تصادم ہوتا ہے تو ایک طاقت کو ضرور شکست ہوتی ہے۔ واضعان قوانین کی جماعت میں مخالف جماعت کے لیڈراں کو شکست دینے یا خاموش کر دینے کی صلاح میں چاروں قدیم ڈائرکٹر ہم خیال نہ ہو سکے۔ سب سے پرانا رکن کارنٹ دستور میں ہر موقع پر دخل دینا ناپسند کرتا تھا اور افواج کی مدد سے کام نکالنے کا نتیجہ تباہی خیال کرتا تھا۔ باقی تین ڈائرکٹر بارالیس۔ ریوبل۔ ریویلیر لیپو بہرحال متفق الرائے تھے اور ان باقاعدہ افواج کو جو پیرس کی محافظت کے لئے متعین تھیں کام میں لانے کے لئے آمادہ تھے۔ ہاک نے ہالینڈ سے ان کو معقول رقم بھیجی اور بوناپارٹ نے اپنے بہترین جرنیلوں میں سے اوگیرنامی کو ان کے احکام پر عمل کرنے کی ہدایت کر دی۔ چنانچہ اٹھارویں فرکٹیڈر (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کی صبح کو واضعان قوانین کی مجلس میں کلیچیں جماعت کے ۵۵ لیڈر گرفتار کر لئے گئے اور سابق وزیر پولیس کوشون دی لاپیرینٹ اور چند دیگر افراد کے ہمراہ بغیر کسی مقدمہ کے کیئس اور سناماری کو جلاوطن کر دئے گئے۔ کارنو اور بارتھلمی کے ساتھ ایسا سخت سلوک نہیں کیا گیا بلکہ ان کو فرار ہو جانے میں سہولتیں دیگئیں غرضکہ بغیر ایک بوند خون بہائے ہوئے یہ انقلاب ظہور پذیر ہوا اور ڈائرکٹروں کی اس کامیابی کو اہل فرانس نے بنظر اطمینان دیکھا۔

مرلن ڈوائی کا باشندہ جو ایک زبردست قانون داں تھا اور فرنیکولس دی نوفیسو جو ایک ڈرامہ نویس تھا اور مجلس وضع قوانین کا قدیم رکن تھا کارنٹ اور بارتھلمی کے بجائے نئے ڈائرکٹر منتخب کئے گئے اور ان کی جگہ وزارت عدل اور خانگی وزارت پر لیرلیشٹ اور لیٹورنر مقرر کئے گئے۔

بوناپارٹ اطالیہ میں

لیوبن کے تمہیدی مراسلات کے بعد بوناپارٹ اطالیہ کو واپس گیا اور ملان کے قریب مونٹی بیلو کو اس نے اپنا مستقر قرار دیا۔ وہ آسٹریا سے مکمل صلحنامہ کرنے کے لئے فرانسیسی جمہوریہ کی طرف سے مامور ہوا تھا۔ لیکن گفت وشنید میں کئی ماہ گذر گئے اس عرصہ میں نوجوان جرنیل اطالیہ کے انتظامات

میں مصروف رہا اس نے پہلے شہر ویرونا کو جہاں کے لوگوں نے ٹرل کی مہم کے زمانہ میں بغاوت پر کمر باندھی تھی اور جنھوں نے زخمی فرانسیسی سپاہیوں کو جو شہر میں مقیم تھے جان سے مار ڈالا تھا۔ تہدید کی

وینس پر قبضہ

اس کے بعد اس نے وینس پر قبضہ کیا اور روپیہ کی معقول رقم وصول کی اسی طرح شمالی اطالیہ پر تمام و کمال تسلط قائم کرکے بوناپارٹ نے نئی حکومتیں قائم کرنی شروع کر دیں۔

لائیگوریا کی جمہوریہ

۱۵ر جون ۱۷۹۷ء کو اس نے جنیوا کی قدیم حکومت کو بدل کر اور اطراف و جوانب کے مقامات کو ملا کر لائیگوری جمہوریہ قائم کی پیڈیمنٹ شیراسکو کے صلحنامہ کی بنا پر شاہ سارڈینیا کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا۔

جمہوریہ سیسل پائن

لیکن بوناپارٹ نے فوراً لمبارڈی۔ موڈینا ماریگیو بولون۔ فریرا۔ رومیگنا پر سکیا اور منٹوا کو ملا کر جمہوریہ باسوائے آپس قایم کی۔ اس کا دستور سال سوم کے منونہ پر طیار ہو کر ۹ر جولائی کو رائج کر دیا گیا۔ ان انتظامات میں بوناپارٹ نے اختیاطاً فرانس میں نئے مقبوضات کے شامل کرنے سے احتراز کیا۔ جزائر آیونیہ کی دوسری صورت تھی ان کو وینس نے فرانسیسی جمہوریہ کے سپرد کر دیا تھا کورفو پر ۲۸ر جون ۱۷۹۷ء کو قبضہ کیا گیا۔ بوناپارٹ کا خیال تھا کہ اس سپردگی کی بدولت بحیرۂ روم کا فرانسیسی بیڑہ بحر ایڈریاٹک کے بیڑہ کو شکست دے سکیگا۔

کیمپوفورمیو کا صلحنامہ ۱۷ر اکتوبر ۱۷۹۷ء

ان مہینوں میں جبکہ اطالیہ میں جدید انتظامات ہو رہے تھے آسٹروی سفیر کوبنزل نامی فرانس اور آسٹریا کے درمیان قطعی صلحنامہ کی تکمیل میں عمداً تاخیر کر رہا تھا۔ درحقیقت آسٹروی مثل انگلستانیوں کے یعنی تھیوگومش پٹ کے اس امید میں تھے کہ کلیچی جماعت کو فتح ہوگی۔ مگر ۱۸ر فریکٹیڈر[1] کے انقلاب نے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ۱۷ر اکتوبر ۱۷۹۷ء کو کیمپوفورمیو کے صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ لیوبن کے تمہیدی مقررشدہ اصولوں پر عام طور پر عمل کیا گیا۔ دریائے راین بلا مزاحمت فرانس کی سرحد تسلیم کر لی گئی اور اطالیہ کے جدید انتظامات کو بھی قبول کر لیا گیا۔ اور وینس آسٹریا اور ڈلمیشیا میں وینس کے اضلاع اور دریائے ایڈیج تک کے علاقے ملانز کے نقصان کے معاوضہ میں آسٹریا کو سپرد کئے گئے اور شہنشاہ نے ریسٹاٹ کی کانگرس پر اپنا اور دوسرے اور فرانس اور متبرک سلطنت روما میں صلح کرانیکا وعدہ کر لیا۔ کیمپوفورمیو کے صلحنامہ نے

[1] یعنی انقلاب فرانس کی جمہوری کی اٹھارھویں تاریخ۔

حقیقتاً شاہنشاہی کو بہ نسبت خاندان آسٹریا کے زیادہ صدمہ پہنچایا۔ راین کا بطور سرحد فرانس میں چلے جانے سے سلطنت روما کو یہ نقصان پہنچا کہ ٹریوس۔ مے اینس اور پلے ٹینٹ کے رائے دہندہ فرقے صوبۂ فرانس میں شامل ہوگئے بالعکس اس کے آسٹریا سے صرف اس کی باغی بلجمی رعایا علیحدہ ہوگئی۔ اس صلحنامہ میں ایک خفیہ شرط بھی تھی جس کی رو سے فرانس کے جمہوریہ نے آسٹروی بادشاہ کو کل بیویریا دلا دینے کا مستحکم وعدہ اس معاوضہ پر کر لیا تھا کہ آسٹریا راین کے جن قلعوں پر قابض تھا ان کو یک لخت چھوڑ دے۔ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کی خبر پاتے ہی فوراً ڈائرکٹری نے جرنیل ہڑی سے تجربہ کار جرنیل کی زیر کمان فوج کے ذریعہ سے مے اینس پر قبضہ کر لینے کی طیاریاں شروع کر دیں راین کے بائیں کنارہ پر صرف یہی ایک ایسا مقام تھا جو فرانس کے قبضہ میں نہ تھا آسٹریا کی امداد سے محروم سلطنت روما۔ مے اینس کے الیکٹر کی افواج مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں اور ۲۹ دسمبر ۱۷۹۷ء .....

مے اینس پر قبضہ ۲۹ دسمبر ۱۷۹۷ء

کو مے اینس کو دوبارہ فرانس کی اطاعت قبول کرنی پڑی۔

ہالینڈ اور بیٹویہ کا جمہوریہ

بیٹوی جمہوریہ پر جو ہالینڈ میں ۱۷۹۵ء میں قائم کی گئی تھی ۱۸ فرکٹیڈر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ ہالینڈ کے واضعان قوانین اہل فرانس کے جذبات سے بہت متاثر ہوئے اور کلیجیوں کے اثنائے حکومت میں ان لوگوں نے اپنے فرانسیسی اتحادیوں کی حمایت میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیا۔ لیوبن کے صلحنامہ کی تکمیل کی وجہ سے جرمنی میں لڑائی بند ہو جانے کے بعد ڈائرکٹری نے ہوشے کو ہالینڈ بھیجا۔ وہ وہاں جاکر انگلستان پر حملہ کرنے کی دوبارہ کوشش میں مصروف ہوگیا۔ اس کو ہالینڈ کے طاقتور بیڑہ پر بہت بھروسہ تھا جس کو کہ چند انگلستانی جہازوں نے امیرالبحر ڈنکن کے تحت میں ٹیکزل میں محصور کر رکھا تھا۔

۱۷۹۷ء کے موسم گرما میں نور میں بزمانہ غدر محاصرہ کرنے والے انگریزی بیڑہ کی بہت نازک حالت تھی کہا جاتا ہے کہ ایک موقع پر ہالینڈ کے پندرہ جہازوں کی نگرانی کے لئے صرف دو انگریزی جہاز رہ گئے تھے۔

فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد ڈائرکٹروں نے جن کو موریو کی امداد کا پورا یقین نہ تھا فوراً ہوشے کو ہالینڈ سے ہٹا لیا اور راین دموزیل اور سیمبر دیس کی متحدہ افواج کو

جن کا نام جرمنی فوج تھا اس کے زیر کمان کر دیا۔ اس فوج کو ہاتھ میں لیتے ہی بوناپارٹ کا بڑا رقیب ہوشے ۱۸ ستمبر ۱۷۹۷ء کو اس دنیا سے اٹھ گیا۔ ہوشے کی خوش انتظامی سے محروم ہو کر میٹوئی جمہوریہ کمبر ڈاؤن کی مہم نے جدید ڈائرکٹری کی مہم بالشان جنگی حکمت عملی کے خوف سے ہالینڈ کے بیڑے کو ٹیکسل ۱۱ اکتوبر ۱۷۹۷ء چھوڑنے کا حکم دیدیا۔ امیر البحر ڈنکین نے کمبر ڈاؤن کے قریب مقابلہ کیا اور سخت لڑائی کے بعد ہالینڈ کے بیڑے کو شکست دی۔ چنانچہ بحری حکمت عملی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہسپانی بیڑہ راس سینٹ وینسنٹ کے معرکہ میں اور ہالینڈ کا بیڑہ کمبر ڈاؤن کی لڑائی میں تباہ ہو گیا۔

بوناپارٹ پیرس میں

۵ دسمبر ۹۷ء کو بوناپارٹ پیرس پہنچا۔ ہوشے کی موت کے بعد اسکا کوئی رقیب باقی نہ تھا۔ اٹھارہ فریکٹیڈر کے انقلاب میں فوجی عنصر اس درجہ غالب تھا کہ اس کے سپہ سالار اعظم کے ہاتھ میں کل سیاسی معاملات قطعی طور پر تھے ڈائرکٹروں نے اس کا جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا اور عوام کی جانب سے استقبال کیا۔ لیکن وہ اس کی روز افزوں ترقیوں کی عرصے خوفزدہ ہو گئے کہ وہ مبادا سیاسیات میں دخل دینے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس کو خانگی افواج کی کمان دی گئی۔ جس کا مقصد انگلستان پر حملہ کرنا تھا۔ بوناپارٹ ہوشے کی طرح حملہ کرنے کا دل سے متمنی تھا۔ لیکن رودبار انگلستان میں ایک طاقتور بیڑے کے ہوتے ہوئے فوج کو پار اتار لیجانے کی غیر معمولی دقتوں کو بھی خوب سمجھتا تھا۔ اسی خیال سے اس نے ڈائرکٹری کو صلاح دی کہ انگلستان پر براہ راست حملہ کرنا عقل سے بعید ہے۔ اس کے بجائے ایشیا میں انگلستان پر حملہ کرنا چاہیئے۔ بوناپارٹ کو بہ نسبت انگلستان کے ہندوستان پر حملہ کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا چنانچہ اس کے دل میں مشرق میں فوج کشی کا ولولہ پیدا ہوا۔ اور ڈائرکٹری اپنے آزمودہ کار اور حوصلہ مند جرنیل کو فرانس سے چند روزہ دور رکھنے پر خوشی خوشی رضامند ہو گئی۔

مصر کی مہم ۱۷۹۸ء

۱۹ مئی ۱۷۹۸ء کو بوناپارٹ اطالیہ کی مہم میں آزمائے ہوئے اور چنے ہوئے سپاہی لیکر تولون سے روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ نہ صرف اس کے محب جرنیل تھے۔ بلکہ فرانس کے بہت سے علماء اور فضلاء بھی ہمرکاب تھے۔ ۱۲ جون کو بیڑا مالٹا پہنچا۔ اور یارھویں کو سینٹ جان اسپتال کے سپاہیوں نے جو ازمنۂ متوسطہ سے اس جزیرہ پر قابض تھے فرانسیسی جرنیل کے حوالہ کر دیا۔ مالٹا میں ایک محافظ فوج چھوڑ کر بوناپارٹ مصر کی جانب روانہ ہوا۔ وہ اسکندریہ کے سامنے یکم جولائی کو جہازوں سے اترا اور چوتھی کو قبضہ

کرکے قاہرہ کی جانب بڑھا ۲۱ جولائی کو پیرامڈز کی لڑائی میں ملوکوں کو شکست دی اور چوبیسویں کو قاہرہ پر قبضہ کرلیا۔

جنگ نیل یکم اگست

بحیرۂ روم کا انگلستانی بیڑہ جو نیلسن کی کمان میں تھا مصر پر چڑھائی روکدینے کا یقین رکھتا تھا۔ لیکن غلط ہدایتوں کے باعث فرانسیسی افواج کو جہاز سے اترنے سے نہ روک سکا۔ یکم اگست کو بہرحال نیلسن اسکندریہ کے سامنے نمودار ہوا اور خلیج ابوکیر کی لڑائی میں جو عام طور پر جنگ نیل کے نام سے مشہور ہے اس نے فرانسیسی بیڑہ کو تباہ کرڈالا۔ اس فتح نے بوناپارٹ اور اس کی افواج کو فرانس سے قطعی جدا کردیا۔ بحیرۂ روم انگلستان کے قبضہ میں رہا اور کئی مہینوں تک انھوں نے اخبارات اور کمک کی روانگی کو بند رکھا۔ نومبر میں انھوں نے مینورکا پر اس فوج کے ذریعہ سے جو آرنیبل سرچارلس اسٹوارٹ کے کمان میں تھی قبضہ کرکے یورپ کے بڑے جنوبی سمندر میں اپنے قدم جمادئے۔ ۱۸۰۰ء میں مالٹا کی محافظ فوج نے جرنیل پیگٹ اور کپتان سر الگزینڈر کی اطاعت قبول کی۔

ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی

بوناپارٹ کے پیرس سے روانہ ہونے کے پہلے ایک نئے ڈائرکٹر کے انتخاب کا وقت آچکا تھا۔ فرینک کویس ڈی نوفیچیو کے مستعفی ہونے کی باری تھی۔ اس کی جگہ ٹریل ہارڈ مقرر ہوا جو مجلس وضع قوانین اور کانونشن کا قدیم رکن تھا۔ ٹریل ہارڈ خود تھرمیڈورین جماعت کے مخصوص نمایندوں میں سے تھا۔ کانونشن کے اختتام کے بعد پہلے وہ ہالینڈ میں عہدۂ وزارت پر مامور رہا اس کے بعد رسٹٹ کی کانگریس میں فرانسیسی سفیر کی حیثیت سے مقرر تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر سی ایس چاہتا تو ڈائرکٹری میں داخل ہوجاتا۔ لیکن اس نے دوسری حیثیت سے کام کرنا پسند کیا۔ فرینکو دی نوفیچیو فوراً اپنے پرانے عہدۂ وزارت ملکی پر واپس ہوا۔ وزارت میں صرف ایک تبدیلی ہوی اور وہ یہ کہ امیرالبحر برو وزیر بحری مقرر کیا گیا۔ ڈائرکٹری نے ۱۸ فرکٹیڈر کی فتح سے جوش میں آکر سال سوم کے دستور کی خلاف ورزی کرنے میں قطعی تامل نہ کیا۔ شاہ پسندوں یا کلیچیوں نے ۱۷۹۸ء کے کانسلوں کے انتخاب میں شریک ہونے کی ہمت نہ کی۔ حکومت عوام کے طرفداروں نے جس کو چاہا انتخاب کیا لیکن ڈائرکٹر جس طرح کلیچیوں کے مخالف تھے اسی طرح حکومت عوام کے زیر اثر رہنا نہیں چاہتے تھے چنانچہ بغیر کسی قانونی وجہ کے انھوں نے کونسلوں کے بہت سے انتخابات کو منسوخ کردیا۔ اور ان کی جگہ اپنے

آدمیوں کو نامزد کیا۔ قانون کی اس قسم کی خلاف ورزی ڈائرکٹری کی خانگی حکمت عملی کے دوسرے شعبوں میں بھی ظاہر ہوئی۔

ڈائرکٹروں نے باوجود دستور کی حمایت کے مالیات میں دخل دیا اور ریل کی صلاح سے کیمبن کی مثال پر عمل کیا اور کسی قدر دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ فرانس پر اس کا بہت کم اثر ہوا کیونکہ سرکاری نوٹوں کی قیمت میں کمی کی وجہ سے گورنمنٹ کے قرضخواہ بہت کم سود کی توقع رکھتے تھے۔ اہل فرانس سیاسی جھگڑوں سے تنگ تھے اور اسی وجہ سے ڈائرکٹر خانگی نظم ونسق میں بمشکل تمام امن قائم رکھ سکے۔

ملک میں روپیہ کی کمی کا بدل اس طرح پر ہوا کہ صرف گورنمنٹ مزدور پیشہ لوگوں کے واسطے کام مہیا کرنیکی بڑا ذریعہ تھی اور مفتوحہ ممالک سے جو کچھ روپیہ آتا تھا وہ مزدوری کے لئے کافی تھا یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اس دیوالیہ گورنمنٹ کی لوگ مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو مانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عام توجہ امور خارجہ کی طرف مبذول تھی۔

کیمپو فورمیو کے صلحنامہ نے فرانس کا صرف ایک دشمن یعنی انگلستان باقی رکھا۔ اور صرف انگلستان کی قوت کو صدمہ پہنچانے کے لئے بوناپارٹ نے مصر پر توجہ کی تھی۔ اسی باعث ڈائرکٹری نے ہوشے کی دلپسند تدبیر پر عمل کیا اور ایک فوج جنرل ہمبرٹ کی سرکردگی میں اگست ۱۷۹۸ء کو آئرلینڈ روانہ کی لارڈ کارنوالس نے اس کو ستمبر میں اطاعت قبول کر لینے پر مجبور کر دیا۔ ہر چند دول براعظم فرانس کی فوجی برتری کو تسلیم کرنے پر مجبور تھے تاہم وہ ایک عالمگیر جنگ چھیڑ دینے کیلئے صرف موقع کے منتظر بیٹھے تھے بوناپارٹ کی عدم موجودگی سے ان کو اچھا موقع ہاتھ آیا۔ اس کے علاوہ فرانس کے خلاف اتحادیوں کی ایک نئی جماعت بنانے کے حیلے کچھ کم نہ تھے۔ انگلستان کے وزیر نے دول براعظم کے اس طرز عمل کو تاڑ لیا چنانچہ اس کے نمایندے یورپ کے درباروں میں سلسلہ جنبانیاں کرنے لگے۔ ڈائرکٹر پٹ کی حکمت عملی کو سمجھ گئے اور انھوں نے ہر امکانی کوشش اس کی مخالفت کی شروع کر دی۔ فرانس کی حکمت عملی کا راز ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ پرشیا کے اتحاد کو قائم رکھے۔ چنانچہ اس خدمت کے لئے سی ایس نے جو باوجود غیر عہدہ دار ہونے کے فرانس کا سب سے زیادہ بااثر شخص تھا سفارت خاص پر برلن جانے کے لئے اپنے کو نامزد کرالیا۔ اس شخص کا خیال تھا کہ خوشامد اور دھمکیوں کی آمیزش

ڈائرکٹری کی حکمت عملی امور خارجہ میں

سے پرشیا کے فریڈرک ولیم ثالث کو جو نومبر ۱۷۹۷ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تھا ایک مدافعانہ رجارحانہ اتحاد پر آمادہ کر لیگا۔ لیکن یہ بادشاہ باوجود اپنی ذاتی کمزوریوں کے اپنے باپ کے غیر جانبدارانہ طرز عمل پر قائم رہنے کا مستقل ارادہ کر چکا تھا۔ اس لئے سی ایس کے دلائل اور انگلستانی وزیر خارجہ کے بھائی مسٹر ٹامس گرینول کے براہین اس کو کسی جانب کھینچ سکے انگلستان کی کوششیں وائنا اور پطرس برغ میں زیادہ کامیاب ہوئیں۔ شہنشاہ فرانسس اور اس سے زیادہ آسٹروی رجایا فرانس کی کامیابیوں سے متنفر تھے اور اپنے دل کو یہ کہکر خوش کرتے تھے کہ "ہم کو نپولین کی مافوق الفطرت قابلیتوں کے ہاتھوں سے شکست نصیب ہوی ہے نہ کہ فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے" کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کے بعد بونا پارٹ نے بغیر ڈائرکٹری کے مشورہ کے جرنیل برناڈوٹی کو فرانس کی جانب سے وائنا کا سفیر تجویز کیا۔ اہل آسٹریا نے اس تقرر کو اپنی ہتک خیال کیا۔ اگرچہ شہنشاہ اور اس کے وزرا نے اس کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ رکھا تاہم اس کو معلوم ہو گیا کہ اہل وائنا اس سے بہت ناراض تھے چنانچہ ۱۳ اپریل ۱۷۹۸ء کو اہل وائنا نے ادارہ سفارت فرانس کے سامنے جمع ہو کر سفیر کو ذلیل کیا اور فرانسیسی جمہوریہ کے جھنڈے کی دھجیاں اڑا دیں۔

باوجود اس ذلت کے ڈائرکٹروں نے آسٹریا کے خلاف علم جنگ بلند کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن ان کو اہل فرانس کے روبرو اپنے خطبوں میں اس امر کے اظہار کا بہانہ ہاتھ آگیا کہ اہل آسٹریا کو اہل فرانس سے فطری نفرت ہے۔ چونکہ اہل آسٹریا کی یہ حالت تھی اس لئے اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کہ وائنا میں سفیر انگلستان کا نہایت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا[1] شہنشاہ پال پر اگرچہ وحشت کے آثار نمایاں تھے اور وہی اس کے قتل کا باعث ہوے تاہم وہ ابتک کیتھرین کی جانشینی کی عزت کو نبھائے بیٹھا تھا اس کے وزرا کیتھرین کے زمانے کے تھے اور خود اس کی وہی حکمت عملی تھی جو کیتھرین کی تھی کیتھرین اگرچہ فرانس سے لڑنے کا قطعی انکار کر چکی تھی تاہم پال کے جرنیلوں نے اس کے دل میں یہ ولولہ ضرور پیدا کر دیا تھا۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ آیا روسی فوج فرانس کی ناقابل شکست فوج کے مقابلہ میں آسٹروی اور پروشوی افواج سے زیادہ کامیاب ہو سکیگی یا نہیں

ہیلویٹیا کی جمہوریت اپریل ۱۷۹۸ء

فرانسیسی ڈائرکٹری نے باوجود اس علم کے کہ اس کو بہت جلد آسٹروی طاقت کے خلاف دوسری مرتبہ اور روسی قوت کے

[1] مسلح امداد کے لئے پٹ کی درخواست پطرزبورغ میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی۔

مقابلہ میں پہلی دفعہ تلوار کھینچنی پڑی بلا سبب فرانسیسی سرحد پر نئے دشمن کھڑے کر لئے۔ سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں دخل دیکر اس نے سخت غلطی کی۔ ان کے پاس اس مداخلت کی کوئی معقول وجہ نہ تھی لیکن ڈائرکٹر اپنی سی جمہوریہ سوئٹزرلینڈ کو اختیار کرانے کے لالچ میں پھنس گئے۔ سوئٹزرلینڈ کے اکثر صوبوں کا انتظام خاص طور پر اجتماعیہ اور عدویہ تھا۔

ہر صوبہ اور شہر کی حکومت چند خاندانوں کے ہاتھوں میں تھی اور رعایا کی سیاسی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالت قریب قریب بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ فرانس کے انقلاب سے پیشتر تھی اور فرانس کے انقلابی خیالات سوئٹزرلینڈ کے کاشتکاروں میں دیکھا دیکھی سرائت کر گئے تھے۔

۱۷۹۸ء کی ابتدا میں پیز ڈی وڈ کی رعایا نے صوبہ برن کے اختیارات کے خلاف باغیانہ طرز اختیار کیا۔ اس بغاوت کی تقلید میں دوسرے صوبوں میں بھی بلوے ہوئے۔ کاشتکاروں نے نظام جاگیری کے آثار کو ہر جگہ برباد کر کے حریت و مساوات اور اخوت کی موافقت میں اعلانات کئے۔ رعایا کے لیڈروں نے فرانس سے امداد طلب کی اور ایک طاقتور فوج نے جرنیل برون کی کمان میں سوئٹزرلینڈ پر حملہ کیا۔ صوبوں کی قومی سپاہ کو بآسانی شکست دے کر برن پر قبضہ کر لیا اور بیت المال پیرس روانہ کر دیا۔ اور مجلس وضع قوانین جس کو آزادانہ طریقہ پر منتخب کیا گیا تھا قائم کی گئی۔ اس مجلس نے ہیلویٹی جمہوریہ کا اعلان کیا جو واحد تھی اور ناقابل تقسیم۔ اس میں ایک ڈائرکٹری۔ دو کونسلیں اور وزرا شامل تھے۔ اور فرانسیسی ماسوائے الپس اور بٹیوی جمہوریہ کے نمونہ پر مبنی تھی۔ غرضکہ اس جمہوریہ نے سوئٹزرلینڈ میں قدیم دستور اجتماعیہ کی جگہ لیلی اور بہت سی اصلاحیں عمل میں لائی گئیں۔ ۸ مئی ۱۷۹۸ء کو خانگی کروڑ گیریاں ختم کر دی گئیں اور ۱۳ مئی کو قانونی پاداش میں جسمانی سختیاں موقوف ہو گئیں اور ۱۲ اگست کو مختلف مذاہب کے افراد میں مناکحت جائز قرار پائی اور بالآخر تمام جاگیری حقوق یکقلم مسترد کر دیے گئے۔ یہ اصلاحیں زبردست تھیں اور باشندگان سوئٹزرلینڈ کے لئے ناقابل قبول۔ اری۔ شیوٹز اور انٹروالڈن کے کوہستانی باشندوں نے جو سوئٹزرلینڈ قدیم حریت کے بانیوں کے اخلاف تھے فرانسیسی سنگینوں کے زیر اثر آزاد ہونے پر اعتراض کیا اور حب قومی کی بلند آہنگی نے کاشتکاروں کو آزاد کرنے والے فرانسیسیوں کے خلاف فوراً ایک فوج

تیار کردی۔ فرانسیسی افواج کو ہر وقت ہتیاروں کی پناہ میں رہنا پڑتا تھا اور ہیلویتی جمہوریہ باوجود اس حریت عامہ کے جو فرانس کے طفیل میں حاصل ہوی تھی آزاد شدہ کاشتکاروں کی نگاہوں میں بھی ذلیل تھی۔ فرانسیسی نام سے نفرت ان کے خودمختارانہ طرز عمل کے باعث بڑھگئی تھی۔ اس بدنما طرز عمل کا بانی فرانسیسی کمشنر پینٹ تھا جو ریوبیل نامی ڈائرکٹر کا قریبی رشتہ دار تھا۔ غرضکہ ڈائرکٹری کی مداخلت نے سوئٹزرلینڈ میں ایک قوم کو مسلح دست بشمشیر کردیا ہرچند کہ یہ مداخلت نہایت پاکیزہ اصولوں پر مبنی تھی۔

اطالیہ کے واقعات

جب بوناپارٹ نے اطالیہ کو خیرباد کہا تو اس جگہ فرانسیسی افواج کی کمان پر جو جمہوریہ ماسوائے الپس کی سرحد پر قابض تھیں جرنیل برتھیر مقرر ہوا۔ اس جرنیل نے بوناپارٹ کی طرح کامیابیاں حاصل کرنے کی آرزو میں روما کے متعینہ فرانسیسی سفیر جرنیل ڈوفو کے قتل کو بہانہ قرار دیکر اس شہر پر قبضہ کرلیا۔ پوپ پالس ششم روما سے فرار ہوکر پیسا کے کارتھوسین خانقاہ میں جا چھپا اور اہل روما نے جمہوریہ کا دوبارہ اعلان کردیا۔

روما کی جمہوریہ فروری ۱۷۹۸ء

قدیم زمانہ کے مطابق قونصل اور ٹریبیون مقرر کئے گئے اور ڈائرکٹری نے روما کی دوسری جمہوریہ کا نہایت مسرت سے خیر مقدم کیا۔ جرنیل برتھیر کو روپیہ کی کثیر رقم کے پیرس بھیجنے کا موقع ہاتھ آیا۔ پیس کا بادشاہ یا اگر زیادہ بڑھکر کہا جاوے تو دونوں جزائر صقلیہ کا بادشاہ نئی جمہوریہ کا ہر طرح مخالف تھا۔ آسٹریا اور نیپلس کی سفیروں کی باتوں میں آکر اور بالخصوص نیل کی لڑائی میں نیلسن کے فتحیاب ہونے کی خوشی میں اس نے روما پر حملہ کرنے کی ٹھان لی۔ اور اپنی افواج کا افسر ایک آسٹریا جرنیل میک نامی کو بنایا۔ اور بغیر اعلان جنگ[1] روما پر قبضہ کرلیا۔ فرانسیسی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ لیکن چمپیانٹ نے جو برتھیر کی جگہ مقرر ہوا تھا فوراً اپنی افواج کو جمع کرکے ۱۵ دسمبر ۱۷۹۸ء میں روما پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ چمپیانٹ نے حملہ کرکے ممالک محروسہ نیپلز پر حملہ کیا اور اطالیہ میں فرڈیننڈ کے تمام مقبوضات کو فتح کرلیا۔ بادشاہ صقلیہ کو فرار ہوگیا اور جنوری ۱۷۹۹ء میں

پارتھی نوپی جمہوریہ جنوری ۱۷۹۹ء

پارتھینوپین جمہوریہ کا[2] اعلان ہوا اطالیہ کی دو باقیماندہ خودمختار ریاستوں پر بھی فرانسیسی افواج نے اپنا قبضہ کرلیا۔ ان میں سے پیڈمنٹ کو بغیر اعلان جنگ کے اور بغیر کسی بہانہ کے جرنیل

[1] ۲۹ نومبر ۱۷۹۸ء [2] بمقام نیپلز

جوبرٹ نے نومبر ۱۷۹۸ء میں فتح کر لیا اور بادشاہ چارلس ایمینوئل چہارم سارڈینیا کو فرار ہو گیا۔ دوسری ریاست شکنی باوجود گرانڈ ڈیوک کی خواہش کے۔ کہ فرانس سے صلح قایم رہے۔ شکار بنائی گئی اور فرانس کی افواج نے ۲۵ مارچ ۱۷۹۹ء کو فلورینس پر قبضہ کر لیا۔ اطالیہ اور سوئٹزرلینڈ پر قبضہ پاکر فرانس کی فوجی طاقت میں کچھ اضافہ نہ ہوا۔ البتہ ڈائرکٹری کے اس طرز عمل سے آسٹریا انگلستان اور روس میں سخت منافرت پھیل گئی اور ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا ڈائرکٹروں کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ عنقریب فرانس سے ایک نہایت خوفناک جنگ چھڑنے والی ہے اس موقع پر انھوں نے بوناپارٹ کی دوری پر سخت تاسف کیا اس جنگ میں کثیر التعداد سپاہیوں کی ضرورت تھی فن جنگ سے واقف اور تجربہ کار افسروں اور نان کمیشن افسروں کی کمی نہ تھی لیکن فوج میں زبردستی بھرتی بڑی دقت سپاہیوں کی فراہمی میں تھی کانوینشن کے طریقہ پر عمل کرنا اب کسی عنوان ممکن نہ تھا اور نہ یہ امید تھی کہ اہالی ملک خطرہ میں ہے کی بلند آواز پر مجاہدین جمع ہو جائینگے۔ فرانس کی جمہوریہ فوجی طاقت بن چکی تھی اور سوال یہ تھا کہ رضاکار کس طریقہ پر بھرتی کئے جاویں یہ سوال نہ تھا کہ رعایا کے قلوب کو کن ذرایع سے برانگیختہ کیا جاوے۔

کانون ۵ ستمبر ۱۷۹۸ء

۱۹۔ فرکٹیڈر سال ششم (۵ ستمبر ۱۷۹۸ء) کو کونسل قدما اور کونسل پنجصدہ نے ڈائرکٹری کی درخواست پر پہلا قانون جبریہ بھرتی (لا آف کنسکرپشن) پاس کیا اس قانون سے جملہ باشندگان فرانس کو ۲۰ اور ۲۵ سال کی عمر کے درمیان سوا چند مستثنیات کے فوجی خدمت کے قابل قرار دیدیا گیا۔ اور ان کی تقسیم پانچ حصوں میں کی گئی۔ ان میں سے ایک یا ایک سے زاید اقسام کی فوج کو گورنمنٹ واضعان قوانین کی اجازت سے جمع کر سکتی تھی۔ یہ قانون ابتدا ہے ان افواج کی جن سے نپولین کی افواج کی ترکیب ہوئی تھی۔ جبریہ بھرتی کا قانون نپولین کے اول قونصل مقرر ہونے سے چند ماہ قبل پاس ہوا تھا۔

شروع جنگ ۱۷۹۹ء

واٹسا کے بلوہ کا جس کے باعث فرانسیسی سفیر برناڈوٹی کو فرانس واپس ہونا پڑا تھا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ڈائرکٹری نے اس کے بجائے کسی کو مقرر نہیں کیا بلکہ عرصہ تک خط و کتابت ہوتی رہی کہ فرانس کی اس تذلیل کا معاوضہ فرانس کو ملنا چاہیئے۔ چونکہ جانبین سے سرگرمی کا اظہار نہ ہوا اس لئے کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا۔

بلکہ فرانسیسی ڈائرکٹر اور شہنشاہ فرانسس دونوں لڑائیوں کی طیاریوں میں مشغول رہے اور جنگ کھلم کھلا ۱۷۹۹ء کی ابتدا میں شروع ہوی جبکہ آسٹروی افواج نے آرچ ڈیوک چارلس کے زیر کمان گریسینز کے درّوں پر قبضہ کیا۔ اعلان جنگ سے قبل اسی مقام کے قرب وجوار میں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اطالیہ میں جرنیل شیرر پر جو ویرونا میں مقیم تھا آسٹروی جرنیل کرے نے حملہ کیا اور جرمنی میں جرنیل جوردن بلیک فوریسٹ (صحرائے اسود) میں پسپا ہوا ان دونوں نوجوانوں میں چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہیں آخر کار ۲۵ مارچ ۱۷۹۹ء کو آرچ ڈیوک چارلس نے جوردن کو اسٹوکا کی باقاعدہ لڑائی میں شکست دی اور چند روز بعد ۵ اپریل کو شیرر نے میگنینو پر شکست کھائی۔ راسٹٹ کی کانفرنس اب تک اپنا اجلاس کر رہی تھی اور آسٹریا اور فرانس کے درمیان صلح صرف نام کو باقی تھی۔ فرانس اور سلطنت روما کا صلحنامہ جس پر راسٹٹ

اسٹوکا اور میگنینو کی لڑائیاں ۲۵ مارچ اور ۵ اپریل

میں غور کیا جا رہا تھا فی الحقیقت گفت وشنید کیلئے ایک نازک مسئلہ تھا کیونکہ اسمیں مقدس سلطنت روما کو از سر نو ترتیب دینا تھا اور یہ نئی ترتیب صرف اس وقت ممکن تھی کہ استفقوں کو دنیوی اختیارات دئے جائیں۔ آخر کار ۱۷۹۹ء میں اپریل کے مہینہ میں اسٹوکا اور میگنینو کے جنگ کے بعد راسٹٹ کے فرانسیسی سفیروں کو معلوم ہو گیا کہ سلطنت سے تکمیل صلح کی امید قطعی بیکار ہے۔ چنانچہ انھوں نے فرانس کی واپسی کے لئے پروانے راہداری کے طلب کئے اور انکار پر بغیر پروانجات راہداری روانہ ہو گئے۔ راسٹٹ سے نکلتے ہی چند آسٹروی سپاہیوں نے ان پر حملہ کیا اور دو شخص روبرجوٹ اور بونیر ڈلیکو کام آئے اور تیسرا جس کا نام جین بریتھا مردہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ بین الاقوامی قانون اور سفیروں کے حقوق کی اس درجہ پامالی نے ایک رسمی اعلان جنگ کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اور نہ صرف ڈائرکٹری بلکہ فرانس کی رعایا کو نہایت خونریز جنگ کے لئے برانگیختہ کر دیا۔ اسی اثنا میں شہنشاہ پال والی روس نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ چنانچہ تین مختلف میدانوں میں تین افواج کی روانگی کے احکامات صادر ہوے۔

اطالیہ کی مہم ۱۷۹۹ء میں

۱۷۹۹ء کی مہم تین مقامات پر ختم ہوی ان میں روسیوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اطالیہ میں ایک روسی فوج نے جو یورپ کے نہایت

مشہور جرنیل سودروف نامی کے زیر کمان تھی آسٹروی فوج کو میگینو کی لڑائی کے بعد کمک پہونچائی۔ سودروف ۲۷ اپریل کو ایڈا کی راہ سے گذرتا ہوا کیسینو پہونچا اور موریو کو جو شیرر کی بجائے کمان پر مقرر ہوا تھا شمالی اطالیہ سے بھگا دینے میں کامیاب ہوا۔ ۲۸ اپریل کو سودروف کے ملان میں داخل ہوتے ہی جمہوریہ ماسوائے آنیس کا خاتمہ ہوگیا۔ ۲۷ مئی کو وہ ٹورن میں داخل ہوا اور منٹوا اور الیسنڈریا کا محاصرہ کرنے کے لئے فوجیں چھوڑ کر موریو کی بقیہ فوج کو اس نے جینوا میں محصور کر لیا۔ اطالوی جزیرہ نما میں صرف جوزف موریو ہی کی فرانسیسی فوجیں تھیں بلکہ متعدد طاقتور فوجی دستے نیپلز کی فوج کے نام سے نیپلز اور روما میں نو ساختہ رومی اور پارتھی نوپی جمہوریتوں کی امداد کے لئے جمع تھے۔ میکڈانلڈ جو اس فوج کی کمان پر چمپیانٹ کے بجائے مقرر ہوا تھا آسٹروی روسی افواج پر بسرعت لپکا اور دشمن کے پہلو پر حملہ کرنیکا قصد کیا۔ سودروف ٹورن سے ہٹ آیا اور بائیں جانب اپنے نئے حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے سامنے آیا۔

ٹریبیا کی لڑائی ۱۷، ۱۸، ۱۹ جون

"ٹریبیا کے کناروں پر تین دن ۱۷ سے ۱۹ جون تک لڑائی ہوتی رہی۔ جنگ کا نتیجہ تو مذبذب رہا لیکن میکڈانلڈ یہ معلوم کرکے کہ موریو اس کی امداد کو جینوا سے نہیں آیا مجبوراً ٹسکنی میں رجعت کر گیا۔ قطعی علیحدہ ہو جانے کے خوف سے اُس کو سمندر اور پہاڑ کے درمیان کا دشوار گذار راستہ اختیار کرنا پڑا اور جنوبی اطالیہ کی محافظ فوجوں سے فرانسیسی سپاہی چھانٹ کر موریو سے جا ملا۔ فرانسیسی رجعت کے بعد اطالوی جمہوریتوں کی سخت مخالفت ہوی پارتھی نوپی جمہوریہ کا خاتمہ ہوگیا اور صفالین کے بادشاہ فرڈیننڈ نے اپنی رعایا سے نہایت بیرحمی کیساتھ بدلہ لیا۔ پاپا پالس ششم اپنے مقام پناہ سے جو فلورنس کے قریب تھا ویلنس بھیج دیا گیا تھا۔ لیکن جسطرح

پاپا پالس ششم کی موت ۲۹ اگست ۱۷۹۹ء

نپولین نے بعد کو اس کے جانشین کو بطور ضمانت قید میں رکھ چھوڑا تھا اسی طرح ڈائرکٹروں کا ارادہ اس کو مقید رکھنے کا تھا۔ مگر بوڑھا پاپا قید کی صعوبتوں کو برداشت نہ کرسکا اور ۲۹ اگست ۱۷۹۹ء کو ویلنس میں مرگیا۔ پوپ اور کارڈینلز کے موجود نہونے سے روما امرا اور رؤسا کے ہاتھوں میں پڑ گیا جنھوں نے اہل جمہوریہ پر ظلم و تعدی کرنے میں بادشاہ صفالین کا اتباع کیا۔ اسی اثنا میں فرانسیسی ڈائرکٹری نے جرنیل جوبرٹ کو جو نا پارٹ کے

قدیم ماتحتوں میں بہترین آدمی شمار ہوتا تھا۔ موریو اور میکڈانلڈ کی بقیہ افواج کی کمان جنیوا میں جاکر لینے کا حکم دیا۔ جینوا سے افواج لیکر وہ آلیسنڈریا کے محاصرہ کو اٹھانے کو نکلا۔ لیکن ۱۵ اگست کو سوورووف نے ایک بڑے محاربہ میں اس کو بمقام نووی شکست فاش دی۔ اس معرکہ میں جوبرٹ ہلاک ہوا۔ باوجود ان شکستوں کے ڈائرکٹری فرانس کے قبضہ سے

نووی کی لڑائی ۱۵ اگست

اطالیہ کے نکل جانے کا انکار ہی کرتی رہی۔ اس کے بعد نئی فوج چمپیانٹ کے زیر کمان ترتیب دیگئی لیکن آسٹریوں نے میلس کے زیر کمان اس فوج کو بمقام جینولا ۴ نومبر کو شکست دیکر فرانس میں بھگا دیا۔

سوئٹزرستان میں لڑائی ۱۷۹۹ء

جبکہ سوورووف اطالیہ کو فتح اور بوناپارٹ کی یادگاروں کو برباد کر رہا تھا مسینا جو فرانسیسی افواج کو لئے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں پڑا ہوا ایک نہایت اہم کام میں مشغول تھا۔ آرچ ڈیوک چارلس جس کے ماتحت ایک روسی فوج کارساکوف والی تھی فرانسیسیوں کو آہستہ آہستہ نکالتا ہوا سوئٹزرلینڈ میں گھس آیا اگست ۱۷۹۹ء میں آرچ ڈیوک نے زیورچ میں کارساکوف کو فوج سپرد کردی اور خود حکم پاتے ہی اپنی فوج کے بڑے حصہ کو لیکر فرانس پر حملہ کرنیکی غرض سے راین کو روانہ ہوا۔ کورساکوف کو جب اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو سوورووف سے فوجی قابلیت میں کہیں کمتر ثابت ہوا۔ مسینا نے خطرہ میں پڑکر بہادری کے ساتھ مدافعت کرنا پسند نہ کیا۔ لیکن ۲۶ ستمبر کو

زیورچ کی لڑائی ۲۶ ستمبر

روسیوں کو زیورچ سے نکالنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کو نہایت مناسب موقع پر فتح حاصل ہوئی کیونکہ سوورووف نے جوبرٹ کو نووی پر شکست دینے کے بعد باوجود سخت موسم کے کوہ آلپس کے پار جانیکا ارادہ کرلیا تھا۔ ۲۴ ستمبر کو زیورچ پر مسینا کی فتح کے دو روز قبل اصلی روسی فوج درۂ سینٹ گوتھرڈ کی چوٹی پر نمودار ہوئی جرنیل لیکورب نے جو اپنے عہد کا پختہ کار پہاڑی جرنیل تھا سینٹ گوتھرڈ پر قبضہ کرلیا۔ اور صرف چند پلٹنوں نے روس کی پوری فوج کو روکے رکھا۔ تاہم سوورووف اپنے قدم جمائے رہا اور مسینا کی افواج کے پرزے اڑانے کے منصوبے باندھتا رہا۔ چند ہفتوں کے انتظار کے بعد ایلڈرف کے گاؤں تک پہنچ سکا۔

کشتیاں نہ مہیا ہونے اور جھیل سے پار نہ ہو سکنے کے باعث اس کو مجبوراً رجعت کرنی پڑی اور جب گرینسز پہنچا تو اس کی فوج فاقوں اور موسم کی سختیوں سے قریب قریب برباد ہو چکی تھی۔ غرضکہ مسینا نے اس طرح اپنے نہایت خطرناک دشمن سے نجات پاکر کانسٹینس پر قبضہ کیا اور آرچ ڈیوک چارلس کو ایک جانب سے ہٹاتے ہٹاتے ڈینیوب تک پسپا ہو جانے پر مجبور کیا۔

ہالینڈ کی مہم ۱۷۹۹ء

۱۷۹۹ء کی تیسری مہم ہالینڈ میں ہوئی۔ یہ امر قرار پا چکا تھا کہ اس مقام پر روسی اور انگلستانی ملکر لڑینگے۔ ۲۷ اگست کو انگلستانی بیڑہ بہ کامیابی ہالینڈ کے کنارہ پر پہنچا اور ٹیکزل میں کیپ ڈاؤن کے شکست خوردہ بیڑہ کے باقیات پر قابض ہو گیا۔ اس کامیابی کے بعد ایک انگلستانی فوج ڈیوک آف یارک کے تحت میں روسی جرنیل ہرمان کی زیر کمان ہیلڈر پر اتاری گئی اور جرنیل برون کو فرانسیسی افواج کی کمان لینے کے لئے ہالینڈ بھیجا گیا۔ جرنیل برون نے بے ٹیوین افواج کے ساتھ جو جرنیل جینسز کے زیر کمان تھیں ملکر کام کیا اس مہم میں متواتر خونریز مگر ناتمام لڑائیاں برجن کے قرب وجوار میں ہوتی رہیں لیکن انگلستانی اور روسی

برجن کی لڑائی

کسی موقع پر ملکر نہ لڑے ملک میدان کی لڑائیوں کے لئے ناموزوں تھا اور رسد کا بھی کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈیوک آف یارک نے ہر چند کہ اس کو شکست نصیب نہ ہوئی تھی ۱۸ اکتوبر کو بمقام الکمار عہدنامہ پر دستخط کر دیے جس کی رو سے اس نے ہالینڈ سے اجازت تخلیہ پانے کی صورت میں جملہ قیدیوں کی رہائی کا وعدہ کر لیا۔

مہمات کے نتائج

۱۷۹۹ء کی مہمات کے نتائج قطعی طور پر فرانس کے موافق تھے اگرچہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکا تھا اور فرانسیسی افواج کو کئی شکستیں مل چکی تھیں۔ لیکن مسینا اور برون کی کامیابیوں نے کل نقصانات کی تلافیاں کر دیں۔ اور نہ صرف فرانس بیرونی حملہ سے محفوظ رہا بلکہ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں اپنی عزت کو برقرار رکھ سکا۔ اس کے علاوہ راین کے داہنے کنارہ پر بھی قابض رہا۔ انگلستان باوجود الکمار کے عہدنامہ کے نیل کی فتح اور ٹیکزل میں ہالینڈ کے بیڑے کے چھین لینے کو اپنی نمایاں فتحمندیوں میں پیش کر سکتا تھا۔ پٹ اور گرنیول کو ایک نہ ایک دن فتح حاصل کرنیکی ہنوز امید باقی تھی۔

پرشیا کے بادشاہ نے جس نے پہلے فرانس کی مایوسانہ حالت دیکھکر مخالفانہ طرز اختیار کرنا شروع کر دیا تھا اور رائن کے پرشوی صوبوں کے خالی کر دینے کا مطالبہ کیا تھا اپنی ناعاقبت اندیشی پر اظہار تاسف کرنے میں عجلت سے کام لیا اور اپنے طرز عمل کی تاویلیں پیش کرنیلگا۔ آسٹروی وزرا بظاہر جنگ کے جاری رکھنے کے خواہشمند نظر نہ آتے تھے۔ وہ سوورووف کے طرز عمل سے ناخوش تھے اور بہ نسبت اپنے مشہور دشمن فرانس کے اپنے طاقت ور اتحادی روس سے خوفزدہ معلوم ہوتے تھے۔ انھوں نے انگلستان سے درخواست کی کہ وہ روسی افواج کو ہٹوا دے۔ اور شہنشاہ پال اس درخواست کو قبول کرنے سے خوش ہوا۔ روسیوں کی واپسی نے اطالیہ کو تمامتر آسٹرویوں کے ہاتھوں میں کر دیا۔ گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ وائی ٹسکنی اپنی ریاست پر برقرار کیا گیا۔ لیکن سارڈینیا کے بادشاہ کو اس کا تخت واپس نہ ملا۔ پیڈیمنٹ پر آسٹروی افواج قابض رہیں۔ اور صرف جینوا پر فرانسیسی افواج کا قبضہ رہا جو بری جانب سے آسٹریوں کا اور بحیرۂ روم کی جانب سے انگلستانی بیڑہ کے حصار میں تھا۔ آسٹریا کے زیر اثر اور آسٹروی افواج کی محافظت میں نومبر ۱۷۹۹ء میں نئے پوپ کے انتخاب کے لئے وینس میں کونکلیو جمع ہوی۔

روس

۱۷۹۹ء کی مہمات کی وقعت روس کی مداخلت کے باعث تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ قطرین کے جانشین نے قطرین کی حکمت عملی ترک کر دی تھی۔ انگلستان کے اثر نے اور فرانسیسی ڈائرکٹری کی پولینڈ کی ہمت افزائی نے روس کے طرز میں تبدیلی پیدا کر دی۔ پولینڈ کو دیگر اقوام کے درمیان ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اصلی حالت پر پہنچا دینے کا خیال فرانسیسی جمہوریہ کی دلچسپی کا باعث تھا۔ چنانچہ پیرس میں کوزاز کو کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اور پولینڈ کی افواج میں سے اس فوج کو جس نے سب سے پہلے نپولین کے تحت میں آیندہ کارہائے نمایاں انجام دیے ڈوم بروس کی نے ۱۷۹۷ء میں ترتیب دیا تھا۔ شہنشاہ پال نے فرانس کے اس طرز عمل کا جواب لوئی ہژدہم کے ہوا خواہ دار تخت کا روس میں خیر مقدم کر کے دیا۔ میٹو کی جگہ اس کو عاریتاً دیدی اور ایک معقول وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔ اور مہاجرین امرا کی مسلح فوج کو جو پرنس ڈی کونڈے کی کمان میں تھی روسی خزانہ سے تنخواہ دینی شروع کر دی۔

لیکن محض پولینڈ کی امداد کرنا شہنشاہ روس کو فرانس کے خلاف جنگ پر آمادہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ مخصوص طور پر فرانسیسیوں کے مالٹا اور جزائر آیونیہ پر قبضہ کرلینے کی وجہ سے برہم تھا۔ کیمپو فورمیو کی صلحنامہ کی رو سے جزائر آیونیہ فرانس کے تحت میں آگئے تھے اور روسی اس کو مشرق میں فرانس کی مداخلت کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔ جزائر آیونیہ پر قبضہ کرنے کے بُرے اثر کو مالٹا اور مصر کی مہمات اور فتوحات نے اور بڑھا دیا۔ اگرچہ روس کا ارادہ دولت کی کے غارت کرنے کا تھا وہ اس لوٹ میں کسی مغربی قوم کو اپنا شریک نہیں بنانا چاہتا تھا۔ ان وجوہ سے شہنشاہ پال نے مالٹا سے نکالے ہوئے سینٹ جانسن کے مبارزوں کی جانب سے پیش کئے ہوئے آقائے عظیم (گرینڈ ماسٹر) کے خطاب کو قبول کرلیا۔ اور ۱۷۹۸ء میں اس نے ایک روسی فوج بھیج کر جزائر آیونیہ پر قبضہ کرلیا۔ شہنشاہ پال کی خارجہ حکمت عملی روس میں اس حد تک تو مقبول ہوئی کہ اس نے صرف روس کو مشرقی ممالک میں مداخلت کرنیکا حقدار قرار دیا لیکن اس امر سے نامقبول ہوئی کہ اس نے سوورووف اور کورساکوف کے تحت میں روسی افواج بھیجکر آسٹریا کو امداد پہنچائی سوورووف اور اس کے ماتحت افسر اپنے دشمنوں کی عزت لیکن اپنے اتحادیوں سے سخت رنج دلوں میں لیکر روس میں واپس آئے۔

سوورووف نے آسٹریوں پر دھوکا دینے کا الزام لگایا۔ اس کے علاوہ باوجود روسی امداد کے ایک خفیہ معاہدہ کے بموجب ایک آسٹروی جرنیل کو انکونا کے دیدے جانیکا شہنشاہ پال کو بہت ملال ہوا۔ وہ ہالینڈ کی ناکامیابی پر بھی انگریزوں سے اس قدر برافروختہ تھا۔ غرضکہ ۱۷۹۹ء کے اختتام تک کل واقعات اس امر کے متقاضی تھے کہ شہنشاہ پال فرانسیسی جمہوریہ کے ساتھ کم از کم ظاہری صلح کرنے کی تدابیر اختیار کرے۔ جس زمانہ میں یورپ آتش جنگ کا تنور بنا ہوا تھا بونا پارٹ مشرق میں خاموش نہیں تھا پرامڈز کی لڑائی نے اس کو مصر کا مالک بنا دیا تھا اگرچہ انگلستانی بیڑہ نے اس کو فرانس سے جدا کر ڈالا تھا تاہم وہ ملک کا قطعی مالک تھا۔

شام کی مہم ۱۷۹۹ء

بونا پارٹ کے خانگی انتظامات نے اس کو مصریوں میں بہت مشہور کردیا۔ اس نے ترکوں اور ملوکوں سے عہدے چھین چھین کر مصریوں کے سپرد کئے۔ ترک بھی بغیر دوسری جنگ لڑے ہوئے مصر کو ہاتھ سے

دینے والا تھا چنانچہ انھوں نے مصر کی تسخیر کے لئے ایک طاقتور فوج طیار کرکے روانہ کی بوناپارٹ نے آدھے راستہ ہی میں اس فوج سے لڑنیکا ارادہ کرلیا اور اسی خیال سے شام کی جانب سے بڑھا۔ فلسطین اور جافہ کو لیکر ایکر کے مضبوط قلعہ کا محاصرہ کرلیا سرسڈنی اسمتھ کا بحری فوج کی امداد سے ایکر کی محافظ فوج نے نہایت بہادری سے مدافعانہ مقابلہ کیا۔ ترکی فوج کو جو اس کی امداد کے لئے بڑھ رہی تھی بوناپارٹ نے ۱۶ اپریل کو کوہ ٹبر پر شکست دی۔ مگر باوجود اس فتح کے اس کو ایکر کا محاصرہ اٹھا کر مصر کی طرف ۲۰ مئی کو واپس ہونا پڑا یہاں پہنچ کر اس نے مصر کی حالت بہت نازک پائی۔ ملوکوں نے موقع پاکر اپنی فوج درست کرلی تھی اور قاہرہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ ایک انگریزی بیڑہ نے ترکی فوج کو ابوکیر پر اتار دیا تھا۔ اور اسی اثنا میں ڈیژے جس کو نپولین نے مصر کی کمان پر چھوڑا تھا اندرونی فتوحات کرتا ہوا میل تک بڑھ گیا تھا۔ نپولین نے بہت جلد اپنی طاقت قائم کرکے ملوکوں کو قاہرہ پر شکست دی اور ترکی سپاہ کو سمندر میں پسپا کردیا۔ اس موقع پر اس نے یورپ کی مہمات کے حالات سنے۔ اور نیز پیرس کے سیاسی حالات معلوم کئے ان خبروں کا اس پر بہت اثر ہوا۔ اور اس نے فرانس کی واپسی کا مصمم ارادہ کرلیا۔ مصر کو کلیبر کے حوالے کرکے مع چند خاص دوستوں کے جہاز پر سوار ہوگیا اور انگلستانی کروزروں سے بچتا ہوا، ۴۰ دن کے خطرناک سفر کے بعد ۹ اکتوبر ۱۷۹۹ء کو فریجس کے بندرگاہ پر وارد ہوا۔

کونسلوں اور ڈائرکٹری میں جھگڑا

۱۷۹۹ء کی مہمات کے مختلف نتائج نے ڈائرکٹروں کی حالت پر خاص اثر ڈالا۔ اور اطالیہ کی شکستوں نے فوج اور اہل فرانس کی امیدوں کو بوناپارٹ کی ذات سے وابستہ کردیا تھا۔ ڈائرکٹری اور کونسلوں کے نظام کی سالانہ تبدیلی میں جو ۱۷۹۹ء میں پیش آئی ایک اہم انقلاب پیدا ہوگیا۔ کانسلوں کا ۱/۳ ثلث ایسے اراکین سے بنا تھا جو عام اس سے کہ جیکوبی یا کلیبی ذہنے سے تعلق رکھتے تھے امن قائم کرنے کے لئے ایک مضبوط گورنمنٹ قائم کرنا چاہتا تھا۔

ڈائرکٹری جو ۱۸ فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد اس قدر مضبوط معلوم ہوتی تھی خود ڈائرکٹروں کے طرز عمل سے کمزور ہوگئی تھی۔ سوا اہل شہر کے کسی کا بڑے عہدوں پر انتخاب نہ ہونا فوج کو بھی ناگوار گذرتا تھا اور خود ڈائرکٹروں کے عہدہ کو اس سے نقصان پہنچتا تھا۔ مئی ۱۷۹۹ء میں روبل نامی ڈائرکٹر کے اختتام میعاد کی باری تھی وہ غالباً سب سے

زیادہ قابل اور تجربہ کار تھا لیکن اپنے عزیز راپی نٹ کے سوئٹزرلینڈ میں برے طرز عمل کے باعث بے اعتبار ہو گیا تھا۔ ریویل کی جگہ سی ایس کا انتخاب ہوا۔ یہ انتخاب اور سی ایس کا اسے منظور کرنا اس امر کا ثبوت تھا کہ معاملات نے ایک نئی صورت اختیار کی ہے ۱۷۹۵ء اور ۱۷۹۶ء کے موقع پر ڈائرکٹری سے اجتناب کر کے اس وقت اس کا ڈائرکٹری کے عہدہ کو منظور کر لینا نہایت اہمیت رکھتا تھا۔ وہ برلن میں حیثیت سفیر پرشیا کے بادشاہ کو فرانس کا علی اتحادی بنانے میں ناکامیاب ہو چکا تھا اور اپنے مدبرانہ تجربہ سے سمجھ چکا تھا کہ فرانس کی حکومت کو یقینی فوجی حکومت بن جانا چاہیے۔ کیونکہ بغیر اس کے یورپ کی بادشاہ پسند سلطنتیں فرانس کی امن پسند جمہوریہ کو کبھی زندہ نہ رہنے دینگی۔ خانگی معاملات کے لحاظ سے بھی اس کا ڈائرکٹری قبول کر لینا واضعان قوانین کی طاقت کی ترقی کا باعث تھا کیونکہ وہ ان کے لئے مایۂ پرستش تھا۔

سی ایس کے انتخاب کے بعد ایک انقلاب ہوا جس میں متعلق خونریزی نہ ہوی۔ یہ یقین تھا کہ سال سیوم کے دستور کی ناکامیابی اس وجہ سے ہوی تھی کہ ڈائرکٹری نے واضعان قوانین کے حقوق غصب کر لئے تھے۔ اور اس لئے جب کونسلوں میں ٹریل ہارڈ اور مرلن آف ڈوئی کے انتخاب بے ضابطہ قرار پائے اور ریویلیری لی پو سے استعفا مانگا گیا تو سی ایس نے ان کی حمایت شدومد سے کی۔ ڈائرکٹروں نے بغیر کسی جھگڑے کے اس معاملہ کو طے کر دیا اور ۳۰ پریریل سال ہفتم (۱۸ جون ۱۷۹۹ء) کو ان کی جگہ سی ایس کے ذاتی دوست گوہیر۔ روجر ڈیوکس اور جرنیل مولن مقرر ہوے اب ڈائرکٹری میں صرف بیرس پر انارکن باقی رہ گیا تھا۔ کونسلیں اس ڈائرکٹری سے خوش نہ تھیں انھوں نے ڈائرکٹری کے عملی اختیارات کو غصب کرنا شروع کر دیا اور وزارت میں عام تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ نئے وزرا رین لارڈ۔ رابرٹ لنڈٹ۔ کیمبسرز۔ کوئی نٹ۔ برناڈوٹی تھے جن کی جگہ ۱۴ ستمبر کو ڈوبوکرنیک۔ فوش اور بورڈن ڈی وڑی مقرر ہوے جوٹیلی رینڈ اور اس کے ہمراہیوں کی جگہ وزرا امور خارجہ۔ مالیات۔ عدل۔ امور خانگی جنگ پولیس اور بحر بالترتیب قرار پائے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ نئے وزرا میں سے چار سابق کانوشن کے خاص رکن تھے۔ لیکن کونسلوں کا جدید انتظام ڈائرکٹری کے انتظام سے زیادہ ماانزنھا۔ اور بوناپارٹ کے ورود کی خبر تمام فرانس میں عام اطمینان کیساتھ سنی گئی۔

۱۸ برومیر کا انقلاب (۹ نومبر ۱۷۹۹ء)

۱۶ اکتوبر کو بوناپارٹ پیرس پہنچا اور تمام جماعتوں کے آدمی اس کی امداد کے طالب ہوئے۔ اس نے کسی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا۔ لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس نے خاص طور پر ٹیلی رینڈ۔ فوش۔ اور سی اس سے مشورہ کیا تھا۔ بہرکیف اس نے کونسلوں کے لیڈروں کی مخالفت نہ کی اور کونسل پنج صدہ نے اس کے ساتھ اپنے خلوص کے اظہار کرنے کے لئے ۲۲ اکتوبر ۱۷۹۹ء کو اس کے بھائی لوسین بوناپارٹ کو اپنا صدر منتخب کیا۔ اور واضعان قوانین نے متفق ہوکر ۹ نومبر کو اس کو ایک پرتکلف دعوت دی۔ برومیر کے انقلاب کا پہلا زینہ ایک حکم تھا جس کے ذریعہ سے کونسل قدمایا اس کے چند اراکین نے جو انقلاب کے مشورہ میں شریک تھے دستور کے ایک قاعدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس پر عام مجاہرہ کے موقعوں پر عمل کیا جاسکتا تھا۔ ۱۸ برومیر سال ہشتم (۹ نومبر ۱۷۹۹ء) کو علی الصباح یہ تجویز پیش کی کہ دونوں کونسلوں کو پیرس چھوڑ دینا چاہیئے اور سینٹ کلاؤڈ میں اجلاس کرنا چاہیئے۔ اس حکم کا نفاذ کرانا بوناپارٹ کے سپرد کیا گیا۔ سینٹ کلاؤڈ کے محل میں واضعان قوانین کو فوج کی ایک ایسی جماعت سے جو بوناپارٹ کے قابو میں تھی گھیر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ پیرس میں یہ امر محال تھا کیونکہ پیرس کی افواج کی کمان اس کے دوست جرنیل لیفری کے سپرد تھی جو بجائے مولن کے ڈائرکٹر منتخب ہوئے ناراض تھا۔ سی اس اور روجر ڈیوکس نے جو اس مشورہ میں شامل تھے فوراً اپنے استعفے داخل کر دیئے۔ بیرس نے ان کو منظور کر لیا۔ اور بقیہ دو ڈائرکٹروں کو جرنیل موریو نے مثل قیدیوں کے لکسمبرگ کے محل میں نظر بند کر دیا۔ دوسرے دن صبح کو یعنی ۱۹ برومیر کو بوناپارٹ سپاہیوں کو لیکر کونسلوں میں داخل ہوا۔ قدما نے اس کی تقریر کو خاموشی سے سنا لیکن کونسل پنج صد نے مخالفت میں شور مچایا اور جرنیل اور اس کے ہمراہیوں کو باغی قرار دینے کی تجویز پیش کی۔ لیکن ایک طوفانی نظارہ کے بعد ملکی نمایندے سپاہیوں کے ہاتھوں کمرہ سے نکالے گئے۔ شام کو چند نمایندے جو جرنیل کے مشورہ میں شریک تھے جمع ہوئے اور انھوں نے ڈائرکٹری کی برطرفی اور تین قونصلوں کی ایک عارضی حکومت قائم کرنے کی تجویز پیش کی جو تین قونصل منتخب ہوئے وہ بوناپارٹ۔ سی اس اور راجر ڈیوکس تھے۔ دستور کو دوبارہ جانچنے اور قونصلوں کے ساتھ جمہوریہ کے لئے جدید ابتدائی قوانین بنانے کے لئے کمشنر مقرر ہوئے۔ اس انقلاب نے نپولین کو عملی طور پر فرانس کا حکمراں بنا دیا۔ کیونکہ

سی اس کا کوئی اثر فوج پر نہ تھا۔ اور راجر ڈیوکس کا اثر کسی جماعت پر نہ تھا۔ یہ انقلاب ۱۸ فریکٹیڈر کی طرح فوجی انقلاب تھا اور اس میں بھی ایک بوند خون بہانے کی ضرورت نہیں ہوئی تھی۔ ۱۸ فریکٹیڈر کے انقلاب اور موجودہ انقلاب میں صرف اس قدر فرق تھا کہ اس موقع پر بجائے پانچ آدمیوں کے صرف ایک شخص کے ہاتھ میں پوری طاقت تھی۔ اس ذات واحد پر فرانس کی تمام فوج جان دیتی تھی اور علی العموم فرانس کا سب سے بڑا جرنیل تسلیم کیا جاتا تھا۔ بوناپارٹ کے تفوق کا اعتراف بہت جلد اس کے ساتھیوں کو کرنا پڑا۔ عارضی قونصلوں کے پہلے جلسہ میں جو ۲۰ ربرومیر کو منعقد ہوا۔ سی اس نے پوچھا "صدر کون منتخب ہوگا" روجر ڈیوکس نے جواب دیا "دیکھتے نہیں ہو کہ جرنیل صدر کی کرسی پر متمکن ہے" کہا جاتا ہے کہ سی اس نے جو انقلاب کا مخصوص لطیفہ گو اور دستور فروش تھا اسی شام کو اپنے دوستوں کے سامنے موجودہ واقعات کی حالت ایک لطیفہ میں بیان کی تھی۔

باب ساتواں

۱۷۹۹ء - ۱۸۰۴ء

۱۸- برومیر کے انقلاب میں اعلیٰ اختیارات بوناپارٹ کو تفویض ہوئے اور بہ تعجیل آئینی قرار دئے گئے۔

سال ہشتم کا کانسٹی ٹیوشن

سال ہشتم کے دستور میں اس کی تشریح کر دی گئی۔ مخصوص سیاسی مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ واضعان قوانین اور عاملان قوانین کے تعلقات کو کس طرح منضبط کیا جائے۔ ۱۷۹۱ء کے دستور نے اور اس سے زیادہ ۱۷۹۳ء کے دستور نے عاملان قوانین کو واضعان قانون کا ماتحت بنا دیا تھا۔ سال سوم (۱۷۹۵ء) کے دستور نے اُن کی مساوی حیثیت قائم کرنیکی کوشش کی تھی۔ سال ہشتم (۱۷۹۹ء) کے دستور نے واضعان قوانین کو قطعی عاملان قوانین کا ماتحت کر دیا۔ دوبارہ عارضی قونصل دوم کی حیثیت سے سی اس کو جو ۱۷۹۱ء اور ۱۷۹۵ء کے دستور کے مخصوص مصنفین میں سے تھا نئے انتظامات کی تشریح کا کام سپرد کیا گیا۔ اس کی کوشش مملکت کی دونوں طاقتوں کو مساوی کر دینے میں ۱۷۹۵ء میں عملاً ناکامیاب رہی تھی۔ جیسا کہ ناگزیر تھا۔ دونوں طاقتوں نے اپنے مابین آئینی تعلقات قایم رکھنے سے انکار کیا۔ ۱۸- فریکٹیڈر سال پنجم (۴ ستمبر ۱۷۹۷ء) کو عاملان قوانین نے ڈائرکٹری کی صورت میں واضعان قوانین کے اختیارات غصب کر کے کسی قدر برباد کر دئے۔ اور ۳۰- پریریل سال ہفتم (۱۸ جون ۱۷۹۹ء) کو واضعان قوانین نے بھی عاملان قوانین کے ساتھ یہی کیا۔ پس سال ہشتم کے دستور کی رو سے عاملانِ قوانین کے اختیارات کھلم کھلا تسلیم کر لئے گئے۔ تفصیلات کے لحاظ سے یہ بالکل سی ایس کا کام تھا اگرچہ اس کا اصلی خیال کہ گرانڈ الیکٹر کا عہدہ قائم کیا جاوے تاکہ مختلف عہدوں کے لئے الیکٹر تقرر کر سکے لیکن اس کے اختیار میں کچھ نہ ہو۔ بوناپارٹ نے منظور نہ کیا۔ نیا دستور بہت جلد تیار ہو گیا۔ ۱۴ دسمبر ۱۷۹۹ء کو وہ رعایا کی ابتدائی مجالس کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور ۱۷۶۷ آرا کے مقابلہ میں ۳۰۱۱۰۷ آرا نے قبول کیا۔

اور ۲۴ دسمبر کو قانونی طور پر اس کا اجرا کر دیا گیا۔ نئے کانسٹی ٹیوشن جس کی سنگ محراب کونسلیٹ تھی اس کی رو سے تین قونصل قرار پائے۔ جنکا تقرر دس سال کے لئے کیا گیا۔ لیکن مثل ڈائرکٹری کے ان عمال کے اختیارات مساوی نہ تھے پہلا قونصل دائمی صدر اور حکومت ثلثہ کا دائمی نمائندہ تھا۔

کونسلیٹ

جملہ اختیارات نظم و نسق اس کے ہاتھ میں رہنا قرار پائے دوسرے اور تیسرے قونصل کی حیثیت کسی طرح اس کے دو خاص نائبوں سے زیادہ نہ تھی۔ سب وزرا اور کونسل آف اسٹیٹ کی متفقہ رائے سے قونصلوں کا تقرر ہوا اور یہ بھی طے پایا کہ کونسل آف اسٹیٹ ایک نظامیہ عدالت مرافعہ اور جملہ قوانین کا ماخذ ہوگا۔

انجمن واضعان قوانین

قانون سازی کے معاملات میں کونسل آف اسٹیٹ کی مددگار ٹریبیونیٹ (Tribunate) اور لیجسلیٹو بوڈی تھیں کونسل آف اسٹیٹ کے بنائے ہوئے جملہ قوانین پہلے ٹریبیونیٹ کے پاس بھیجے جاتے تھے جو سو ممبروں سے مرکب تھی ٹریبیونیٹ کسی قانون کو نامنظور یا اس میں اصلاح نہ کر سکتی تھی اس کا کام لیجسلیٹو بوڈی، جماعت قانون ساز کے روبرو کسی مسئلہ کی موافقت یا مخالفت کرنا تھا۔ لیجسلیٹو بوڈی سو اراکین سے مرکب تھی۔ جس کو چند منتخب کنندہ جماعتیں ڈپارٹمنٹس کے محصول دینے والوں میں سے نہایت پیچ در پیچ قاعدہ سے بنی تھی منتخب کرتی تھیں۔ اس طریقہ پر تین انتخاب کے بعد قومی فہرست یعنی نیشنل لسٹ تیار کی جاتی تھی اس نیشنل لسٹ سے سینٹ نے لیجسلیٹو بوڈی اور ٹریبیونیٹ دونوں کے لئے ممبر منتخب کئے۔ صرف لیجسلیٹو بوڈی محصول عاید کر سکتی تھی۔ قانون سازی کے معاملات میں قومی جوری کی خدمت اس کے سپرد تھی ہر تجویز پر جو کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ ہوتی تھی وہ ٹریبیونیٹ کے دلائل اس کے موافق یا مخالف سنتی اور ہر معاملہ میں بغیر بحث کئے ہوئے فیصلہ دیتی تھی قانون ساز جماعت کونسل آف اسٹیٹ کی پیش کردہ تجویز کو قانون قرار دیسکتی تھی۔

سینیٹ ۔ ۸۰ ممبروں سے مرکب تھی جنکا تقرر حین حیات کے لئے قونصل کرتے تھے اس کے فرائض قومی فہرست میں سے ٹریبیونیٹ اور قانون ساز جماعت کے اعضا منتخب کرنا اور سرکاری قانون یا تجویز کا جو کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہوں پتہ لگانا تھا۔ اور اگر وہ یہ طے کرتی کہ فلاں فلاں قانون یا تجویز کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے تو اس کو ان کے

منسوخ کرنے کا بھی اختیار حاصل تھا۔

قونصلیت کا خانگی طرز عمل

قونصلیت میں بونا پارٹ بطور پہلے قونصل کے اور کیمبسر یز اور لی برن جو دونوں مشہور قانون داں تھے بطور مددگاروں کے تھے ان کا طرز عمل عام طور پر کشیدگیوں کو رفع کرنا تھا۔ چنانچہ ان افراد کو جو ۱۸ فرکٹیڈر کے انقلاب کے بعد جلا وطن کر دئے گئے تھے بشرطیکہ وہ پشگیرو کی طرح بالاعلان شاہ پسند نہ ہو گئے ہوں فرانس واپس آنیکی اجازت دیدی گئی حتی کہ ان کے ساتھ مراعات بھی کی گئیں۔ کارنٹ وزیر جنگ مقرر کیا گیا اور پونیس اور بار بے مار بوس کونسل آف اسٹیٹ کے لئے نامزد کئے گئے ہجرت کے متعلق فہرست بند کر دیگئی محض شبہہ پر کسی کو مہاجر قرار نہ دیا جا سکتا تھا اور پہلے قونصل نے مدبرانہ نظر سے مہاجرین کے اعزا اور قدیم امرا کو سرکاری عہدہ و نیز مقرر ہونے سے باز رکھنے والے احکام کو منسوخ کر دیا۔ ۱۵۰۰۰ سے زیادہ مہاجرین کو بھی واپسی کی اجازت ملگئی جن میں زیادہ تر بادری (خطیب) تھے جن کو اب باغی نہ سمجھا جاتا تھا اور جنکو خواہ انھوں نے کلیسائی سول کانسٹی ٹیوشن آف دی کلرجی کی پابندی کا عہد کیا ہو یا نہ کیا ہو صرف مملکت کے لئے کانسٹی ٹیوشن کی پابندی کرنے کے پیمان پر پھر امور مقدسہ کا اختیار دیدیا گیا تھا۔ قونصلیت نے مذہب کے لئے اس سے زیادہ کام کیا۔ بہت سے گرجے جو ملکی کاموں کے لئے چھین لئے گئے تھے اپنے اصلی مقصد کے لئے واپس کر دئے گئے۔ رہزنی سختی کے ساتھ روکی گئی اور بونا پارٹ نے ۱۷ جنوری ۱۸۰۰ء کو مونٹلوکن پر بقیہ وینڈین لیڈروں کے ساتھ ایک عام معافی دینے کا عہدنامہ کرکے لاوینڈی میں امن قایم کیا۔ مالیات کو درست کرنے کے لئے مخصوص کوشش کی گئی اور گوڈن نے جو قونصلیت اور شہنشاہی کے دور حکومت میں وزیر مال رہا سب سے پہلے اپنی غیر معمولی لیاقت کا ثبوت دیا۔ اس کی مالی اصلاحیں اس کی دوسب سے زیادہ قابل لحاظ تدبیریں بیان کرنے سے اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہیں امرا سے بر جبر قرضے لینے کی موافقت میں ڈائرکٹری کے احکام جنکا عمل خود مختارانہ اور ناانصافانہ طریقہ پر ہوتا تھا منسوخ کر دئے گئے اور ان کی جگہ آمدنی پر ایک عام محصول ۲۵ فیصدی لگایا گیا اس سے وصولیابی میں انصاف ہوا اور محصول کی یا دتی کی کسیقدر تلافی ہو گئی۔ دوسری تدبیر ہر صیغہ میں محصول وصول کرنیوالوں کا تقرر تھا ان لوگونکو بڑی ضمانت داخل کرنی پڑتی تھی اور ان کو جمع شدہ رقم پر کچھ فیصدی

بطور کمیشن دیا جاتا تھا جو معقول آمدنی کی صورت تھی۔ ان کی نگرانی سختی کے ساتھ ہوتی تھی اور نفرت انگیز خرابیاں جو ڈائرکٹری کے زمانہ میں بالتخصیص پھیلی ہوئی تھیں آیندہ کے لئے قطعاً بند ہو گئیں علاوہ اس کے مہاجنوں کی امداد حاصل کرنے کے لئے حکومت کی ضمانت سے فرانس کا بنک قائم کیا گیا اور آخر پہلے قونصل نے کانسٹیٹوینٹ اسمبلی اور کانونشن کے قانونی مصلحین کی تجاویز پر عمل کرنیکا ارادہ کیا۔ انھوں نے فرانس کے لئے نہایت محنت سے ایک عام ضابطۂ قانون تیار کیا تھا۔ بوناپارٹ نے ٹرونشیٹ۔ پورٹیلس بیگوڈی پریمینو کا ایک کمیشن ان پیش رفتگان کے ثمرۂ محنت کو جانچنے اور ان کی مدد سے ایک قابل تحسین ضابطۂ دیوانی جو بعد کو کوڈ نپولین کے نام سے موسوم ہوا۔ مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا۔

وزارت

قونصلوں کی مدبرانہ قابلیت کا اظہار انتخاب وزرا کے مواقع سے بہتر نہیں ہوا۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ گوڈن فرانس کا بہترین معاملات مال سے واقف کار شخص وزیر مالیات مقرر کیا گیا تھا۔ ٹیلی رینڈ اور قوش دوبارہ وزرا امور خارجہ اور پولیس مقرر کئے گئے ان عہدوں پر وہ پہلے بھی کئی سال رہ چکے تھے ان کا پہلا وزیر بحری فورفیٹ زیادہ عرصہ تک اس عہدہ پر نہ رہا لیکن اس کا جانشین ڈیکرس اس جگہ پر ۱۸۰۱ سے ۱۸۰۴ تک رہا یہی وزارت عدل کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ اس جگہ پر اپریل کے بعد ۱۸۰۲ میں ریگنیر مقرر ہوا اور ۱۸۱۴ تک برقرار رہا وزرائے جنگ اور امور خانگی کا تقرر زیادہ مشکل تھا کارنٹ کو بہت جلد بوناپارٹ کا طرز گفتگو بُرا معلوم ہونے لگا اور اس کی جگہ برتھیئر کا تقرر ہوا جو بعد میں پرنس آف نیوفشٹل ہوا یہ بوناپارٹ کے اسٹاف کا اطالیہ میں چیف رہ چکا تھا لاپلیس سب سے بڑے منجم جو عارضی حکومت نے نومبر ۱۷۹۹ء میں وزیر امور خانگی مقرر کیا تھا۔ وہ بہت قابل نہ ثابت ہوا اور اس کے بجائے لوسین بوناپارٹ پہلے قونصل کا لائق تر بھائی دوسرے مہینہ میں مقرر ہوا۔ وہ بھی قونصلوں کی مرضی کے موافق عمل نہ کر سکا اور ۱۸۰۰ میں اس کی جگہ اس زمانہ کا سب سے زیادہ نمایاں مدبروں میں سے ایک شخص چپٹیل مقرر ہوا۔

قونصلیت کی خارجی حکمت عملی

بوناپارٹ نے پہلے قونصل کی حیثیت سے جملہ امور خارجہ کا بندوبست اپنے ذمہ لیا۔ خانگی معاملات میں اس نے اصلی اصول قائم کر دئے تھے لیکن اس نے اپنے ہمراہیوں کو حکومت میں شریک نہیں کیا۔ نپولین نے

فرانس کو جس طرح کیمپو فورمیو کے معاہدہ سے پیشتر تھا۔ انگلستان اور آسٹریا سے لڑائی میں مبتلا پایا بلکہ ایک اور دشمن روس پیدا ہو گیا تھا۔ فرانس کی خوش قسمتی سے شہنشاہ پال ان وجوہات سے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں اپنے اتحادیوں سے نہایت ناخوش تھا فرانس سے بلاوجہ نفرت کی بجائے اب روسی شہنشاہ کے خیالات پہلے تو فصل کی ذاتی مدح خوانی کیجانب منتقل ہو گئے۔ پطرزبورغ کے دربار میں بوناپارٹ اس کا ہمخیال مشہور ہو گیا اس نے اپنے عزیز دوست ڈیورک کو سفارت خاص پر روس بھیجا یہ خیال پہلے ہی تجویز ہو گیا تھا کہ روس اور فرانس، یورپ کا ثالث بنایا جاوے اس نے نہ صرف پال کو مالٹا کے نائٹوں کا گرانڈ ماسٹر تسلیم کیا بلکہ اس کو اس جزیرہ کا بادشاہ منظور کر لیا۔ اور روسی مقاصد کو پورا کرانے میں ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس معاوضہ میں پال نے اپنی عام مبالغہ آمیز طبیعت کی وجہ سے بوناپارٹ کو اپنا نہایت پیارا دوست ظاہر کیا اس کی تصویریں اپنے کمروں میں چاروں طرف لگائیں کھلم کھلا اس کا جام صحت پیا اور اٹھارھویں لوئی کو مٹو چھوڑ دینے کا حکم دے بیٹھا پیرس میں روسی سفیر کولی کورٹ نے اپنے آقا کی جانب سے تجویز کی کہ بوناپارٹ کو بادشاہ فرانس کا خطاب اختیار کرنا چاہیئے۔ اور تاج کو اپنے خاندان میں موروثی رکھنا چاہیئے۔ روس سے اچھے تعلقات شروع ہو جانیکے بعد دوسری ضروری بات تو فصل اول کی بادشاہ پرشیا کو اپنا کھلم کھلا اتحادی بنانے کی کوشش تھی اس ضرورت کے لئے اس نے ڈیورک کو برلن بھی بھیجا۔ لیکن فریڈرک ولیم ثالث خلاف شہنشاہ پال کے بالکل دوسری طرح کا بادشاہ تھا وہ اسقدر جلد اپنی پالیسی نہ بدل سکتا تھا۔ بالذات وہ بھی تو فصل اول کا مدح خواں تھا اور اس کو بانی امن اور آئندہ ہونے والا بادشاہ سمجھتا تھا لیکن باوجود اس مدح سرائی کے اس نے بوناپارٹ کی خواہشوں کے پورا کرنے سے اسی طرح انکار کیا جس طرح اس نے ڈائرکٹری کی تجاویز کو نامنظور کیا تھا اور اپنے سخت غیر جانبدارانہ طرز عمل کو قائم رکھنے پر مصر رہا بوناپارٹ کی خارجی پالیسی میں آخری قابل غور نکتہ اس کا طرز عمل یورپ کے ساتھ تھا۔ اس نے نہ صرف پاپائے پالیس ششم کی لاش ویلنس سے لیجانے اور روما میں دفن کرنے کی اجازت دی بلکہ اس نے نئے پاپائے پالیس ہفتم تسلیم کر لیا۔ حالانکہ وہ وینس میں آسٹریا کے زیر اثر منتخب ہوا تھا۔ اس نے پاپائے روم سے اس کی دنیوی سلطنت روما واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور فرانس میں کیتھلک مذہب دوبارہ

قایم کرنے کے متعلق اس سے مراسلت جاری کرنے کا بھی وعدہ کیا۔

مرینگو کی مہم شروع

قونصل اول کو فرانس کے دو زبردست دشمنوں آسٹریا اور انگلستان سے مصالحت کرنے کی کوئی خواہش نہ تھی اگرچہ فرانسیسی بیڑہ کی کمزوری کے باعث وہ انگلستان پر حملہ کرنے سے قاصر رہا تاہم وہ آسٹریوں پر دو سمت سے حملہ کر سکا۔ دو طاقتور فوجیں تیار کی گئیں۔ ایک جس کا نام ڈیسیوب کی فوج تھا جو موریو کے کمان میں دیگئی اور دوسری جس کا نام خانگی فوج تھا اور جو اطالیہ کی دوسری فوج کے نام سے بہت مشہور ہوئی ۱۷۹۶ء اور ۱۷۹۷ء کی جملہ فرانسیسی فتوحات میں سے اطالیہ میں صرف جینوا ان کے قبضہ میں تھا۔ میسنا نے جو سوئٹزرلینڈ کی فتوحات سے تازہ دم تھا مختلف افواج کی کمان لے لی تھی۔ اور یکایہ مقابلہ تاریخ میں نہایت مشہور مقابلوں میں سے ہے۔ اور جرنیل کے ریورچ کی فتح سے کسی طرح کم باعث عزت نہیں ہے بونا پارٹ کی خواہش جینوا کو مدد پہنچانے کی تھی اس نے ساحل کے کنارے کنارے بڑھنے کا جیسا کہ اس نے ۱۷۹۶ء میں کیا تھا قصد نہ کیا بلکہ کوہ الپس کو عبور کرنے اور پیڈمنٹ پر اترنے اور آسٹروی فوج کو اس صوبہ پر قبضہ کرنے سے باز رکھنے کا ارادہ کیا۔

مئی کے مہینہ میں بونا پارٹ نے ۴۰۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ گریٹ سینٹ برنارڈ کے درہ کو عبور کیا اور آسٹروی سپاہ پر ایک جانب سے حملہ کر دیا جینوا کو مدد پہنچانے میں بہت دیر ہو گئی چوتھی جون کو جبکہ صرف چند سپاہی مقابلہ کرنے کے لئے باقی رہ گئے تھے انھوں نے ہتیار ڈال دئے۔ لیکن وہ لمبارڈی میں آسٹریوں کی رجعت روکنے کے لئے وقت پر پہونچ گیا۔ ۹۔ جون کو جرنیل لینس نے آسٹروی مقدمۃ الجیش کو مونٹی بیلو پر شکست دی اور پھر بونا پارٹ نے الیسنڈریا سے پیاکنیزا تک کی سڑک کو مسدود کر دیا جرنیل میلیس سے اگرچہ ابھی تک جینوا فتح کرنیوالی فوج اس سے نہیں ملی تھی تاہم اس کے پاس بونا پارٹ سے زیادہ فوج تھی۔ ۱۴ جون کو وہ الیسنڈریا سے زبردستی نکل گیا اور فرانسیسی افواج کو جو قریۂ مرینگو پر قابض تھی نکالدیا۔ اس لڑائی میں فرانسیسی کسقدر ہار چکے تھے اس وقت ڈیژے ۶۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ بائیں جانب روانہ کیا گیا اس نے آسٹرویوں پر ایک جانب سے حملہ کیا۔ ڈیژے کام آیا مگر حملہ کی شدت نے آسٹروی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ کیلریان کے سواروں نے فتح کی تکمیل کر دی

اور جرنیل میلس نے الیسنڈریا میں عہدنامہ پر دستخط کئے۔ جس کی رو سے اس نے جینوا پیڈمنٹ اور ملانیز فرانس کو دے اور مینٹیو کے مغرب میں تمام شہروں سے آسٹروی محافظ فوجیں ہٹا لینے کا وعدہ کیا۔ بوناپارٹ نے ملان کے گرجے میں جاکر فتح کی خوشی میں گیت گائے جانے کی رسم میں شرکت کی اور گریسنز کی فوج جرنیل میکڈانلڈ کی کمان میں آسٹرویوں کا تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ کر پیرس واپس آیا۔

ہوہنلنڈن کی مہم

جبکہ بوناپارٹ مین میرنگو کی لڑائی سر کر رہا تھا اور اطالیہ کو صرف ایک حملہ میں دوبارہ فتح کر رہا تھا موریو پھر اپنے پرانے مخالف آرچ ڈیوک چارلس کے مقابل تھا۔ فرانسیسی سستی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ انجن موس کرچن اور بائی برگ پر مئی ۱۸۰۰ء میں سخت لڑائیاں ہوئیں اور موسم گرما کے اختتام تک موریو نے اپنے خیمے اوگس برگ پر اور اس کے مقدمۃ الجیش نے میونخ پر گاڑ لئے جس طرح آرچ ڈیوک چارلس کی ناکامیابی نے وائنا کے دربار کو ناراض کیا تھا اسی طرح موریو کی سستی نے پہلے قونصل کو ناخوش کیا۔ اوگیریو ۲۰۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ موریو کی مدد کو بھیجا گیا اور باوجود موسم سرما کی سختیوں کے موریو کو آگے بڑھتے رہنے کا حکم ملا۔ اور آرچ ڈیوک چارلس کی جگہ اس کا بھائی آرچ ڈیوک جان مقرر ہوا۔ اور اس کو حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس موسم سرما کی مہم کا اہم ترین واقعہ کارنامہ ہوہنلنڈن کی زبردست فتح تھی جو موریو کو ۳ دسمبر ۱۸۰۰ء کو حاصل ہوئی۔ آسٹریوں کو فوجی سامان توپخانہ اور ۲۰۰۰۰ قیدیوں کا نقصان ہوا۔

۱۸۰۰ء کے سرما کی مہم

موریو اور میکڈانلڈ کو قونصل اول نے خاندان آسٹریا کے مقبوضات خانگی پر بڑھنے کا حکم پیرس سے صادر کیا۔ چنانچہ موریو ان سالز ٹرون اور اینس کے برابر برابر منتشر اور شکستہ دل آسٹروی فوج کو بھگاتا ہوا آگے بڑھا یہانتک کہ وہ وائنا سے ۲۰ لیگ اور رہگیا میکڈانلڈ نے باوجود برف کے پہاڑوں کے اسی زمانہ میں اسپلوجن درہ کو عبور کیا اور مینٹیو اور ایڈج کی آسٹروی افواج کا منہ پھیرتا ہوا ٹرل میں داخل ہوا۔ ٹرینٹ پہنچکر میکڈانلڈ داہنی جانب مڑا وہاں برون جس نے ممالک وینس پر قبضہ کر لیا تھا اس سے ملگیا۔ اور متحدہ فرانسیسی فوج وائینا پر بڑھی ایسی حالت میں جبکہ اطالیہ قبضہ سے نکل چکی تھی وائینا پر دو طرف سے یورش تھی شہنشاہ

فرانسس نے صلح کرنی چاہی جو نومبر فروری ۱۸۰۱ء کو لونی وائل میں عمل میں آئی لونی وائل کا صلح نامہ قدیم ہولی رومن امپائر کے برباد کرنے کی وجہ سے بہ مقابلہ فرانس اور آسٹریا میں عہد نامہ صلح کے زیادہ اہم تھا۔ دوسرے اعتبار سے شہنشاہ فرانسس نے دوبارہ کیمپو فورمیو کے صلحنامہ کی طرح رائن کو فرانس کی سرحد تسلیم کرلیا

لونی وائل کا صلحنامہ ۹ فروری ۱۸۰۱ء

اطالیہ میں ماورائے اپس جمہوریہ ایڈیج کو سرحد قرار دیکر دوبارہ قایم کردیگئی۔ مورڈینا کو برلیسگو دیکر تلافی کی گئی اور وینس دوبارہ بادشاہ آسٹریا کے قبضہ میں چھوڑ دیا گیا۔

ٹسکنی آسٹروی گرانڈ ڈیوک سے لیگئی۔ اور پرنس آف پارما کے لئے اٹروریا کی سلطنت قایم کیگئی۔ جو بادشاہ ہسپانیہ کا ایک رشتہ دار تھا۔ پیڈمنٹ فرانس میں ملا دیا گیا۔ لیکن دونوں صیقالیہ کے بادشاہ کو اپنی سلطنت پر قابض رہنے کی اجازت دیگئی اور پاپائے روم کو اس کے حملہ مقبوضات سوائے فریرا اور بولگنا کے واپس دیدیئے سس الپائن ریپبلک کی دوبارہ تنظیم کیگئی اور کانسٹیٹوشن سال ہشتم کے نمونہ پر اس کو ایک کانسٹی ٹیوشن دیا گیا۔ جس میں بوناپارٹ قونصل اول مقرر ہوا۔ لائیگورین ریپبلک صرف اس تبدیلی کے ساتھ قایم رکھی گئی کہ اس کا بادشاہ آئندہ بجائے منتخب ہونے کے فرانس سے نامزد کیا جاویگا۔ شمالی اطالیہ کے ان نئے انتظامات کا یہ نتیجہ ہوا کہ فرانس اور آسٹریا دونوں کو پیڈمنٹ اور وینس کی وجہ سے قبضہ قایم رہا اور سس الپائن ریپبلک ان کے درمیان میں بفر کی حیثیت سے رہی۔ جرمنی بشپی علاقوں کو دنیوی بنا دینے کا اصول لونی وائل کے خاص صلحنامہ میں دوبارہ قبول کرلیا گیا۔ اور اس کے عملدرآمد کے متعلق ایک کمیشن سے صلاح لیگئی جس کی تجاویز ۱۸۰۳ء تک اختیار نہیں کی گئیں آسٹریا میں اس صلحنامہ کا اثر تھوگو نامی وزیر کا دست کش ہو جانا ہے جس کی جگہ اسٹیٹ چانسلر کے عہدہ پر پرنس لوئی کو بنزل وہ مدبر جس نے کیمپو فورمیو اور لونی وائل دونوں صلحناموں کی مراسلت کی تھی مقرر ہوا۔ شہنشاہ پال کی مدح سرائی بوناپارٹ کے حق میں روز بروز بڑھتی گئی اور قونصل اول نے نہیں بلکہ روسی زار نے مشرق میں انگلستانی طاقت پر حملہ کرنے کیلئے

شہنشاہ پال کا قتل ۲۴ مارچ ۱۸۰۱ء

ایشیا میں ہوکر ہندوستان پر حملہ کرنیکی تجویز پیش کی پال کے دماغ میں درحقیقت انگریزوں نے فرانسیسیوں کی جگہ لے لی تھی جس نے

نیوٹرل لیگ آف نارتھ دوبارہ قایم کرنے سے مطمئن نہ ہو کر ان کے خلاف اپنی بہترین افواج بھیجنے کا ارادہ کیا۔ اس شہنشاہ کی یہ تجویز تھی کہ ایک فوج ۳۵۰۰۰ روسی اور ۳۵۰۰۰ فرانسیسیوں کی میسنائی کمان میں تیار کی جائے یہ فوج پہلے ڈینیوب کی جانب اور پھر ڈون کی طرف بڑھے ایک ایسے مقام تک جہاں سے وائگا تھوڑے سے فاصلہ پر رہجائے پھر یہ فوج وائگا سے استراخان کی جانب بڑھے اور وہاں سے بحر خزر کو عبور کر کے استراباد پہنچے اور پھر ہرات اور قندھار ہوتی ہوئی پنجاب پر حملہ کرے دوسری فوج خیوا اور بخارا سے گزر کر شمالی افغانستان کی جانب سے ہندوستان پر حملہ کرے۔ ان عظیم الشان تجاویز کو بوناپارٹ نے بالکل قبول نہیں کیا اور شہنشاہ پال کی موت نے یہ نہ ظاہر ہونے دیا کہ آیا یہ کوشش عملی تھی یا نہیں پال کا جنون اس کے قلیل عہد حکومت میں بہت بڑھ گیا۔ اس کے امراء اس کی جنگی حکمت عملی یا طرز عمل کو پہلے فرانس اور نیوٹرل لیگ کے قایم کرنے سے جس نے روسی اشیاء برآمد کو انگلستانی جہازوں پر لیجانے سے روکا۔ شمالی روس کے دولتمند امراء کو بہت نقصان پہنچا۔ امراء اہل سیاست اور مہاجنوں کی ناراضی کے ساتھ ساتھ درباری بھی خوف زدہ تھے۔ اس کے سب سے بڑے بیٹے اسکندر نے جو تخت کا وارث تھا معلوم کر لیا کہ اس مجنون کی حکومت دیر تک قایم نہ رہیگی۔ اس کی غیر ہر دلعزیزی کے جملہ اسباب بالخصوص ظاہر کرنا غیر ضروری ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ اس کا برتاؤ ایک مجنون کا ساتھا چند درباریوں نے جن میں لیڈر کاونٹ پھیلن لاٹوٹا کا ایک امیر بینکسن ہینور کا ایک جنرل پلیٹوزوف قطاریں کا آخریں مقرب اور اس کا بھائی نکولس اور شہزادہ جیشول تھے زار کے تظلم کو ختم کر دینے کا قصد کر لیا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۰۱ء کی شب کو ان سازش والوں نے اس پر حملہ کیا اور سلطنت سے دست کشی کا عہدنامہ لکھنے کے لئے مجبور کیا۔ اس نے انکار کیا تو لمپ گل کر دیا گیا اور ان میں سے ایک نامعلوم شخص نے شہنشاہ کو دے مارا اور اس کا گلا گھونٹ ڈالا۔

جب بوناپارٹ نے عہدہ اختیار کیا تو اس کو معلوم ہوا کہ انگلستان بوجہ دور ہونے کے آسٹریا سے بھی بڑا دشمن ہے یہ معلوم کر کے فرانسیسی بیڑہ انگلستانی بیڑہ کے مقابلہ کرنے سے قاصر ہے اس نے انگلستان کی تجارت کے خلاف ایک نیوٹرل لیگ قایم کر کے اس کی بحری طاقت کم کرنیکی کوشش کی۔ لڑائی کے طول کے باعث فرانس میں

شمال کی نیوٹرل لیگ
سنہ ۱۸۰۰ء سنہ ۱۸۰۱ء

درآمد اشیاء روکنے کے لئے محض احکام سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا تھا ضرورت ہوئی کہ غیر جانبدار قوموں کے ذریعہ سے نقصان پہنچایا جائے انگلستانی تجارت کے تین بڑے مرکز بحیرۂ روم بحر بالٹک پرتگال تھے مصر کی مہم کی ناکامیابی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بحر متوسط میں انگلستانی تجارت کا برباد کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے بوناپارٹ نے دیگر مقامات پر نقصان پہنچانیکا قصد کیا شہنشاہ پال کے ذریعہ سے شمالی مسلح غیر جانبدار اتحاد یا سنہ ۱۸۰۰ء کی نیوٹرل لیگ بحر بالٹک کے گرد کی دول روس۔ پرشیا۔ سوئیڈن اور ڈنمارک میں پھر قایم ہوئیں۔ پال اور بوناپارٹ کا حقیقی مقصد انگلستانی تجارت کو بحر بالٹک سے قطعی طور پر خارج کرنا تھا۔ لیکن دوسری مرتبہ پھر بحر بالٹک کی طاقتوں نے برائے نام اپنے تئیں غیر جانبدار طاقتوں کے حقوق کا محافظ قرار دیا انھوں نے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کی تلاشی لینے اور اپنے خلاف لڑنے والے ممالک کی اشیا اُن میں پائے جانے پر انھیں ممنوعات جنگ قرار دیکر ضبط کر لینے اور غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو اپنے دشمن کی بندرگاہوں میں تجارت کرنے سے روکنے کے خود ساختہ حق انگلستان کی مخالفت کی۔ شہنشاہ پال نے مثل قطرین کے اپنے کو اس نیوٹرل لیگ کا مربی قرار دیا۔

کوپن ہیگن کی لڑائی
۲ر اپریل سنہ ۱۸۰۱ء

انگلستان نے فطرۃً نیوٹرل لیگ کے مطالبات پورا کرنے سے انکار کیا اور جب بحر بالٹک ان کے لئے بند کر دیا گیا تو ایک انگلستانی بیڑے کو بحر داخل ہونیکا حکم دیا گیا۔ یہ بیڑہ سر ہائیڈ پارکر کی کمان میں دیا گیا اور نلسن اس کا نائب تھا۔ ۳۰ر مارچ سنہ ۱۸۰۱ء کو بیڑہ نے باوجود ڈنمارک کی توپوں کے جو ایلسنیور پر لگی ہوئی تھیں ساؤنڈ کو عبور کیا ۲ر اپریل کو کوپن ہیگن پر گولہ باری کی گئی اور ڈنمارک کے بیڑے کا بہت بڑا حصہ تباہ ہوگیا۔ اس فتح نے اور اس سے زیادہ شہنشاہ پال کی موت نے نیوٹرل لیگ آف ناردھ کو توڑ دیا انگلستانی تجارت برباد کرنے کے لئے بوناپارٹ کو اپنی تجاویز چند سال کے لئے ملتوی کرنی پڑیں۔

ہسپانیہ اور پرتگال
۱۸۰۰ء
۱۸۰۱ء

جزیرہ نمائے آئبیریا میں انگریزی تجارت کے خلاف بوناپارٹ کی ترکیبیں زیادہ کامیاب ہوئیں۔ ہسپانیہ باوجود ان مصائب کے جو اتحاد کے باعث اسپر نازل ہوئیں ابتک فرانس کا اتحادی

بنا رہا لیکن پرتگال اب تک انگلستان کا وفادار دوست رہا۔ پرتگال میں ہو کر انگریزی اشیاء ہسپانیہ اور جنوبی فرانس میں داخل ہوتی تھیں اس لئے بوناپارٹ نے پرتگال کی غیر جانبداری ختم کر دینے کا ارادہ کیا۔ اس کام کے لئے ۱۸۰۰ء میں اس نے اپنے سب سے لائق ترین بھائی لوسین بوناپارٹ کو پرتگال کے پرنس ریجنٹ سے مراسلت کرنے کے احکام دیکر میڈرڈ کے دربار میں بطور سفیر کے روانہ کیا جو شرائط پیش کئے گئے یہ تھے کہ پرتگالی بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دی جائیں فرانسیسی تاجروں کو مخصوص تاجرانہ سہولتیں دیجائیں۔ فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھا دی جائے، اور پرتگالی مملکت کا کچھ حصہ ہسپانیہ کو اس وقت تک کے لئے دیدیا جائے جب تک کہ ٹرینی ڈاڈ اور منورکا پھر اس ملک کے واپس آجائیں پرتگالی پرنس ریجنٹ نے ان سخت شرائط کو نامنظور کر دیا۔ ہسپانیہ نے ۱۸۰۱ء کی ابتدا میں اعلان جنگ کر دیا۔۔۔ ۲۲ جنگ آزمودہ فرانسیسی سپاہی بوناپارٹ کے بہنوئی جرنیل لیلرک کی کمان میں ہسپانیہ کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ یہ ہم بہت مختصر سی تھی فرانسیسی افواج نے کوئی حملہ نہیں کیا

بیڈیجوز کا صلحنامہ

لیکن پرتگالیوں کو دو مرتبہ مستقل لڑائیوں میں شکست ہوئی اور چند قلعے ہاتھ سے نکل گئے۔ پرنس ریجنٹ نے صلح کی التجا کی اور پرتگال اور ہسپانیہ کے مابین جون ۱۸۰۱ء کی چھٹی کو بیڈیجوز میں صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ اس صلحنامہ کی رو سے اولیونزا کا شہر اور ضلع ہسپانیہ کو دیدئے گئے اور ہالینڈ کے ایک عہدنامہ کی رو سے فرانسیسی گائنا کی حد دریائے امیزن تک بڑھگئی۔ ان معاہدوں اور خصوصاً انگلستانی تجارت کے لئے اپنی بندرگاہیں بند کرنے پر پرتگال کے پیہم انکار سے بوناپارٹ ناراض ہوا اور چند مہینے گذرنے کے بعد وہ ان کے منظور کرنے پر رضامند ہوا انگلستان نے پرتگال کو اپنا دشمن مان لینے سے انکار کیا لیکن ایک انگلستانی پلٹن نے جزیرہ میڈیرا پر قبضہ کر لیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے گوا پر محافظ فوجیں متعین کر دیں۔

مصر کی مہم ۱۸۰۰-۱۸۰۱ء

جب بوناپارٹ مصر سے روانہ ہوا تو بوجہ انگلستانی بیڑہ کے بہ سختی سدراہ ہونے کے سوائے چند ہمراہیوں کے اپنے ساتھ کسی کو نہ لا سکا تھا کلیبر جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اس کی جگہ فرانسی افواج کی کمان پر مقرر ہوا اس کی بہت جلد اپنے ایک طاقتور ترکی اور مصر کی فوج سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس فوج کو اس نے ۲۰ مارچ

۱۸۰۰ء کو صیلیو بولس کی لڑائی میں شکست دی اور اس کے بعد مصر نے پھر فرانس کی حکومت قبول کی ۱۴ ارجون ۱۸۰۰ء کو اسی روز جبدن ان کا قدیم ساتھی ڈیشرے میرنگو کی لڑائی میں ایک سپاہی کی موت مرا کلیبر کو ایک مسلمان نے قاہرہ میں قتل کر ڈالا۔ منو مصر کا نیا فرانسیسی جرنیل ہر طرح کلیبر سے کم تھا اور اس نے فرانسیسی افواج کو قاہرہ اور سکندریہ دونوں شہروں میں مجتمع کیا۔ فرانس سے بالکل علیحدہ ہونے اور کمک اور آلات حرب مہیا نہ ہونے کی وجہ سے انگلستان نے فرانسیسیوں کو مصر میں ایک آسان شکار سمجھا۔ ۱۹ مارچ ۱۸۰۱ء کو ایک طاقتور انگلستانی فوج ابوکیر پر اتری یہ سر رالف ابرکرامبی کی کمان میں تھی۔ اس نے دو روز بعد فرانسیسیوں کو اسکندریہ پر ایک مستقل لڑائی میں شکست دی جس میں ابرکرامبی کام آیا۔

اسکندریہ اور قاہرہ کا محاصرہ کیا گیا اور دونوں شہروں نے انگریزی جرنیل لارڈ مو جنیس کی اطاعت ہندوستان سے آنیوالی فوج کی آمد سے قبل قبول کرلی یہ فوج سر داؤد بائرڈ کی کمان میں بحر احمر تک پہونچ گئی تھی اس نے سوڈان کے ریگستان کو عبور کیا اور دریائے نیل کو کشتیوں میں عبور کرکے قاہرہ پر اتر پڑی۔

ان لڑائیوں کا نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ انگلستانی اور فرانسیسی جرنیلوں کے مابین مصر میں ۲ ستمبر ۱۸۰۱ء کو ایک عہد نامہ مرتب ہوا جس کی بنا پر فرانسیسی افواج نے بقیہ مقامات کو خالی کردیا اور انگلستانی جہازوں میں فرانس پہونچیں اگرچہ خود بوناپارٹ اور نہ انگلستانی سیاسی لیڈر دونوں ممالک کے درمیان ایک مستقل صلح کے امکان میں یقین رکھتے تھے تاہم طویل جنگ کے خلاف انگلستانی اور فرانسیسی رعایا کی صداؤں سے ان ممالک پر جنگ کا ملتوی کرنا لازم آگیا تھا۔

ایمیون کا صلحنامہ ۲۵ مارچ ۱۸۰۲ء

۱۸۰۱ء میں پٹ عہدہ وزارت سے دست کش ہوا اور اس کے جانشین ایڈنگٹن نے جو بعد میں لارڈ سڈموتھ ہوا۔ صلح کی پالیسی کی موافقت کی وہ صلحنامہ جو ایمیون کے صلحنامہ کے نام سے موسوم ہے درحقیقت گفت وشنید سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا صرف ایک عام اقرار نامہ تحریر تھا جس میں بہت سی خاص خاص باتیں غیر طے شدہ چھوڑ دیگئیں تھیں۔ دونوں قومیں آرام لینے کی متمنی تھیں اور کوئی حکومت ایمیون کے صلحنامہ کو اپنی نااتفاقیوں کے دور کرنے کا مستقل ذریعہ نہیں سمجھتی تھیں۔

بہت سی خامیاں رہگئی تھیں جنکے متعلق یقین تھا کہ جانبین کی لڑائی جاری کرنیکا بہانہ بن جائینگی - ان میں سب سے زیادہ اہم مالٹا پر قبضہ کا سوال تھا - امیوں کی عارضی صلح سے کہیں زیادہ اہم جرمنی کا جدید انتظام تھا جس کو راٹسبن کی ڈائٹ نے آخر الامر ۲۵ فروری ۱۸۰۳ء کو تسلیم کر لیا ہولی رومن امپائر صدیوں تک قائم رہکر یکقلم معدوم ہوگئی - سلطنت کی تقسیم جو حلقوں میں تھی مسترد کر دیگئی اور تین کالجوں پر جن سے ڈائٹ مرکب تھی بہت بڑا اثر پڑا - بجائے آٹھ الیکٹروں (رائے دہندگان) کے جن میں پیشتر پانچ ذیموی اور تین مذہبی الیکٹر تھے - اب دس الیکٹر ذیموی اور ایک مذہبی بنائے گئے - کلون اور ٹریویر کے اسقف اعظم جنکی ریاستیں رائن کے بائیں کنارہ پر ہونے کے باعث فرانس میں شامل ہوگئی تھیں - اب الیکٹر نٹس کے اسقف اعظم کو امپائر کا صدر چانسلر برقرار کیا گیا اور اس کو راٹسبن کی اسقفی اشتافن برگ کا تعلقہ اور وٹزلر کا صوبہ بطور ریاست کے ملے - ذیموی الیکٹروں میں سے پانچ وہ شہزادے تھے جنکو پہلے ہی اقتدار حاصل تھا - یعنی بوہیمیا برنڈنبرگ سیکسنی بویریا اور ہنوور کے الکٹر اور چار نئے الیکٹر مارگریواف بیڈن ڈیوک آف ورٹمبرگ لینڈگریو آف ہیسی کاسل اور گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ ہے یہ شہنشاہ کا بھائی اور ٹسکنی کا قدیم گرانڈ ڈیوک تھا جس کو اب سالزبرگ کا الیکٹر مقرر کر دیا تھا اس نئے انتظام اور دو تہائی مذہبی الیکٹروں کے کم ہو جانے سے الیکٹروں کے کالج میں بجائے کیتھلکوں کے پراٹسٹنٹوں کی کثرت ہوگئی شہزادوں کے کالج میں بھی یہی نتیجہ ہوا کیونکہ کیتھلک عہدوں کو توڑ کر ذیموی قرار دینے سے پروٹسٹنٹ حکمرانوں کی کثرت ہوگئی -

سب سے زیادہ تغیر تیسرے کالج میں ہوا جو آزاد شہروں کا کالج تھا - اس کالج میں بجائے ۵۲ ممبر شہروں کے صرف ۶ باقی رہے - اور وہ بھی فرانس کی دست اندازی کے باعث یہ چھ شہر اوگس برگ برمن فرنیک فرٹ آن دی مین ہیمبرگ لیوبیک اور نیورمبرگ تھے ان تبدیلیوں سے سلطنت کا نظام یکقلم تبدیل ہوگیا لیکن اس سے زیادہ اہم جرمنی کے مختلف شہزادوں کی حالت کی تبدیلی تھی کیونکہ مذہبی ریاستوں کے ذیموی بنانے کا مدعا حکمراں شہزادوں کی تعداد کم کرنا اور ان کی ریاستوں کی جسامت کا بڑھانا تھا -

جرمنی کی ریاستوں کو ذیموی قرار دینا -

فرانس کے ساتھ اس بڑی لڑائی نے امپائر کی ساخت کی کمزوریوں کو ظاہر کر دیا اور باشندوں کے لئے بڑی اور قوی ریاستوں کے

وجود کے فائدوں کو ثابت کر دیا تھا۔ اس لئے نئے انتظامات میں موجودہ بڑی سلطنتوں کو سب سے زیادہ مقبوضات ہاتھ آئے برائے نام وہ اسقفیاں جو دنیوی قرار دیدی گئی تھیں ان جرمنی شہزادوں کی تلافی کے لئے نہیں جنکے رائین کے بائیں کنارے کے مقبوضات فرانس کو حوالہ کر دئے گئے تھے فی الحقیقت صرف طاقتور ریاستوں کو ترقی ہوی۔ آسٹریا کو جس کے وینس کے نئے مقبوضات لانیز کی بجائے لوفی ویل کے صلحنامہ میں کرر تسلیم ہو چکے جرمنی میں صرف برکسن اور ٹرینٹ کی اسقفیاں ملیں لیکن دو آسٹروی شہزادوں کو خود مختار ریاستیں ملیں یعنی گرانڈ ڈیوک آف ٹسکنی فرڈیننڈ نامی کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے الیکٹر کا خطاب اور سالزبرگ کی اسقفی دیدگئی اور ڈیوک آف موڈینا کو بری از گو ملا غرضکہ آسٹریا کا اقتدار بہت کم ہو گیا کیونکہ پرانے انتظامات کے زمانہ میں مذہبی الیکٹر اور کیتھلک اساقفہ ہمیشہ آسٹریا کے شریک کار رہتے تھے پرشیا وہ ملک ہے جس کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچا حالانکہ فرانس کے خلاف لڑائی میں اس کو سب سے کم نقصان پہونچا تھا۔ ڈچی آف کلیوز کے ایک حصہ ڈچی آف گیولڈرس اور کاؤنٹی آف مورس کے بدلہ میں پرشیا کو ہیلڈ پشم پیڈربورن ارفرٹ کی بڑی بڑی اور مالدار اسقفیوں اور منسٹر کا حصہ ملا اس کے علاوہ بہت سے ایسے جن میں سب سے بڑے ہرفرڈ کوئیڈ نبرگ ایلٹن ایسن ورڈن تھے اور بہت سے آزاد شہر مے ہینوور کو اس نے برک کی بشپرک ملی جسپر پہلے شاہ انگلستان کو ہینوور کا الیکٹر ہونے کی حیثیت سے نامزد کرنیکا اختیار حاصل تھا۔ بیویریا کو ایک قومی اور یکجائی ریاست بنا دیا گیا پلٹینیٹ ڈچی آف ڈیوپون جو لیئیرس سمبرن اور لوئرن کے صوبوں کے امین اسکوورنز برگ ہیم برگ اوگس برگ فری سٹی کی بشپرکین سپاڈ کا ایک حصہ اور ساتھ ہی ساتھ بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر مے بیڈن کو اسپائرس کا اسٹراسبرگ اور بیسل کی بشپرکوں کے حصے جو رائن کے داہنے کنارہ پر واقع تھے۔ کانسٹینسی کی بشپرک ہیڈ برگ اور مین ہیم کے شہر اور بہت سی اسقفیں اور آزاد شہر مے ورٹم برگ کی ڈچی کو مونٹی بلیئرڈ کے صوبہ کے بدلے میں اسقفیں اور آزاد شہر مے جس سے اس کی آبادی میں ایک لاکھ باشندوں کی زیادتی ہو گئی۔ ہیسی کاسل ہیسی ڈرمسٹیٹ نساؤ اور باقیماندہ شہزادوں کو جو مختلف مقامات دئے گئے ان کی تفصیل ضروری نہیں لیکن یہ قابل غور ہے کہ پرنس آف اورنج کو جو ہالینڈ کا قدیم سٹیڈ ہولڈر تھا فلڈا کی بشپرک دیدگئی۔ ان تبدیلیوں نے جرمنی میں نیا انتظام قایم کیا اور اس کا نتیجہ فرانس کے حق میں

مضر ہوا کیونکہ بہت سی چھوٹی چھوٹی اور کمزور درمیانی ریاستوں کے بجائے اب فرانس پر شیا اور آسٹریا کی سرحد میں ملگئیں۔

سوئٹزرلینڈ کا دوسرا انتظام

اس زمانہ میں جبکہ فیڈرل ہولی رومن امپائر کا نظام تبدیل کیا گیا سوئٹزرلینڈ کی قدیم فیڈرل ری پبلک کا بھی از سر نو بندوبست ہوا جن وجوہات نے ڈائرکٹری کو سوئٹزرلینڈ کے معاملات میں مداخلت کرنیکی ترغیب دی تھی وہ ہنوز موجود تھے۔ انقلابی پارٹی جو فیڈرل طرز حکومت کے خلاف تھی اور ایک متحدہ سوئٹزرلینڈ کے وجود کی خواہشمند تھی قدیم کنفیڈریشن کے طریقہ پر حکومت کرنے کی موافقت کرنے والوں کے بالکل مخالف تھی۔ یہ محض حکومت کرنیکا مسئلہ تھا جسپر دونوں پارٹیوں میں اختلاف تھا اور فیڈرل طریقہ پر حکومت پھر قایم کرنے یا بعض شہروں اور کنٹنوں کے اختیارات دوسرے شہروں پر از سر نو جاری کرنیکی کوئی تجویز نہ تھی۔ فرانسیسی انقلاب کے اثر سے سیاسی ناہمواری کو سوئٹزرلینڈ سے مثل فرانس کے یکقلم دور کر دیا تھا۔ امپون کی صلح کے بعد فوراً ہی بوناپارٹ نے فرانسیسی افواج کو نئی ہیلویٹک ریپبلک سے ہٹا لیا۔ خانہ جنگی جیسی توقع تھی پھر جاری ہوگئی اور فیڈرل طرز حکومت کے حامیوں نے ہیلویٹک گورنمنٹ کو برن سے خارج کر دیا اس لئے بوناپارٹ نے ایک فوج امن قایم کرنے کے لئے روانہ کی اور سوئٹزرلینڈ کے مخصوص مدبروں کو پیرس بلایا۔ ان کے سامنے اس نے فیڈرل گورنمنٹ کی ایک نئی تجویز پیش کی جو انھوں نے منظور کرلی۔

ایکٹ آف میڈی ایشن کی رو سے جو ۱۹ فروری ۱۸۰۳ء کو مشتہر کیا گیا نیا کانسٹیٹوشن قایم کیا گیا۔ اور دل تو فصل کو میڈی ایٹر (ثالث) تسلیم کرلیا گیا۔ ایکٹ۔ قانون آف میڈی ایشن کی رو سے سوئٹزرلینڈ ۱۹ کنٹنوں میں تقسیم کی گئی جس میں ہر ایک کی مقامی گورنمنٹ اور مخصوص قوانین اور ٹیکس تھے۔ پرانی تیرہ کنٹنیں قایم رکھی گئیں چھ ان میں سے ڈیموکریٹک (جمہوری) تھیں یہ اپنٹرل گلورس شیوز انٹروالڈن اری اورزگ تھیں۔ ان میں سات عدیدیہ بیسل برن فری برگ لوکرن اسچیف ہوسن سولیور اور زیورچ تھیں بوناپارٹ کی اضافہ کردہ چھ کنٹنیں ان پانچ مقامات پر مشتمل تھیں جو پہلے ماتحت تھیں پیز ڈی وود اور آرگو برن کی ماتحتی سے علیحدہ کرکے خود مختار کر دئے گئے تہرگو اسچیف ہوسن سے علیحدہ کر دیا گیا اور ٹیسینو اری اور انٹروالڈن سے اور سینٹ گال کی کنٹن ان چند اضلاع کو ملا کر

بنائی گئی جو پہلے اسپینزل گاورس اور شیوز میں شامل تھے آخر الامر گریسنز جو ابتک ایک خود مختار پہاڑی ریپبلک تھی اب سوئیٹزرلینڈ کی ایک کنٹین قرار دیدگئی جینوا چند سال پیشتر بطور ایک ڈیپارٹمنٹ کے جس کا نام لیمانز رکھا گیا تھا فرانس میں شامل کر لیا گیا تھا اور ویلے کو اب خود مختار قرار دیا گیا۔ جو آخر کار اس کے فرانس میں شامل کرنیکا ابتدائی زینہ تھا۔ فیڈرل ڈائٹ کے ۲۵ ڈپٹی قرار پائے دو سب سے بڑی جمہوریتوں آرگو برن گرتیز نیٹ گال پیزدی ورڈا اور زیورچ سے اور ایک ایک باقیماندہ کنٹین سے ڈپٹی تجویز ہوا۔ یہ قرار پایا کہ ہر سال ایک مختلف کنٹین کے دار السلطنت میں ڈائٹ ہوا کریگی اور اس کنٹین لانڈیمین میں اس سال کنفیڈریشن کا صدر ہوگا فیڈرل ایکٹ نے دوبارہ نظام جاگیرات واعزاز خاندانی وغیرہ کے قطعی منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور آیندہ کے لئے تمام خانگی محصولوں کو بند کر دیا بونا پارٹ نے اعلان کیا کہ وہ سوئیٹزرلینڈ میں کسی دوسری دولت کی مداخلت جائز نہیں رکھیگا اور اس نے سوئیٹزرلینڈ کے کنفیڈریشن کے میڈی ایٹر کا خطاب اختیار کیا۔

کون کورڈاٹ ۱۸۰۱-۱۸۰۲

یہ پہلے ہی ظاہر کیا جا چکا ہے کہ بونا پارٹ کیتھلک مذہب سے اچھا برتاؤ کرنا چاہتا تھا اور اس نے سرکاری مذہب کے فوائد کو تسلیم بھی کر لیا تھا۔ قونصلیت کے عہدۂ حکومت میں سب سے زیادہ ضروری کارروائی پوپ پائس ہفتم کی دوسرے اس مناقشہ کو مٹا دینا تھا۔ ۱۷۹۰ سے سول کانسٹیٹوشن آف کلرجی کی ترویج کے باعث پیدا ہو گیا تھا۔ تمام بشپوں نے جو سول کانسٹیٹوشن آف دی کلرجی کی رو سے منتخب ہوئے تھے اور سب سے ان بشپوں نے جنھوں نے بجائے اطاعت کی قسم کھانے کے ہجرت اختیار کی تھی استعفا دیدیا دونوں فرقوں کے نمایندے نامزد کئے گئے اور مختلف ڈایوسیز پر مقرر کر دئے گئے (سی) بشپوں کے علاقہ کی نئی حد بندی کی گئی اور فرانس پچاس بشپرکوں اور دس آرچ بشپرکوں میں تقسیم کر دی گئی۔ کون کورڈاٹ سے جو پہلے قونصل اور پوپ کے درمیان ۱۵ جولائی ۱۸۰۱ء کو مرتب ہوا اور لیجسلیٹو باڈی کی اجازت کے بعد ۱۸ اپریل ۱۸۰۲ء کو مشتہر کیا گیا یہ طے ہوا کہ پہلا قونصل بشپوں کو نامزد کریگا اور پوپ انکو مقرر کریگا۔ قونصلیٹ کی سرکار نے کیتھلک آپوسٹولک اور رومن مذہب کو اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کا مذہب تسلیم کر لیا اور طے کیا کہ پرستش آزادی کے ساتھ کیجا سکتی ہے اس وقت تک جبکہ پولیس کے

قوانین کی خلاف ورزی نہ کیجائے۔ تمام مذہبی حکام کو وفاداری کی قسم کھانی پڑتی تھی اور سرکار تمام بشپوں اور کورئیسز کو ایک معقول تنخواہ دینے کا وعدہ کرتی تھی اس معاوضہ میں پوپ نے وعدہ کیا کہ وہ اور اس کے جانشین ان مذہبی جائدادوں کا کوئی مطالبہ نہ کرینگے جو ضبط کیگئی تھیں۔ اور اس قسم کی جملہ جائدادوں پر خریداران کی قطعی ملک تسلیم کرلیگئیں۔

خانگی بندوبست

لونی ویل کا صلحنامہ اور رائسبن کی ڈائٹ نے رائن کو فرانس کی سرحد تسلیم کرلیا جس سے اس کے مقبوضات بہت بڑھگئے۔ پہلے قونصل نے ان ملحق کردہ مقامات کا انتظام کانسٹیٹیوینٹ اسمبلی کنونیشن اور ڈائرکٹری کے مقرر کردہ اصولوں پر کیا بیلجیم کو نو ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کیا گیا۔ وہ مقامات جو رائن کے کنارہ پر واقع تھے۔ جن میں پلیٹینٹ ڈائیوسیز کی ٹرویس وغیرہ شامل تھیں چار محکموں میں تقسیم کیگئیں۔ جس کے صدر مقامات ایکس لاچیپل کوب لنٹز میئنس اور ٹریوس ہے جنوب کی جانب مونٹ ٹیریبل کا ڈیپارٹمنٹ جس کو کنونیشن نے مل ہاؤس کی جمہوریہ اور پونٹرونی کے ضلع سے بنایا تھا ھوٹ رہن کے ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہوگئی اور مونٹ بلیرڈ کی ریاست ڈوبس کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شامل کردی گئی جیسوائی ریپبلک سے جیسا کہ ابھی ذکر کیا جاچکا ہے لیمان کا ڈیپارٹمنٹ سیوائے کو مونٹ بلانک کا ڈیپارٹمنٹ قرار دیا گیا۔ اور نیس کے صوبہ کو الپس مری ٹائمس کا ڈپارٹمنٹ بنا دیا گیا ۱۷۹۷ء میں یہ فرانس کی مسلمہ حدود تھیں اور جغرافی بنا پر بھی تسلیم کیجا سکتی تھیں لیکن ۱۱ ستمبر ۱۷۹۷ء کو بونا پارٹ نے اور دست درازی کی اور پیڈمنٹ کا فرانس کساتھ الحاق کا اعلان کردیا۔ بجائے جمہوریہ سیزالپس مرٹیم کردینے کے پیڈمنٹ کو چھ ڈیپارٹمنٹوں میں تقسیم کردیا اور جزیرہ ایلبا کو ٹسکنی سے علیحدہ کرکے مثل ۱۸ ریکا کے فرانسیسی جزیرہ مشتہر کیا ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا حاکم ایک ایک پریفیکٹ (گورنر) مقرر کیا گیا جو ڈائرکٹری کے بنائے ہوئے نیشنل ایجنٹ (قومی نمایندہ) کی جگہ مقرر تھا یہ ہر شکمی حصہ پر جو اب بجائے ضلع کے ایرن ڈس سیمنٹ کہلاتا تھا۔ ایک سوس پریفیکٹ مقرر کیا جاتا تھا جس کو کہ سرکاری عمال بالا نامزد کرتے تھے۔ اور ہر کمیون کا حاکم ایک میر ہوتا تھا جو منتخب نہ ہوتا تھا بلکہ نامزد کیا جاتا تھا پریفیکٹوں سوس پریفکٹوں اور میروں کی مدد کار انتظامی معاملات میں ایک نامزد کونسل ہوتی تھی جس کے تصفیہ کے خلاف سب سے اپیل کونسل آف اسٹیٹ کے

پریفکچرس صوبہ داراں

سامنے پیش ہوتے تھے۔

تعلیمات

جس طرح کہ بوناپارٹ نے کنونیشن کی لیجسلیٹو کمیٹی کے مقرر کردہ اصولوں پر نیا ضابطہ قانون مرتب کیا تھا اسی طرح اس نے قومی تعلیمات کی کمیٹی کی محنت سے فائدہ اٹھایا۔ ہر کمیٹی میں جو مصارف کی برداشت کر سکتی تھی اس نے کنونیشن کا قائم کردہ مدرسۂ تعلیم ابتدائی قائم رکھا لیکن اس کو خوف تھا کہ غریب کمیونوں میں مدرسہ قائم کرنے کے مصارف کا اثر کہیں قومی خزانے پر نہ پڑے اسلئے اس نے مناسب سمجھا کہ مقامی مصارف سے مدرسے قائم کئے جائیں۔ تعلیم وسطانیہ کے معاملہ میں اس نے کنونیشن کے قائم کردہ مرکزی مدرسوں کو توڑ دیا اور انکی جگہ خصوصاً متوسط الحال لوگوں کی تعلیم کے لئے ۲۹ درسگاہیں قائم کیں۔ اعلےٰ تعلیم کے لئے اس نے دس قانونی اور چھ طبی مدرسے قائم کئے اس نے صنعت وحرفت کے مدرسے میں اصلاحیں کیں اور علم ثقیل کا ایک مدرسہ جاری کیا جو بعد کو ایک مشہور ومعروف درسگاہ ہو گیا۔ لیکن جملہ تعلیمی انتظامات کی جان یعنی جامعہ کی بنا چند سال بعد رکھی گئی۔

آئینی تبدیلیاں

بوناپارٹ کی مہتم بالشان آئینی اصلاحوں نے اس کو ہر قسم کے لوگوں میں ایسا مشہور کر دیا جیسا کہ فتوحات نے اس کو افواج میں مشہور کر دیا تھا۔ نہ صرف فرانس میں بلکہ تمام یورپ میں وہ امن اور اچھی حکومت کا دوبارہ زندہ کرنیوالا سمجھا جاتا تھا۔ یہ خیال صاف صاف اس وقت ظاہر ہوا جبکہ ۲۴ دسمبر ۱۸۰۰ء کو اس کے قتل کی ایک باغیانہ سازش پکڑی گئی۔ یہ سازش انفرنل مشین کی سازش کے نام سے موسوم ہے۔ اور جیکوبن پارٹی کی کارروائی سمجھی جاتی ہے۔ روسینٹ نیکائیس میں اس سازش کا اثر اس وقت ظاہر ہوا جبکہ بوناپارٹ کو کوئی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ریپبلک کے پرجوش حامیوں کو جلاوطن کرنے کے لئے ایک بہانہ بنا لیا گیا۔ وہ اسقدر پسندیدہ خلائق تھا کہ اس کو بادشاہ بنانے کی خبریں اڑتی ہوئی سننے میں آتی تھیں۔ اس عمل کے متعلق پہلی کارروائی ۱۸۰۲ء میں کی گئی۔ جبکہ کونسل آف اسٹیٹ نے یہ تجویز کیا کہ عوام الناس سے بلا کر پوچھا جائے کہ آیا بوناپارٹ کو حین حیات کے لئے پہلا قونصل بنا دیا جائے یا نہیں۔ ۱۸۰۲ء میں یہ تجویز عوام کے سامنے پیش کی گئی اور ۸۰۰۰ آرا کے مقابلہ میں ۳۵۰۰۰۰ آرا سے منظور ہوئی چند معمولی تبدیلیاں بھی ساتھ ہی ساتھ کیگئیں جس میں سب سے زیادہ ضروری یہ تھی کہ پہلے قونصل کو

اپنا جانشین نامزد کرنیکا حق دیا گیا اور سینٹ کو ٹریبونیٹ اور لجسلیٹو اسمبلی کو برطرف کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

بونا پارٹ کا نوآبادیوں کے متعلق طرز عمل

پہلا قونصل صاف طور پر سمجھا تھا کہ ایمیون کی صلح قائم نہ رہیگی اور انگلستان سے بہت جلد پھر لڑائی چھڑ جائیگی۔ وہ جانتا تھا کہ انگلستان کی قوت کا بہت کچھ انحصار اس کے بیڑے اور اس کے ماتحت ممالک پر ہے۔ اس لئے اس نے فرانسیسی بیڑے کو درست کرنے اور فرانس کو ایک مرتبہ کا بحری دولت بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اس مقاطعہ میں اس کی پہلی کوشش ہسپانیہ سے اسٹوریا کی سلطنت کے بدلے میں جو شہزادہ لوئی والئی پارما کے لئے بنائی گئی تھی ہوئی لیزیانہ حاصل کرنا اور پرتگال کو دبا کر فرانسیسی گائنا کی سرحد امیزن تک بڑھانا تھی۔ لیکن ان کا اصلی منصوبہ جزائر ویسٹ انڈیز میں فرانسیسی اقتدار کو دوبارہ قائم کرنا تھا۔

گواڈیلوپ مارٹینگ اور فرانسیسی انٹلیز ایمیون کی صلح کی رو سے فرانس کو واپس کر دئے گئے تھے اور قونصل اول نے ان کو سان ڈومنگو دوبارہ فتح کرنے کے لئے مرکز بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ یہ جزیرہ سون اتھونو اور پولی ویرل کنونشن کے دونوں قونصلوں کی پالیسی کے باعث فرانس کے قبضہ سے نکل گیا تھا۔ زمیندار اور دوسرے گورے رنگ کے لوگ فرار ہو گئے تھے۔ اور باغی غلام اور مخلوط نسلوں کے لوگ جزیرے کے مالک تھے ٹوسینٹ لوورچر حبشیوں کے سردار نے بونا پارٹ سے مراسلت کرنے سے انکار کر دیا اور پہلے قونصل نے ایمیون کی صلح کے بعد بحری راستہ کھلتے ہی اس کے خلاف اپنے بہنوئی جنرل لیک لرک کی کمان میں ایک فوج ۲۰۰۰۰ آدمیوں کی روانہ کی۔ سنہ ۱۸۰۲ء تک جزیرہ دوبارہ فتح ہو گیا لیکن فاتح فوج کو زرد بخار نے قریب قریب تباہ کر ڈالا۔ ٹوسینٹ لوورچر کو قید کر کے فرانس بھیجدیا۔

لیکن جونہی انگلستان سے لڑائی پھر شروع ہو گئی اور انگلستانی جنگی جہازوں نے کمک کی آمد بند کر دی تو حبشیوں نے دوسرے لیڈروں کے زیر اثر پھر بغاوت شروع کر دی اور محافظ فوج کے رہے سہے سپاہیوں کو تباہ کر دیا۔ یہ بھی بیان کر دینا چاہئے کہ فرانسیسی انٹلیز پر انگریزوں نے سنہ ۱۸۰۹ء اور سنہ ۱۸۱۰ء میں پھر قبضہ کر لیا۔

انگلستان اور فرانس کے درمیان جنگ کا دوبارہ شروع ہونا ۱۸ مئی ۱۸۰۳ء

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ایمیوں کی صلح درحقیقت محض ایک التوائے جنگ تھی اور دونوں قوموں کی بہت سی باتیں غیر طے شدہ رہگئی تھیں۔ ان میں سب سے ضروری مالٹا کے متعلق سوال تھا۔ انگریزی وزارت نے اس جزیرہ کو سینٹ جان کے مبارزوں کے قبضہ میں چھوڑ دینے سے قطعی انکار کر دیا اس طرح یہ جزیرہ شہنشاہ اسکندر کے تاج اور فرانس کے زیر اثر رہتا۔ بوناپارٹ اس بات کو ایموں کے صلحنامہ کی ایک شرط دیکر مالٹا کے خالی کرانے پر مصر ہوا۔ لیکن انگلستانی سرکار نے جواب میں ایلبا پارما پیاسنزا اور پیڈمنٹ کے الحاق اور سوئٹزرلینڈ میں مداخلت کو بھی صلحنامہ کی خلاف ورزی ثابت کیا۔ پہلے تو نصل کو غیر ذمہ دار انگلستانی اخباروں کے حملوں سے جو اس کی ذات پر کیے گئے تھے بہت غصہ آیا۔ وہ نہ سمجھ سکا کہ انگلستانی قانون کی رو سے وہاں کی سرکار اس کی ہجو کی اشاعت کو نہ روک سکتی تھی اور جب از الہ حیثیت کرنیوالوں کو سزا دینے سے انکار کیا گیا تو یہ بات اس نے ذاتی ہتک سمجھی۔ لندن میں فرانسیسی سفیر نے پلیٹر نامی خاص ہتک کرنے والے شخص پر کنگس بنچ کی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ سر سکنٹوش نے نہایت قابلانہ طور پر اسکی جوابدہی کی اور اس پر صرف تھوڑا سا جرمانہ کیا گیا عوام نے مقدمہ کے اخراجات اور یہ جرمانہ داخل کرنے کے لئے چندہ اکٹھا کیا اور پہلے تو نصل نے علاوہ گزشتہ صدموں کے جو اس کو پہلے پہونچ چکے تھے اس کو ایک مزید ہتک سمجھا۔ سچ یہ ہے کہ دونوں گورنمنٹیں اس بات کو محسوس کر رہی تھیں کہ لڑائی ناگزیر ہے اور ۱۸۰۳ء میں نفاق کی حد ہوگئی۔ انگلستانی بیڑے نے فرانسیسی تجارتی جہازوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا اور پہلے تو نصل نے اس کے بدلے میں تمام انگلستانی مسافروں کو جو فرانس میں تھے گرفتار کر لیا اور مورتیئر کو ہینوور پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا۔

امور خارجہ کی حالت

پہلے تو نصل نے انگلستان سے یہ نئی لڑائی نہایت اطمینان کیساتھ شروع کی کیونکہ ان کو یقین تھا کہ انگلستان کو کوئی شریک نہ ملیگا۔ آسٹریا پہلی خوفناک لڑائیاں لڑنیکی وجہ سے بہت تھک گئی تھی۔ اور اسٹیٹ چانسلر کونیز ل کی رائے تھی کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس کو وقت کی ضرورت ہے۔ پرشیا نے سخت ترین غیر جانبدارانہ انداز قائم رکھا۔

ہوگ وسٹز امور خارجہ کی معتمدی سے فرانس کا ہمدرد ہونے کے باعث ہینوور پر قبضہ ہو جانے کے بعد برطرف کر دیا گیا اور اس کی جگہ جیل کی صلح کرنے والا شخص ہارڈنبرگ نامی مقرر ہوا۔ ہسپانیہ بوناپارٹ کا وفادار اور بھروسے کے قابل اتحادی تھا اور روس جو براعظم کی تمام دولتوں میں سب سے زیادہ خوفناک تھا اس کی جانب مائل تھا۔ شہنشاہ اسکندر کا طرز اس وقت بہت زیادہ باوقعت تھا اس کی تعلیم سوئیٹزرلینڈ کے ایک جمہور پسند شخص لاہارپ نے کی جو فرانس کو دل سے محبت کرتا تھا اس لئے شہنشاہ روس انقلاب فرانس کے نتائج اور اہل فرانس کی تعریف پر مائل تھا۔ اس کے جذبات بوناپارٹ کی ذات کے لئے قریب قریب اسقدر پرجوش توصیف سے لبریز تھے جیسے کہ اس کے باپ شہنشاہ پال کے اس نے پیٹرزبورغ میں رہنے والے فرانسیسی سفیروں ڈیوروک اور کولین کورٹ کو اپنا ذاتی دوست بنایا اور بوناپارٹ کو خطوط لکھے جن میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن شہنشاہ کے اعزہ خصوصاً انکی ماں مع وزرا اور درباریوں کے فرانس کے خلاف اور انگلستان سے اتحاد قایم کرنے یا کم از کم سخت ترین غیر جانبداری قایم رکھنے کے موافق تھی روسی تجارت انگلستان کے ہاتھ میں تھی اور انگلستان سے لڑائی کے معنی روسی اشیاء کے لئے ایک باقیماندہ منڈی کا بند کر دینا اہل روس کا غریب کر دینا اور روسی مہاجنوں کا تباہ کر دینا۔ تاہم شہنشاہ اسکندر یہ ایک خود مختار بادشاہ تھا اور بوناپارٹ کو اس کی دوستی پر بھروسہ تھا حالانکہ وہ اس اتحاد سے مستفید نہ ہو سکا۔

پیشگرو اور کوڈوڈل کی سازش

لڑائی شروع ہو جانے پر بہت سے جلاوطن فرانسیسیوں نے جو انگلستان میں تھے انگلستانی سرکار کو اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ تبدیلی جو واقعات میں ہوئی قابل غور ہے کہ انقلاب کے مقابلہ میں کوئی انقلاب پیدا کرنے کی جگہ فصل اول کی ذات پر حملے کرنا تجویز کیا پیشگرو جو اب ایک کھلم کھلا شاہ پسند تھا۔ خاندان بوربن کے ساتھی اور جارج کوڈوڈل جو مشہور چوان لیڈر تھا۔ اس نئی سازش کے لیڈر تھے۔ دونوں نے پیرس جانے اور جنرل موریو سے تعلقات قایم کرنیکی جسارت کی۔ موریو اگرچہ وہ بوناپارٹ کی رفیع الشانی کے خلاف تھا اور اس کی نوکری کرنے سے انکار کر چکا تھا۔ اس کے قتل میں شامل ہونا نہ چاہتا تھا۔ خصوصاً ایسے قتل میں جس کا نتیجہ خاندان بوربن کی بحالی ہو اس لئے کوڈوڈل

اور پیشگرو کو بعض فرانسیسی امرا اور چند قدیم چوانوں کی مدد سے کام کرنا پڑا۔ پہلے تو فصل کو ٹالیشن سے پیرس جانیوالی سڑک پر قتل کرنیکی سازش کی گئی۔ لیکن فرانسیسی پولیس پر سازش کھل گئی۔ اور بونا پارٹ نے خوف زدہ ہوکر انقلاب کے نہایت خوفناک دنوں کیطرح پیرس کے تمام پھاٹک بند کر دینے کا حکم دیا اور سازش کرنے والوں کو پناہ دینے والوں کے لئے موت کی سزا کا اعلان کیا۔ تھوڑے سے بلوہ کے بعد لیڈروں کو گرفتار کرلیا جارج کو ڈوڈول کو قتل کیا۔ پیشگرو کا گلا قید خانہ میں گھونٹ دیا گیا اور موریو کو جسے دو سال کی قید دی گئی تھی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ چلے جانے کی اجازت ملگئی۔ فرانسیسی امرا کے ساتھ جو اس سازش میں شامل تھے نرمی کا برتاؤ کیا گیا اور دو مخصوص امرا رمنڈڈی پولنگ نک اور چارلس ڈی ہیوپری کی جان بخشی کی گئی۔

ڈیوک ڈی انجھین کا قتل ۲۱ مارچ ۱۸۰۴ء

اس سازش کے کھل جانے سے جو اس کی زندگی کے خلاف کی گئی اور جس کے بلاشبہ بوربن شہزادے حامی تھے۔ پہلے تو فصل کو اس بدبخت خاندان سے بدلہ لینے پر مصمم کر دیا۔ چونکہ وہ مدعی کاذب لوئی اٹھارھواں اور اس کے بھائی کومٹ ڈی ارٹس کو جو انگلستان میں مقیم تھے گرفتار کرنے سے قاصر رہا۔ اس نے ایک نوجوان بوربن شہزادہ شہزادہ ڈی کونڈے کے خلاف اکسر کو جو پیشگرو کی سازش کے معاملہ میں بالکل بیگناہ تھا گرفتار کرلیا۔ ڈیوک ڈی انجھین اس زمانہ میں گرانڈ ڈچی آف بیڈن کے ایک شہر ایٹن ہیم میں رہتا تھا۔ فرانسیسی سپاہیوں نے اس کو وہاں کل بین الاقوامی قوانین کے خلاف گرفتار کرلیا اور وینسینز لے گئے فوراً اس کو ایک فوجی کمیشن نے اسپیجر قرار دیکر اور فرانس کے خلاف تلوار اٹھانیکا الزام لگاکر موت کی سزا کا حکم دیا۔ باوجود نوجوان شہزادے کیا قونصل اول سے ملاقات کرنیکی خواہش کے حکم سزا کی فوراً تعمیل کی گئی۔ یہ قتل ایک بڑی سیاسی غلطی تھی بونا پارٹ کو توقع تھی کہ یہ بوربن شہزادوں کو خوف زدہ کر دیگا۔ لیکن اس کا اثر اس کے خلاف ہوا۔ پطرزبورغ کے دربار نے ماتمی طرز اختیار کیا پرشیا کے بادشاہ نے جس نے آخرالامر فرانس سے اتحاد کرنیکا قصد کیا تھا۔ روس سے مراسلت شروع کردی آسٹریا کے شاہی خاندان نے اس قتل کو میری اینٹونٹی کے قتل کا تتمہ سمجھا اور انگلستانی سرکار نے اس قتل کی پیدا کردہ دہشت سے فرانس کے خلاف ایک نیا اتحاد قایم کرنے کی کوششوں میں فائدہ اٹھایا۔

بوناپارٹ اہل فرانس کا شہنشاہ ہونا ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء

اس سانحۂ غم کے فوراً ہی بعد جس نے بوناپارٹ کو خود مختار حکمراں ثابت کر دیا۔ اس نے خود اہل فرانس کے شہنشاہ کا عہدہ اختیار کرنیکا فیصلہ کیا۔ ۱۸ مئی ۱۸۰۴ء کو سینٹ نے بمقام سینٹ کلوڈ فرنسیسی اہل کو یہ خطاب پیش کیا اور عوام الناس نے ۳۵۰۰۰۰ سے بھی زیادہ آرا کی کثرت سے اس کو منظور کر لیا۔ عوام کی رائے سے جنھوں نے اس کو شہنشاہ بنایا یہ عہدہ اس کے حقیقی وارثوں کے لئے موروثی قرار دیا گیا۔ چونکہ اس کے اولاد نہ تھی اس لئے اس کو متبنے کرنیکا اختیار دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اس اختیار کو اپنے سوتیلے بیٹے یوگن ڈی بیوہارنس کے لئے استعمال کریگا۔ کورسکا کا ایک سپاہی جب اہل فرانس کا شہنشاہ ہو گیا تو اس کے چند مہینے بعد آخر متبرک سلطنت روما کے شہنشاہ فرانسس ثانی نے شہنشاہی اقتدار سے جو برائے نام تھا دست برداری کا قصد کیا۔ جدید متبرک رومن شہنشاہی کے جدید دستور نے شہنشاہی اقتدار کو اسطرح فنا کر دیا کہ دانٹ کے کلیسائی اراکین کے ووٹوں سے اُسے محروم کر دیا۔ اور جرمنی کی بڑی بڑی ریاستوں کی حکومت کو یا تو وسیع کر دیا یا انکو مجتمع کر دیا۔ فرانسس ثانی نے نئے انتظامات کو تسلیم کر لیا۔ ۱۱ اگست ۱۸۰۴ء کو اس نے آسٹروی مقبوضات کو ایک موروثی ملکیت قرار دیا اور ۲ دسمبر ۱۸۰۴ء کو بوناپارٹ کے شہنشاہ نپولین ہونیکی تاجپوشی کے پانچ روز بعد جو پوپ نے پیرس میں کی آخری ہولی رومن ایمپرر نے اپنے تئیں آسٹریا کا شہنشاہ ہونے اور فرانسس اول کا خطاب اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ پندرہ سال کے انقلاب کا نتیجہ یورپ کے ایک قدیم شہنشاہ کا قطعی خاتمہ اور تلوار کی رو سے ایک نئی سلطنت کا قائم ہو جانا تھا۔

فرانسس ثانی کا آسٹریا کا شہنشاہ ہونا۔

باب آٹھواں

۱۸۰۴ ——— ۱۸۰۸

سلطنت فرانس میں شہنشاہ کے مرتبہ پر نپولین کی سرفرازی نے اس اقتدار کو جو عرصہ سے اس کو حاصل تھا صرف ایک موثر طریقہ پر جائز قرار دیدیا۔ اس واقعہ نے اس کے اختیارات میں کچھ اضافہ نہ کیا کیونکہ وہ ۱۷۹۹ سے عملاً فرانس کا تنہا و سرحکمراں تھا۔ مگر اس نے حکومت کو استقلال بخشا۔ اور یہ وہ بات تھی جس کی ۱۷۸۹ سے لیکر اس وقت تک کی مختلف حکومتوں کے تجربوں کے بعد اہل فرانس کو بہت ضرورت تھی۔ یہ خیال کرنا کہ نپولین کو فرانس کا حاکم صرف افواج نے بنایا غلطی ہے۔ اس کے اقتدار کے جائز قرار دیئے جانیکا خیر مقدم امن پسند آبادی نے زیادہ جوش و خروش سے کیا۔ باقیماندہ پرجوش جمہوریت پسند لوگ سازش انفرنل شین کے بعد جیکوبن کے خاص خاص لوگوں کی یکقلم جلاوطنی دیکھکر مخالفت سے خوف زدہ تھے۔ پیشکرد اور جارج کو ڈوڈل کو سخت سزائیں دی جاتی دیکھکر خاندان بوربن کے ہمراہی بھی اسی طرح ناامید ہو گئے تھے۔ فوجی اور شہری دونوں جماعتوں کا ہر ایک گروہ نپولین کا بطور شہنشاہ خیر مقدم کرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن ایمپائر (شاہنشاہی) بنا کر اس نے علاوہ عوام الناس کے فوائد کے ان کے تخیلات کو بھی برانگیختہ کر دیا اس کی دو شکلیں تھیں۔ اس نے شاہی خانہ داری کے خاص احکام۔ پرشوکت رسومات۔ اور قدیم رواجات کے جملہ لوازم کے ہمراہ ایک دربار قایم کیا جس نے اہل پیرس کے روبرو شاہی شان و شوکت کا وہ منظر پیش کیا جس کے نہونے پر وہ عرصہ سے متاسف تھے۔ دوسری بات اس نے یہ کی کہ اپنی مدد کے لئے انسانی دماغوں کے متاثر کرنے کی اس قوت کو ہاتھ میں لیا جس کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس نے اپنی تاجپوشی کی رسم کو اس پیمانہ پر ادا کرنیکا ارادہ کیا کہ شان و شوکت میں شاہان بوربن کی جملہ رسومات تاجپوشی سے بازی لیجائے۔ اس نے پاپا کو فرانس میں بلایا اور رئیمس پر بجائے اسقف اعظم اور پریمیٹ سے سوم تاجپوشی ادا کرانے کے اس نے پیرس میں خود مقدس باپ (پوپ) کے ہاتھوں سے تاج پہنا۔ تعین تاج پوشی کے

وقت اس نے اس شان و شوکت کا اظہار کیا جو اپنی نوعیت میں اس کے متقدمین سے کسی طرح کم نہ تھی۔ پانی چھڑکنے اور شمشیر شاہی زیب کمر کرنے اور عصائے شہنشاہی دینے کے بعد پوپ نے قیصر کے سر پر تاج رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن نپولین نے آہستہ سے تاج پوپ پائس ہفتم کے ہاتھوں سے لیلیا۔ اور قربانگاہ پر دوبارہ رکھکر اٹھا لیا اور اس طرح اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کرلی۔ کون کرڈاٹ کے بعد اس بڑی رسم کے لئے پیرس میں پوپ کے شریک ہونے سے لوگ نپولین کو کیتھلک مذہب کا حامی خیال کرنے لگے اور اس نے اس کی طاقت کو اور زیادہ مضبوط بنا دیا۔ فرانس کے تاج پر قانع نہو کر اس نے ۲۶ مئی ۱۸۰۵ء کو اطالیہ کا تاج قبول کیا۔ اور میلان کی جانب روانہ ہوا جہاں اس نے قدیم لمبارڈ بادشاہوں کا لوہے کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ اس نے فوراً اطالوی سلطنت پر خود حکومت نہ کرنیکے ارادہ کا اعلان کیا اور اپنے سوتیلے بیٹے یوجین بیوہارنس کو اطالیہ کا وائسرائے مقرر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ نپولین نے یہ نیا دربار اس ارادہ سے قایم کیا کہ وارسیلز کے قدیم دربار کی شان و شوکت کی یادگار دلوں سے بھلا دے۔

شہنشاہی دربار

اس نے سلطنت کے گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام کی ایک جماعت قایم کی جو ضرورت کے وقت کونسل آف ریجنسی بھی بن سکتی تھی۔ ان میں خاص عہدہ گرانڈ الیکٹر کا تھا جس کا فرض سینیٹ لیجسلیٹو باڈی اور الیکٹورل کالجز کو مجتمع کرنا تھا۔ یہ عہدہ شہنشاہ کے بڑے بھائی جوزف بوناپارٹ کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کے آرچ چانسلر کا عہدہ تھا جو عدالتوں کا حاکم تھا یہ عہدہ کیمبیسرز قدیم دوئم قونصل کو دیا گیا تیسرا عہدہ اسٹیٹ کے صدر چانسلر کا تھا جس کا کام خارجی سفیروں سے ملاقات کرنا اور عہدنامے منظور کرنا تھا۔ یہ عہدہ یوجین بیوہارنس کو دیا گیا۔ اس کے بعد ایمپائر کا صدر (خزانچی) تھا جس پر لی برن مقرر کیا گیا جو قدیم سوم قونصل تھا۔ باقیماندہ گرانڈ ڈگنیٹریز امرائے عظام۔ ایمپائر کا ناظم فوجداری لوئی بوناپارٹ گرانڈ ڈمیرل (اعلی امیر البحر) مارشل موراٹ اور گرانڈ جج ریگنیر مقرر ہوئے۔

جس طرح کہ گرانڈ ڈگنیٹری ایمپائر کے ملکی انتظامات کے حکام اعلی تھے اس طرح نپولین نے فوج کے نمایندوں کے لئے فرانس کے مارشل کے خطابات قایم کئے۔ اول مارشل قدامیں اٹھارہ تھے۔ اس میں زمانہ انقلاب کے جملہ جرنیل سوائے پشیگرو اور موریو کے جنکی قسمتوں کے حالات بیان کئے جا چکے ہیں شامل تھے۔ مارشل آف فرانس کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ شخص میدان جنگ میں ایک فوج یا افواج منتشر پر کمان کر چکا ہو۔ اس عہدہ

کیساتھ اسقدر مراعات وابستہ تھیں کہ فرانسیسی افواج کا ہر ایک کرنیل اس کا آرزومند تھا تیسری جماعت میں شہنشاہ کے خاص عہدہ دار شامل تھے۔ یہ گرانڈ مارشل ڈیوروک گرانڈ آمز جو اس کا چچا جواف فیمیش تھا اور جس کو اس نے پوپ سے کارڈنل بنوادیا تھا گرانڈ چیمبرلین ٹیلی رانڈ گرانڈ ہنٹسمین مارشل برتھیر گرانڈ ایکویٹری کولن کورٹ پر مشتمل تھی۔ یہ عہدہ دار شہنشاہ کے ذاتی دوست یا ہم پیشہ فوجی احباب تھے سینیٹ شہنشاہی کے دستور میں بھی ایسی ہی ضروری بادقعت سیاسی حمایت قائم رہی جیسی کہ قونصلیت کے زمانہ میں تھی وہ گرانڈ ڈگنیٹرز کی تعداد شہنشاہ کے خاندان کے آدمیوں اور ان لوگوں کے شامل ہونے سے جنکو وہ صلہ دینا چاہتا تھا۔

ایمپائر کے محکمہ جات

اور زیادہ بڑھگئی تھی۔ اس میں عمر بھر کے لئے بگھ دی جاتی تھی۔ اور اس کا کام شہنشاہ کی کارروائیوں پر سوائے صدائے آفریں بلند کرنیکے اور کچھ نہ تھا ٹریبونیٹ میں صرف پچاس اراکین کر دئے گئے اور قانون ساز جماعت کو قوانین پر بحث کرنیکی اجازت دیگئی لیکن یہ طریقہ صرف چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں میں برتا جاسکتا تھا۔ یہ ادارات اگرچہ بہت احتیاط کے ساتھ اس غرض سے جاری کئے گئے تھے کہ آزادانہ مباحث کی ظاہری شکل کو قایم رکھیں لیکن شہنشاہ کی خودمختارانہ قوت نے انکو بالکل بیکار کردیا تھا۔ تاہم فرانس کا انتظام ملکی رفتہ رفتہ کونسل آف اسٹیٹ کے قبضہ میں آگیا۔ قونصلیت کا صرف یہ ایک محکمہ تھا جس نے سلطنت میں ترقی کی۔ لیکن مجموعی حیثیت سے ترقی نہیں کی بلکہ یہ محکمہ صرف ایک بکار آمد انتظامی مرکز اور سرکار کے ہر شعبہ کے منتظمین کے لئے عدالت مرافعہ سمجھا گیا اور اگرچہ محکمۂ وزارت قایم رہا لیکن جوں جوں سرکاری معاملات پر سرکاری ملازم حاوی ہوتے گئے اور حکومت کا انتظام روز بروز نپولین کے ہاتھ میں آگیا۔ اس محکمہ کے بھی حصے کر دئے گئے۔ ہر حصہ کا افسر اعلےٰ کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہوتا تھا۔ اس انتظام سے شہنشاہ اپنے وزرا کی روک تھام کرسکتا اور ایک شخص کے مرجانے یا پنشن پر چلے جانیکے بعد ملکی انتظام کو خراب ہونے سے بچا سکتا تھا۔

شاہنشاہی (سلطنت) کا طریقۂ انتظام

تاہم محکمہ جات وزارت بڑی بڑی مملکتوں کی طرح بہت زیادہ ضروری تھے۔ اور نپولین ان محکموں کے افسر مقرر کرنے کے معاملہ میں خوش قسمت تھا یہ قابل غور ہے کہ تین وزیر جنھوں نے قونصلیت کے عہد میں اس کی ماتحتی میں کام کیا سلطنت کے عہد میں بھی عہدوں پر برقرار رہے۔ گوڈن وزیر مال تھا جو بعد کو ڈیوک آف گیٹا ہوا اور جس کے کئی ماتحت کونسل آف اسٹیٹ

نپولین کے وزرا

میں تھے۔ منجملہ ان کے سب سے مشہور ڈیفرمن تھا جو کانسٹی ٹیوینٹ اسمبلی اور کانونشن کا قدیم ڈپٹی تھا اور دوسرا ماتحت لوئی تھا ڈیکریز وزیر بحر تھا اور بعد کو ڈیوک بھی ہو گیا تھا تیسرا وزیر جو کہ ڈیوک آف ماسا اور گرانڈ جج تھا وزیر عدالت کے عہدہ پر سرفراز ہوا۔ ادارۂ جنگ میں شہنشاہ نے اپنے اسٹاف کے مخصوص ممبر مارشل برتھیر کو ۱۸۰۷ تک اور اس کے بعد جرنیل کلارک کو جو ڈیوک آف فیلٹر تھا رکھا۔ دیگر مختلف شعبوں کے صدر قابل مدبر تھے جن میں بہترین اشخاص غالباً لیکوئی ڈی کیسک اور ڈارو تھے۔ ادارۂ خارجہ میں ٹیلی رینڈ ٹیلسٹ کے صلحنامہ مورخہ ۱۸۰۷ء کے بعد تک اعلیٰ افسر رہا۔ اس کے بعد شاپینی ڈیوک آف کیڈور اس کا جانشین ہوا اور بعد میں اس کی جگہ میرٹ ڈیوک آف بسانو مقرر ہوا

ایمپائر کی ابتدا میں شیتل کے وظیفہ لینے کے بعد وزارت امور خانگی میں ایک تبدیلی واقع ہوئی۔ شیتل نے اس عہدہ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے قونصلیت کے عہد میں انجام دیا تھا۔ لیکن محکمۂ وزارت پولیس عامہ کے وجود سے کسی قدر پستی میں پڑ گیا۔ نپولین نے ۱۸۰۳ء میں اس عہدہ کو محض فوشے کو برطرف کرنیکی امید میں منسوخ کر دیا۔ لیکن بوجہ قابلیت ۱۸۰۴ء میں وہ اس قدیم عہدہ پر پھر مقرر کر دیا گیا اور ۱۸۱۰ تک اس پر برقرار رہا۔

بولون کا کیمپ شہنشاہ ہو جانے کے بعد نپولین نے انگلستان سے جنگ کے خیال کو اپنے دماغ سے محو نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا کہ جس طرح اس نے کوہ الپس کو عبور کیا تھا اسی طرح وہ رود بار کو بھی عبور کر سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے بیٹے پیندے کی کشتیوں کا ایک بیڑہ بولون پر جمع کیا اور رائن اور اطالیہ کی فوجوں کے منتخب سپاہی کنارے پر جمع کئے لیکن اس کو معلوم تھا کہ جب تک انگلستانی بیڑا رود بار پر قابض ہے اس وقت تک فرانسیسی بیڑے کو رود بار عبور کرنا ناممکن ہے اس لئے اس نے تولون اور برسٹ کے دونوں فرانسیسی بیڑوں کو متحد کرنیکا مصمم قصد کیا اور اپنے اتحادی ڈچ اور اہل ہسپانیہ کو بھی اپنے اپنے بیڑے تیار کرنیکا حکم صادر کیا اور ۱۲۰۰۰۰ کار آزمودہ سپاہیوں کو جہاز پر چڑھنے اور اترنے کی متواتر مشق کرائی عام طور پر نہ صرف یورپ بلکہ انگلستان میں اس حملہ کی کامیابی کا یقین کیا جاتا تھا۔ یہ فوج نہایت کمال طور پر آراستہ کیگئی اور گرانڈ آرمی کے نام سے بصد احتیاط مرتب کر کے فرانس کے نہایت تجربہ کار جرنیلوں کی کمان میں دیگئی۔ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال

نہ تھی۔ اس کے قواعد مکمل اور اس کا جوش بے پایاں تھا۔

انگلستان پر حملہ کرنیکی تیاریوں کے زمانہ میں نپولین نے دولت برطانیہ کے ان مقامات پر جہاں وہ پہنچ سکا حملہ کر دیا۔ ۱۸۰۳ء میں اس نے ہینوور پر جو جارج ثالث کی موروثی ریاست تھی قبضہ کر لیا۔ یہ ریاست اس خط کے دوسری جانب واقع تھی جو پرشیا سے معاہدہ میں سرحد قرار پا چکا تھا۔ ۱۸۰۴ء میں اس نے نیپلس میں فوج بھیجکر اپنی مقبوضہ بندرگاہیں انگلستانی تجارت کے لئے بند کر دیں اور دوبارہ پرتگال کو دھمکی دی۔ اس کے علاوہ انگلستان کے خلاف ایک بحری دشمن کھڑا کرنیکی کوشش کی اور یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) کو لوسیانہ کا صوبہ فروخت کر دیا۔ یہ صوبہ اس نے ہسپانیہ سے اتحاد حاصل کرنے کی امید میں حاصل کیا تھا۔ نپولین کو اچھے موسم میں صرف چند گھنٹوں کے لئے دوبار انگلستان پر قابض ہونے کی ضرورت تھی تاکہ وہ انگلستان پر کامیابی کے ساتھ حملہ کر سکے۔ اس کی ہدایتوں کے بموجب امیرالبحر ویلنیو مارچ ۱۸۰۵ء میں ٹولون سے روانہ ہوا۔ اور نیلسن کی نگاہ بچاتا ہوا ہسپانوی بیڑہ میں شامل ہو کر جزائر ویسٹ انڈیز کی طرف جا نکلا جہاں اس کو پرنیسٹ کے بیڑے سے ملنے کی توقع تھی۔ لیکن پرنیسٹ کا بیڑہ مسدود راستہ سے نہ نکل سکا ویلنیو کو واپس ہونا پڑا اور ۲۲ جولائی کو سر رابرٹ کیلڈر کے انگریزی بیڑے کے ساتھ ایک معمولی لڑائی کے بعد فیرول میں جا لنگر کیا۔ نپولین کے حکم پر امیرالبحر مذکور ۱۱ اگست کو پرنیسٹ کو روانہ ہوا لیکن موسم کی خرابی مانع ہوئی اور کیڈز کی طرف رخ کرنا پڑا۔

ویلنیو کی ناکامیابی

غرضکہ اس طرح اپنی حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے فرانسیسی بیڑہ لانیکی عظیم الشان کوشش میں ناکامیاب ہو کر نپولین کو بولون بندرگاہ سے نکلنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بولون کے بیڑے سے خوفزدہ ہو کر انگلستان نے نپولین کے خلاف براعظم پر دشمن پیدا کرنیکی ہر امکانی کوشش کی۔ پرشیا مثل پہلے کے اپنی غیر جانبداری پر پابند رہا۔ لیکن روس اور آسٹریا فرانس کے ساتھ دوبارہ قوت آزمائی کے لئے تیار تھے۔ اسکندر شہنشاہ روس ذاتی طور پر نپولین کی طرف مائل تھا۔ لیکن اس کے درباریوں رشتہ داروں اور وزرا نے اس کو انگلستان سے موافقت رکھنے پر زور دیکر

پٹ کا جدید اتحاد ۱۸۰۵ء

پٹ سے اتحاد کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے علاوہ اس سخت برتاؤ پر جو نپولین نے بطور پہلے قونصل کے اس کے سفیر کاؤنٹ مارکوف سے کیا تھا اس کو سخت

ملال تھا۔ اور ڈیوک ڈی انگھین کے قتل سے بہت زیادہ خائف تھا۔ فرانس شہنشاہ آسٹریا نپولین سے لڑنے کے لئے زیادہ خواہشمند تھا۔ اس نے لونی وائل کی صلح سے اس وقت تک اپنی فوج کی ترتیب دی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ ہولی رومن ایمپیر (متبرک شہنشاہ روما) کے لقب کے بار سے سبکدوش ہونے کی وجہ سے اس کو کامیابی کے مواقع زیادہ مل گئے تھے۔ اسٹیٹ چانسلر (کونیزل) بھی جنگ کا حامی تھا کیونکہ اس کو روس کی طاقت میں صداقت کے ساتھ یقین تھا اور پطرزبورغ کو جہاں کہ وہ عرصہ تک آسٹرین سفیر کی حیثیت سے رہا تھا خوش کرنا چاہتا تھا۔ ان طاقتور اتحادیوں کو حملہ کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے پٹ نے جو دوبارہ وزیر اعظم ہوگیا تھا۔ انگلستان کی دولت خرچ کرنے میں خست نہیں کی۔ روس اور آسٹریا دونوں کو اعلیٰ پیمانہ پر مالی امداد دی۔ جس کی برکت سے مہمات شروع کرنے کے ذرایع بہم پہونچے اور پرشیا کی مدد حاصل کرنے کے لئے سخت کوشش کی گئی۔ دوسرے درجہ کی طاقتوں میں پٹ کو سویڈن اور نیپلس کی امداد کی توقع تھی نیپلس پر حملہ کرنے میں نپولین کی عجلت نے اس ملک کو اطالیہ سے منحرف کرنیکا موقع نہ دیا۔

ابتدائے جنگ

اور سویڈن کا بادشاہ گسٹاوس چہارم جو اگرچہ اپنے باپ کی طرح فرانس کا سخت دشمن تھا کوئی عملی مدد نہ دیسکا۔ اور پرشیا بدستور غیر جانبدار رہا۔ لکا (Lucca) اور جنیوا (Genoa) کے الحاق کو لڑائی کا بہانہ قرار دیکر آسٹروی اور روسیوں نے غور آفرانس پر حملہ کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ اعلان جنگ سے پہلے جنرل میک نے ایک طاقتور آسٹروی فوج کے ساتھ بیویریا پر حملہ کر دیا اور الم پر قابض ہوجانے کے باعث اس کو یقین تھا کہ ڈینیوب کی وادی کی کافی حفاظت ہوگئی ہے اسی اثنا میں ۱۲۰۰۰۰ آدمیوں کی مخصوص آسٹروی فوج نے جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی اطالیہ پر حملہ کیا اور ایک طاقتور روسی فوج پرشیا کو فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دینے پر آمادہ کرنیکی امید میں پرشیا کی سرحد کے قریب پہنچا دیگئی۔

۱۸۰۵ کی مہم

نپولین نے انگلستان پر اپنے مجوزہ حملہ کی کامیابی سے ناامید ہوکر انگلستان کے مخصوص اتحادی پر بہ تعجیل حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور گرانڈ آرمی کو بولون چھوڑنے اور جرمنی میں داخل ہونیکا حکم دیا۔ میک کو یقین تھا کہ فرانسیسی

موریو کی طرح بلیک فورلیسٹ میں ہو کر آگے بڑھینگے۔ نپولین نے میک کے اس مغالطہ کو قایم رکھنے کے لئے کچھ فرانسیسی افواج اُدھر بھیجدیں۔ اسی اثنا میں گرانڈ آرمی دو حصوں میں دوڑم برگ اور فرنیکونیا میں ہو کر آگے بڑھی اور ڈینیوب پر پہونچکر انسبیچ سے گذرتے ہوئے پرشیائی غیر جانبداری کو توڑ کر میک کی واپسی روک دی۔ آسٹرڈی جرنیل نے فرانسیسی فوج کو شکست دیکر نکل جانیکی کوشش کی لیکن "نے" نے اس کو ایشنگن پر شکست دی اور ۲۰ر اکتوبر ۱۸۰۵ء کو ۳۳۰۰۰ آدمیوں کے ہمراہ میک نے ہتیار ڈالدیے۔ الم پر قبضہ ہو جانے سے آسٹریا کی ایک کارآمد فوج ہی برباد نہ ہوئی بلکہ وائنا پر چڑھائی کا راستہ نکل آیا۔

الم کی فتح ۲۰ر اکتوبر ۱۸۰۵ء

اس کامیابی کے بعد نپولین بسرعت تمام آگے بڑھا وہ ایک متحدہ روسی اور آسٹرڈی فوج کے قریب ہو کر جو موریویا میں پرشیا پر دباؤ ڈالنے کے لئے مقیم تھی وائنا میں داخل ہوا۔ اور ڈینیوب کو عبور کر کے دو شہنشاہوں کی فوج کا بمقام آسٹرلٹز بمقابل ہوا۔ ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء کو اس کی تاجپوشی کی سالگرہ کے دن گرانڈ آرمی نے روسی اور آسٹریوں کو شکست فاحش دی۔ اتحادیوں کے ۱۵۰۰۰ آدمی قتل اور زخمی ہوے ۲۰۰۰۰ سپاہی گرفتار ہوئے اور ۱۸۹ توپیں ہاتھ آئیں شہنشاہ فرانسس سخت خطرہ میں مبتلا تھا کیونکہ اس کی آخری فوج جو اطالیہ میں تھی یوجین ڈی بیوہارنس اور میسینا کے ہاتھوں کالڈی ایرو پر ۳۰ر اکتوبر کو سخت شکست کھا چکی تھی آسٹرلٹز کی مہم نپولین کی فوجی زندگی میں سب سے زیادہ شاندار مہم تھی۔ ادھر نپولین اس جنگ عظیم میں گرفتار تھا۔ اُدھر اس کا بحری بیڑا اس نے نہایت فکر اور توجہ سے انگلستان پر حملہ کرنیوالی فوج کی حفاظت کے لئے تیار کیا تھا تباہ ہو گیا۔ فرانسیسی امیرالبحر ویلینو نے متحدہ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے کو جس میں ۳۳ جہاز اور پانچ فریگیٹ شامل تھے کیڈز سے نکالا۔ لیکن وہاں سے نکلتے ہی نیلسن (Nelson) کے ماتحت انگلستان کے ۲۷ جہازوں کے بیڑہ سے کیپ ٹریفلگار کے سامنے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ٹریفلگار کی فتح جو ۲۱ر اکتوبر کو حاصل ہوی آسٹرلٹز کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی۔ فرانسیسی اور ہسپانوی بیڑے آسٹرڈی اور روسی افواج کی طرح بالکل تباہ ہو گئے ٹریفلگار میں اتحادیوں کے ۷۰۰۰ آدمی زخمی ہوے اور کام آئے اور انگریزوں کو صرف ۳۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا جس میں

آسٹرلٹز کی لڑائی ۲ر دسمبر ۱۸۰۵ء

ٹریفلگار کی لڑائی ۲۱ر اکتوبر ۱۸۰۵ء

خود نیلسن بھی شامل تھا۔

آسٹرلٹز کی لڑائی کا نتیجہ پریس برگ (Pressburg) کا صلحنامہ تھا جس پر آسٹریا اور فرانس نے ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء کو دستخط ثبت کئے۔ روسیوں کی صرف ایک فوج برباد ہوئی تھی۔ اور ان کے ملک پر حملہ بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے وہ جنگ کے قابل تھے۔ لیکن آسٹریا کو سخت نقصان پہنچ چکا تھا۔ پریس برگ کی صلح کی رو سے وینس۔ اسٹریا اور ڈلیشیا سلطنت اطالیہ سے ملحق کر دیے گئے لیکن نپولین نے آخری دو صوبوں کو اپنی حکمرانی میں رکھا اور ان پر جنرل مرمنٹ کو حاکم مقرر کیا۔ ٹرل اور سوابیا کا ایک حصہ بویریا سے ملحق کر دیا گیا۔ اور وہاں کے الیکٹر نے بادشاہ کا خطاب اختیار کیا۔ ڈیوک آف ورٹم برگ کو بھی یہی خطاب دیا گیا۔ بیڈن کا ڈوک گرانڈ ڈیوک بنا دیا گیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستیں معدوم کر دیگئیں ۱۲ جولائی ۱۸۰۶ء کو شہنشاہ اہل فرانس کی سرپرستی میں "کنفڈریشن آف رائین" قایم ہوا۔ انگلستان آسٹریا پر فرانس سے علیحدہ صلح کر لینے کا الزام نہ لگا سکا۔ کیونکہ وہ بولون سے گرانڈ آرمی کے ہٹ جانے کے باعث جو ٹریفلگار کی فتح سے کسی طرح کم نہ تھی خود بال بال بچ گیا۔ آسٹرلٹز کے بعد ۲۳ جنوری ۱۸۰۶ء کو پٹ کا انتقال ہو گیا اور انگلستان کی نئی وزارت نے جس میں فوکس اور گرنیول شامل تھے نپولین سے مراسلت شروع کرنیکی خواہش کی۔ کیونکہ اب انگلستان کو کسی حملہ کا احتمال باقی نہ تھا۔ آسٹریا کی شکست فاحش کے بعد پرشیا کو شکست فاحش ہوئی۔ فریڈرک ولیم ثالث کو اپنے اس طرز عمل پر فخر تھا کہ باوجود مخالف کوششوں کے اس نے اپنی غیر جانبداری قایم رکھی۔ چنانچہ ڈائرکٹری اور نپولین کی تجویزیں اور نہ انگلستان کی مجوزہ امدادی رقمیں اس کے ارادہ کو متزلزل کر سکیں۔ پرشیا کے وزراء نہایت فخر سے بیان کرتے تھے کہ ان ایام میں جب تمام یورپ مصیبت ناک لڑائیوں میں مبتلا تھا پرشیا نے ۱۷۹۵ یعنی بیسل کی صلح کے بعد برابر امن قایم رکھا۔ اس کو اپنی صلح کی پالیسی سے یہی فائدہ پہونچا جو آسٹریا اور فرانس کو اپنی لڑائی کی پالیسی سے حاصل ہوا۔ جرمنی کے نئے بندوبست ۱۸۰۳ میں پرشیا بجائے منتشر ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ سلطنت بن چکا تھا۔ اس نے ۱۸۰۳ تک ۱۷۹۵ کی مقررہ سرحد کی پابندی کرکے شمالی جرمنی کی آزادی کو خوفناک فرانسیسی حملہ آوروں سے بچائے

پریس برگ کا صلحنامہ ۲۶ دسمبر ۱۸۰۵ء

پرشیا کی شکست فاحش

رکھا۔ جرمنی کی شمالی ریاستیں پرشیا کو اپنا لیڈر سمجھتی تھیں۔ ہولی رومن امپائر کی تباہی کے بعد پرشیا کی پالیسی آسٹریا کی پالیسی پر قطعی طور پر غالب ہوگئی۔ سرحد مقررہ کو قایم رکھنا پرشوی بادشاہ کی دلپسند تجویز تھی اور جب تک وہ قایم رکھی گئی کوئی چیز سوائے حملہ کے اس کی غیر جانبداری میں مخل نہ ہوسکتی تھی۔ لیکن ۱۸۰۳ء میں ہینوور پر قبضہ ہو جانے سے جو انگلستان کی طاقت کے خلاف نپولین کی ایک تدبیر تھی مقررہ سرحد ٹوٹ گئی اور اس وقت سے فریڈرک ولیم ثالث کو لڑائی کی جانب مائل ہونا پڑا۔ اس میلان جنگ میں روس اور انگلستان اور سب سے زیادہ خود اس کی فوج نے اس کی ہمت بڑھائی۔ پرشیا کی فوج جس کو فریڈرک اعظم نے بنایا تھا غیر معمولی طور پر پرشوی ملت کی نمایندہ تھی۔ سیون ایرس وار (Seven years war) جنگ ہفت سالہ) کی یادگار پر بھروسہ کرکے اور اپنے سپاہیوں کی ضرب المثل ترتیب سے مطمئن ہوکر پرشوی جنرلوں کو یقین تھا کہ وہ باقیماندہ یورپ کے فاتحوں کو شکست دے سکینگے نہایت جوش کے ساتھ پرشیا کے نوجوان رئوسا لڑائی پکار رہے تھے۔ وہ اس طویل امن سے ناخوش تھے اور بادشاہ کے نئے طرز کی تعریف کرتے تھے۔ چونکہ اس کو فرانس سے دلی نفرت تھی اس لئے وہ جنگ پر بہت جلد آمادہ ہوگیا۔ اس نفرت میں اس کی خوبصورت ملکہ لوزا بھی شریک تھی چند تجربہ کار وزرا اور بڈھے ڈیوک آف برنسوک نے جو فرانسیسی سپاہیوں کی بہادری سے اچھی طرح واقف تھا جنگ کی مخالفت کی۔ فریڈرک ولیم اس معاملہ میں متزلزل رہا۔ اور ۱۸۰۵ء میں جبکہ اس کی امداد بہت مفید ثابت ہوتی اس نے روس اور آسٹریا کے اتحاد میں شامل ہونے سے انکار کردیا۔ اگرچہ ۳ نومبر ۱۸۰۵ء کو پوسیڈم کے عہدنامہ پر اس نے دستخط کر دئے تھے۔ اور ثالث بنکر ۱۸۰۰۰ آدمیوں کے ساتھ اس شرط پر کہ اگر نپولین نے اس کی شرائط رد کر دیں تو وہ اتحادیوں میں شامل ہو جانیکا وعدہ کرچکا تھا۔ لیکن یہ مجوزہ مداخلت بیکار ثابت ہوئی۔ ہوگ وٹز پرشوی وزیر نپولین کے صدر مقام پر آسٹرلٹز کی لڑائی کے نتیجہ کا منتظر رہا اور ۱۵ دسمبر کو اس نے شون برن کے عہدنامہ پر دستخط کر دئے جس کی رو سے پرشیا نے کلیوس فرانس کو اور انسبیچ بیویریا کو دیدیا۔ اور ہینوور پر عارضی قبضہ کرلیا۔ دو مہینے بعد ۱۵ فروری کو ایک زائد عہدنامہ کی رو سے نپولین نے پرشیا کو مشرح طور پر ہینوور کا الحاق کرلینے کے لئے مجبور کیا یہ انتظام انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کا حکم رکھتا تھا۔

فریڈرک ولیم ثالث کی طویل غیر جانبداری اس طرح پر مسدود ہوگئی اور بہت جلد بیکار بھی ثابت ہوگئی۔ کیونکہ فوراً ہی نپولین ہینوور انگلستان کو واپس دینے پر آمادہ ہوگیا۔ کیونکہ فوکس (Fox) کے عہدۂ وزارت پر آتے ہی وہ انگلستان سے صلح کی مراسلت کرنے پر رضامند ہوگیا تھا۔ اس خبر کو سنکر فریڈرک ولیم نے فوج جمع کرنی اور فرانس سے جنگ کے لئے تیاریاں شروع کردیں۔ اکتوبر ۱۸۰۶ء میں اس نے اسٹرلٹز کے فاتح کو فوراً رائن کے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا اور بغیر روسیوں کی کمک کا انتظار کئے ہوئے تھورینگیا میں آہستہ آہستہ اپنی فوجوں کو جمع کیا۔ پرشوی جرنیل بادشاہ کے اس طرز کے بہت مداح تھے کیونکہ وہ فرانسیسیوں کو شکست دینے کی عزت اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتے تھے۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۶ء کو پرشوی فوجی دستوں کو جو دریائے ساسے کے کنارے کنارے بڑھ رہے تھے

جینوا کی مہم اکتوبر ۱۸۰۶ء

خود نپولین نے جینا پر اور مارشل ڈیوٹ نے آوراسٹاڈ پر شکست دی یہ شکست آسٹرلٹز سے کم قطعی ثابت نہ ہوئی اور ۲۵ر اکتوبر کو فرانسیسی افواج برلن میں داخل ہوگئیں۔

گرانڈ آرمی کے لئے اب روسیوں پر حملہ کرنا ضروری تھا۔ نپولین قریب قریب تمام

ایلو کی مہم

پرشیا پر قبضہ کرنے اور ڈینزک کا محاصرہ شروع کرنے کے بعد پولینڈ میں داخل ہوا۔ اہل پولینڈ نے اس کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا اور اس نے ان کو آزاد کردینے کا کچھ اشارہ بھی کردیا تھا۔ پولینڈ کے سپاہیوں نے ایک عرصہ تک اس کی افواج میں کام کیا تھا اور مظلوم اہل پولینڈ کے ساتھ اہل فرانس کی ہمدردی تمام پولینڈ میں مشہور ہوچکی تھی۔ ۱۵ر دسمبر ۱۸۰۶ء کو نپولین نے وارسا پر قبضہ کرلیا اور روسی سرحد پر اپنی فوجوں کو سرمائی بارکوں میں بھیجدیا۔ روسی جرنیل بنگسن نے جو شہنشاہ پال کے قاتلوں میں سے تھا فرانسیسی فوج کے ایک حصہ پر اس کے سرمائی بارکوں میں یکایک حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ اور برناڈوٹی کی فوج کو پسپا کردیا۔ لیکن جب وہ کونگسبرگ کے قرب وجوار میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ نپولین کو اس کی حرکات کی اطلاع ہوگئی تھی۔ اور وہ اپنی کل فوج جمع کرچکا تھا۔ نپولین کے پاس ۶۰۰۰۰ آدمی تھے اور اس نے ۸۰۰۰۰ روسیوں کا ایلو کے گاؤں کی کھائیوں میں مقابلہ کیا۔ اور ۸ر فروری ۱۸۰۷ء کو جبکہ برف باری ہورہی تھی نپولین نے انپر حملہ کردیا۔ لڑائی دیر تک رہی۔ روسیوں کو پسپا ہونا پڑا لیکن یہ اندازہ کیا گیا کہ دونوں

فوجوں کا نقصان قریب قریب برابر رہا یعنی ہر دو جانب سے ۲۵۰۰۰ آدمی کام آئے۔ یہ نقصان بہ نسبت روسیوں کے فرانسیسوں کے لئے بہت زیادہ مضر تھا۔ کیونکہ فرانسیسی سپاہی جو ایلو پر قتل ہوئے گرانڈ آرمی کے کار آزمودہ جوان تھے اور ان کی جگہ سوائے نئے آدمی بھرتی کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

فریڈلینڈ کی لڑائی ۱۴ جون ۱۸۰۷ء

ایلو کی لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسی فوج بہ اطمینان اپنے سرائی بارکوں پر قابض رہی اسی زمانہ میں روسی کیمپ میں ضروری مدبرانہ گفت و شنید جاری تھی۔ فریڈرک ولیم نے شہنشاہ اسکندر سے اپنی دوستی مستحکم کی اور اپنے ملازمین میں سب سے زیادہ قابل شخص ہارڈن برگ کو ہوگ ویٹسر کی جگہ اسٹیٹ چانسلر مقرر کیا۔ پرشیا اس موقع پر برائے نام کام آسکتی تھی کیونکہ اسکی فوج تباہ ہو چکی تھی اور اس کا قریب قریب کل ملک فرانسیسیوں کے ہاتھ میں تھا تاہم اپریل ۱۸۰۷ء میں اسکندر اور فریڈرک ولیم کے مابین بارٹن سٹین کا عہد قرار پایا۔ جس کی رو سے حملہ اور مدافعت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا لازم تھا۔ لیکن مدبرین کی امیدیں جو ایلو کی غیر فیصل لڑائی پر قایم ہوئی تھیں بہت جلد نپولین کی فوجی فتوحات سے ٹوٹ گئیں۔ ۲۴ مئی ۱۸۰۷ء کو ڈینزک نے جس نے جان توڑ کر محاصرہ کرنیوالوں کا مقابلہ کیا تھا جرنیل لیفری کی اطاعت قبول کی اور اس طرح محاصرہ کرنیوالی افواج اصلی افواج سے جا کر ملگئیں۔ ۱۸۰۷ کی گرمی کی مہم بہت مختصر تھی۔ بینگسٹن جس کے ہمراہ خود شہنشاہ اسکندر تھا ۱۴ جون کو فرانسیسی فوج پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ روسیوں نے غلطی سے دریائے ایلی کو فریڈلینڈ جانے میں عبور کیا اور جبکہ دریا ان کی پشت پر تھا شکست فاش کھائی۔ اور ۲۵۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا۔ فریڈلینڈ کی فتح قطعی تھی اگرچہ اس نے روسی سلطنت کو تباہ نہیں کیا۔ جس طرح کہ اسٹرلٹز اور جینا کی فتوحات نے آسٹریا اور پرشیا سلطنتوں کو تباہ کر دیا تھا نہ اس فتح نے روس کی فوجی طاقت کو بالکل فنا کیا اور نہ روسی فوج کی ترتیب کو بگاڑا جو اس امر کا فخریہ دعوے کرتی تھی کہ اس نے آسٹریا اور پرشیوں سے بہتر اہل فرانس کا مقابلہ کیا تھا۔ شہنشاہ اسکندر کے لئے یہ امر قطعاً ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی سلطنت کے قیام کے لئے نپولین سے کوئی معاہدہ کرنیکی خواہش کرے مگر اس کی متواتر شکستوں نے اس کی امن طلبی کو اس کے وزراء اور دربار کے سامنے جائز قرار

دیدیا۔ روس کے انگلستان سے اتحاد کرنیکی موافقت میں جو دلیلیں پیش کی جاتی تھیں اس کا جواب وہ یہ دے سکتا تھا کہ اس نے اس اتحاد کے شرائط پر عمل کرنیکی وفاداری کے ساتھ کوشش کی لیکن موجودہ واقعات کے مدنظر وہ اس کو کسی طرح قایم نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس نے ہمیشہ فرانس سے صلح اور نپولین سے دوستی قایم رکھنے کی خواہش کی اور اب وہ اپنے ذاتی میلان طبع کے مطابق عمل کرنیکے لئے خود کو آزاد خیال کرتا تھا۔

ٹلسٹ پر ملاقات ۲۵ رجون ۱۸۰۷ء

۲۵ رجون ۱۸۰۷ء کو شہنشاہ اہل فرانس اور زار روس کے درمیان ٹلسٹ پر ایک کشتی میں جو دریائے نیمن کے بیچ میں لنگر انداز تھی مشہور ملاقات ہوئی۔ نپولین کی ذاتی کشش اور اس کی مہتم بالشان فاتحانہ شان وشوکت نے اس کے پرجوش مداح شہنشاہ اسکندر کے شگفتہ دماغ پر گہرا اثر کیا۔ اس ملاقات میں نپولین نے شہنشاہ روس کی نگاہوں کے سامنے مشرق اور مغرب کی پرانی سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنیکی تجویز جو اس کو بہت محبوب تھی پیش کی اس نے تجویز کیا کہ ان کو باہم وفادار رہنا چاہیئے۔ اس نے یہ بھی تجویز کیا کہ دولت فرانس لاطینی قوموں اور وسط یورپ پر مسلط رہے۔ روس یونانی سلطنت کی یادگار بنے اور ایشیا میں اپنے مقبوضات بڑھائے۔ ان عظیم الشان تجویزوں نے شہنشاہ اسکندر پر جادو کا کام کیا یقین تھا کہ ان کو قبول کرنے میں وہ پطرز اعظم اور ملکہ قطرین کی پالیسی پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔ نپولین انگلستان کو اپنا خوفناک دشمن سمجھتا تھا اور اس کی بربادی کی کوشش اپنا فرض خیال کرتا تھا۔ اسکندر نے باوجود اس نقصان کے جسکا اس کی رعایا کے لئے اندیشہ تھا براعظم پر انگلستان کی تجارت بند کرنے اور کونٹی نینٹل بلوکیڈ کے مسئلہ پر کاربند ہونے کے لئے نپولین کی پالیسی اختیار کرنیکا وعدہ کرلیا۔ تاہم باوجود نپولین کے سخت دباؤ ڈالنے کے اسکندر نے اس قدر زیادتی کی جرات نہ کی کہ انگلستان کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا وعدہ کرلیتا ٹلسٹ پر پہلی ملاقات کے بعد اور بھی ملاقاتیں ہوئیں اور آخرالامر ٹلسٹ کا صلحنامہ مکمل ہوا۔ اس معاہدہ کی رو سے روس نے جزائر آیونیہ اور ویلشیا کے جنوب میں دریائے کٹارو کے دہانے جن پر ۱۷۹۹ء سے روس نے قبضہ کر رکھا تھا فرانس کو دیدئے۔ نپولین نے وعدہ کیا کہ وہ پولینڈ کو آزاد نہ کریگا اور اسکندر کو صلاح دی کہ فرانس کی طاقت بڑھانیکے معاوضہ میں وہ سویڈن اور ٹرکی کے مقبوضات سے اپنی تلافی کرلے اس پالیسی پر

کاربند ہونے کے لئے فرانسیسی افواج کے ایک دستہ نے سویڈش پومیرینیا پر حملہ کیا اور اسٹرال سنڈ لے لیا اور روسیوں نے فن لینڈ پر قبضہ کرلیا۔

ٹلسٹ کا صلحنامہ، جولائی ۱۸۰۷ء

نپولین نے اسکندر کو ترکی پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کیا اور وعدہ کیا کہ ڈینیوب کی ریاستین حاصل کرنے میں فرانس روس کی مدد کریگا۔ شہنشاہ روس نے اپنے اتحادی شاہ پرشیا سے صلح کرانیکی ایماندارانہ کوششیں کیں۔ لیکن نپولین نے اگرچہ وہ اسکندر کو خوش کرنا اور روس کو اپنا مضبوط اتحادی بنانا چاہتا تھا۔ فریڈرک ولیم ثالث سے نفرت ظاہر کی۔ اس کو کچھ عرصہ تک پرشیا کے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا خیال تھا لیکن اسکندر کی سفارش پر اس نے پرشیا سے صرف صوبہ جات رائن اور دسٹ فیلیا کے حصول پر قناعت کی اور ریاست ہیس کاسل سے پیوست کرکے سلطنت ویسٹ فیلیا قایم کرلی اور پرشوی پوینٹ کو بھی اپنی نوساختہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں شامل کرلیا۔

کونٹینینٹل بلوکیڈ

ٹلسٹ کے صلحنامہ نے نپولین کا صرف ایک دشمن مدمقابل چھوڑا اور وہ انگلستان تھا۔ ٹریفلگار پر فرانسیسی بیڑے کی تباہی اور اسٹرلنز۔ جنیا اور ایلو کے نقصانات کے باعث گرانڈ آرمی کی کمزوری نے شہنشاہ فرانس پر ثابت کردیا کہ انگلستان پر حملہ کرنیکی تجویز سے درگزر کرنا مناسب ہے۔ لیکن اگرچہ وہ فوج کے ساتھ رودبار انگلستان کو عبور نہ کرسکتا تھا اور انگلستانی بیڑہ کا سمندر پر مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ تاہم اس کو یقین تھا کہ وہ انگلستان کو براعظم کی گلی کوچوں سے نکالکر تباہ و برباد کرسکیگا۔ انگلستانی وزارت نے بین الاقوامی قانون کی اپنے موافق تعبیر کرکے جملہ غیر جانبدارانہ بحری تجارت ایلب کے دہانہ سے لیکر فرانس کے ساحل کی آخری حد تک بند کردی تھی۔ نپولین نے اس کا جواب (فیصلۂ برلن) برلن ڈگری سے دیا جو ۲۱ نومبر ۱۸۰۶ء کو اس شہر میں جاری کی گئی۔ اس میں برطانیہ کی تمام راہیں بند کئے جانیکا اعلان تھا۔ اس کی رو سے جملہ انگلستانی اشیاء اور وہ جملہ جہازات جو کسی انگلستانی بندر یا کسی انگلستانی نوآبادی کے بندر پر لنگرانداز ہوچکے ہوں قابل ضبطی تھے۔ اس کارروائی کے بعد ۱۷ دسمبر ۱۸۰۷ء کو نپولین نے ملن ڈگری جاری کی جس کی رو سے کسی ملک کا کوئی جہاز جو برطانوی بندروں پر لنگرانداز ہوچکا ہو قابل گرفتاری اور مال غنیمت سمجھا جانیکا مستوجب تھا۔ نپولین کو امید تھی کہ کونٹینینٹل بلوکیڈ کی تجویز میں روس کے شامل ہوجانے سے انگلستانی تجارت قطعاً تباہ ہوجائیگی

لیکن فی الحقیقت یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ انگلستانی تجارت بدستور حاوی رہی اور کونٹینٹل بلوکیڈ کے خطرات نے انگلستانی تاجروں کے منافع کو ترقی دیدی۔ برعکس اس کے براعظم کے باشندوں کو نقصان پہونچا جنکو شکر وغیرہ جیسی ضروری چیزوں کے لئے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی غرضکہ نپولین کی یہ امید بھی کہ تمام دنیا کی باربرداری کی تجارت انگلستان کے ہاتھوں سے نکلکر فرانس اور اس کے اتحادیوں کے قبضہ میں آجائیگی پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ انگلستان کے جنگی بیڑے پورے طور پر سمندر پر قابض رہے اور دوسری تاجر قوموں کی طاقتوں کو بڑھنے سے روکتے رہے۔ چنانچہ کونٹینٹل بلوکیڈ کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کے اتحادیوں کو مالی نقصانات پہونچے۔ اور نپولین سے متنفر ہوگئے۔ اور انگلستان کی تجارت کو زیادہ ترقی ہوگئی۔

کوپن ہیگن پر گولہ باری ستمبر ۱۸۰۷ء

انگریزی وزرا کو اس کی کم پروا تھی کہ نپولین براعظم میں انکی آمدورفت بند کردیگا۔ لیکن شمالی جرمنی پر اس کا قبضہ ہوجانے سے ان کو خوف ہوگیا تھا۔ کہ مبادا نپولین ڈینمارک کے بیڑے پر اسی طرح قبضہ کرلے جس طرح کہ ڈائرکٹری نے ہالینڈ کے بیڑے پر کرلیا تھا۔ ٹلسٹ میں درحقیقت اس قسم کے خفیہ عہد وپیمان ہوچکے تھے جنگی روسے یہ طے ہوچکا تھا کہ فرانس ڈینمارک کے بیڑے پر قبضہ کرلیگا۔ اس تجویز کی اطلاع انگلستان کے وزرا کو پہونچ چکی تھی اور اس کے روکنے کے لئے انگلستان میں ایک خفیہ مہم کا انتظام کرلیا گیا تھا۔ ڈینمارک ایک غیر جانبدار ملک تھا اور انگلستان یا فرانس کو اس سے برسرپیکار ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن ڈینمارک کمزور ملک تھا قوت مدافعت نہ رکھتا تھا۔ ان مشکلات کو دیکھکر انگلستان نے حملہ کردیا اور ایک طاقتور بیڑے نے کوپن ہیگن کے سامنے ستمبر ۱۸۰۷ء کو لنگر ڈال کر شہر پر گولہ باری کی۔ ڈینمارک کی قلیل فوج کو ایک دستہ نے جو سر آرتھر ولزلی کی ماتحت تھا۔ کیوگ پر شکست دی اور ڈینمارک کے بحری بیڑے کو انگلستان نے ضبط اور تباہ کردیا۔ اس حملہ نے نپولین کے سب سے زیادہ پسندیدہ منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور ایک بکار آمد بیڑا حاصل کرنیکی امید کو برباد کرڈالا۔

فرانس کا حملہ پرتگال پر ۱۸۰۷ء

انگلستان کے دو نہایت وفادار اتحادی پرتگال اور سویڈن کی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں تھیں روسیوں کو سویڈن کی خبر لینے کیلئے چھوڑ کر نپولین نے خود پرتگال پر توجہ کی۔ شہنشاہ فرانس ڈائرکٹری کی طرح پرتگال کو انگلستان کا ایک دور افتادہ اتحادی سمجھتا تھا۔ فی الحقیقت اس رائے کی

کچھ وقعت ضروری تھی کیونکہ معاہدہ می تھوئن کے باعث دونوں ملکوں میں بہت اچھے تعلقات قایم ہو چکے تھے۔ تاہم پرتگال کے پرنس ریجنٹ نے Prince regent ۱۸۰۶ء میں انگلستان کا علی الاعلان اتحادی بننے سے انکار کیا تھا اور اس کو غیر جانبدارانہ طریق قایم رکھنے پر اصرار تھا۔ بہر حال نپولین نے پرتگال کی بربادی کا تہیہ کر لیا کیونکہ پرنس ریجنٹ نے کونٹینٹل بلوکیڈ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ نپولین نے پہلے ہسپانیہ کے ساتھ ملکر ۱۸۰۷ء کے کام کرنیکا ارادہ کیا اور ۲۹ نومبر ۱۸۰۷ء کو فون ٹن بلو کا عہدنامہ مکمل کر کے فرانس اور ہسپانیہ کی متحدہ فوجوں سے پرتگال کو فتح کر کے اس کو تین حصوں میں تقسیم کرنیکا ارادہ کر لیا۔ یہ بھی طے پایا تھا کہ شمالی صوبہ جات بادشاہ اٹروریا کو اس کی اطالوی ریاست کے بدلہ میں جن کو نپولین لینا چاہتا تھا دے دئے جائینگے۔ جنوبی اضلاع کے متعلق یہ طے پایا تھا کہ ان کی ایک خودمختار سلطنت گوڈوئے کے لئے قایم کر دی جائیگی جو پرنس آف پیس (شہزادۂ امن) مشہور تھا اور ہسپانیہ کی ملکہ کا عاشق اور اس ملک کا سب سے زیادہ با اقتدار شخص تھا۔ درمیانی حصّہ کے لئے یہ طے ہوا تھا کہ فرانس عارضی طور پر اس کا الحاق کریگا۔ اس خفیہ عہدنامہ پر عمل کرنے کے لئے ایک فرانسیسی فوج جو جرنیل جونو کی کمان میں تھی بہ تجمیل اس جزیرہ نما میں داخل ہوئی۔ اس کے لسبن کے قریب پہونچنے کی خبر سنکر پرنس ریجنٹ اپنی مجنون ماں ملکہ میریا اول اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ایک انگلستانی بیڑے کے ہمراہ برازیل کو روانہ ہو گیا۔ پرنس ریجنٹ بمشکل ٹیگس سے برآمد ہوا تھا کہ جونو ۲۰ نومبر ۱۸۰۷ء کو لسبن (Lisbon) میں داخل ہوا۔ فرانسیسیوں کا پرتگال میں خیر مقدم کیا گیا۔ پرتگالیوں کو پرنس ریجنٹ کی روانگی پر بہت غصہ آیا جمہوری اصولوں پر بہت ترقی ہو چکی تھی اس لئے یہ شبہ بھی نہ ہوا کہ سلطنت کے ٹکڑے کرنیکی خفیہ تجویز کی گئی ہے۔

جونو کو قریب قریب تمام پرتگال پر قبضہ کر لینے میں کوئی دقت پیش نہ آئی اس نے پرتگالی فوج کے چیدہ سپاہیوں کو پرتگالی لیجن کے نام سے گرانڈ آرمی میں شامل ہونے کے لئے جرمنی بھیجا اور ملک کو کانسٹیٹوشن (آئینی حکومت) دینے کا وعدہ کیا۔ پہلی فروری ۱۸۰۸ء کو جونو نے خاندان برگنزا کی حکومت کے خاتمہ کا اعلان کیا اور جب قلعوں نے اطاعت قبول کر لی تو پرتگال کا بطور ایک ملک مفتوحہ کے انتظام کرنا شروع کیا۔

سویڈن

سویڈن کے گستاوس چہارم کو (جس نے اپنے چچا ریجنٹ

ڈیوک آف سڈرمینیا سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی اور جس نے شہنشاہ اسکندر والی روس کی سالی سے ۱۸۰۱ء میں شادی کی تھی) فرانس سے نفرت کا جذبہ موروثی طور پر ملا تھا یہ جذبہ ۱۸۰۹ء کے بعد سے اس کے باپ گستاوس ثالث کا رہنما اصول تھا وہ فرانسیسی ڈائرکٹری اور نپولین دونوں کے خلاف تمام اتحادوں میں انگلستان کا اتحادی رہ چکا تھا۔ اور ۱۸۰۳ء میں ایمیون کے صلحنامہ کے انفساخ کے بعد انگلستان اور روس کے اتحاد کا باعث تھا ۱۸۰۵ء میں اس نے ایک انگلستانی۔ روسی اور سویڈی افواج اپنے ماتحت لیکر ہینوور پر حملہ کرنے اور ہالینڈ فتح کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن تاریخ معینہ پر روانہ نہ ہوا۔ اس لئے اس مہم کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تاہم وہ انگلستان کے ساتھ وفادار رہا اور ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت اس نے انگریزی اتحاد سے علیحدگی منظور نہ کی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے گرانڈ آرمی کے ایک حصہ نے جو مارشل برون کی کمان میں تھا۔ سویڈش پومیرنیا پر قبضہ کر لیا اور سویڈن گستاوس ایڈلفس کی قدیم فتوحات کو پھر کبھی حاصل نہ کر سکا۔ ۱۸۰۷ء میں براعظم کے سد باب (کونٹنٹل بلوکیڈ) میں شریک ہونے سے شاہ سویڈن کے پیہم انکار کے باعث شہنشاہ اسکندر نے جیسا کہ ٹلسٹ پر طے پا چکا تھا فن لینڈ پر حملہ کر دیا۔ انگلستان سویڈن کی مدد کرنے کے لئے تیار تھا ایک طاقتور فوج سرجان مور کی ماتحتی میں اسٹاک ہوم بھیجی گئی۔ اس اہم موقع پر بادشاہ پر جنون کے آثار ظاہر ہوئے۔ انگلستانی فوج واپس ہو گئی اور ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں گستاوس چہارم تخت سے اتار دیا گیا۔

یورپ کا دوسرا بندوبست

شہنشاہ ہونے کے ساتھ آسٹریا اور پرشیا پر فتوحات حاصل کر کے روس سے اتحاد قائم ہو جانے اور فرانس کے قرب و جوار میں ماتحت سلطنتیں قائم کرنے کے بعد نپولین نے براعظم پر اپنے اقتدار کا استحکام کرنا شروع کیا۔ جس طرح کہ فرانسیسی ڈائرکٹری نے فرانسیسی ریپبلک کے اطراف و جوانب میں چھوٹی چھوٹی جمہوری ریاستیں گورنمنٹ فرانسیسی کے نمونہ پر قایم کی تھیں اسی طرح نپولین نے اپنی سرحد کو ماتحت سلطنتوں سے گھیر لیا۔ بیٹوین سیسل وپائن۔ اور پارتھی نوپیئن ریپبلکوں کی جگہ ہالینڈ اور نیپلس کی سلطنتیں اور اطالیہ کی شاہی نیابت قائم ہوی۔ بیٹوین جمہوریت کا نظام سلطنت فرانس کے نظام کی تبدیلیوں کے ساتھ بدلتا رہا۔

ہالینڈ

عہد کانونشن کی جمہوری حکومت کے بجائے ڈائرکٹری اور

قونصلیت ہوگیا۔ اور ۱۸۰۴ء میں فرانسیسی سلطنت قائم ہوجانے کے بعد اس کے لئے ایک نیا انتظام اختراع کیا گیا۔ اس بندوبست کے بموجب کاونٹ شمیل پنیک جو ہالینڈ کا منتخب مدبر تھا حین حیات کے لئے گرانڈ پنشنری مقرر کیا گیا لیکن جون ۱۸۰۶ء میں اس کو مستعفی ہونیکی ترغیب دیگئی اور لوئی بوناپارٹ شہنشاہ اہل فرانس کا بھائی ہالینڈ کا بادشاہ مقرر کیا گیا اہل ہالینڈ کو ان تبدیلیوں پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ فرانسیسی طرز حکومت کی ترویج نے ملک کو بجائے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے مجموعہ کے ایک متحدہ ملت بنا دیا تھا۔ ہرچند کیمپر ڈاؤن پر ۱۷۹۷ء میں اور ٹیکزل پر ۱۷۹۹ء میں فرانسیسی بیڑے کا نقصان ہوا۔ لیکن اس کی تجارت کو باوجود انگلستان کے نئے مقبوضات کو ترقی ہوئی۔ پیرس سے سلسلہ رسل و ترسیل قایم ہوجانے اور بلجیم میں تکلیف دہ ٹیکس معاف ہوجانے کے باعث ہالینڈ کی مالی حالت بہتر ہوگئی۔ لوئی بوناپارٹ ہالینڈ کا پہلا بادشاہ ایک عاقل حکمران ثابت ہوا اس نے بجائے قدیم تکلیف دہ ڈچ قانون کے اپنی مملکت میں سول کوڈ یعنی قانون دیوانی کی ترویج کی۔ ادبیات اور صنعت کو ترقی دی۔ اور دارالسلطنت کو ہیگ سے ہٹا کر ایمسٹرڈم میں قایم کیا۔ لیکن براعظم کے سدباب نے سخت بے چینی پیدا کر دی۔ ہالینڈ کے تجار سخت پابندیوں سے تباہ ہونے لگے۔ اکثر اضلاع میں بلوے ہوئے اور جب نپولین کو یہ معلوم ہوا کہ براعظم کے سدباب کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس نے فرانسیسی افواج کو ہالینڈ میں داخل ہونے اور دریاؤں کے دہانوں پر قبضہ کر لینے کا حکم دیدیا۔ لوئی بوناپارٹ نے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور ۱۸۱۰ء میں اوس حکومت سے جو اس کے بھائی نے بخشی تھی دست بردار ہوگیا۔

اطالیہ

اوپر ذکر ہوچکا ہے کہ شہنشاہ بننے کے بعد نپولین نے شاہ اطالیہ کا بھی لقب اختیار کر لیا تھا۔ لیکن عنان حکومت اپنے ہاتھ میں نہ لی بلکہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بیوہارنس کو اطالیہ کا وایسرائے مقرر کیا۔ سلطنت اطالیہ میں ابتداءً سس الپائن ریپبلک کے مقبوضات۔ یعنی لمبارڈی موڈینا اور پارما کی ڈچیاں اور قدیم اضلاع فرارا اور بولونا شامل تھے جو کسی زمانہ میں پوپ کے قبضہ میں تھے ۱۸۰۶ء میں پریس برگ کے صلحنامہ کی وجہ سے سلطنت اطالیہ وینس اور وینس کے قدیم مقبوضات جو براعظم پر تھے شامل ہوجانے کے سبب سے بڑھگئی۔

روم

جنیوا۔ لکا۔ پیڈمنٹ۔ اور ٹسکنی پر فرانس براہ راست حکمراں تھا اور شہر روم اور کمپیگنا فرانسیسی سلطنت میں ۱۸۱۰ء میں شامل کرلئے گئے۔ اطالوی جزیرہ نما کے جنوب میں نیپلس کو ایک خود مختار سلطنت بنا دیا جسمیں نیپلز جزیرہ صقلیہ بھی شامل تھا۔ ۳۰ مارچ ۱۸۰۶ء کو یہ سلطنت نپولین کے بڑے بھائی جوزف بوناپارٹ کو دیدی گئی۔ جوزف نے ہالینڈ کے بادشاہ لوئی کی طرح اچھا حکمراں بنکر کام کرنے کی کوشش کی۔ اور لائق وزرا مقرر کئے جن میں قریب قریب سب اہل نیپلس تھے سوائے دو فرانسیسی وزرا یعنی موئٹ ڈی ملیٹو وزیر جنگ اور سلی سٹی وزیر پولیس کے۔ اس نے عمدہ قوانین رائج کئے۔ ڈکٹیٹیوں کو جو اس سلطنت کے جنوبی اضلاع کو تباہ کر رہی تھیں بند کرنیکی کوشش کی۔ اس اثنا میں جزیرہ صقلیہ نے فرانسیسیوں کی تمام کوششوں کی مخالفت کی۔ اور فرڈیننڈ بادشاہ صقلیہ کی (جو پیلرمو میں اقامت گزیں تھا) اطاعت قبول کرلی۔ ایک انگلستانی فوج بھی صقلیہ کی محافظت کے لئے مقرر ہوگئی۔ یہ فوج جوزف کو ہمیشہ پریشان رکھتی تھی۔ اور اہل انگلستان کلبریا کے ڈاکوؤں کی ہمتیں بڑھاتے تھے ۱۸۰۶ء کے موسم گرما میں انگریزوں نے اصل ملک پر حملہ کیا اور ۴ جولائی کو انگریز جرنیل سر جان اسٹوارٹ نے فرانسیسی جرنیل ریسنیر کو میڈا پر شکست دی۔ اس فتح کے بعد ۱۸ جولائی کو گیٹا پر قبضہ کرلیا۔ اس واقعہ کے بعد کلبریا میں فرانسیسی افواج کی طاقت اسقدر بڑھگئی کہ انگریز سوائے صقلیہ کی محافظت کے اور کچھ نہ کرسکے۔ جوزف بوناپارٹ کا انتظام خانگی لائق ستایش ہے۔ اس نے نظام جاگیرات (فیوڈل ازم) نیم غلامی کو منسوخ کردیا۔ محاصل کی فراہمی میں ایمانداری اور نیک نیتی کے رواج کی کوشش کی اور اعلان کردیا کہ قانون کی نگاہوں میں ہر شخص برابر ہے۔ بہت سی خانقاہوں کو توڑ کر ملک کی مالی حالت درست کی اور کاشتکاروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کردیا۔

الیریا

سب سے آخر میں ڈلمشیا اور اسٹریا کے صوبجات الیریا جو پریس برگ کے صلحنامہ کی رو سے ملحق کئے گئے تھے قابل غور ہیں ان کی حکومت براہ راست جرنیل مارمنٹ کے ہاتھ میں تھی۔ جو اطالیہ کا وایسرائے نہ تھا بلکہ خود نپولین کا ماتحت تھا۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد ان میں جزائر آیونیہ کا اور اضافہ ہوگیا۔ نپولین اس مقام پر ایک زبردست فوج ترکوں کے دھمکانے کے لئے رکھتا تھا۔ غالباً اس کا

ارادہ یونان کی خود مختاری دوبارہ قایم کرنے کا تھا۔ اور اس تجویز کو پورا کرنے کے لئے اسکی الیریا کی فوج اچھے موقع پر خیمہ زن تھی۔

جرمنی کے خلاف نپولین کی دوسری تدبیر

جرمنی کی ریاستوں کا نیا بندوبست کرنے اور وسط یورپ میں توازن دول قایم رکھنے کے لئے نپولین نے ڈائرکٹری کی طرح رشلو اور مزارن کی روایتی پالیسی پر عمل کیا اور یہ بات فرانس کے لئے مفید سمجھی کہ رائن اور خاندان آسٹریا کے موروثی ممالک کے درمیان چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستیں قایم ہوں لیکن اس کا یہ خیال تھا کہ بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو وسٹ فیلیا کے صلحنامہ کے بموجب ۱۶۴۸ء میں قایم ہوئی تھیں محض اپنے چھوٹے ہونے کے باعث محض عبث رکاوٹیں تھیں اس لئے اس نے مغربی جرمنی ریاستوں کو بڑھایا اور ان کے فوائد کو فرانس کے فوائد کے ساتھ وابستہ کرنیکی کوشش کی جرمنی کے نئے بندوبست نے جو ۱۸۰۳ء میں لونی ویل کی صلح کے بعد ہوا مقدس سلطنت روما ہولی رومن ایمپائر کو تباہ کر دیا۔ نپولین نے انہی اصولوں پر کام کیا اور اس کا انتظام قریب قریب اسی قدر مستقل رہا جس قدر کہ ۱۸۰۳ء کا بندوبست تھا۔ یہ تبدیلیاں بالتدریج معاہدات پریس برگ اور ٹلسٹ کی مطابقت میں ضرور واقع ہوئیں۔ لیکن آخری نتیجہ پر بہ نظر مجموعی غور کرنا لازمی ہے

بیویریا

بیویریا کے الیکٹر جوزف میکس ملین نے موروثی حقوق کی بنا پر پلٹینیٹ اور بیویریا کی الیکٹوریٹس کو ڈیوپونٹس کی ڈچی کے ساتھ متحد کر دیا۔ اس کی تعلیم ورسیلز کے دربار میں ہوئی تھی تاہم وہ انقلاب فرانس کے اصولوں کو پسند کرتا تھا۔ اس لئے بہت جلد نپولین کا دوست بنگیا۔ لونی وائل کے صلحنامہ کے بعد بندوبست نے جس نے ابس کو پلٹینیٹ اور ڈچی آف ڈیوپونٹس سے محروم کر دیا تھا اس کو ایک مضبوط اور متحدہ ریاست کا مالک بنا دیا پریس برگ کے صلحنامہ کے رو سے اسکو ٹرل اور نورم برگ اور ٹائرول مل گئے اور بادشاہ کا خطاب بھی حاصل ہو گیا ۱۸۰۹ء میں اس کو سالزبرگ کا صوبہ مل جانے سے اس کی سلطنت جرمنی کی سب سے قوی سلطنتوں میں شمار ہونے لگی۔ وادی ڈینوب کے تمام بالائی حصے اور اس کے باج گذار دریاؤں کی وادیوں پر قبضہ ہو جانے کے باعث بیویریا آسٹریا کے مقابلہ میں ایک قوی سرحدی ریاست بنگئی اور شمال کی جانب اس کی سرحد سلطنت سیکسنی سے جا ملی۔ بادشاہ میکس ملین جوزف اپنی عزت و اقتدار کا باعث شہنشاہ فرانس کو سمجھتا تھا۔ چنانچہ ان تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے اس نے اپنی لڑکی شہزادی اوگسٹا کی

شادی نپولین کے سوتیلے بیٹے وسیرائے یوجین ڈی بیوہارنس سے کردی۔

ورٹم برگ

بیویریا کی مغربی سرحد پر نپولین نے سلطنت ورٹم برگ قایم کی جو مقابلۃً چھوٹی تھی تاکہ وہ بیویریا کی طاقت کو زیادہ بڑھنے سے روکتی رہے۔ فریڈرک ڈیوک آف ورٹم برگ میکس ملین جوزف آف بیویریا کی طرح فرانسیسی جمہوریت اور نپولین کا اقتدار تسلیم کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ ۱۸۰۳ء میں الیکٹر کے خطاب کے ساتھ اس کی ریاست میں بہت اضافہ ہوچکا تھا۔ اور پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد سوائے بری ازگو اور اوریٹینو کے اس کو تمام اسٹردی سوابیا اور بادشاہ کے خطاب مل گئے۔ اس نے بھی بیویریا کے پہلے بادشاہ کی طرح نپولین سے رشتہ داری پیدا کی اور اپنی بیٹی شہزادی قطرین کی شادی جیروم بوناپارٹ بادشاہ وسٹ فیلیا سے کردی۔ تیسری جنوبی جرمنی ریاست جو قابل غور بیڈن ہے بیڈن ہے اس کا الیکٹر ڈیوک چارلس فریڈرک ۱۸۰۳ء میں بنادیا گیا۔ اور ۱۸۰۵ء میں اس کو گرانڈ ڈیوک کا خطاب اور اسٹردی سوابیا سے بری ازگو اور اوریٹینو کا بڑا حصہ ملا اس نے بھی نپولین سے رشتہ کیا اور اپنے ولیعہد کی شادی اسٹیفن ڈی بیوہارنس نپولین کی سوتیلی بیٹی سے کرلی۔

وسٹ فیلیا

وسٹ فیلیا کی سلطنت جو نپولین نے اپنے بھائی جیروم کے لئے ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد قایم کی تھی بالکل نئی تھی۔ اور بیویریا اور ورٹم برگ کی طرح کسی قدیم جرمن ریاست کی توسیع سے نہیں بنائی گئی تھی۔ اس میں ہیس کاسل کی الیکٹوریٹ اور ایلب کے بائیں کنارہ کی پرشوی ریاستیں تھیں جن میں بیڈربون اور ہلڈیشیم کی (Bishoprics) بشپرکیں شامل تھیں۔ اور برینڈنبرگ کا اولڈمارک برنسوک کی ڈچی ہینوور کا ایک حصہ اور دوسرے متفرق اضلاع بھی شامل تھے۔ اس طرح ایمس ویسراوادر کی وادیوں کا بڑا حصہ شامل ہوگیا تھا۔ لیکن اس کی حدود سمندر تک نہیں پہونچتی تھیں۔ اور صرف ایک مشہور قلعہ میگڈی برگ اس کے قبضہ میں تھا۔ جیروم جو اسکا پہلا بادشاہ تھا اپنے بھائی جوزف اور لوئی کی طرح قابل حکمران نہ تھا۔ لیکن اس نے قابل وزرا مقرر کئے جن میں سمین مشہور فرانسیسی مقنن وزیر عدل اور مشہور مورخ جون ملر وزیر تعلیمات عامہ قابل ذکر ہیں وسٹ فیلیا کے باشندے اس طرح شیر وشکر ہوکر نہ رہے جیسے کہ نپولین کو توقع تھی لیکن اس میں جیروم کی وزارت کا قصور نہ تھا جس نے زرعی غلامی فیوڈل ازم نیم غلامی

کو منسوخ کر دیا تھا۔ قانون دیوانی (سول کوڈ) کی ترویج کی تھی اور نظام ملکی کو از سر نو ترتیب دیا۔

برگ کی گرانڈ ڈچی

برگ کی گرانڈ ڈچی جس کی حکومت نپولین نے اپنے بہنوئی مورات کو ۱۸۰۶ء میں سپرد کی تھی نپولین کی خود ساختہ دوسری سلطنت تھی جو بیویریا کی عطیہ ڈچی آف برگ کاونٹی آف مارک بشپرک آف منسٹر۔ منسٹر کی اسقفی جو پرشیا سے لیگئی تھی اور ڈچی آف نساؤ سے ملکر وجود میں آئی تھی اور دس لاکھ باشندوں کی ایک مختصر ریاست تھی جس کا اثر رائن کے ایک حصہ پر تھا۔ اس کا دارالسلطنت ڈوسلیڈارف تھا۔

سیکسنی

مشرقی جرمنی میں نپولین کی پالیسی کا مرکز سیکسنی تھی اس ریاست کے الیکٹر نے جنیا کی مہم میں اہل پرشیا کا ساتھ دیا تھا تاہم نپولین کا خیال تھا کہ سیکسنی کے حکمراں کو پرشیا اور آسٹریا کے درمیان واقع ہونیکی وجہ سے فطرتاً فرانس کا دوست ہونا چاہیئے۔ اس لئے اس نے باوجود اس کے ۱۸۰۶ء میں نامعقول برتاؤ کے سیکسنی کے الیکٹر کو بادشاہ کا خطاب اور زیرین لوسیشیا کا حلقہ دیدیا۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد نپولین نے بادشاہ سیکسنی کے ساتھ اس سے بھی زیادہ سلوک کیا۔ اور اس کو دارساکا گرانڈ ڈیوک بنا دیا۔

چھوٹی چھوٹی ریاستیں

جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں جو نپولین نے قایم کی تھیں سب سے زیادہ نمایاں ہیسی ڈارمسٹیڈ تھی جو سلطنت وسٹ فیلیا کو گرانڈ ڈچی آف برگ سے علیحدہ کرتی تھی۔ اپنے ایک وفادار اتحادی کی حیثیت سے نپولین نے لینڈ گریو لوئی دہم کو چند مقبوضات اور گرانڈ ڈیوک کا خطاب دیا۔ بیڈن برگ اور ہیسی ڈارمسٹیڈ کے بعد چوتھی گرانڈ ڈچی فرینک فرٹ کی تھی جو اسقف اعظم چارلس ڈی ڈلبرگ کو مرحمت کی گئی۔ یہ پادری عہد انقلاب میں اسقف اعظم الیکٹر آف منی اینس کا مددگار رہا تھا۔ ۱۸۰۰ء میں اس کو اسقف اعظم کا عہدہ ملا اور ۱۸۰۳ء میں جرمنی کے انتظام کے موقع پر صرف یہی ایک مذہبی الیکٹر باقی تھا اس وقت اس کو رائٹسبن کی اسقفی دیدیگئی تھی لیکن جبکہ وہ بیویریا کو منتقل کر دیگئی تو اس کے معاوضہ میں فلڈا اور ہناؤ کی ریاستیں اور آسچیفنبرگ کا تعلقہ دیا گیا۔ آخری گرانڈ ڈچی ورٹزبرگ کی تھی جو ٹسکنی کے قدیم گرانڈ ڈیوک آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کو سالزبرگ کے صوبہ کے بدلے میں جو بیویریا کو ۱۸۰۵ء میں دیا گیا مرحمت کی گئی تھی۔ یہ ملکی

تبدیلیاں اور اضافے بہت چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ملا کر کئے گئے تھے۔ سلطنت کے معمار زوں کو اپنے اعلےٰ حقوق سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور چھوٹے ڈیوک اور شہزادوں کے حقوق کا فیصلہ جن کی ریاستیں بڑی ریاستوں میں شامل کر دی گئی تھیں۔ اس طرح کیا گیا کہ ہارڈ (رئیس) ہونیکی حیثیت سے ان کے حقوق اور خطابات برقرار رہے لیکن انکی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ تاہم یہ لوگ مخصوص امراء کی حیثیت سے قایم رہے اور مخصوص مراعات شاہی کے مستحق قرار دئے گئے۔ اس انتظام کی بدولت جس کی رو سے ۱۸۰۳ء کے بندوبست میں اضافے ہوئے تھے قدیم جرمنی کے انتظامات یک لخت مسترد ہو گئے۔ چھوٹی ریاستیں سوائے چند مستثنیات کے مٹ گئیں اور جرمنی بجائے جاگیری ریاستوں کے مجموعے کے ذی اختیار ریاستوں کا مجموعہ بنگئی۔

عہدۂ رائن

نپولین نے عہدۂ رائن بنا کر جس کا وہ سرکاری طور پر محافظ تسلیم ہو چکا تھا جرمنی کے شہزادوں کے اجتماع کی کوشش کی ابتدائی کنفیڈریشن آف رائن میں جو جولائی ۱۸۰۵ء میں منعقد ہوئی صرف پندرہ شہزادے شامل ہوئے لیکن ٹلسٹ کے بعد اس میں ۳۲ شہزادے شریک ہوئے کنفیڈریشن کا صدر چانسلر چارلس ڈی ڈیلبرگ فرنیک فرٹ کا گرانڈ ڈیوک تھا صرف یہی ایک مذہبی رکن کنفیڈریشن میں شامل کیا گیا تھا۔ اس میں چار سلطنتیں یعنی بیویریا درمبرگ وسٹ فیلیا اور سیکسنی پانچ گرانڈ ڈچیاں اور ۲۳ ریاستیں شامل تھیں۔ اس کی پالیسی ڈائٹ کے سپرد تھی جو فرنیک فرٹ میں اجلاس کرتی تھی اور جو دو کالجوں پر مشتمل تھی۔ ایک کالج بادشاہوں کا تھا اور ایک کالج شہزادوں کا تھا۔ عہدۂ رائن میں جو رائن اور الب کے درمیان واقع تھی دو کروڑ جرمنوں کی آبادی تھی اور عہدنامہ کی رو سے نپولین کو ڈیڑھ لاکھ فوج دینے کے لئے پابند تھی۔

پولینڈ

پولینڈ کے معاملہ سے زیادہ کسی دوسرے موقع میں یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ نپولین کے دماغ میں مشرق اور مغرب کی قدیم سلطنتوں کو دوبارہ قایم کرنے کا خیال کس قدر مکمل طور پر جاگزیں تھا۔ شہنشاہ اسکندر کو خوش کرنے کے لئے وہ پولینڈ کو آزاد کرنے پر مصر نہ ہوا۔ وہ نہ صرف روس کو صوبہ جات پولینڈ سے محروم کرنے کی خواہش و جرأت سے بری تھا بلکہ اس نے

ٹلسٹ میں اسکندر کو پولش حلقے سلیکیف اور کزو بھی دے دے تھے۔ اگرچہ روس کی ناراضی کے خوف سے وہ پولینڈ کو ایک طاقتور سلطنت بنانے کی جرات نہ کرسکتا تھا۔ تاہم ۱۸۱۵ء میں اس نے گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نام سے ایک چھوٹی سلطنت پولینڈ میں قایم کردی۔ اس طرز عمل سے وہ اہل پولینڈ کو تو جو اس کو پولینڈ کی آزادی دوبارہ قایم کرنے والا سمجھتے تھے مطمئن نہ کرسکا لیکن الٹا شہنشاہ اسکندر کو ناراض کرلیا جو پولینڈ میں کسی قسم کی بھی ریاست کے وجود کو پسند نہ کرتا تھا۔

وارسا کی گرانڈ ڈچی

گرانڈ ڈچی آف وارسا میں کل پرشوی پولینڈ اور آسٹروی پولینڈ کا بڑا حصہ شامل تھا۔ اس کی حکمرانی گرانڈ ڈیوک آف وارسا کے نام سے سیکسنی کے بادشاہ کے سپرد کی گئی۔ قدیم زمانہ میں بھی سیکسنی کے الیکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ پولینڈ کے متعلق اس دوعملی طرز عمل میں نپولین اور اسکندر کے نوساختہ اتحاد کے لئے بہت بڑا خطرہ پنہاں تھا۔

ایک سال سے زائد عرصہ تک اسکندر اور نپولین کے اتحاد نے یورپ میں سخت بےچینی پیدا کردی تھی۔ لیکن بہت جلد مناقشہ کے وجوہات پیدا ہوگئے۔ ایک جانب اسکندر گرانڈ ڈچی آف وارسا کے وجود کے خلاف تھا اور محسوس کرتا تھا کہ اس کی رعایا کو کونٹینٹل بلوکیڈ براعظم کے سدباب سے واجبی شکایتیں ہیں۔ اس کے علاوہ نپولین کی طاقت نصف النہار پر پہونچ کر زوال کے آثار دکھا رہی تھی۔ اس زوال کی ابتدائی علامت پوپ سے مناقشہ اور معاملات ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت تھی۔ پرتگال میں سر آرتھر ویلزلی کا فرانسیسی افواج کو ویمیرو پر شکست دیدینا اور جنرل ڈیوپون کا ہسپانویوں کی اطاعت قبول کرلینا نپولین کی عظمت پر پہلا وار تھا۔ ٹلسٹ کا صلحنامہ نپولین کے عروج حقیقی کا پتہ دیتا ہے۔ لیکن ان بدقسمتیوں کے جن کا سامنا اسکو ۱۸۰۸ء میں کرنا پڑا اور معاملات ہسپانیہ میں بیجا مداخلت کے باوجود وہ اب تک یورپ کا سب سے بڑا حکمراں نظر آتا تھا۔

ارفرٹ کی کانفرنس ستمبر ۱۸۰۸ء

اپنے وقار پر کسی قدر حرف آتے دیکھکر اور اپنے دہمی اتحادی کے دماغ پر برا اثر پڑنے کے خوف سے نپولین نے اپنے وجود اور اپنی گفتگو کی قوت جاذبہ پر بھروسہ کرکے ارفرٹ میں ستمبر ۱۸۰۸ء کو اسکندر سے ذاتی طور پر ملاقات کی

وہاں یورپ کے دو مالکوں نے صورت حال پر گفتگو کی نپولین نے اسکندر کی بے اطمینانی کو فرو کردیا اور صوبہ جات ڈینیوب اس کو دینے کا پھر وعدہ کرلیا۔ لیکن وہ اطمینان جو ٹلسٹ میں قایم ہوا تھا۔ ارفرٹ کی کانفرنس میں پیدا نہ ہوسکا۔ اسکندر باوجود نپولین کی ذات کے معرف ہونیکے اس کے طرز عمل پر بھروسہ نہ کرتا تھا۔ خود نپولین کو بھی یہ مغالطہ ہوا کہ وہ شہنشاہ روس کے دماغ پر دوبارہ اپنا اثر قایم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ دو شہنشاہوں کی ملاقات ارفرٹ کی کانفرنس کا ایک اہم سیاسی پہلو ضرور ہے۔ لیکن اہل یورپ کی نگاہوں کو خیرہ کرنے والے چند مہتم بالشان واقعات تھے یعنی بادشاہوں سے بھرا ہوا تماشا گاہ مشہور فرانسیسی ایکٹر ٹلما کی جانب ہمہ تن متوجہ تھا۔ اور اعلےٰ نژاد جرمنی شہزادے اس شخص کے در پر جبہ سائی کر رہے تھے جو چند سال پیشتر فرانسیسی جمہوریت کا ایک معمولی جرنیل تھا مگر آج کل یورپ کا مالک تھا۔

باب نہم

۱۸۰۸ ۱۸۱۲

ٹلسٹ کے عہد نامہ کے وقت نپولین کا اقتدار یورپ میں نصف النہار پر تھا۔ ارفرٹ کی کانگریس کے موقع پر بھی بظاہر اس کی شان و شوکت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی لیکن اس درمیان میں اس کو دو سخت حادثوں کا سامنا کرنا پڑا پہلی بدقسمتی کی ابتدا اس طرح پر ہوئی کہ تاحال انگریزوں کی لڑائی فرانسیسیوں سے محض بحری تھی اور اس میں بھی ان کو فوجی حیثیت سے بہت معمولی فتح حاصل ہوئی تھی۔ لیکن ۱۸۰۸ء سے وہ فرانسیسی بری افواج کی ناقابل شکست شہرت کو مٹا دینے کے درپے ہو گئے۔

آخری قابل ذکر مہم جس میں انگریزی فوج نے حصہ لیا تھا براعظم پر ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے انگریزی افواج مختلف مقاصد کے لئے بھیجی گئیں اور بعض مواقع پر کامیاب بھی ہوئیں۔ چنانچہ ایبر کرومبی اور ہچنسن کے ہاتھوں ۱۸۰۱ء میں مصر کی دوبارہ تسخیر اور ۱۸۰۶ء میں اسٹوارٹ کی چھوٹی مگر بروقت میڈیا کی مہم قابل ذکر ہیں بقیہ مشہور شکستیں ہیں جن میں ۱۷۹۹ء میں ڈیوک آف یارک کی ہالینڈ کی مہم اور ۱۸۰۹ء میں لارڈ چیتھم کی والچرن میں داخلہ قابل ذکر ہیں۔ اپنی بحری طاقت کے بھروسہ پر انگلستان کے ۱۷۹۵ء سے جو وزرا چلے آتے تھے انھوں نے بجائے خاص براعظم پر فوجیں بھیجنے کے جزائر پر فوج کشی کر کے قبضہ کرنے کی طرف زیادہ توجہ کی فرانسیسی ویسٹ انڈیز کو ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء میں انگریز فتح کر چکے تھے۔ لیکن ۱۸۱۹ء میں ان جزائر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے بڑھے۔ جو ایمیون کے صلحنامہ کی رو سے فرانس کو واپس ہو چکے تھے۔ ہسپانیہ کے اعلان اتحاد کے بعد ہی انگلستان نے جزیرہ ٹری نی ڈاڈ پر جو ہسپانوی ویسٹ انڈیز کے مقبوضات میں خاص امتیاز رکھتا تھا قبضہ کر لیا۔ اور ہالینڈ کو فرانس کے زیر اثر دیکھکر انگلستان نے ۱۷۹۷ء میں اور ایمیون کے صلحنامہ کے بعد ۱۸۰۵ء میں گیپ آف گڈ ہوپ Cope of Good hope کو فتح کر لیا۔

انگلستان کے وزرا اپنے مختلف دشمنوں کے دور دراز مقبوضات سے بھی

غافل نہ تھے۔ چنانچہ لنکا اور جاوا ہالینڈ سے ۱۷۹۶ء اور ۱۸۰۶ء میں بالترتیب لے لئے گئے ۱۸۰۹ء میں ماریشس کو جو فرانس کے قبضہ میں تھا فتح کر لیا۔ اور ۱۸۰۶ء میں ہسپانوی جنوبی امریکہ مونٹی ویڈو اور بوئنس آئریس فتح کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن انگلستان نے دور دراز سمندروں کے جزائر پر ہی حملہ کرنے تک اپنی حکمت عملی کو محدود نہ رکھا۔ بلکہ بحر متوسط پر نہایت مستحکم قبضہ کر کے ۱۷۹۶ء میں منورکا پر قبضہ کیا ۱۸۰۰ء میں مالٹا لیا اور ۱۸۰۵ء میں جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے ایک انگریزی فوج نے صقلیہ پر قبضہ کر لیا۔ فوکس کی حکمت عملی پٹ کی پالیسی کی موافقت میں تھی۔ جس کا منشا بڑی لڑائیوں کے بجائے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں کرنا تھا۔

اُن میں سے اکثر مہمات میں کامیابی ہوئی۔ جن میں ۱۸۰۶ء کی جنوبی امریکہ اور ۱۸۰۷ء کی مصر کی مہمات قابل ذکر ہیں۔ دیگر مہمات میں البتہ کامیابی ہوئی۔

لیکن اب انگریزی پالیسی میں تغیر پیدا ہوا۔ یعنی بجائے منتشر مہموں اور جزائر پر قبضہ کرنے کے جنکی محافظت کے لئے انگریزی بیڑہ کی ضرورت ہوتی تھی ۱۷۹۳ء کی طرح پھر ایک طاقتور انگریزی فوج براعظم پر اتارنے اور اہل فرانس سے فوجی معرکہ آرائی کا تہیہ کیا گیا۔

ویمیرو کی مہم ۱۸۰۸ء

براعظم پر مفید اور کارگر حملہ کرنے کے واسطے انگلستان کے لئے لازمی تھا کہ اس کی افواج کو ایسا مرکز مل جاوے جہاں پر ان کو سامان رسد و حفظ و قیام کی پوری سہولتیں بہم پہونچ سکیں۔ ۱۷۹۹ء میں برجن کی مہم کی ناکامیابی اور دیگر مہموں نے ثابت کر دیا تھا کہ مکمل کامیابی کی توقع کرنا بیکار ہے کیونکہ جہاز سے اترتے ہی برسرپیکار ہو جانا اور سمندر سے تعلقات قایم رکھنا بہت دشوار تھا۔ پرتگال میں فرانسیسی حملہ آوروں کے خلاف بغاوت کے باعث انگریزوں کو مرکز عمل حاصل کرنیکا موقع مل گیا۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ جرنیل جونو Generall gonot نے سوائے شمالی اور جنوبی صوبوں کے جو ہسپانوی افواج کے قبضہ میں تھے تمام پرتگال پر بلا دقت قبضہ کر لیا تھا جونو نے ملک کو تقسیم کر کے فرانسیسی جرنیلوں (Generalo) کی ماتحتی میں دیدیا تھا۔ جن کے ظالمانہ برتاؤ سے رعایا ناراض تھی۔ ہسپانیہ میں اہل فرانس کے خلاف بغاوت پیدا ہو جانے سے ہسپانوی فوجیں پرتگال سے بلائی گئیں اور اپورٹو نے فرانس کے مقابلہ میں اپنی آزادی کا اعلان کر کے حکومت کے لئے (پادری) اسقف کے تحت میں ایک جنتا (کونسل) کا انتخاب کر لیا۔

تمام ملک میں منتشر بغاوتیں شروع ہوگئیں متعدد فرانسیسی افسر اور سپاہی قتل ہوئے اور باغیوں کو نہایت بیرحمی کے ساتھ سزائیں دیگئیں۔

لیکن اپورٹو کی جنتا جو تو کا مقابلہ نہ کرسکی کیونکہ بہترین پرتگالی افواج باقاعدہ گرانڈاری میں شامل ہونے کے لئے جرمنی بھیج دیگئی تھیں۔ اس لئے جنتا کو افواج بے قاعدہ Mititia ملی پر اکتفا کرنی پڑی اور فرانسیسی باقاعدہ افواج کا میدان میں مقابلہ کرنا غیر ممکن سمجھ کر انگلستان سے مدد کی طالب ہوئی۔ اس طرح انگلستانی وزرا کو موقع ہاتھ آیا اور ایک فوج جو کورک پر لفٹننٹ جنرل سر آرتھر ویلزلی کی کمان میں جنوبی امریکہ کی مہم کے لئے جمع کی گئی تھی پرتگال روانہ کردیگئی۔ اس کے ساتھ اور فوجیں بھی شامل ہوکر دریائے مونڈیگو کے دھانے پر اتریں۔ سر آرتھر جنوب میں لسبن کی جانب بڑھا اور اس نے ۱۷ اگست ۱۸۰۸ء کو روریکا پر ایک فرانسیسی فوج کو شکست دی۔ کمک آنے کے بعد جو نو نے ۲۱ اگست کو بہ مقام ویمیرو اس پر حملہ کیا مگر ویلزلی کو کامل فتح حاصل ہوئی۔ میدان جنگ میں ویلزلی کی جگہ سر ہنری برآڈ مقرر کیا گیا اور اس کے بعد سر ہوڈال ڈیمپل کا تقرر عمل میں آیا۔

سنٹرا کا عہدنامہ ۳۰ اگست ۱۸۰۸ء

فتح کے بعد بجائے آگے بڑھنے کے موخر الذکر جرنیل نے سنٹرا کے عہدنامہ پر قناعت کی جس کی رو سے جونو پرتگال خالی کرنے کے لئے رضامند ہوگیا۔ فوجی اعتبار سے یہ فعل ویمیرو کی فتح کے بعد بہت گرا ہوا تھا لیکن سیاسی حیثیت سے یہ ایک بے مثل کامیابی تھی۔ جس آسانی سے فرانس نے پرتگال کو حاصل کیا تھا اسی طرح وہ آزاد ہوگیا۔ اور انگلستان کو ایک دوستانہ مرکز عمل ہاتھ آگیا۔ یہ تینوں جونیل واپس بلائے گئے اور انگلستان کی افواج کی کمان سر جان مور کے سپرد ہوئی کونسل آف ریجنسی نابین سلطنت کی ریجنسی قایم کی گئی اور جرنیل بریسفرڈ ایک انگریز افسر پرتگالی افواج کی ترتیب کے لئے بھیجا گیا جس کا کچھ حصہ انگریز افسروں کے تحت میں تھا لیکن کل اخراجات کا مدار انگریزوں پر تھا۔

ہسپانیہ میں انقلاب ۱۸۰۸ء

پرتگال کا نکل جانا پہلی سخت شکست تھی جو نپولین کو ایک ترتیب یافتہ باقاعدہ فوج سے نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو ایک بے ترتیب قومی بغاوت کو بہترین فوج کے ذریعہ سے فرو کرنیکی مشکلات کا بھی اندازہ ہوگیا۔

پیشتر ذکر آچکا ہے کہ ہسپانیہ کا بادشاہ۔ اور ملکہ کا مقرب گوڈوے فون ٹن بلو کے عہد نامہ میں جس کی رو سے پرتگال کی تقسیم طے پائی تھی شریک تھے۔ ہسپانیہ بیسل کے صلحنامہ ۱۷۹۵ء سے فرانس کا اتحادی تھا۔ اور فرانس کی دوستی میں نہ صرف جزائر منورکا اور ٹرینی ڈاڈ بلکہ کیپ سینٹ ونسنٹ اور ٹرافالگار کی بحری لڑائیوں میں دو شاندار بحری بیڑے بھی ضایع کرچکا تھا۔ باایں ہمہ نپولین نے اپنے وفادار اتحادی چارلس چہارم کو تخت سے اتارنے کا فیصلہ کرلیا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ نیپلس سے بوربونس کے اخراج کے بعد گوڈوے نے فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کا پیام دیا تھا۔ لیکن جنیا کی فتح کے بعد میڈرڈ کا دربار (اگر اس نے کسی موقع پر نپولین کی مخالفت کرنیکا خیال کیا بھی تھا) پہلے سے زیادہ خوشامدی ہوگیا تھا۔ درباری سازشوں نے شہنشاہ اہل فرانس کو ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنیکا مطلوبہ موقع دیا۔ تخت کا وارث فرڈیننڈ شہزادہ آسٹریا السٹیو یارس Ferden Prince of the anstriao اپنی ماں کے عاشق گوڈوے سے نفرت کرتا تھا اور اس مقرب کے خلاف ایک سازش میں حصہ لینے کے باعث قید خانہ میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے نپولین سے مدد کی درخواست کی اور اس کے باپ چارلس چہارم نے بھی اپنی طرف سے شہنشاہ سے ایسی ہی درخواست کی۔ نپولین نے اپنی فوج کو پرنیز کے پار بھیجنا شروع کیا۔ اور ایک فرانسیسی فوج جو موارٹ کی کمان میں تھی میڈرڈ کے قریب پہونچادی۔ یہ خبر مشہور ہوئی کہ ہسپانیہ کا بادشاہ بھی پرتگال کے پرنس ریجنٹ کی طرح عنقریب اپنے ملک کو چھوڑنے والا ہے میڈرڈ کے باشندوں نے بغاوت شروع کردی۔ اور گوڈوے کے ساتھ جو ان کے ہاتھ آگیا تھا بہت برا برتاؤ کیا۔ چارلس چہارم اپنے بیٹے کے حق میں تخت سے علیحدہ ہوگیا۔ فرڈیننڈ نپولین کی مدد حاصل کرنے کے لئے فرانس کو روانہ ہوا۔ چارلس چہارم اور اس کی ملکہ بھی فوراً ہی روانہ ہوئے اور جب ہسپانوی شاہی خاندان بیون پر پہونچا تو چارلس چہارم ہسپانیہ کا تخت و تاج نپولین کے حوالہ کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ نپولین نے یہ تاج اپنے بھائی جوزف بوناپارٹ بادشاہ نیپلس کو ۶ جون ۱۸۰۸ء کو دیدیا۔

جوزف بوناپارٹ کا ہسپانیہ کا بادشاہ ہونا ۶ جون ۱۸۰۸ء

لیکن جوزف بوناپارٹ کو ہسپانیہ اور انڈیز کا بادشاہ بنا دینا ایک بات تھی اور عنان حکومت اس کے ہاتھ میں دینا دوسری بات تھی۔ اہل ہسپانیہ کی حب الوطنی جوش پر تھی انھوں نے

فرانسیسی افواج کے بنائے ہوئے بادشاہ کی اطاعت سے یکلخت انکار کر دیا۔ ملک میں ہر طرف بلوے اور فساد شروع ہو گئے اور سازشی جماعتیں ظہور میں آنے لگیں۔ انگلستان سے مدد کی درخواست پر روپیہ اسلحۂ اسباب حرب، اور انگریز افسر ہسپانیہ کے ہر ایک بڑے بندرگاہ پر جہازوں سے اترنے شروع ہو گئے۔ مئی کے مہینہ میں میڈرڈ کے باشندوں نے موارٹ کے فرانسیسی سپاہیوں کو نکال دیا اور ان کو ایبرو کے پیچھے پناہ لینی پڑی لیکن ہجوم عوام الناس اور غیر مرتب افواج کی کثرت افواج باقاعدہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی چنانچہ مارشل بیسیرز نے ۱۴ر جولائی ۱۸۰۸ء کو بہترین ہسپانوی افواج کو جو جرنیل کسٹا کی کمان میں تھیں میڈنیا ڈل ریوسیکو پر شکست دی اور ۲۰ر جولائی کو جوزف میڈرڈ میں داخل ہوا۔ نئے دارالسلطنت میں اس کی آمد سے پیشتر تیز رو فوجیں ہر طرف روانہ کر دی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کو جو کیڈز کی طرف جا رہی تھی سخت شکست ہوئی۔

بیلن کی اطاعت پذیری ۲۰ر جولائی ۱۸۰۸ء

یہ واقعہ بیلن کی مشہور اطاعت پذیری کے نام سے موسوم ہے۔ جرنیل ڈیوپون کی فرانسیسی فوج اس مقام پر گھر کر اطاعت پذیری پر مجبور ہوئی۔ اس اطاعت پذیری کی شرائط کی رو سے ان دو فوجوں کو بھی جو راستہ میں تھیں ہتیار ڈالنے پڑے۔ بیلن کی اطاعت پذیری نے نپولین کو ۱۸۰۰۰ سپاہیوں کی خدمت سے محروم کر دیا لیکن آبرو کا نقصان سپاہیوں کی تعداد کے نقصان سے کہیں زیادہ تھا۔ ہسپانوی باغیوں کی ہمتیں بڑھ گئیں اور ہر گوشہ میں بغاوت کے علم بلند ہو گئے۔ بے ترتیب جنگ شروع ہو گئی جو آخر کار فرانسیسی افواج کے لئے بہ نسبت باقاعدہ شکست کے زیادہ مہلک ثابت ہوئی اور نپولین کو پہلی مرتبہ ایک مسلح ملت سے لڑنے کا اتفاق ہوا۔ اور انقلاب فرانس کی لڑائیوں کے برعکس واقعات ظہور میں آئے۔ اس وقت مسلح فرانسیسی ملت نے شاہان براعظم کی باقاعدہ افواج کو شکست دی تھی لیکن اس موقع پر مسلح ہسپانوی ملت نے نپولین کے منصوبوں کی دھجیاں اڑا دیں جزیرہ نمائے آئبیریا کی لڑائیوں میں فرانسیسی نقصانات کا اندازہ کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ انگریزی اور پرتگالی۔ فوجوں نے جو شکستیں دیں ان سے نقصانات کے صرف ایک حصہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہر شہر اور ہر کیمپ میں محافظ فوجیں قایم رکھنے کی تکلیف دہ مجبوری نے فرانسیسی افواج کو بہت کم کر دیا تھا۔

نپولین ہسپانیہ میں

اس کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ نپولین کو بیلن کی اطاعت پذیری اور سنٹرا کے عہد نامہ کی طرح ناکامیابیوں کی کبھی توقع نہ تھی۔ وہ فتوحات کا اس درجہ خوگر ہوگیا تھا کہ واقعات کی تبدیلی کو مطلق نہ سمجھ سکا۔ وہ ان دونوں واقعات کی اہمیت کو محض عارضی نقصان سمجھتا تھا چنانچہ ارفرٹ کی کانگریس میں وہ نہایت بے فکری سے شامل ہوا۔ اگرچہ ہسپانیہ میں اسکور کاوٹیں درپیش تھیں۔ تاہم جرمنی پر اس کو پورا اختیار حاصل تھا۔ وسط یورپ کے حکمراں ابھی تک یہ نہ سمجھے تھے کہ حد کمال تک پہونچکر اب اس کا زوال شروع ہوگیا ہے صرف شہنشاہ اسکندر نے اس حقیقت کو کچھ سمجھا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے دربار کی طاقتور انگریزی جماعت کے ذریعہ سے جو اس کی ماں کے زیر اثر تھی انگلستان سے نئے تعلقات قایم کئے جوں ہی ارفرٹ کی کانگریس ختم ہوئی نپولین بنفس نفیس ہسپانیہ کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے ہمرکاب اس کا گارڈ نہایت آزمودہ کار افواج اور مشہور ترین جرنیل تھے۔ بیلن کی اطاعت پذیری کے بعد جوزف بوناپارٹ میڈرڈ چھوڑکر تمام فرانسیسی فوج کے ساتھ ایبرو کی پشت کی جانب چلا گیا تھا۔ وہیں نپولین بھی پہونچ گیا۔ اس وقت اس کی کمان میں ۱۳۵۰۰۰ سپاہی سے کم نہ تھے۔ وہ بہ تعجیل میڈرڈ کی طرف بڑھا۔ مارشل سولٹ نے ۱۰ر نومبر کو ہسپانوی فوج کے قلب کو برجوس پر مارشل دکٹر نے ۱۱ر نومبر کو ہسپانوی فوج کے میسرہ کو ایسپینوسا پر اور مارشل لنیس نے ۳ر نومبر کو افواج میمنہ کو ٹوڈیلا پر شکستیں دیں۔ باوجود برف باری کے شہنشاہ نے بہ ذات خود درہ سوموسائیرا سے بہ جبر گذر کر ۳ر دسمبر کو میڈرڈ سے اطاعت کرالی۔ اس کے لفٹننٹوں کے فتوحات اور دارالسلطنت پر خود اس کی تیز قدم اور کامیاب یورش نے نپولین کو یقین دلا دیا کہ جنگ ہسپانیہ کی مشکلات میں مبالغہ سے کام لیا گیا تھا اور اس یقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ہسپانیہ میں اپنی افواج کو کافی طور پر مضبوط بنانے میں کوتاہی کی اور گذشتہ ناکامیوں کو بجائے اپنے مخالفین کی کوششوں کے اپنے جرنیلوں کی نالائقی پر محمول کیا۔

سرجان مور کی پیش قدمی

میڈرڈ پر قبضہ کرنے کے بعد نپولین نے اپنی فوجوں کا رخ اس جزیرہ نما میں قیام پذیر انگریزی فوجوں کی جانب کیا۔ سرجان مورجس کے پاس پرتگال میں انگریزی فوجوں کی کمان تھی ہرگز یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھا کہ ہسپانوی فوجیں فرانسیسیوں کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہونگی۔ لیکن میڈرڈ میں

نپولین کی موجودگی کے باعث اندلس کی فتح روکنے کے لئے اس نے اپنا مقام بدل دینے کا قصد کیا تاکہ سیلوائل کی جنتا کو اس صوبہ کی محافظت کا انتظام کرنے کے لئے کافی وقت مل جائے۔ سرجان کریڈک کی کمان میں ایک چھوٹی سی فوج پرتگال کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر مور نے تمام انگلستانی فوج سے شمالی مغربی ہسپانیہ پر حملہ کیا۔ اور سیلینیکا اور ٹورو تک بڑھ گیا۔ نپولین نے جیسا کہ مور کا خیال تھا اندلس کا حملہ ملتوی کر دیا اور انگریزوں پر ٹوٹ پڑا۔ مور اس طرح پر اپنا مطلب حاصل کر کے گلیشیا میں واپس ہو گیا۔ باوجود سخت ترین موسم کے اس نے ایک نہایت مشہور تاریخی رجعت کی۔ اسی حالت میں وہ کبھی کبھی اپنے تعاقب کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حملہ آور ہوتا رہا۔ اور عقب کی فوج سے چند چھوٹی چھوٹی مگر شاندار لڑائیاں لڑتا رہا۔ کچھ عرصہ تک نپولین نے خود تعاقب کیا لیکن یہ سنکر کہ آسٹریا جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے فوج کی کمان سولٹ کو دیکر یکایک فرانس واپس چلا گیا۔

کرنا کی لڑائی ۱۶ جون ۱۸۰۹ء

انگریزی افواج جہازوں پر سوار ہونے کے لئے کرنا پہونچ گئیں۔ اور سولٹ ان کا تعاقب کرتا ہوا پہونچا۔ انگریزی افواج کے بہ حفاظت جہازوں پر سوار کرانے کے لئے سولٹ سے ایک چھوٹی سی لڑائی ہو گئی جس میں سرجان مور کام آیا اور سولٹ جس کے نقصانات اس تیز رفتار تعاقب میں بہت زیادہ ہوئے تھے اپورٹو پر قبضہ کرنے لئے جنوب کی جانب مڑ گیا۔

آسٹریا۔ ۱۸۰۵ء تا ۱۸۰۹ء

پریس برگ کے صلحنامہ نے نہ صرف فرانسس اول والئی آسٹریا بلکہ کل اہل آسٹریا کے دلوں پر سخت دردناک اثر پیدا کیا تھا۔ ڈلمیشیا کے الحاق اور وینس نکل جانے سے آسٹردی رعایا بہت برہم تھی۔ کیونکہ خاندان آسٹریا کو ملانیز کے تبادلہ میں یہ دونوں مقامات دیے گئے تھے۔ لیکن دوسری جانب اہل ہنگری اہل پولینڈ کی طرح نپولین کو اپنی قومی آزادی کا ایک دوسرا مسیحا سمجھتے تھے۔ شہنشاہ فرانس کی پالیسی یہ تھی کہ وہ اہل ہنگری جن کو وہ اپنے بھائی آرچ ڈیوک جوزف کی حکومت میں دے چکا تھا۔ نصف آزاد سمجھتا اور ہنگری کے نظام سلطنت میں معمولی سے معمولی تبدیلیاں بھی روا نہ رکھتا تھا۔ وہ اپنے جرمنی صوبوں کو اپنی مملکت کا نہایت ضروری جزو سمجھتا تھا اور ان پر سب سے زیادہ توجہ کرتا تھا۔ پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد شہنشاہ نے اپنے چانسلر اور وزیر اعظم کو سنسزل کو برخاست کر دیا اور اس کی جگہ

کا دنٹ فلپ اسٹیڈین کو مقرر کیا۔ نیا چانسلر بالکل جرمنی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا اگرچہ وہ خاندان گریسنز میں پیدا ہوا لیکن اس کی پالیسی کا اصل مقصد اہل فرانس کے خلاف اہل جرمنی کی حمیت قومی کو جوش میں لاکر مخالفت پیدا کرانا تھا۔ درحقیقت ۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۹ء میں لڑائی شروع ہونے تک اسٹیڈین نے قومی جوش پیدا کرنے کی کوشش کی جس نے بعد میں نپولین کے خلاف آزادی حاصل کرنیکے آخری لڑائی میں جرمنی کو کامیاب کیا۔ اس نے کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ سے حب الوطنی کا جوش پیدا کیا۔ اور جرمنی اتحاد کی بنا ڈالی جو اس کے خیال کے مطابق ایک دن معدوم شدہ مقدس سلطنت روما کی جگہ لینے والی طاقت ثابت ہوگی۔ وہ آسٹریا کے جرمنی صوبوں میں جرمن عوام الناس کے محسوسات کو بڑی سے بڑی حد تک برانگیختہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن کل جرمنی کو ایسے جذبات کے اظہار کرنے کا ابھی موقع نہ ملا تھا۔ ۱۸۰۹ء کے بعد تک براعظم کی ناکہ بندی کا اثر عام طور پر محسوس نہیں ہوا تھا اور حب الوطنی کا احساس جو آئندہ اس قدر ترقی کرنیوالا تھا ایک لمحہ میں پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن آسٹریا کے جرمنی مقبوضات میں اسٹیڈین پورے طور پر کامیاب ہوا۔ شہنشاہ فرانسس خود یکا جرمن تھا۔ اور اس سفر کے دوران میں جو اس نے اپنی خوبصورت دوسری بیوی موڈینیا کی شہزادی یعنی ایسٹ اطریس لوڈووو کے ساتھ ۱۸۰۸ء میں اپنے ملک میں کیا تھا سخت جوش پیدا ہوگیا۔ پریس برگ کے صلحنامہ کے بعد آرچ ڈیوک چارلس امیر افواج کی حیثیت سے آسٹریا کی فوجی طاقت کو درست کر رہا تھا۔ وائینا اور دیگر بڑے شہروں میں مجاہدین کی فوجیں طیار تھیں۔ اور قومی فوج نہ صرف قیام امن کے لئے قایم کی گئی بلکہ یہ پہلی مثال تھی کہ اس کو حملہ آور مداخلت کے لئے پوری طرح تیار کر دیا گیا تھا۔ جرمنی کے چھوٹے چھوٹے شہزادے غلامانہ طریقہ سے ارفرٹ پر نپولین کی خوشامد میں مشغول تھے لیکن آسٹریا کا شہنشاہ لڑائی کی تیاری میں مصروف تھا۔ اہل ہسپانیہ کی کامیاب بغاوت اور ویلن کی اطاعت پذیری نے اسٹیڈین کو یقین دلا دیا تھا کہ اگر فرانسیسی تحکم کے خلاف قومی جوش کام میں لایا جاوے تو وہ ہسپانیہ سے کسی طرح کم کامیاب نہ ہوگا۔ انگلستان کے وزرا نے شہنشاہ آسٹریا کے اس ارادہ میں ہمت بڑھائی اور آسٹروی فوجوں کے میدان جنگ میں آنیکی صورت میں نہ صرف پوری مالی امداد دینے کا بلکہ انگریزی فوج کے ذریعہ سے نیدرلینڈ پر حملہ کرکے دشمن کی توجہ کو منقسم کر دینیکا وعدہ کیا۔ نپولین نے ۱۸۰۸ء میں آسٹریا کے اس طرز کے متعلق خبریں سنیں لیکن شروع میں اس کی جانب بہت تھوڑی توجہ کی

جزیرہ نما کی سرمائی مہم کے زمانہ میں یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اہل آسٹریا بہت جلد نپولین سے قطع تعلقات کیا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بجائے انگریزوں کے کرنا تک تعاقب کرنے کے وہ ہسپانیہ سے اس نئی لڑائی کی تیاری کرنے کے لئے فوراً فرانس واپس چلا آیا۔

دیگرام کی مہم ۱۸۰۹ء

سیاسی اور فوجی حیثیت سے نپولین کا ۱۸۰۹ء میں یقین کرنا بجا تھا کہ آسٹریا کی جنگ خطرناک نہیں ہے۔ جنوب کے جرمنی شہزادے یعنی شاہان بیویریا و ورٹم برگ کے ساتھ نپولین نے اس قدر مراعات کی تھی کہ وہ اسکی مخالفت کا خیال بھی نہ کرسکتے تھے بلکہ انھوں نے بہ خوشی اپنی فوجیں اس کی امداد کے لئے روانہ کردیں۔ اپنی نوساختہ سلطنت یعنی ویسٹ فیلیا کی رعایا سے اس کو امداد کی پوری توقع تھی۔ بقیہ پرشیا فرانسیسی فوجوں کے قبضہ میں تھا۔ شہنشاہ اسکندر روائی روس جو اب تک ارفرٹ کی ملاقات اور تمام دنیا تقسیم کرنے کے مہتمم بالشان وعدوں کی تجدید ہوجانے سے خوش تھا۔ آسٹریا کی امداد پر آمادہ نہ ہوا۔ فی الحقیقت مخالفت کا جذبہ جو روس اور آسٹریا کے درمیان ۱۷۹۹ء اور ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوگیا تھا۔ آسٹرلٹز کی نامساعد مہم سے اور زیادہ بڑھ گیا۔ اتحادی اس شکست کا الزام ایک دوسرے پر لگاتے تھے۔ آسٹروی افسروں نے صاف طور پر اعلان کردیا کہ وہ روسیوں کو فرانسیسیوں سے زیادہ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور روسیوں کے خیالات بھی ایسے ہی تھے۔ اس لئے آسٹریا کا اتحادی صرف انگلستان تھا۔ باوجود اسٹینڈین اور آرچ ڈیوک چارلس کی کوششوں کے فوجی اعتبار سے آسٹریا کی افواج فرانسیسیوں کا اچھی طرح مقابلہ کرنے کے لئے ہنوز کافی طور پر تیار نہ تھیں۔ لیکن جیسا کہ مہم کے نتیجہ سے ظاہر ہے وہ بہ نسبت پہلے کے بہتر مقابلہ کرسکتی تھیں۔

اپریل ۱۸۰۹ء میں آرچ ڈیوک چارلس نے اہل آسٹریا کے نہایت جوش و خروش کی حالت میں جرمنی قوم کو اعلان بھیجا اور ۱۷۰۰۰۰ افواج لیکر بیویریا کی جانب بڑھا۔ اسی زمانہ میں دوسری فوج نے جو آرچ ڈیوک جان کے ماتحت تھی اطالیہ پر حملہ کیا۔ اس وقت نپولین کے پاس جنوبی جرمنی میں صرف دو فوجیں تھیں۔ ایک مارشل ڈی ڈوڈ کی کمان میں راٹسبن پر اور دوسری مارشل مینا کی کمان میں آوگس برگ پر تھی۔

آرچ ڈیوک چارلس کا ارادہ دونوں مارشلوں کے درمیان پہونچکر دونوں کو علیحدہ علیحدہ شکست دینے کا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ آرچ ڈیوک اپنے ارادہ کو عمل میں لاوے خود نپولین

اپنے چند نہایت عمدہ سپاہیوں کے ہمراہ جن سے اس نے ہسپانیہ میں کام لیا تھا آپہونچا۔ ۲۰ر اپریل کو اس نے آسٹروی میسرہ کو ایبس برگ پر شکست دی اور ۲۲ر اپریل کو اس نے آسٹروی میمنہ کو جو خود آرچ ڈیوک کی کمان میں تھا تباہ کر دیا۔ پانچ دن کی لڑائی میں جس میں یہ دونوں لڑائیاں شامل تھیں آسٹریوں کے ۷۰۰۰ آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے اور ۲۳۰۰۰ قید کر لئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسیوں کے بجائے آسٹروی دو حصوں میں منقسم ہو گئے اور نپولین نے بہ تعجیل آسٹروی میسرہ کا وائنا کی جانب تعاقب کرنا شروع کیا۔ ۱۲ مئی کو دار السلطنت نے اطاعت قبول کی اس وقت نپولین نے ڈینیوب عبور کرنے اور اصل آسٹروی فوج پر جو آرچ ڈیوک چارلس کی کمان میں تھی حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔

ایسپرن کی لڑائی ۲۱ر اور ۲۲ر مئی ۱۸۰۹ء

اس نے دریا کو اس مقام سے عبور کرنے کی کوشش کی جہاں درمیانمیں جزیرہ لوبو واقع ہے۔ جب اس کی فوج کا بڑا حصہ جزیرہ پر پہونچگیا تو وہ فوراً واپس چلا آیا۔ اور ۲۱ر اور ۲۲ر مئی کو ایسپرن اور رائیر لنگ نامی گاؤں پر دو دفعہ حملہ کیا لیکن دوسری لڑائی کی شام کو اس نے جزیرہ لوبو میں واپس چلا جانا مناسب سمجھا۔ کیونکہ کشتیوں کے پل جو جزیرہ کو دریا کے داہنے کنارے سے ملاتے تھے بہگئے تھے۔ اور اس کا سامان حرب بھی کم ہو گیا تھا۔ اور ڈولیز ہوفسٹر کے ماتحت لوگ باغی ہو گئے تھے۔ نپولین کی حالت بہت زیادہ نازک ہو گئی تھی۔ لیکن اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ رجعت نہ کریگا۔ لوبو کا جزیرہ ایک کیمپ بنگیا اور وہاں سے ڈینیوب کے داہنے کنارے تک مضبوط پل بنا دئے گئے اور مختلف مقامات سے کمک بلائی گئی۔ سب سے زیادہ ضروری کمک اطالیہ سے فرانسیسی فوج نے بھیجی جو نپولین کے پاس جزیرہ لوبو میں ۲ر جولائی کو پہونچی یہ فوج وائسرائے اطالیہ یوجین دی بیو ہارنس کی کمان میں تھی جس کا فوجی مشیر اور خاص ماتحت جرنیل میکڈانلڈ تھا۔ میکڈانلڈ کے پہونچنے سے پیشتر وائسرائے کو آرچ ڈیوک جان نے سیسلیو پر روک دیا تھا۔ لیکن میکڈانلڈ کی آمد کے بعد وہ بہ تعجیل بڑھتا رہا۔ ایک قطعی فتح جس نے آرچ ڈیوک جان کو تعاقب کرنے سے روک دیا ۱۴ر جون کو بہ مقام راب اہل ہنگری پر حاصل کی گئی جس کے بعد یوجین دی بیو ہارنس بے خوف و خطر جزیرہ لوبو میں شہنشاہ کے ساتھ شامل ہونے کے قابل ہو گیا۔ اپنی افواج کے ساتھ جس میں اب اس طرح اضافہ ہو گیا تھا نپولین ۵ر جولائی کی صبح کو ۱۸۰۰۰۰ آدمیوں کی فوج لے کر جس میں بہت سے

اہل ویسٹ فیلیا۔ اہل بیویریا اور اہل اطالیہ شامل تھے ڈینیوب کے بائیں کنارہ پر چلا گیا اسی روز اس نے آرچ ڈیوک چارلس کو دیگرام کی لڑائی میں سخت شکست دی جس میں اہل آسٹریا کے ۳۰۔۳۰ آدمیوں سے زیادہ کام آئے۔ اگرچہ آسٹروی افواج کو شکست ہوئی مگر ان کی ذلت نہ ہوئی۔ نپولین نے فتح کے بعد تعاقب نہ کرنے کے اعتراض کے جواب میں کہا کہ "اگر میرے پاس اسٹرلٹز کے کارآزمودہ سپاہی ہوتے تو میں ایک فوجی چال چلتا۔ لیکن موجودہ سپاہیوں پر مجکو کامل اعتماد نہ تھا" اگر آرچ ڈیوک جان وقت پر آجاتا اور اپنے بھائی سے جاملتا تو اس لڑائی کا دوسرا ہی نتیجہ ہوتا۔ اور آسٹروی شہنشاہ صلح کرنے کے لئے مجبور نہ ہوتا۔

دیگرام کی لڑائی ۶ر جولائی ۱۸۰۹ء

شہنشاہ فرانس نے آئندہ لڑائی جاری رکھنے کے خطرہ میں پڑنے کی ہمت نہ کی اور ۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۹ء کو اس نے وائنا کے صلح نامہ پر دستخط کردئے اس صلحنامہ کی رو سے آسٹریا نے ٹریسٹی۔ کارنی اولا۔ اسٹریا اور کروشیا کا بہت بڑا حصہ نپولین کو دیدیا جس نے ان کو ڈلمیشیا کے ساتھ جو اس کو پریس برگ کے صلحنامہ سے ملی تھی شامل کر دیا اور ان سب کو ملا کر الیرین صوبہ جات کی حکومت بنا دی۔

وائنا کا صلحنامہ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۰۹ء

فرانس ٹرولینز سے بھی دست بردار ہو گیا۔ اور سالزبرگ کا بڑا حصہ بادشاہ بیویریا کو دیدیا جس کی فوج نے سیکسن فوج کے ساتھ جو برناڈوٹی کی کمان میں تھی دیگرام کی فتح حاصل کرنے میں بہت بڑا حصہ لیا تھا۔ اس کو تمام مغربی گلیشیا بھی دینی پڑی۔ اس صوبہ کا بڑا حصہ گرانڈ ڈچی آف وارسا میں ملا دیا گیا لیکن کچھ اضلاع شہنشاہ اسکندر کو دئے گئے جس نے نپولین کی فرمایش کے جواب میں آسٹرویوں کے خلاف لڑنیکے لئے اس نواح میں ایک فوج بھیجی تھی اس فعل نے آسٹروی شہنشاہ کو روسی شہنشاہ سے اور بھی زیادہ برانگیختہ کر دیا اور نپولین کی خوشنودی کا باعث نہ ہوا اس کو شکایت تھی کہ روسیوں نے کافی جوش اور محنت سے کام نہ کیا اور وائنا کے نواح کی اصلی مہم کا نتیجہ سننے کے منتظر رہے خود آسٹریا میں لڑائی کا سب سے زیادہ اہم نتیجہ کاونٹ فلپ اسٹیڈین کی دست کشی تھی اس کی جگہ کاونٹ مٹرنخ چانسلر آف اسٹیٹ مقرر ہوا۔

جزیرہ نما کی مہم پینینشولر وار ۱۸۰۸ء

دیگرام کی مہم کے زمانہ میں فرانسیسی فوجوں نے جو ہسپانیہ میں تھیں اپنا عمل جاری رکھا۔ آسٹریا سے جنگ واقعی چھڑنے سے پیشتر

۲۱ فروری ۱۸۰۹ء کو ایک سخت محاصرہ کے بعد جس سے فرانسیسیوں کو اپنے مخالفین کی طاقت کا پورا ثبوت ملگیا۔ سارا گوسالے لیا گیا۔ جزیرہ نما کی ہر سہ جانب نہایت ضروری فوجی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ ابیر یگون اور کیٹیلونیا میں جرنیل گودن سینٹ کرنے ایک مہم میں نہایت ہوشیاری کے ساتھ کام کیا جس میں چھوٹے چھوٹے قلعہ فتح ہوئے اور اس کے قایم مقام جرنیل سوشٹ نے استقلال کے ساتھ اسی طرز پر عمل کیا۔ ان دونوں جرنیلوں نے بلا استثنا ہر ہسپانوی فوج کو جو ان کے مقابلہ میں آئی شکست دی۔ میڈرڈ سے بادشاہ جوزف نے دو مختلف اطراف میں عمل شروع کیا تھا مارشل سنکی نے ویلنشیا لے لیا۔ اور مارشل وکٹر نے جنوب کی ہسپانوی فوج کو جو کسٹا کی کمان میں تھی میڈلین پر شکست دی اور جرنیل سیبسٹیانی اندلس کی سرحد کے قریب پہنچگیا۔ لیکن پرتگال میں فرانسیسیوں کو پھر انگریزوں کا دوبارہ مقابلہ کرنا تھا جو ایک سال پہلے ویمیرو پر شکست کھا کر کرنا میں فرار ہوگئے تھے۔ سرجان مور کی فوج کی واپسی کے بعد مارشل سولٹ نے پرتگال پر شمال کی جانب سے حملہ کرکے اپورٹو پر قبضہ کر لیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر وہ بہادری سے کام کرتا تو لسبن پر بھی قابض ہو جاتا جس کی حفاظت کے لئے سرجان کریڈک کی ماتحتی میں صرف ایک کمزور فوج تھی لیکن کہا جاتا ہے کہ سولٹ نے پرتگال کا تخت حاصل کرنے کے لئے سازشیں کرنے میں اپنا وقت ضایع کیا۔ یہانتک کہ انگلستان کے وزرا کو کریڈک کے لئے کمک پہونچنے اور سر آرتھر ویلزلی کو پرتگال میں فوجیں کمان کرنے کے لئے بھیجنے کا وقت ملگیا۔ ویلزلی نے بہت جلد سولٹ کو اپورٹو سے ہٹا دیا اور اس کی فوج کو نہایت فشر حالت میں گلیشیا میں بھگا دیا۔ اور مور کی مثال پر عمل کرکے اندلس کو بچا لینے کے خیال سے اس نے ہسپانیہ پر حملہ کر دیا۔

ٹیلیویرا کی لڑائی ۲۸ جولائی ۱۸۰۹ء

اس نے ہسپانیہ میں فرانسیسی فوج کا جو مارشل وکٹر کی کمان میں تھی ٹیلیویرا پر مقابلہ کیا اور فرانسیسی حملہ کو جو اس کے قیام گاہ پر ۲۸ جولائی کو کیا گیا پسپا کر دیا اور اگر ہسپانوی افواج نے جو کسٹا کی کمان میں تھیں کافی طور پر اس کی مدد کی ہوتی تو غالباً اس کو فتح عظیم حاصل ہوئی ہوتی۔ اس کی کامیابی نے فرانسیسیوں کو پرتگال پر حملہ کرنے سے روک دیا لیکن اندلس نہ بچ سکا۔ فرانسیسی فوج دوبارہ تیار ہوی۔ اہل ہسپانیہ کو ۱۲ نومبر کو اکانا کی لڑائی میں شکست فاحش ہوئی اور تمام زرخیز صوبۂ اندلس سوائے جبرالٹر اور کیڈز کے فرانسیسیوں کے قبضہ میں آگیا۔

والچرن کی مہم ۱۸۰۹ء

افسوس ہے کہ انگلستان کے وزرا اس موقع کی اہمیت کو جو انھیں نپولین کے جزیرہ نما کے عمل سے ملا تھا فوراً سمجھنے سے قاصر رہے اور بجائے اپنی تمام فوجی طاقت کو سر آرتھر ویلزلی کی مدد کے لئے وقف کر دینے کے جو ٹیلیویرا کی فتح کے بعد وائی کاونٹ ویلنگٹن بنا دیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی بہترین فوج والچرن کی مہم پر روانہ کر دی۔ انگلستان کے وزرا شمالی یورپ میں دشمنوں کی توجہ منقسم کرنے کے لئے شہنشاہ آسٹریا کی امداد کا بھی وعدہ کر چکے تھے اُن کے حملہ کا مرکز انٹورپ تھا نپولین اس شہر پر اسکو لندن کا تجارتی رقیب بنانیکی امید میں بہت روپیہ خرچ کر رہا تھا۔ اس حملہ آور فوج کو جو چھوٹے پٹ کے بڑے بھائی ارل آف چیتھم کی کمان میں دیگئی تھی انٹورپ پہونچنا نصیب نہ ہوا۔ لیکن جزیرۂ والچرن میں لنگر انداز ہو کر اس نے اگست ۱۸۰۹ء میں فلشنگ لے لیا۔ اس کا مقابلہ برائے نام بھی کسی فرانسیسی فوج سے نہ ہوا۔ مگر وبائی آب و ہوا اور جزیرہ کے بخار نے فوج کو تباہ کر ڈالا۔

یہ مہم اس قدر توقف سے شروع ہوئی کہ آسٹریا کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ کیونکہ انگلستانی فوج ویگرام کی لڑائی کے ایک مہینہ بعد وارد ہوئی اور مردہ دلی کے لحاظ سے ۱۷۹۹ء کی برجن کی ناکامیاب مہم سے کم نہ تھی بہرکیف سمندر پر انگلستانی بیڑے نے اپنی برتری قایم رکھی۔ اس سال میں گو اڈیلوپ مارٹینیک اور ماریشس فتح ہوے اور لارڈ کرین نے فرانسیسی بیڑے کو باسک روڈس میں آگ لگا دینے کی کوشش کی اس کوشش میں اچھی طرح کامیابی ہو جاتی بشرطیکہ امیرالبحر لارڈ گیمبر جن کی کمان میں یہ فوج تھی رخنہ انداز نہ ہوتا۔

نپولین اور پاپائے روم

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے نپولین نے کون کورڈاٹ کی کارروائی سے اہل فرانس کے دلوں کو تسخیر کر لیا تھا اور اہل فرانس کا مذہبی مناقشہ دور ہو گیا تھا۔ نپولین نے اپنے عہد حکومت کی ابتدا میں نئے پوپ پالس ہفتم کے ساتھ نہایت ادب کا برتاؤ کیا اور پاپائے روم نے اس کے صلہ میں شہنشاہ کے چچا فیش کو کارڈینل بنا دیا تھا اور خود اس کو تاج شہنشاہی پہنانے پر رضامند ہو گیا تھا۔ لیکن نپولین اور پالس ہفتم کے درمیان بہت جلد جھگڑے پیدا ہو گئے۔

شہنشاہ نے اعلان کیا کہ وہ شارلیمان کا اخیر تاجدار ہے اور اس نے پاپا کے اختیارات کو صرف مذہبی معاملات تک محدود رکھنا چاہا۔ کون کورڈاٹ کے شرائط پر

پورے طور پر عمل نہ ہوا۔ پوپ فرانسیسی اسقفوں پر نپولین کو اس کی خواہش کے موافق اختیار اعلےٰ دیدینا نہ چاہتا تھا۔ اور وہ فرانس کے پادریوں کا بجائے ایک خود مختار جماعت کے تنخواہ دار تابع بن جانا نہایت بری نظر سے دیکھتا تھا۔ ۱۸۰۵ء میں پوپ نے روم واپس پہونچکر درخواست کی کہ فرانسیسی افواج پوپ کی جملہ قدیم ریاستوں سے ہٹالی جائیں۔ نپولین نے یہ درخواست منظور نہ کی اور فیریرا اور بولون کے لیگیشنز کو سلطنت اطالیہ میں شامل کرنے کا حکم صادر کرنے پر قناعت نہ کرکے اس نے انکونا پر قبضہ کرلیا اور پونٹی کورو اور بینی وینٹو کی ریاستوں کو ضبط کرلیا جو برناڈوٹی اور ٹیلی یینڈ کو دے چکا تھا۔ براعظم کی ناکہ بندی کے اعلان نے پوپ کی بے اطمینانی کو بڑھا دیا اور اس نے اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح اس نے ایک دوسرے حکم کو ماننے سے انکار کیا جو ۱۸۰۶ء میں جملہ انگلستانی۔ روسی۔ سویڈی اور سارڈونی رعایا کو روم سے نکال دینے کے لئے صادر کیا گیا تھا۔ چند مہینوں کے پیہم جھگڑوں کے بعد نپولین نے ۲ر فروری ۱۸۰۸ء کو جرنیل میولس کو روم پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ پائس ہفتم نے امن قایم رکھنے کے لئے کارڈنیل کنسلوئی کو جو اس کا سکرٹری آف اسٹیٹ تھا برخاست کر دیا۔

لیکن وہ شہنشاہ کے مطالبات کو پورا نہ کرسکا۔ ۱۷ مئی ۱۸۰۹ء کو پوپ کے اطالوی مقبوضات فرانسیسی مملکت سے ملحق کر لئے گئے اور سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا کہ روم مملکت فرانس کا دوسرا شہر ہے۔ اس کھلی ہتک سے ناراض ہوکر پائس ہفتم نے فرانسیسی شہنشاہ کو خارج المذہب کر دیا۔ نپولین نے جو اس وقت جزیرہ ٹوبو کی چھاؤنی میں تھا حکم دیا کہ پوپ کو روم سے ہٹا دیا جائے۔

۶ر جولائی کو ویگرام کی فتح کے دن جرنیل ریڈٹ نے اس کو گرفتار کرلیا اور بحر سلوونا لیگیا۔ جو جینوا کے قریب ہے اور جہاں وہ بطور ملکی قیدی کے رکھا گیا۔ پائس ہفتم اپنی جلاوطنی میں نپولین کے عامیانہ فعل کی برابر مخالفت کرتا رہا اور اس وقت سے شہنشاہ نپولین کے نامزد کردہ اسقفوں کو مذہبی طور پر مقرر کرنے سے منکر ہوگیا ۱۸۱۱ء میں نپولین نے فرانس کے مذہبی معاملات کو نئے طرز پر قایم کرنے کی کوشش کی اور پیرس میں اسقفوں کی ایک مجلس ملی کا انعقاد کیا۔ لیکن پوپ نے اس مجلس سے مراسلت کرنے سے انکار کیا اور ۱۸۱۲ء میں وہ فون ٹن بلو بھیجدیا گیا۔ پاپا کی موجودگی میں نپولین نے دعوےٰ کیا کہ پوپ ایک نئے اور تصحیح شدہ کون کورڈاٹ (اقرارنامہ) پر رضامند ہوگیا ہے۔ چنانچہ وہ ۱۳ر فروری ۱۸۱۳ء کو ایک قانون کی صورت

میں جاری کر دیا گیا۔ پائس ہفتم ہمیشہ نئے انتظامات کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ ان کی وجہ سے اس کے تمام بیش قدر حقوق ضایع ہوئے جاتے تھے۔ اس کا بیان تھا کہ روم سے ہٹائے جانے کے بعد سے وہ ہمیشہ اپنے آپ کو قیدی سمجھتا رہا ہے۔ پوپ کے ساتھ یہ برتاؤ کر کے نپولین نے سخت غلطی کی کیونکہ وہ فرانس کی وفادار کیتھلک جماعت کی امداد سے جس کو ۱۸۰۱ء میں اس نے اپنا طرفدار بنا کر خاموش کیا تھا محروم ہو گیا۔ غرضکہ اس حرکت سے اس نے اپنے دشمنوں کو ایک موقع یہ شہرت دینے کا دیدیا کہ نپولین مذہب کا دشمن ہے۔ فاتحانہ غرور ۱۸۰۶ء اور ۱۸۰۷ء کی عظیم الشان فتوحات کے بعد اس کے دماغ پر مسلط ہو گیا تھا جو پائس ہفتم کے ساتھ برا برتاؤ کرنے اور ہسپانیہ کے معاملات میں مداخلت کرنے میں بھی ظاہر ہوتا تھا۔

سویڈن میں انقلاب ۱۸۰۹ء

۱۸۰۹ء میں ویگرام کی مہم اور پوپ کی بربادی ہوئی۔ سویڈن کے انقلاب کے لئے بھی مشہور ہے جس سے نہایت ضروری نتائج مرتب ہوئے۔ بیان کیا جا چکا ہے کہ گستاوس چہارم ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد بھی نپولین کے خلاف جماعت میں شامل رہا۔ اس صلحنامہ میں یہ طے پایا تھا کہ شہنشاہ روس فن لینڈ کو ملحق کر لیگا۔ اہل سویڈن کی نہایت کمزور مخالفت کے بعد ۱۸۰۸ء میں اس پر عمل ہوا۔ اور اسی سال فرانسیسیوں نے سویڈش پومیرنیا پر قبضہ کر لیا۔ باوجود ان نقصانوں کے سویڈن کے بادشاہ نے ڈنمارک سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ اور اس کے بعد انگریزی جرنیل سے جو اس کی مدد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ لڑا۔ اس حرکت پر جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ فاتر العقل ہو گیا ہے۔ اہل سویڈن نے اس کو تخت سے اتارنیکا ارادہ کر لیا۔ ۱۸۰۹ء کی ابتدا میں بیرن ایڈلرسپر نورے پر حملہ آور فوج کے سپہ سالار نے ڈینیمرے ایک خفیہ عہدنامہ التوائے جنگ کا کر کے اسٹاک ہام کی طرف بڑھا۔ ۱۳ مارچ ۱۸۰۹ء کو بادشاہ گرفتار کر لیا گیا اور ۲۹ کو اسے تخت چھوڑنے کے لئے عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ ۱۰ مئی کو سویڈن کی ریاستوں نے اس فعل کو جائز قرار دیا اور بادشاہ کا چچا ڈیوک آف سڈر مینیا چارلس تیرھویں کے لقب سے بادشاہی کے لئے منتخب ہوا۔ ایک نیا نظام حکومت جو امراء کی حمایت کا پہلو لئے ہوا تھا اور جس سے امراء سویڈن کی وہ طاقت جو گستاوس ثالث نے کمزور کر دی تھی از سر نو تازہ ہو گئی۔ جاری کیا گیا۔ اور چونکہ نئے بادشاہ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے ریاستوں نے ۱۸ جنوری ۱۸۱۰ء کو ہولسٹن آگسٹنبرگ کے شہزادے کرسچین کو ولیعہدی کے لئے منتخب کر لیا۔ لیکن وہ نوجوان شہزادہ اسی سال مئی میں مر گیا۔ اس کے

مرنے پر اس کے جانشین کا سوال پیدا ہوا۔ حکمراں خاندان میں کوئی شہزادہ نہ تھا۔ بادشاہ بوڑھا تھا اور اس کی تندرستی خراب تھی۔ ۱۸۰۶ء میں سویڈن کے فوجی افسر جو ہنیو در میں تعینات تھے مارشل برناڈوٹی سے جو اس نواح میں تھا واقف ہو گئے تھے۔ ان کی تجویز ہوئی کہ اس کو ولیعہد بنا دیا جائے۔ یہ انتخاب اس توقع پر ہوا تھا کہ شہنشاہ فرانس کی رضامندی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ برناڈوٹی نہ صرف اس کے نہایت چیدہ جرنیلوں میں تھا بلکہ اس کے خاندان سے بھی تعلق رکھتا تھا۔ اور اس نے جوزف بوناپارٹ اور مونسیر کلیری نے ارسلیس کے ایک تاجر کی لڑکیوں سے شادی کر لی تھی بہرکیف نپولین نے بھی اس انتخاب کو منظور کر لیا ۱۹ اکتوبر ۱۸۱۰ء کو کیتھلک مذہب کو ترک کرنے کے بعد ۵ نومبر کو سویڈن کی ڈائٹ نے اسے پرنس رائل ہونے کے لئے (ولیعہد) منتخب کر لیا اور فوراً امور خارجہ کی عنان اور سویڈن افواج کی ترتیب اس کے سپرد کر دی گئی۔ اس نے شہنشاہ فرانس کی بربادی میں نہایت نمایاں کوشش کی سویڈن اور پولینڈ کے بعد ایک عرصہ سے ترکی بھی روس کی ترقی میں

ترکی

تیسری رکاوٹ خیال کی جاتی تھی۔ بوناپارٹ بھی اس معاملہ میں اگلے فرانسیسی مدبرین کا ہم خیال تھا کہ ٹلسٹ کے صلحنامہ کے بعد اس نے اظہار کیا تھا کہ وہ ان تینوں ملکوں کو روس کی دست درازی کے لئے نہایت خوشی سے چھوڑ دینے پر تیار ہے فن لینڈ اور پومیرینیا کے نکل جانے کے باعث سویڈن ایک معمولی سلطنت رہ گئی تھی۔ سلطنت پولینڈ کی جگہ لینے کے لئے گرانڈ ڈچی آف وارسا نہایت کمزور ثابت ہوئی۔ اس موقع پر فرانس کی دست کشی سے جو اثرات ترکی پر پڑے وہ نظرانداز نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ فرانسیسی جمہوریت کا جرنیل ہونے کی حیثیت نے نپولین کی مصر پر فتح اور بالخصوص اس کا شام میں داخلہ ایسے خطرناک واقعات تھے کہ سلطان سلیم ثالث انگلستان سے نہایت پرجوش اور پرخلوص اتحاد کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ تو فصیل اول ہو کر نپولین نے اپنے متعلق اہل قسطنطنیہ کے خیالات اپنی جانب سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔ اور فرانس کے ایک نہایت قابل مدبر جرنیل سیبسٹیانی کو اپنا سفیر بنا کر وہاں بھیجا۔ جس نے سلطان سے خود ملاقات کی پھر متوسط کی تجارت پر انگلستان کا تنہا مالکانہ قبضہ سلطان کو ناگوار تھا۔ اور پٹ ۱۸۰۵ء میں سلطان کو فرانس کے خلاف اتحاد میں شامل ہونے کی ترغیب دینے میں ناکامیاب رہ چکا تھا۔ ۱۸۰۷ء میں ایک انگریزی بیڑا سر جان ڈکورتھ

کی کمان میں سلطان کو اہل فرانس کی دوستی ترک کرنے پر مجبور کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن درۂ دانیال پر جدوجہد کرنے کے بعد اسے بغیر اپنا مقصد حاصل کئے واپس ہونا پڑا اور اس کو آبنائے تک گذرنے میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ انگلستان کے اس برتاؤ نے ترکوں کو فرانس کا قطعی طرفدار بنا دیا۔ ترکی فوج کی ترتیب کے لئے فرانسیسی افسر متعین کئے گئے اور ایک باقاعدہ قومی فوج تیار ہوئی۔

سلطان سلیم اپنے زمانہ سے زیادہ روشن خیال حکمراں تھا اس نے چند اصلاحیں کرنی چاہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان علما اور ترکی محافظ دستہ بوڈی گارڈ دونوں اس کے مخالف ہو گئے۔ علما اس کی ملکی اصلاحوں کو ناپسند کرتے تھے اور ترکی بوڈی گارڈ، محافظ دستہ، فوج ابتدائے خلاف تھا۔ بالآخر سلیم کو تخت چھوڑنا پڑا اور اس کی جگہ ۲۱ رجولائی ۱۸۰۷ء کو مصطفےٰ چہارم تخت نشین ہوا۔ لیکن مصطفےٰ کا عہد حکومت بہت مختصر تھا۔ رشچک کے پاشا نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی اور سلطان سلیم کے قتل کی خبر پاکر اس نے مصطفےٰ کو تخت سے اتار دیا اور اس کے بھتیجے محمود ثانی کو تخت نشین کر دیا۔ اس نئی سلطنت کا پہلا واقعہ ایک خونریز لڑائی تھی جو ترکی بوڈی گارڈ دستہ محافظ، اور نوساختہ فوج بے قاعدہ کے درمیان قسطنطنیہ کے بازاروں میں ہوئی۔ اس کے بعد محمود نے خاص اپنے بھائی اور اس کے بہت سے عزیزوں کو قتل کیا اور اپنے تخت و تاج کا پورا استحکام کر لیا۔ نئے سلطان پر جو غیر معمولی جوش کا آدمی تھا۔ روسیوں نے ٹلسٹ کے صلحنامہ کی موافقت میں فوراً حملہ کر دیا۔ نپولین نے اسکندر کو ڈینیوب کی ریاستوں کے الحاق کی صلاح دی تھی۔ اور اس کو امید تھی کہ ترکی روسی فوجوں کے لئے کافی مشغلہ پیدا کر دینگے۔ جس کی وجہ سے وہ یورپ میں اس کے منصوبوں میں مداخلت نہ کر سکینگی۔ ترکی پر روسی حملہ ہونے کے بعد باوجود فرانسیسی مدبرین کی مخالف کوششوں کے انگلستان اور سلطان میں ایک عہدنامہ ہو گیا۔ لیکن انگریزوں نے اپنے دستور کے موافق بغیر فوجیں بھیجے ہوئے مالی امداد دینا کافی سمجھا۔ ۱۸۰۹ء میں ترکوں کو بریلا اور سلسٹریا پر شکستیں ہوئیں اور ۱۸۰۱ء کے اختتام تک روسی فوج نے جو شہزادہ بگریشن کی کمان میں تھی تمام ولیچیا مولدویا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۱ء میں روسی جرنیل کٹسزوف نے ڈینیوب کو عبور کیا۔ اور سلسٹریا اور شملا دونوں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح قسطنطنیہ کا دروازہ کھلگیا۔ لیکن دولت ٹرکی کی خوش قسمتی سے نپولین ۱۸۱۲ء میں روس پر حملہ کرنیکی تیاری کر رہا تھا۔ سلطان محمود

کی لڑائی جاری رکھنے کی جو کوششیں فرانسیسی مدبرین نے کی تھیں بے سود رہیں۔ کیونکہ سلطان کا خیال تھا کہ فرانسیسیوں کی امداد کے وعدے محض زبانی جمع خرچ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ہیں۔ ۲۸ رمئی ۱۸۱۲ء کو روس اور ترکی کے درمیان بخارسٹ پر صلحنامہ ہو کر ترکوں نے بسیریا اور مولدیویا کا کچھ حصہ روس سے ملحق کر دیا اور سرویا کی ریاست کو جائز مان لیا۔

بخارسٹ کا صلحنامہ ۲۸ رمئی ۱۸۱۲ء

لیکن تاریخ یورپ میں اس صلحنامہ کی مخصوص وقعت یہ ہے کہ اس نے شہنشاہ اسکندر کا ایک نہایت نازک موقع پر سخت دشمن سے پیچھا چھڑا دیا۔ اور اس کو فرانسیسی حملہ آوروں کی طرح اپنی تمام قوت یکسو کرنیکا موقع دیا۔

نپولین کے مقبوضات کی انتہائی وسعت ۱۸۰۹ — ۱۸۱۲

۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۱۲ء سے روس پر حملہ کے زمانہ تک نپولین کے مقبوضات میں بہت زیادہ وسعت ہوئی۔ لیکن فرانس کی طاقت میں اضافہ نہ ہوا۔ ہر قدم پر نئی مشکلات کا سامنا تھا۔ اگرچہ ۱۸۱۱ء میں فرانسیسی دولت کی سرحدیں بہ نسبت ۱۸۰۸ء کے بہت زیادہ وسیع ہو گئی تھیں لیکن طاقت کچھ نہ تھی۔ الحاق پر کاربند ہو کر نپولین نے اس اصول کو ترک کر دیا جو پیشتر اس کے پیش نظر تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ فرانس کی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس ہیں اور ان قدرتی حدود کے باہر ہر الحاق صاف طور پر یورپ کے منافی ہو گا۔ ۱۸۰۶ء سے ۱۸۰۸ء تک اس کی پالیسی فرانس کے اطراف میں ماتحت سلطنتیں قایم کرنا تھی۔ لیکن ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک کے الحاق سے فرانس کی سرحدیں براعظم کی بڑی بڑی سلطنتوں سے جا ملیں۔ شمال میں نپولین نے اپنے بھائی لوئی کی دست کشی قبول کی کیونکہ وہ براعظمی ناکہ بندی کے قوانین کے مخالف تھا۔ ۹ رجولائی ۱۸۱۰ء کو اس نے ہالینڈ کو اپنی مملکت کا ایک خرد قرار دیا۔ اور ہالینڈ کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کر کے ایک خود مختار رقوم کی حیثیت سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

براعظمی کی ناکہ بندی پر عمل کر کے نپولین نے ۱۳ ردسمبر ۱۸۱۰ء کو ہالینڈ کی سرحد سے لیکر ولیسر کے دہانہ تک شمالی جرمنی کے اضلاع کو ملحق کر لیا اور فریزلینڈ سے لیکر ڈینمارک تک ایک ساحل کر دیا۔ اس طرح شمالی جرمنی میں انگریزی تجارت کے قطعی بند کرنے کا بندوبست کیا۔ ڈچی آف اولڈن برگ، ہنیوور کا ساحل، سام اور ایرمبرگ کے شہزادوں کی ریاستیں اور بریمن ہیمبرگ اور لیوبیک کے آزاد شہر ملحق کئے گئے تھے۔ یہ اضلاع بعد کو چار صوبوں یعنی ایمس سوپیریر۔ لپی۔ بوشز ڈو ویسر بوشز ڈی لائیاب میں تقسیم کئے تھے۔ اور

ان کے دار السلطنت اس نے برگ۔ منسٹر۔ برمین اور ہیم برگ قرار دئے تھے۔ ان مقامات کے الحاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ براعظمی محاصرہ کے معاملہ میں جرمنی میں نپولین کی کس قدر شدید اور مسلسل نگرانی ہوتی تھی خود اس کا بھائی ہالینڈ میں سد باب کو قایم نہ رکھ سکا۔ وہ ویسٹ فیلیا کا ساحل اپنے بھائی جیروم کو سپرد کرتے ہوئے ڈرتا تھا۔

ویلے جس کو نپولین نے سوئٹزرلینڈ سے آزاد کرایا تھا ۱۸۰۵ء میں بحق سمپلن الحاق کرایا۔ اطالیہ میں قدیم فرانسیسی دستور کو شکست کر دیا۔ ۱۸۰۵ء میں سلطنت اطالیہ قایم کر کے شہنشاہ نے پیڈمنٹ اپنی ماتحتی میں اس لئے رکھا کہ ایلپس کے دونوں اطراف پر قابو رہے اور ۱۸۰۶ء میں اس نے لائیگورین ریپبلک۔ پارما۔ سلطنت اٹروریا اور پوپ کے مقبوضات کو بجائے سلطنت اطالیہ میں شامل کرنے کے براہ راست پیڈمنٹ کے حصہ سے ملحق کر دیا۔ ان اضلاع کو فرانسیسی صوبوں میں تقسیم کر کے اور روم جنیوا۔ پارما۔ فلورینس۔ سینا اور لیکھورن کو ان کا دار السلطنت بنا دینا تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے۔

فی الجملہ فرانسیسی مملکت جبکہ وہ اپنی وسعت کی انتہا پر تھی صوبہ جات الیریا اور جزائر آیونیہ کے علاوہ جو مذکورہ بالا صوبہ جات سے علیحدہ تھے ۱۳۰ صوبہ جات پر مشتمل تھی۔ جملہ صوبہ جات کا انتظامی تعلق براہ راست پیرس سے تھا۔ ماتحت سلطنتوں کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے یہاں صرف اس قدر بتانے کی ضرورت ہے کہ رسالوں کا مشہور جرنیل اور نپولین کا بہنوئی موراٹ (جوزف بوناپارٹ کو ہسپانیہ کا تخت ملنے کے بعد) نیپلس کا بادشاہ بنا دیا تھا اور لوئی بوناپارٹ قدیم بادشاہ ہالینڈ کے شیر خوار لڑکے کو موراٹ کی گرانڈ ڈچی آف برگ دیدی گئی تھی۔ نپولین نے اپنی پیاری بہن الیزا کو گرانڈ ڈچیز آف ٹسکنی اور لکا اور پیوم بینو کی شہزادی اور اپنی دوسری بہن پولائن کو ڈچیز آف گسٹلا اور اپنے خاص ملازم اور معتمد ماتحت مارشل برتھر کو نیوفشٹیل کا خود مختار حکمراں بنا دیا تھا۔

سلطنت فرانس کا اندرونی انتظام

اس وسیع مملکت کا انتظام قطعی طور پر ملازم حکام کے ہاتھوں میں تھا۔ نپولین نے (سول) دیوانی کے حکام کی ایک جماعت قایم کی جو فوجی حکام کی طرح براہ راست اس کے ذاتی اثر میں تھے اور وہ خود مملکت کا انتظام ایک جرنیل کی طرح کرتا تھا۔ احکام کی قطعی پابندی اس کے دیوانی اور فوجی دونوں محکموں میں ترقی کا صرف ایک ذریعہ تھی۔

لیجن آف آنر کے خطابات وغیرہ صرف فوج تک محدود نہ تھے بلکہ دیوانی کے حکام کو بھی اسی دریا دلی کے ساتھ دئے جاتے تھے۔ لیکن جملہ معاملات میں شہنشاہ کی رائے لینا ضروری اور اس پر عمل کرنا افضل تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات کی بھی نگاہداشت کرتا تھا۔ اس نے تھیٹر کی قدیم کمپنی موسوسہ "کومیڈی فرنیکس" کو دوبارہ قایم کیا اور اس کے معمولی معمولی شعبوں پر بھی مثل ملکی معاملات کے توجہ کی جاتی تھی۔ لیکن اصولاً شخصی ملازم حکومت جس کی ابتدا استبداد سے ہوئی تھی ۱۷۹۱ء کے دستور اور ابتدائے انقلاب فرانس کے مروجہ اصولوں سے قطعی مختلف تھی۔ عرض و معروض کی آزادی مطابع کی آزادی۔ انفرادی آزادی۔ قومی مجالس اور دیگر قسم کی جملہ آزادیاں جو اہل فرانس نے حاصل کر لی تھیں اس طرز حکومت سے قطعی نیست و نابود ہو گئیں۔ چھاپے خانوں پر محاسب مقرر ہو گئے۔ اور بوربن شاہی کے زمانہ سے نسبتاً سختی برتی جانے لگی مطبع میں جانے سے قبل جملہ مسودات پڑھے جاتے تھے اور اگر کسی جملہ یا لفظ کے بعید معنوں میں حکومت کی خفیف سی مذمت کا بھی شائبہ ہوتا تھا تو مصنف کو فوراً قید کی سزا دیجاتی تھی اور اس کی کتاب تلف کر دی جاتی تھی۔ انفرادی آزادی کا کوئی وجود قایم نہیں رہا تھا کیونکہ شہنشاہ اپنی مرضی پر جلاوطنی اور قید کی سزائیں دیتا تھا۔ خفیہ پولیس جو فوشے نے قایم کی تھی ذاتی معاملات میں بھی نہایت باریک بینی سے مداخلت کرتی تھی اور جاسوسوں کی ایک جماعت شہنشاہ کو اہل پیرس اور تمام باشندگان مملکت کے خیالات اور آراء کی اطلاع دیتی تھی۔ اسکی خودرائی مستلزم مزاجانہ حکومت کی وجہ یہ تھی کہ وہ عوام الناس کی رائے سے بہت جلد اثر پذیر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جزیرہ لوبو میں اس کے مجبوراً اقیام کے زمانہ میں اس کے دماغ پر بہ نسبت آسٹروی افواج کی خبروں کے فوبرگ سینٹ جرمیس کے باشندوں کی گفتگو کا جو اس معاملہ پر ہوتی تھی اور جو اس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ معلوم ہوتی تھی زیادہ اثر ہوتا تھا۔

اگرچہ سال ہشتم کے نظام نے جمہوری جماعتوں کا خاتمہ کر دیا تھا لیکن ٹربیونٹ یعنی احکام شہنشاہی پر اعتراض کرنے والی اخیر انجمن کا استیصال ۱۸۰۸ء میں عمل میں آیا۔

سنیٹ (مجلس شوریٰ) محض شہنشاہ کو فتوحات پر مبارکباد دینے کا ایک مغز آلہ ہو گئی اور لیجسلیٹو بوڈی، قانون ساز جماعت، بغیر چون وچرا کے نپولین کے تمام احکام کو درج رجسٹر کرنے لگی۔ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ۱۸۱۱ء میں نپولین نے کمیٹی آف پبلک سیفٹی (مجلس تحفظ عامہ) کے حد سے زیادہ خودمختارانہ فعل کی تقلید کی اور غلہ کی گرانی کے موقع پر سرکاری طور پر پیرس میں

ایک نرخ مقرر کر دیا۔

اصول وراثت

استبداد کے بعد نپولین اصول وراثت کا ماننے والا تھا۔ اس کے خاندانی تعلقات سے اس کا پتہ لگتا ہے۔ اس نے نہ صرف اپنی ماں کو پرنس لاکر اور میڈم میرا کا خطاب دیکر اس کی معقول تنخواہ مقرر کر دی بلکہ اس نے اپنے تمام بھائی بہنوں کو باوجود ان میں سے اکثر کی سخت نالائقی کے ان کو بڑے بڑے عہدے مرحمت کئے۔ جوزف۔ لوئی۔ اور جیروم بوناپارٹ کو محض فرضی وعدوں پر سلطنتیں مرحمت کی گئی تھیں کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق حکمرانی کرینگے۔ وہ اپنے تمام خاندان کے ساتھ حاکمانہ برتاؤ رکھتا تھا۔ مثلاً اس نے محض اس بنا پر کہ اس کی مرضی سے شادی نہیں ہوئی تھی اپنے بھائی جیروم کو امرکین بیوی کو طلاق دینے اور ورٹم برگ کی شہزادی سے شادی کرنے پر مجبور کیا۔ اپنی اولاد نہ ہونے کا اس کو بہت غم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے وارث بنانے کے لئے مختلف انتظامات کئے۔ ایک موقع پر لوگوں کا خیال تھا۔ کہ وہ اپنے سوتیلے بیٹے یوجین ڈی بیوہارنس کو اپنا جانشین مقرر کریگا۔ دوسرے موقع پر اس نے اپنے بھائی لوئی کے شیر خوار لڑکے کو اپنا جانشین تجویز کیا۔ اور اپنی تاجپوشی کے بعد ۱۸۰۵ء میں پاپا سے اس کا بپتسمہ کرایا۔ لیکن اس شیر خوار بچہ کے مرنے کے بعد اس نے ایک فرمان شاہی کی رو سے اپنے بھائی اور اس کی اولاد کو بہ لحاظ عمر یکے بعد دیگرے اپنا جانشین مقرر کیا اس نے اپنے بھائی۔ بہنیں۔ سوتیلے بچے سب کو سلطنت کے شہزادے اور شہزادیاں بنایا اور سینٹ امجلس شورے، اور کونسل آف اسٹیٹ، مجلس حکومت، میں ان کو معزز درجے عطا کئے اور اپنی زوجہ جوزفائن کو شاہی شان وشوکت کے ساتھ رہنے پر مجبور کیا۔ اس شوق میں کہ اس کے دربار کی شان وشوکت کے سامنے لوگ عہد بوربن کی عظمت بھول جائیں اس نے فرانس کے مشہور اور قدیم خاندانوں کو بڑی بڑی جاگیریں۔ جلد جلد ترقیاں اور متواتر رعایتیں کر کے اپنی طرف کر لیا۔ اور اس حکمت عملی سے اس کو اعلےٰ خاندان کی خواتین اور رئیس زادے مختلف درباری خدمات کے لئے بہ آسانی مل گئے بلکہ نیدرلینڈ اور جرمنی کے مشہور خاندان کے افراد نے بلا پس وپیش درخواستیں پیش کر کے ایسے عہدوں کے حصول کی خود کوششیں کیں۔ لیکن نپولین کا خیال تھا کہ قدیم امرا اس کا مضحکہ کرتے ہیں اس لئے اپنے دربار کا وقار قایم رکھنے کے لئے اس نے نئے امرا بھی بنائے اور اس طرح پر قدیم اور جدید امرا کی تعداد مساوی کرنیکی کوشش کی

نپولین کے امرا

نئے امرا صرف ان لوگوں میں سے بنائے گئے جنھوں نے فوجی اور دیوانی محکموں میں نپولین کی خدمات انجام دی تھیں۔ ڈیوک کا خطاب اس نے اپنے غازیوں اور وزرا کو دیا۔ اور کم درجہ کے عہدوں میں بھی اسی اصول پر عمل کرتا تھا۔ میدان جنگ میں ناموری کے صلہ میں رجمنٹ کا افسر بنایا جانا لازمی تھا۔ اسی طرح سے محکمہ کے پریفیکٹ (افسر اعلیٰ) کی حیثیت سے اچھا کام کرنے والے کو بیرن بنا دیا جاتا تھا۔ کنونشن کے قدیم ممبر جنھوں نے ڈیپوٹیز آن مشن کی حیثیت میں غیر محدود اختیارات اپنے لئے مخصوص کرلئے تھے۔ کولیر آف دی امپائر "بہادران ملک" کا خطاب جو چھوٹے سے چھوٹا تھا قبول کرنے پر قانع ہوئے۔ ایمپائر کی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) قطعی طور پر موروثی تھی اگرچہ بعض صورتوں میں شہنشاہ قدیم بادشاہوں کے استعمال کردہ حق کو کام میں لاتا اور وارث کو متبنیٰ کرنے کی اجازت دیدیتا تھا۔ لیکن نئی نوابی سلطنت (لارڈ وغیرہ کے خطابات) محض نمایشی تھی۔ اس سے کوئی ملکی اقتدار حاصل نہ ہوتا تھا۔ نپولین کو ہاوس آف لارڈس "دارالامرا" بنانے کا کبھی خیال نہ ہوا۔ وہ نئے امرا بنا کر جو بالکل اس کے ماتحت رہیں قدیم امرا کے اثر کو برابر کرنا چاہتا تھا اپنے نئے امرا کی عزت قایم رکھنے کے لئے اس نے ان میں سے اکثر کو بڑی تنخواہیں اور وسیع جاگیریں مرحمت کیں۔ اس کے مارشل، غازی، نہایت فضولخرچی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے کیونکہ وہ ہمیشہ ان کا قرضہ ادا کردیا کرتا تھا۔ پیرایج (لارڈ وغیرہ کے خطابات) کے ساتھ اکثر صورتوں میں ایک رقم بھی مرحمت کی جاتی تھی جو نیا اقتدار قایم رکھنے کے لئے آمدنی بہم پہونچاتی تھی۔ بعض اوقات یہ رقومات شاہی حیثیت کی ہوتی تھیں جو بیشتر اطالیہ اور پولنڈ میں دی جاتی تھیں اور ان کا مقصد نئے خطاب والوں کو شارلمان کے مشہور پیلیڈنس کی طرح خودمختار بیرن بنانا تھا۔

ان مشہور جاگیروں میں نیوفشٹل کی ریاست کے علاوہ جو نیم خودمختار ریاست تھی بینی وینٹو۔ پونٹی کوروو۔ پارما۔ پائیکنزا اور گیٹا کی ریاستوں کا شمار کیا جاسکتا ہے جو ٹیلی رینڈ۔ برناڈوٹی۔ کمباسیریز۔ لی برن اور گوڈن کو مرحمت کی گئیں۔ ان ترکیبوں سے نپولین اپنے ماتحتوں کو وفادار رکھنے کی امید کرتا تھا۔ اور عوام الناس کے خیالات پر ان کا اثر قدیم امرا کے برابر پڑتا تھا۔

خانگی قانونی اصلاحیں

ہر چند اس کا طرز حکومت مستبدانہ تھا نپولین اپنی حالت اٹھارھویں صدی کے نیکدل مستبد بادشاہوں کی سی سمجھتا تھا۔ اگرچہ وہ عوام الناس سے کوئی خدمت لینا نہیں چاہتا تھا۔ مگر وہ ان کے واسطے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا۔ قانونی اصلاحوں کے معاملہ میں اس نے سول کوڈ (ضابطہ دیوانی) کے بعد بہت سے احکام صادر کئے۔ اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے لئے اس کے پاس بہت کافی تعداد میں قانون داں موجود تھے۔ سول کوڈ کے بعد ۱۸۰۶ء میں کوڈس آف سول اینڈ کرمنل پروسیجر (ضابطہ ہائے دیوانی و فوجداری) جاری ہوئے اور ۱۸۰۸ء میں دکمرشل کوڈ، ضابطۂ تجارت، اور سب سے آخر میں پینل کوڈ (قانون تعزیرات) جاری کیا گیا۔ یہ مہتم بالشان کوڈز (ضابطے) یورپ کی قانونی تاریخ میں ایک نیا عہد قائم کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے نپولین کو جدید مقننین کا خطاب حاصل ہے حالانکہ ان میں صرف اس کی ہدایتیں شامل تھیں اور وہ کانسٹیٹیوئینٹ اسمبلی اور کنونیشن کے مقرر کردہ اصولوں اور ان کے طریق عمل پر مبنی تھے۔

ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی سادگی اور ہمہ گیری تھی۔ جس کی وجہ سے وہ تکلیف دہ تاخیر جو تمام مروجہ اور مربوط قوانین سے ہوتی تھی رفع ہو گئی۔ قانون کے اختیارات مقرر کرنے میں نپولین نے عہد انقلاب کے مدبرین کی تقلید کی۔ اس نے مقدمہ کی کارروائی اور تجویز سنانے میں عجلت کو رواج دیا۔ اور تجارتی عدالتوں کے اختیارات میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ جن میں کارآزمودہ تجار کی بحث سماعت ہوتی تھی۔ مالی معاملات میں بھی قانونی اصلاحوں کی طرح سادگی نپولین کے پیش نظر تھی۔ اس نے محصول دہندہ کے پاس سے خزانہ تک پہونچنے میں جو نقصانات ٹیکس میں ہو جاتے تھے وہ بھی کم کر دیے تھے۔

مالیات

اوپر ذکر آچکا ہے کہ اس نے فرانس کا بنک قائم کیا اور اسی کے ساتھ ساتھ اس نے ایک سرمایۂ طمانیت کھولا جس میں محصول وصول کرنیوالوں کی ضمانتی رقمیں جمع کیجاتی تھیں (اس نے کیس ڈی امورٹسمنٹ قایم کیا جس میں جملہ تحصیلداروں کی ضمانتیں جو روپیہ کی صورت میں ہوتی تھیں ایک رقم کی صورت میں جمع ہوتی تھیں) ان ضمانتوں کی ایک بڑی رقم تھی۔ جو فوری استعمال میں یا بیش قیمت سرمایہ بننے کے لئے بہت کافی تھی۔ نپولین نے اس قرضہ کے ادا کرنے کا بھی انتظام کر دیا جو جمہوریت اس کے لئے چھوڑ گئی تھی۔ یہ وہ روپیہ تھا جو قدیم قانونی عدالتوں کے مسترد کرنے میں صرف

ہوا تھا۔ معمولی قرضہ کے متعلق اس نے کمیسین کی ساختہ گرانڈ لوری کو قایم رکھا۔ جس کے ذریعہ سے ہر قرضخواہ ایک کھاتہ دار بنگیا۔ لیکن شہنشاہ کو ملکی قرضہ کی ٹھیک تعداد معلوم تھی۔

تعلیمات

قومی تعلیم کے انتظام کے متعلق شہنشاہ کے سابق طرز عمل کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن ویگرام کی مہم کے بعد یہ طریقہ تکمیل کو پہونچا ۱۸۰۶ء میں اس نے امپیریل یونیورسٹی (دار العلوم، جامعہ) قایم کیا۔ لیکن ۱۸۱۱ء تک وہ مکمل نہ ہو سکی۔ یہ جامعہ انگریزی خیال سے یونیورسٹی نہ تھا۔ اس میں مشہور پروفیسر اور استاد شامل تھے اور اس کا مقصد فرانس کے پروفیسروں اور استادوں کو یکجا کر لینا تھا۔ ایک معلم اعلےٰ اس کا نگران کار تھا۔ جو ایک مشہور عالم فونیٹیر نامی تھا۔ اس یونیورسٹی کا کام جملہ اعلےٰ التعلیم کی نگرانی کرنا تھا جیسا کہ وہ خود کہتا تھا شاہنشاہ کی خواہش یہی تھی کہ قانون اور فوجی پیشوں کی طرح تعلیمات کو بھی تنظیم دیوے۔ پروفیسر خود کو اس کا جزو سمجھیں ۱۸۰۸ء میں اس نے یونیورسٹی کو علاوہ فیس وغیرہ کی آمدنی کے ۴۰۰۰۰۰ لیور (سکہ) کی منظوری دی اور اعلان کیا کہ اسکے ممبر علیحدہ نہیں کئے جا سکتے۔ اس نئے تعلیمی پیشہ میں لوگوں کو داخل کرنے کے لئے نپولین نے پیرس میں نارمل اسکول قایم کیا۔ جس میں ان لوگوں کی جو پروفیسر یا استاد بننا چاہیں تعلیم ہوتی تھی۔

ان طریقوں کی ترویج جرمنی میں

قانون۔ مالیات اور تعلیمات میں یہ مہتم بالشان اصلاحیں نپولین کے ملکی بندوبست کے بعد بھی جو اس نے یورپ کا کیا تھا باقی رہیں ان کا اثر فرانس کے اصلی حدود کے باہر دور تک پھیلا۔ انقلاب فرانس کا براہ راست نتیجہ یہ ہوا کہ زرعی غلامی (کاشتکاروں کو غلام سمجھنا) سوئٹزرلینڈ بیلجیم اور شمالی اطالیہ سے مفقود ہو گئی۔ نپولین نے یہی کام مشرق کی طرف بھی کیا سلطنت ویسٹ فیلیا اور جرمنی کی جملہ ریاستوں میں جو اس نے قایم کیں یا بڑھائیں۔ بیگار قطعی منسوخ کر دی گئی۔ جہاں جہاں فرانسیسیوں کا اثر پڑا نیم غلامی کا طریقہ منسوخ کر دیا گیا۔ میکس ملین جوزف اور بادشاہ بیویریا اور اس کے وزیر مونٹ جیلیس نے انقلاب فرانس کے اصولوں پر عمل کیا اور امرا اور پادریوں کی رعایتیں منسوخ کر دیں۔ ہر طرف فرانسیسی ضابطے اختیار کرلئے گئے یا ان کی نقل کی گئی۔ طریقۂ انصاف سادہ اور ارزاں کر دیا گیا۔ قواعد تعلیمات کو مرتب کیا گیا اور فرانسیسی حکومت کے اقتصادی قاعدوں کی ترویج کی گئی۔ دور دراز ملکوں میں بھی یہی اصلاحیں پہونچ گئیں۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کے نظام حکومت سے

پولینڈ کے غلام کاشتکار جو غالباً غلام کاشتکاروں میں سب سے زیادہ مصیبت میں گرفتار تھے۔ آزاد کر دیے گئے۔ اور قانون کی نگاہ میں ہر شخص برابر قرار دیا گیا۔ نیپلس میں جوزف بوناپارٹ اور مورات نے اور ہسپانیہ میں خود جوزف بوناپارٹ نے بھی مہتم بالشان اصلاحیں کیں اور اور اگرچہ ۱۸۱۵ء کے بعد جملہ معاملات کو قدیم انداز پر قایم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن جملہ گذشتہ خرابیوں کا دوبارہ زندہ کرنا قریب قریب ناممکن ثابت ہوا نپولین کا آزادی مذہب کے اصول کی حمایت کرنا کچھ کم قابل تحسین نہ تھا۔ بیویریا کے مانند کیتھلک ریاستوں میں پروٹسٹینٹ مذہب والوں کو مذہبی آزادی کی بیش بہا نعمت ملی۔ سیکسنی جیسی پروٹسٹینٹ ریاستوں میں کیتھلک مذہب والوں کو شہنشاہ فرانس کی بلند خیالی سے اطمینان نصیب ہوا اور ہر ملک میں یہودیوں کو اس ذلیل حالت سے جس میں وہ رکھے جاتے تھے چھٹکارا ملا۔ فوجی ترتیب میں نپولین نے ان اصلاحوں کی ترویج کی جنھوں نے فرانسیسی افواج کو دنیا کا مالک بنا دیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی جرمنی ریاستوں کی جاگیری افواج بھی منقود ہو گئیں۔ جبریہ بھرتی فی الحقیقت ملک کو بار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جرمنی میں اس اصول کے ذریعہ سے پہلی مرتبہ قومی فوجیں بنگئیں۔ جنھوں نے افواج بے قاعدہ کی جگہ لی۔ چھوٹے چھوٹے راجہ ان پیشہ ور سپاہیوں کو معاوضہ دیکر ضرورتاً بلا لیا کرتے تھے۔

پرشیا کی ترتیب

جدید جرمنی کی ساخت نپولین کی اصلاحوں اور فتوحات کا نتیجہ تھی جدید پرشیا (جرمنی) کا قایم ہونا بجائے خود ایک تعجب انگیز معاملہ تھا اصلی جرمنی یعنی رائن اور ایلب کے درمیان میں ہمیشہ اگر فرانسیسی ذریعہ سے نہیں تو فرانسیسی نگرانی میں اصلاحیں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن پرشیا میں ایک مشہور وزیر کی تحریک سے اصلاحیں کی گئیں۔ جنیا کی مہم میں مشہور پرشوی فوج کی تباہی نے پرشوی مدبرین کو یکقلم تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کرائی۔ ٹلسٹ کے صلحنامہ کی رو سے پرشیا متوسط جرمنی کے تمام مقبوضات سے جو اس کو ہمیشہ غیر جانبدار رہنے کے صلہ میں ملے تھے محروم کر دیگئی۔ اور اس کو ایلب کے پیچھے ہٹا دیا گیا۔

دوسری جانب وہ اپنے پولینڈ کے تمام صوبہ جات سے محروم کر دیگئی۔ باقیماندہ چھوٹی پرشیا پر بھی فرانسیسی افواج کا قبضہ تھا۔ اس کو جبریہ طور پر ۱۴ کروڑ لڑائی کا تاوان ادا کرنا پڑا۔ اور نپولین کے ہمرکاب لڑنے کے لئے ۲۰۰۰ ۴ سپاہیوں کی فوج کے اخراجات

برداشت کرنے پڑتے تھے۔ اس وقت یہ قیاس ہوتا تھا کہ پرشیا دوسرے درجہ کی سلطنت ہو جائیگی۔ لیکن اس موقع پر فریڈرک ولیم ثالث نے اپنی وزارت کے لئے دو مشہور آدمی بلائے۔ فری ہرواسٹین جو مقدس سلطنت روما کا مبارز نساؤ کا باشندہ تھا۔ اور دوسرا اسکارن ہورسٹ ہینوور کا ایک افسر تھا۔ ان میں سے کوئی پرشیا کا باشندہ نہ تھا لیکن دونوں پرجوش جرمن تھے۔ ان کو یقین تھا کہ پرشیا جرمنی کو نپولین کی طاقت سے آزاد کرنے کا مرکز بن سکتی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ پرشیا کا انتظام قطعی مختلف ہونا چاہیے ان کو یقین تھا کہ قدامت پرست پرشیا نہ نپولین کا مقابلہ کرسکتی ہے نہ نپولین کی نوساختہ جرمنی کی رہنما بن سکتی ہے اس لئے اسٹین نے وزیر خانگی کی حیثیت سے انقلاب فرانس اور نپولین کی اصلاحوں کو پرشیا کے مناسب حال بنا کر جاری کر دیا۔ اور زرعی غلامی منسوخ کرکے ہر شخص کو قانوناً مساوی حقوق اور ذمہ داریوں کا پابند کر دیا۔ امرا کے رئیسانہ حقوق کو زائل کرکے کسانوں اور کاشتکاروں کو زمین خریدنے کی اجازت دی۔ اور جنگی کے عہدوں کے لئے انتخابات کا طریقہ نکال کر شہری زندگی میں جان ڈال دی۔ غرضکہ جہانتک ہوسکا امرا کے معاشرتی حقوق کی بیخکنی کی اسکورن ہورسٹ نے وزیر جنگ کی حیثیت سے پرشوی فوج کو فرانسیسی نمونہ پر مرتب کیا۔ اور اس کا وجود عام رعایا سے علیحدہ نہ رکھا۔ بلکہ کل قوم کو فوج بنا دیا۔

پرشیا کو صرف ۴۲۰۰۰ سپاہیوں کی فوج رکھنے کی اجازت تھی اس نے ایسا انتظام کیا کہ تھوڑے تھوڑے عرصہ تک فوج میں رکھکر قریب قریب پورے ملک کو باقاعدہ مسلح تیار کر لیا۔ اس معاملہ میں وہ نپولین پر سبقت لیگیا۔ اس نے جبریہ بھرتی کا طریقہ اختیار نہ کیا۔ جس سے رعایا کا ایک حصہ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے فوج میں داخل ہوتا تھا مگر وہ اس رائے پر قایم رہا کہ ہر شخص کو فوجی خدمت کے لئے پابند ہونا چاہیے ۱۸۰۷ء اور ۱۸۱۰ء کے درمیان ۱۸۱۳ء تک کیونکہ یہ طریقہ اس کے وظیفہ لینے کے بعد تک جاری رہا۔ اسکورن ہورسٹ نے پرشیا کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو فنون جنگ سکھا کر ایک ایسی مضبوط فوج تیار کر لی کہ جو نپولین کی زندگی میں اس کے سخت ترین موقع پر کام آسکتی تھی۔ اور یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ اس ملک میں جس کے ساتھ نپولین نے نہایت برابرتاؤ جائز رکھا تھا فرانسیسی اصلاحات نے خوب نشو ونما پائی۔ اس ترقی کو دیکھکر نپولین نے آیندہ کے خطرہ کو اچھی طرح محسوس کر لیا اور اس نے ۱۸۰۸ء میں اسٹین اور ۱۸۱۰ء میں

اسکورن ہورسٹ کی برخاستگی پر بہت زیادہ اصرار کیا۔

جرمنی میں قومی احساس کی تجدید

جرمنی پر فرانسیسی اصولوں کے اثر سے اور نپولین کے براہ راست مرحمت کردہ فوائد کا عجیب وغریب نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی میں صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ ایک حقیقی قومی احساس پیدا ہوگیا ہولی رومن امپائر (متبرک سلطنت روما) کی بربادی اور اس کی بجائے بڑی بڑی ریاستیں قایم ہوجانیکی وجہ سے قومی جوش خاص طور پر پیدا ہوا تھا۔ یہ جوش کسیقدر اس قومی ذلت کے احساس سے بھی پیدا ہوا جو فرانسیسی فوجوں کی تعیناتی اور اس خیال نے پیدا کردیا تھا۔ کہ یہ فوائد ایک غیر بادشاہ کے مرحمت کردہ تھے نہ کہ قومی ترقی کا نتیجہ تھے۔ اہل جرمنی کے دلوں میں فرانسیسی مخالفت کی زبردست لہر پیدا ہوگئی تھی۔ انفرادی اصول جو اٹھارھویں صدی میں مقبول تھے اور جن کو ہرڈر اور گیتے جیسے فلسفی اور شعرا نے اپنی تصنیفات میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے اب مسترد ہوگئے تھے۔ اور ان کی بجائے ایک نیا قومی جذبہ کورز۔ آرن جان اور فریڈرک وان گینز جیسے نئے خیالات کے شعرا اور ماہرین علم سیاسیات نے پیدا کردیا تھا۔ اس نئے جذبہ نے زیادہ تر جرمنی کے نوجوانوں کے طبقہ میں ترقی کی۔ خفیہ جماعتیں اور کلب قایم ہوگئے جن کا مقصد جرمنی کو فرانسیسیوں سے زبردستی آزاد کرانا تھا۔ یہ غیر مطمئن لوگ اس عہد میں کہ ان کو فرانس کے ذریعہ سے فائدے پہونچے تھے اپنے انفرادی فائدوں کو بھول گئے۔ آسٹریا نے جو کاونٹ فلپ اسٹیڈن کے زیر انتظام تھی اور جو خود بہت کچھ گینز کے معتقدین میں سے تھا ۱۸۰۹ء میں جرمنی میں احساس قومی پیدا ہوجانے سے مستفید ہونیکی کوشش کی لیکن آسٹریا کو عام طور پر ایک غیر سلطنت سمجھا جاتا تھا جس کی فوجی طاقت کا انحصار ہنگری پر تھا۔ چنانچہ شہنشاہ فرانسیس نے بھی شہنشاہ آسٹریا کا نیا خطاب اختیار کرنے سے یہ بات ثابت کردی۔

خاندان ہیپس برگ قطعی جرمن نہ سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اس کا شمار غیر خاندان میں تھا جس کے ملک میں زیادہ تر غیر جرمن قومیں آباد تھیں۔ رومن کیتھلک مذہب کا پابند ہونے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ اس کو شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور گذشتہ صدیوں کی ملکی بے ترتیبی کے الزامات اس پر عاید کئے جاتے تھے اور فرانسیسیوں سے بار بار شکست کھانے اور کیمپو فورمیو اور لونی وائل کے صلحناموں کے وقت خودغرضی کی پالیسی برتنے کے

باعث اس کو بُرا کہا جاتا تھا۔ دوسری طرف پرشیا تھا۔ جو اگرچہ صحیح معنوں میں مثل آسٹریا کے جرمنی ریاست نہ تھا مگر تاریخ اور روایات کی بنا پر اس میں جرمن ملت کے نشانات پائے جاتے تھے۔ جینا کی شکست کے بعد بھی فریڈرک اعظم اور روز بیک میں فرانسیسیوں کے خلاف اس کی فتح عام طور پر جرمنی اعزاز شمار ہوتے تھے۔ وطن پرست جرمنوں کی نگاہیں پرشیا کی کمزور طاقت کی طرف لگی ہوئی تھیں اور نئی جرمنی کے ظہور کے لئے اس کو ایک قدرتی آلہ سمجھتے تھے۔ پرشیا کا طرز حکومت اور اس کی مستحکم و متحدہ سیاست جرمن کے عاقل ترین لوگوں کے لئے ہمیشہ نہایت درجہ دلچسپی کا باعث رہی۔ پرشیا کا طرز حکومت اہل فرانس کے اصول یعنی عوام الناس کی فضیلت کے مخالف تھا۔ کیونکہ اہل جرمنی کے نزدیک فرانس کے ایک معمولی شخص کا مستبد بادشاہ بن جانا نہایت درجہ قابل اعتراض امر تھا۔ غیر مقامات میں پیدا شدہ۔ مدبرین کے ذریعہ سے پرشیا کی ملکی اصلاح ہوئی اور وہ اس قابل بن سکی کہ نپولین کا مقابلہ کر سکے۔

اسٹین اور ہارڈنبرگ اسکورن ہورسٹ اور گنیزنو۔ یورک اور بلیارڈ میں سے کوئی بھی پرشیا کا باشندہ نہ تھا۔ تاہم ان میں ہر شخص پرشیا کی خدمت کرنے پر راغب تھا اور دولت جرمنی کو از سر نو قائم کرنے میں نہایت کارآمد ثابت ہوا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں پہلی مرتبہ نپولین کو معلوم ہو گیا۔ کہ اس کو بہت جلد جرمنی اور ہسپانیہ میں قومی احساس کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جبکہ نپولین وائنا کے قریب تھا تو پرشوی لفٹننٹ کاٹ نامی نے میگڈی برگ لینے کی کوشش کی اور ایک پرشوی میجر نے جس کا نام شل تھا۔ ڈیوک آف این ہیلٹ کا جو علانیہ شہنشاہ فرانس کا مداح تھا۔ سلح خانہ اور خزانہ لوٹ کر ویسٹفیلیا پر حملہ کر دیا۔ ڈیوک آف برنسوک کے چوتھے بیٹے نے جو اس ریاست کا وارث تھا اور جو سلطنت ویسٹ فیلیا میں شامل تھی۔ اپنی بلیک لیجن (فوج) جمع کی اور اس کا نام انتقام لینے والی فوج رکھکر جانبدارانہ لڑائی شروع کر دی۔ جرمنی میں نپولین کی ذات بھی خطرہ سے خالی نہ تھی۔ سٹاپس نامی ایک نوجوان کو اس جرم پر گولی مار دیگئی کہ وہ ۱۸۰۹ء میں شون برن میں نپولین پر حملہ کرنیکا خیال رکھتا تھا۔ فرانسیسی پولیس نے بہت سی اور سازشیں بھی معلوم کیں۔ نپولین جرمنی کے اس قومی جوش کو ہسپانیہ کے جوش کی طرح تحقیر کی نگاہ سے

دیکھتا تھا۔ لیکن جو طریقے اس نے اس کے فرو کرنے کے لئے اختیار کئے مثلاً بے قاعدہ گرفتاریاں عمل میں لانا۔ کتب فروش پام کو گولی مار دینا ان سے نیا قومی جوش اور زیادہ بھڑک اٹھا۔

میری لوئی سے نپولین کی مناکحت ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۱۰ء

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے وراثت کا قائل تھا اس کا جانشین بننے کے لئے اولاد کا نہ ہونا اس کے لئے ذاتی ملال کی بہ نسبت سیاسی نظر سے بہت زیادہ رنج کا باعث تھا۔ دیگ رلم کی مہم کے بعد اس کا اقتدار عروج کمال پر پہونچ چکا تھا۔ اور وہ اپنے خاندان کی مضبوط بنیاد قایم کرنیکی فکر میں تھا۔ اس لئے ذاتی سیاسی اور یورپ کے لحاظ سے اس نے وائنا سے واپس ہونے کے بعد ہی سنہ ۱۸۰۹ء میں اپنی زوجہ امپراطریس جوزفین کو طلاق دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ یہ فعل کسی نفرت کی بنا پر نہ تھا بلکہ سیاسی ضرورت پر مبنی تھا لیکن اس نے اصرار کیا کہ جوزفین امپراطریس کا خطاب برقرار رکھے۔ اور اس کے لئے ایک بڑی تنخواہ مقرر کر کے میلمیسن کا محل اس کے رہنے کے لئے دیدیا۔ اس نے اپنی سوتیلی اولاد یوجین ڈی بیوہارنس اور اپنے بھائی لوئی بوناپارٹ کی بیوی ہورٹینز سے اپنے مراعات بدستور جاری رکھے۔ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۰۹ء کو اس بنا پر طلاق کا اعلان کر دیا گیا کہ شہنشاہ کی تاجپوشی کے ایکروز قبل جو شرعی مناکحت ہوئی تھی وہ گواہوں کے حاضر نہونے کے باعث ناجائز تھی پہلے شہنشاہ کا ارادہ ایک روسی گرانڈ ڈچیز سے شادی کرنیکا تھا۔ اپنے اور شہنشاہ اسکندر کے درمیان تمام دنیا تقسیم کرنے کا اس کو ابتک خیال تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ اس حکمراں کی عزیزداری اس کی طاقت کے قیام کی بہترین ضمانت کریگی۔ لیکن شہنشاہ اسکندر اب اپنے دل سے نپولین کی محبت دور کر رہا تھا۔ اس نے محسوس کر لیا کہ اس اتحاد میں بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہوگیا۔ اس کے علاوہ اس کے خاندان والوں اور درباریوں نے از راہ دور اندیشی اور بھی بد دلی کے ذرایع فراہم کر دیے تھے ماسوا اس کے روسی دربار کا دستور تھا کہ لڑکیوں کی شادی کے معاملہ میں ماؤں کو زیادہ دخل ہوتا تھا۔ شہنشاہ اسکندر کی ماں خاندان ورٹم برگ کی شہزادی تھی اور شہنشاہ فرانس سے سخت نفرت رکھتی تھی اس نے اپنے بیٹے کو ترغیب دی کہ وہ بجائے قطعی انکار کے جواب کو تعویق میں ڈالدے۔ ایسی حالت میں نپولین نے یکایک اپنا ارادہ بدل دیا۔ کہا جاتا ہے کہ پیرس کے آسٹرین سفیر پرنس سوارٹزن برگ کی تحریک پر اس نے ایک آسٹرین آرچ ڈچیز کے لئے پیغام دیا شہنشاہ

فرانسیس نے اس کو قبول کر لینا ضروری سمجھا۔ اور ۲ اپریل ۱۸۱۰ء کو شہنشاہ فرانس اور نوجوان آرچ ڈچیز میری لوئی کی باہم شادی ہو گئی۔ اس رسم کے موقع پر شان و شوکت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ نئی امپراطریس کے لئے ایک نیا دربار منعقد ہوا جس میں بہت سے ایسے فرانسیسی امرا شامل تھے جنھوں نے جورفین کی خدمت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۲۰ مارچ ۱۸۱۱ء کو شہنشاہ فرانس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا جس کو جھولے ہی میں بادشاہ روم بنا دیا گیا۔ اس تولد سے نپولین کو فرانس اور یورپ میں قطعی طور پر اپنی طاقت قائم ہو جانے کا یقین ہو گیا

پینینشولر وار
۱۸۱۰ - ۱۸۱۲

واگرام کے صلحنامہ ۱۸۰۹ء کے بعد روس پر ۱۸۱۲ء کے حملہ کے وقت تک نپولین کا صرف ایک اعلانی دشمن تھا۔ یعنی انگلستان کے وزرا باوجود آسٹریا اور پرشیا کی تباہی اور فرانس اور روس کے اتحاد کے فرانس کی متواتر مخالفت کئے گئے۔ ان کو بھی پٹ اور گرینول کی طرح مختلف فرانسیسی انقلابی حکومتوں کے قیام پر بھروسہ نہ تھا۔ اس لئے فرانس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکن سمجھتے تھے۔ اسی طرح ان کے جانشین ویلزلی اور کیسل ریا بھی نپولین کی سلطنت کے قیام کا یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے ساتھ مستقل صلح ہونا ناممکنات سے ہے۔ یہ امر امکانی تھا کہ ۱۸۰۶ء میں فوکس کے عہد وزارت میں صلح ہو جاتی۔ لیکن یکے بعد دیگرے فتوحات نے نپولین کو یقین دلا دیا تھا کہ اس کی طاقت ناقابل شکست ہے۔ اور اسی لئے وہ کسی شرط پر سوائے اس کے کہ اس کے بنائے ہوئے یورپ کے نئے انتظامات کو انگلستان تسلیم کرلے رضامند نہ تھا انگلستان کی بحری طاقت کو شکست دینا ناممکن سمجھکر اس نے برعظمی کی ناکہ بندی کے ذریعہ سے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان کی دولت بڑھ گئی لیکن براعظم کے لوگ نپولین کے مخالف ہو گئے۔

کیسل ریا اور کیننگ نے جو ۱۸۰۹ء سے ۱۸۰۹ء تک یورٹ لینڈ کی وزارت میں وزرائے ملک رہے لڑائی جاری رکھنے کے دو طریقوں کی موافقت کی کیننگ ہمہ گیر فاتح کے خلاف ممالک کے قومی احساس کو برانگیختہ کرنا چاہتا تھا اور اس مقصد کے لئے اس نے ہسپانیہ کو بڑی بڑی رقمیں بھیجیں۔ دوسری جانب کیسل ریا کا یہ خیال تھا کہ اگر فرانس سمندر پر انگلستان کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے تو انگلستان کو میدان میں

فرانس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پرتگال اور ویلچرن کی پہلی مہموں پر انگریزی افواج اسی اصول پر بھیجی گئی تھیں۔ اور باوجود ویلچرن کی مہم کی ناکامیابی کے یہ اصول صحیح مانا گیا تھا۔ ٹیلیویرا پر ولنگٹن کی فتح سے اگرچہ ہسپانیہ کی لڑائی پر کچھ اثر نہ پڑا تھا لیکن ۱۸۰۹ء میں پرتگال کو فرانسیسی حملہ سے بچائے رکھا۔ مگر اس کا ایک دوسرا اہم نتیجہ یہ نکلا کہ انگلستان پر حکومت کرنیوالوں کو یقین ہوگیا۔ کہ آخر کار انھوں نے نپولین سے لڑانے کا صحیح راستہ معلوم کرلیا ہے اور ان کو ایک جرنیل بھی ملگیا ہے۔

لارڈ ویلزلی ولنگٹن کے بڑے بھائی نے جو ۱۸۰۹ء سے ۱۸۱۲ء تک مستعد امور خارجہ رہا تھا اپنی پوری طاقت کے ساتھ جدید ترکیب کی موافقت کی اور اس کی ہمت افزائی سے ولنگٹن نے چند مہموں کے بعد آہستہ آہستہ انگریزی پرتگالی افواج کو ایک عظیم الشان فوج میں تبدیل کرلیا۔ جو اگرچہ تعداد میں فرانس کی فوج عظیم سے کم تھی مگر قواعد اور فوجی خوبیوں میں ہر طرح اس کے مدمقابل تھی۔

۱۸۱۰ء کی مہم

نپولین اپنی ۱۸۰۸ء کی فتوحات کے بعد انگلستان اور ہسپانوی فوجوں کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے اس نے خود جزیرہ نما میں جانا پسند نہ کیا۔ بلکہ اپنے سب سے بڑے مارشل مسینا کو پرتگال سے انگریزوں کو نکال دینے کے لئے بھیجدیا۔ مہم کا ایک نقشہ تیار کرکے نپولین نے طے کردیا تھا کہ مسینا شمال مشرق کیجانب سے پرتگال میں داخل ہوگا اور سولٹ اندلس کی جانب سے جنوب مغربی گوشہ پر دھاوا کریگا اور دونوں مارشل لسبن پر ملینگے۔ ولنگٹن کی خوش قسمتی سے نہ صرف سولٹ مسینا سے متفق الرائے نہ ہوا بلکہ مسینا کو اپنے ماتحت نے۔ جونو اور ریفنر کو تابو میں رکھنا ناممکن ہوگیا تاہم مسینا نے ۱۸۱۰ء کے موسم گرما میں دھاوا کردیا اور ولنگٹن کو اس کے سامنے پسپا ہونا پڑا بوساکو پر مسینا نے انگریزی و پرتگالی فوج پر حملہ کیا۔ لیکن ۲۷ ستمبر کو پسپا ہوگیا لیکن انگلستان کے جرنیل نے اور زیادہ پسپا ہوجانا اور ان قلعوں تک پہونچ جانا ضروری سمجھا جو لسبن کے قرب وجوار میں تھے۔ اور جن پر فوجیں متعین کرکے اس نے پیشتر سے حفاظت کا انتظام کرلیا تھا۔ یہ قلعہ جات ٹورس ویڈرس کے نام سے مشہور ہیں۔ ولنگٹن کے واپس ہوتے ہی پرتگالیوں نے اپنے ملک کو تباہ و برباد کردیا اور جب مسینا ٹورس ویڈرس کے قلعوں کے سامنے پہونچکر رکا تو اس کو رسد کی کمی کی وجہ سے وہاں ٹھہرنا نہایت دشوار ہوگیا سولٹ

اس کی توقع کے خلاف اس کی مدد کو نہ پہونچا۔ صرف بیڈے جوز نامی شہر تک پہونچکر اس نے قبضہ کر لیا۔ ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء کے موسم سرما میں مسینا ولنگٹن کے سامنے پڑا رہا لیکن باوجود کمک آجانے کے وہ انگریزی پرتگالی قلعوں پر حملہ نہ کر سکا۔ اور ۱۸۱۱ء کے موسم بہار میں اسے ہسپانیہ میں واپس ہونا پڑا

۱۸۱۱ء کی مہم

ولنگٹن نے اب اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ سے اس نے مسینا کا تعاقب کیا اور المیڈا کا محاصرہ شروع کیا۔ دوسرا حصہ اس نے مارشل بریسفرڈ کی ماتحت بیڈے جوز کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا ہسپانیہ کے جنوب میں صرف ایک شہر جو جنٹا کے قبضہ میں رہا کیڈز تھا ایک انگلستانی اور ہسپانوی فوج اس کی محافظت کرتی تھی۔ محاصرہ کرنے والی فوج کو مارشل وکٹر کی کمان میں ۵ مارچ ۱۸۱۱ء کو بروساپر شکست اٹھانی پڑی۔

باوجود اس تقسیم کے ولنگٹن کو سولٹ اور مسینا کی اصلی فوجوں کے نئے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ ۵ مئی ۱۸۱۱ء کو ایک سخت لڑائی کے بعد اس نے مسینا کے حملہ کو فونیٹز ڈی اونز پر پسپا کیا۔ مسینا اس لڑائی کو جیت لیتا بشرطیکہ مارشل بسیر تز اس کو کافی مدد پہونچاتا۔ جنوب میں بریسفرڈ نے ۱۶ مئی کو البیورا کی لڑائی میں سولٹ کو پسپا کیا۔ پرتگال کو اس طرح دوبارہ فرانسیسیوں کے حملہ سے بچا کر ولنگٹن نے یکے بعد دیگرے سوبڈا اور اڈی گو اور بیڈے جوز کا محاصرہ شروع کیا لیکن یہ سرحدی قلعے فرانسیسیوں ہی کے قبضہ میں رہے انگلستانی اور پرتگالی فوج کی طاقت نے نپولین کو سخت متعجب کیا اور اس نے مسینا کو ذلت کے ساتھ واپس بلا لیا۔ لیکن مشرقی ہسپانیہ میں اس کے جرنیلوں کو کچھ کامیابی ہوئی۔ سوشیٹ نے ۱۸۱۰ء اور ۱۸۱۱ء میں ایرگون اور ویلنشیا کو فتح کیا۔ بہت سے قلعے لے لئے۔ اور اس نواح کی ہسپانوی فوج کو جو جرنیل بلیک کی کمان میں تھی البوفیرا کی لڑائی میں تباہ کر ڈالا۔ تمام وسط ہسپانیہ میں اگرچہ کوئی باقاعدہ فوج میدان میں نہ آئی مگر فرانسیسیوں کو ہسپانیہ کی بے ترتیب لڑائی نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ ان وطن پرست ڈاکوؤں نے ہسپانیہ میں فرانسیسی افواج کی ترتیب کو بگاڑ دیا اور نپولین کی طاقت کو تباہ کیا۔ جوزف بوناپارٹ کے مرحمت کردہ جملہ فوائد جاگیری اور مذہبی سزاؤں کی تنسیخ مذہبی آزادی اور اچھے قانون سب بیکار ثابت ہوئے۔ اہل ہسپانیہ فرانسیسی حکمراں کے ذریعہ سے جو برجبر نپولین نے ان کا بادشاہ بنایا تھا کوئی فائدہ اٹھانا نہ چاہتے تھے ہسپانیہ ہی میں

پہلی مرتبہ نپولین نے قومی مخالفت کا اثر محسوس کیا تھا۔ اور اسی قومی احساس نے بعد کو روس اور جرمنی میں اس کی طاقت کو برباد کر دیا۔

انجام

ارفرٹ کی کانفرنس سے لیکر روس پر حملہ کے وقت تک کا زمانہ نپولین کے عروج کا زمانہ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی ان تغیرات کی جھلک دکھائی دیتی تھی جو آخر کو اس کے زوال کا باعث ہوئے۔ ارفرٹ تک اسکندر والی روس نپولین کا اتحادی رہا۔ کیونکہ اس کی سلطنت ماتحت سلطنتوں سے گھری ہوئی تھی جو اس کو یورپ کی بڑی سلطنتوں سے علیحدہ کرتی تھیں۔ اور فرانس میں وہ ابتک امن قایم کرنے والا اور مذہب کا حامی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ۱۸۱۲ء کے واقعات نے کروٹ بدلنی شروع کر دی۔

شہنشاہ اسکندر اس کا ثنا خواں اور وفادار اتحادی نہ رہا۔ مملکت کے وسیع ہو جانے کے باعث اس کی طاقت کمزور ہو گئی اور فرانسیسی محسوس کرنے لگے کہ شخص واحد کی ذاتی شان و شوکت کی خاطر وہ اپنی انفرادی آزادیوں کی قربانی کی صورت میں کسی قدر گراں قیمت ادا کر رہے ہیں۔ ہسپانیہ میں اس کی بیجا مداخلت نے قومی مخالفت کی صورت میں اس کے مقابلہ میں ایک نئی قوت کھڑی کر دی تھی۔ انگریزوں کو میدان میں آنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جرمنی میں بھی قومی جوش موجزن تھا اور پرشیا جس کے ساتھ نپولین نے اس قدر برا برتاؤ کیا تھا مقابلہ پر اور جرمنی کا سرپرست بننے کے لئے تیار تھا۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے ایک اور معاملہ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا تھا۔ یعنی خود نپولین کے اس کے سپاہیوں کے خصائل بدل گئے تھے۔ فوج عظیم جس میں عہد انقلاب کی لڑائیوں کے تجربہ کار جنگ آزمودہ سپاہی شامل تھے۔ آسٹرلٹز اور جینا۔ ایلو اور فریڈلینڈ اور ہسپانوی مہموں میں ختم ہو چکے تھے۔ دیگرام پر نپولین نے محسوس کیا کہ اس کی کمان میں کس قدر نئے آدمی تھے اور اس کو مجبوراً غیر ممالک کی فوجوں پر قناعت کرنی پڑی حالانکہ ان کی وفاداری پر اس کو مطلق اطمینان نہ تھا۔ اسی طرح ۱۸۱۲ء میں اس کو معلوم ہوا کہ اس کے بہ جبر داخل کردہ سپاہی اگرچہ فوجی جوش اور اپنے متقدمین سے زیادہ ناموری حاصل کرنے کے شوق سے لبریز ہیں مگر ان میں ان کارآزمودہ سپاہیوں کی سی جسمانی طاقت۔ ثابت قدمی اور تجربہ کاری نہ تھی جنھوں نے اس کو اہل فرانس کا شہنشاہ اور یورپ کا مالک بنا دیا تھا۔

باب دہم

۱۸۱۲ ـــــ ۱۸۱۴

اسکندر اور نپولین کے درمیان تدریجی نااتفاقی

نپولین اور شہنشاہ اسکندر کے درمیان نااتفاقی کے اسباب ٹلسٹ کے صلحنامہ کے وقت سے شروع ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت اسکندر خود فرانسیسی فاتح کی دوستی میں سرشار تھا مگر دارسا کی ڈچی کلاں کے وجود کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اور اس کو پولینڈ کی آزادی کا پہلا زینہ سمجھتا تھا۔ نپولین نے اس سے کھدیا تھا کہ وہ سویڈن اور ٹرکی کی مملکت سے اپنی تلافی کرسکتا ہے۔ اس تجویز کی بنا پر فن لینڈ اور آخر کار بیسرابیا فتح کئے گئے تھے اگرچہ اسکندر نے ان مجوزہ تدابیر پر عمل کیا لیکن وہ دارسا کی ڈچی کلاں کے وجود اور اس سے زیادہ اس نواح میں فرانسیسی فوجوں کے قیام کا مخالف ہی رہا۔ ارفرٹ کی کانگریس میں نپولین نے ایک حد تک اپنے اتحادی کا شبہہ کم کر دیا تھا۔ لیکن روس واپس پہونچکر بلاشبہہ اسکندر یہی سمجھا کہ اس کو دھوکا دیکر اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا۔ ۱۸۰۹ء کی لڑائی نے فساد کی آگ کو بھڑکا دیا۔ نپولین اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ موجودہ روسی افواج نے جو اوس کی مدد کے لئے بھیجی گئی تھیں بہادری سے کام نہ کیا اسکندر دارسا کی ڈچی کلاں کے ساتھ آسٹرین گلیشیا کا ایک حصہ الحاق کر دینے کو کھلم کھلا بے اطمینانی کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اوسڈن برگ کے ڈیوک کو جس نے اسکندر کی پیاری بہن گرانڈ ڈچز قطرین سے شادی کر لی تھی۔ تخت سے اوتارنا اور اوس کی ڈچی کو ۱۸۱۰ء میں فرانسیسی مملکت میں شامل کر لینا ذاتی نااتفاقی کا دوسرا سبب ہوا۔ نپولین نے ایک روسی گرانڈ ڈچز سے اپنی شادی کے پیغام کے جواب میں توقف کرنے سے بہت برا مانا اور اس کو اپنی سخت توہین سمجھتا تھا۔ ادھر ہسپانیہ میں نپولین کی مداخلت سے روسی شہنشاہ کو ظاہر ہو گیا۔ کہ نپولین اپنے سب سے زیادہ وفادار اتحادی سے بھی برا برتاؤ کر سکتا ہے براعظمی ناکہ بندی کی پابندی نے معاملات کو اور زیادہ خراب کر دیا۔ نپولین اس امر کی شکایت

کرتا تھا کہ انگلستان کی تجارت کے سدباب کی روسیوں نے وفاداری کے ساتھ پابندی نہ کی دوسری جانب اسکندر اس امر کی شکایت کرتا تھا کہ (صدباب) سے اس کا ملک برباد ہوا جاتا تھا۔ حالانکہ فرانسس شہنشاہ نے انگلستان سے تجارت کرنے کے لئے اکثر فرانسیسیوں کو بکثرت اجازت نامے مرحمت کر دیئے تھے۔ ان سیاسی وجوہات کے ساتھ دونوں شہنشاہوں کے ذاتی خصائل بھی قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ ٹلسٹ پر نپولین نے فرانس اور روس کے درمیان کل یورپ تقسیم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جوں جوں اس کی طاقت بڑھتی گئی اس نے یورپ کی سلطنت اپنے لئے رکھنے اور روس کو محروم کرنے کی تدبیریں شروع کر دیں مشرق اور مغرب کی مملکتیں دوبارہ قائم کرنے کے بجائے نپولین نے یورپ کے حکمران کا عہدہ اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اسکندر کو ایشیا سپرد کر دینے کا خیال ظاہر کیا۔ ان ارادوں میں اس کے مقربین نے اس کی پوری تائید کی اور اس کے مارشل یہ معلوم کر کے کہ ہسپانیہ میں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا روس میں پہنچکر دولت کمانے کی فکر میں تھے۔ اس کے مدبرین خواہ ذاتی وجوہات خواہ خود نپولین کو خوش کرنے کی غرض سے کہتے تھے کہ بغیر روس کی تاراجی کے فرانس کی حفاظت ناممکن ہے۔ دوسری جانب اسکندر کے مقربین نپولین کے سخت ترین دشمن تھے اور کبھی اس بات پر زور دینے سے نہ تھکتے تھے کہ روس براعظمی ناکہ بندی سے تباہ ہوا جاتا ہے۔ پرشیا کا بادشاہ جس کو اسکندر نے اپنا ذاتی دوست بنا لیا تھا اپنے مقبوضات کی پوری پوری واپسی کے لئے کوشش کر رہا تھا اس کا خاندان اور خصوصاً اس کی ماں نپولین کو بنی نوع انسان کا دشمن سمجھتی تھی۔ انگلستان کے گماشتے روسیوں کو تجارتی آزادی کا اعلان کرنے کے لئے برابر بھڑکا رہے تھے۔ اور یورپ کے تین فاضل اور لائق ترین مدبر اسکندر کو فرانس سے لڑنے پر مجبور کر رہے تھے۔ یہ تین مدبر اسٹین جس کو نپولین نے پرشیا کے بادشاہ سے حکماً برخاست کرایا تھا پوزہ ڈی بورگو جو نپولین کو اس کے شباب سے جانتا تھا اور جس سے وہ اپنے ذاتی دشمن کی حیثیت سے نفرت کرتا تھا اور میٹرنچ کا گہرا دوست مشہور ہے۔ تھے۔

کیسل ریا کی پالیسی

اگر انگلستان سویڈن کے لئے پرنس رائل برنا ڈوٹی کے ذریعہ سے براہ راست مداخلت نہ کرتا تو ممکن تھا کہ یہ ذاتی اور سیاسی وجوہات جنگ کا باعث نہ ہوتے۔ جنوری ۱۸۱۲ء میں لارڈ کیسل ریا عہدہ پر پھر واپس آیا۔ اس نے

نہ صرف جزیرہ نما میں ویلنگٹن کو کمک پہنچا کر بلکہ براعظم کے حکمرانوں کو امداد دیکر نپولین کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اس لئے اس نے براعظم کی تین مخصوص سلطنتوں میں نپولین کے خلاف نیا اتحاد قایم کرنے کی کوشش کرنے کے لئے تین مدبر بھیجے۔ یعنی اپنے بھائی سر چارلس اسٹی ورٹ کو سفیر بنا کر برلن لارڈ ایبرڈین کو وائنا اور لارڈ کیتھ کرٹ کو پطرزبورغ بھیجا۔ لارڈ کیتھ کرٹ ایک منتخب فوجی افسر تھا اس نے نہایت زور کے ساتھ اسکندر کو اعلان جنگ کرنے پر مجبور کیا روسی فوج کی ترتیب میں مدد دینے کے لئے وہ اپنے ساتھ چند انگریز افسر لے گیا تھا جن میں سر رابرٹ ولسن زیادہ مشہور ہے کیسل ریا نے راہ راست نہیں بلکہ سویڈن کی معرفت شہنشاہ اسکندر پر اثر ڈالا۔ برناڈوٹی نے پرنس رائل منتخب ہو جانے کے بعد انگلستان کے خلاف سویڈن میں براعظمی ناکہ بندی کو جاری کیا تھا لیکن اس کو فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ پالیسی اس کے نئے ملک کے لئے تباہی کا باعث تھی۔ چنانچہ وہ انگلستان کے ساتھ معاہدات کرنے پر مائل ہوا۔ نپولین کی مخالفت بذات خود نہ کر سکنے کے باعث برناڈوٹی نے روس اور انگلستان کے درمیان ثالث بنکر کام کیا اور اپریل ۱۸۱۲ء میں اس نے آبو پر اسکندر کے ساتھ ایک خفیہ عہدنامہ کیا جس کی رو سے سویڈن نے فن لینڈ سے اپنا ہر قسم کا دعویٰ اس شرط پر اٹھا لیا کہ روس اس کی بجائے نورو ے دلا دینے کا وعدہ کرلے۔ انگلستان اور روس دونوں نے اس تجویز کو پسند کیا فریڈرک ششم والی ڈنمارک نے جو ۱۸۰۸ء میں اپنے باپ کرسچین ہفتم کا جانشین ہوا تھا ۱۸۱۰ء میں ڈنمارک کا بیڑہ چھن جانے کے بعد نپولین سے دلی اتحاد قایم کیا تھا اور اسکندر نے آبو پر برناڈوٹی کو نہ صرف یہ امید دلائی تھی کہ فرانسیسیوں کے خلاف کامیاب لڑائی کی صورت میں اس کو تمام ڈنمارک ملجائیگا۔ بلکہ یہ بھی امید دلائی کہ اس کے خدمات کے صلہ میں ممکن ہے کہ آخر کار اس کو فرانس کا تخت دیدیا جائے۔ ترکی میں انگریزی اثر کا نتیجہ سویڈن میں انگریزی مداخلت کے اثر سے کسیطرح کم اہم نہ تھا۔ کیونکہ انگریزی وساطت سے مئی ۱۸۱۲ء میں بکاریسٹ کا صلحنامہ ہوا جس کی وجہ سے روسی شہنشاہ اپنی تمام فوجی طاقت نپولین کے مقابلہ میں یکجا کر سکا۔

پرشیا اور ہارڈن برگ کی وزارت

فرانس اور روس کے درمیان ابھی آسٹریا پولینڈ اور پرشیا باقی تھے۔ اگرچہ نپولین کے مقبوضات سمندر کے کنارہ کنارہ براہ راست لیوبیک تک پھیلے ہوئے تھے لیکن اس نے اصل جرمنی کو جو ایلب اور رائن کے درمیان ہے

واقع ہے ملحق کرنے یا شہنشاہ اہل فرانس اور شاہ اطالیہ کے ساتھ ساتھ شہنشاہ جرمنی کا خطاب اختیار کرنے کی جیسا کہ پرنس پرامیٹ ڈیلبرگ نے تجویز کیا تھا جرأت نہ کی تھی۔ تاہم اتحاد رائن اور سلطنت ویسٹ فیلیا قائم ہو جانیکی وجہ سے اہل جرمن اسقدر اس کے زیر اثر تھے کہ فوجی حیثیت سے اسے اس کی مملکت کا ایک حصہ سمجھا جاسکتا تھا۔ تاہم آسٹریا پولینڈ اور پرشیا زیادہ خود مختار تھے۔ اور نپولین نے روس پر حملہ کرنے کا قصد کرکے سب سے پہلے ان کی علی مدد حاصل کرنی چاہی۔ شہنشاہ فرانسس نے دیگرام کی مہم کے بعد مخالفت کا خیال چھوڑ دیا تھا۔ وہ روسیوں سے ڈرتا تھا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔ نپولین اس کا داماد تھا اور وہ اس کی خواہشات کی مخالفت کرنا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کافی رضامندی کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ فرانسیسی حملہ کے ٹھیک جنوب میں آسٹروی فوج بھی روس پر حملہ کریگی۔ وارسا کی ڈچی کلاں میں اہل پولینڈ اپنے گرانڈ ڈیوک بادشاہ سکسنی کی بہت کم پروا کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ نپولین کے ذریعہ سے ان کو کامل خود مختاری حاصل ہوگی۔ اور اپنے قدیم دشمن روسیوں پر حملہ کرنے کے خیال سے خوش تھے۔ پرشیا میں معاملات کی صورت زیادہ پیچیدہ تھی۔ ہرچند سلطنت چھوٹی رہگئی تھی۔ مگر اسٹین اور اسکورن ہورسٹ کی اصلاحوں نے ایک قومی احساس پیدا کر دیا تھا جس سے ابھی فرانسیسی سپاہیوں پر جو پرشوی قلعوں پر قابض تھے حملہ کرنیکا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا تھا۔ خود اسٹین نپولین کے حکم سے پرشیا سے نکال دیا گیا تھا۔ مگر اس کے جانشین ہارڈن برگ نے اس کے کام کو اختتام پر پہونچایا اور یہ کہنا کافی ہے کہ ۱۸۱۰ء میں جب ہارڈن برگ دوبارہ اسٹیٹ چانسلر مقرر ہوا تو اس نے ۱۸۰۷ء کی طرح ادارۂ خارجہ کا کام نہ لیا بلکہ وزارات مالیات و خانگی کا عہدہ قبول کیا۔ وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۱۸۱۰ء میں امراء پر محصول لگایا اور اسٹین کی موعود جمہوری جماعتوں کو کسی قدر عملی صورت میں لایا وہ ہارڈن برگ ہی تھا جس نے ۳ جنوری ۱۸۱۱ء کو ٹیوٹونک آرڈر کو شکست کرکے اس کے مقبوضات کو قومی سلطنت کا جزو قرار دیا اور جس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۱۲ء کو اسٹین کے زرعی غلامی کے قانون کی تنسیخ کے عملی اور منطقی نتیجہ پر عمل کیا اور کاشتکاروں کو حق دیا کہ وہ اپنے مالکوں کو اپنی زمین کا ایک تہائی حصہ جاگیری مطالبات اور حق غلامی کے بدلہ میں دیکر خود دو تہائی کے قطعی مالک بن سکیں۔

ہارڈن برگ کا نہایت پرجوش مددگار ولیم وان ہمبلٹ تھا جس طرح اسٹین اور

ہارڈن برگ نے نظام جاگیری منسوخ کرکے اور قانون کی نگاہوں میں ہر شخص کو برابر قرار دیکر پرشیا میں انقلاب فرانس کا کام کیا اسیطرح ولیم وان ہمبلٹ نے قومی تعلیم کا طریقہ جاری کیا جو بہت سی باتوں میں نپولین کے فرانس میں قائم کردہ طریقہ تعلیم سے ملتا جلتا تھا۔ اسنے محکمہ تعلیمات میں بہت سی اصلاحیں کیں۔ یہ طریقہ جامعہ برلن (یونیورسٹی) کی ماتحتی میں تھا ٹلسٹ کے معاہدہ کی رو سے شہر ہالے کی علیحدگی کے باعث پرشیا کو وہاں کی یونیورسٹی نکل جانیکا نہایت سخت نقصان پہونچا تھا۔ کونگسبرگ اگرچہ کانٹ کی وجہ سے مشہور ہوگیا تھا مگر ہالے کی جگہ لینے کے لئے تخفیف شدہ سلطنت کے مرکز سے بہت دور تھا۔ اسلئے نیا قومی جوش نئی برلن یونیورسٹی کے گرد مجتمع ہوگیا اور جرمنی کے علمائے تمام گوشوں سے وہاں آگئے۔ سیوگنی فشٹے ولف بٹ ہین پونچ شلیر مبشر اور نی بوہر علامہ مقرر ہوئے۔ وہ نہ صرف پرشیا کو بلکہ تمام جرمنی کو دنیائے تخیل میں ایک قابل قدر نمایندہ بنگیا۔

پرشیا کے حیات الثانیہ میں بادشاہ فریڈرک ولیم ثالث نے اسٹین اور ہارڈن برگ کی اصلاحوں کو قبول کرلیا۔ غیر جانبداری کے قدیم میلان کی جگہ اب وہ فرانسیسیوں سے بدلہ لینے کا خواہشمند تھا۔ جولائی ۱۸۰۷ء میں اس کی وطن پرست زوجہ ملکہ لوئی مرگئی اس کی موت نے اس کے جذبات کو اور زیادہ برانگیختہ کردیا۔ تاہم ۱۸۱۲ء میں اس نے روس کی طرفداری سے انکار کردیا۔ شہنشاہ اسکندر نے فرانسیسیوں کو حملہ کرنے کی اجازت دینے کے متعلق اپنی حکمت عملی اور اسطرح نپولین کو اس کے مرکز سے دور ہٹا دینے کے متعلق اپنا ارادہ ظاہر کردیا۔ مگر فریڈرک ولیم نے محسوس کیا کہ وہ شہنشاہ اہل فرانس کی کھلم کھلا مخالفت کرنے کے لئے کافی طور پر طاقتور نہیں ہے۔ اس کے قلعہ جات پر قبضہ کرکے اس کو مجبور بھی کیا گیا چنانچہ ۲۴ فروری ۱۸۱۲ء کو اس نے نپولین کے ساتھ مدافعت اور حملہ کرنے کا ایک عہدنامہ کرلیا اس عہدنامہ کی رو سے پرشیا کو روس پر حملہ کرنے والی فرانسیسی فوجوں کو جو اس کے مقبوضات سے گذریں صرف رسد ہی بہم پہونچانی نہ تھی بلکہ انکے ساتھ لڑنے کے لئے (۲۰۰۰۰) ہزار سپاہیوں کی ایک فوج بھی بھیجنی لازم تھی۔ اسکندر اس طرز عمل سے ناخوش ہوا وہ جانتا تھا کہ پرشیا آپ اپنی مدد نہیں کرسکتا۔ وہ اس مجبور بادشاہ کا مخلص دوست تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ پردے کے اندر نہ صرف پرشیا بلکہ تمام جرمنی فرانسیسیوں کے خلاف غصے کی آگ سے مشتعل ہے اور ۱۸۱۲ء میں جبکہ لڑائی نزدیک تھی اس نے جرمنی

کے قومی احساسات کو برانگیختہ کرنے والے مشہور پرشوی وزیر اسٹین کو جرمنی کے متعلق پالیسی میں اپنا صلاح کار اور مددگار بنانیکے لئے آسٹریا سے جہاں وہ جلاوطنی کی حالت میں مقیم تھا بلوایا۔

بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے اس نے انگلستان سے مراسلت شروع کی اور نپولین نے ایک بڑی فوج ویسچولا کے کناروں پر جمع کی۔ مئی ۱۸۱۲ء میں کمان لینے کے لئے وہ جرمنی میں داخل ہوا اور ڈریسڈن پر پرشیا کے بادشاہ اور شہنشاہ آسٹریا سے ملاقات کی۔

روس پر حملہ مئی ۱۸۱۲ء

۳۲۵۰۰۰ سپاہیوں میں جن کے ساتھ اس نے دریائے نیمن کو عبور کیا اور روس پر حملہ کیا صرف ۱۵۵۰۰۰ فرانسیسی تھے۔ باقی ماندہ غیر ممالک کی فوجیں تھیں۔ بائیں جانب اس نے پرشیا کی فوجوں اور ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کی کچھ فوجوں کے ساتھ مارشل میکڈانلڈ کو ریگا پر حملہ کرنے اور پیٹرزبورغ کی جانب بڑھنے کے لئے اس امید پر روانہ کیا کہ شاید برناڈوٹی اور سویڈن کی فوجیں وہاں اس سے ملجائیں۔ داہنی جانب آسٹریا کی مددگار فوج اس کے ساتھ تھی وہ اپنی فوج قلب کے ساتھ خود لیتھونیا میں بڑھا۔ اس صوبہ پر قبضہ کرکے نپولین نے نیمن کو عبور کیا اور ۱۶ اگست کو باوجود ۱۲۰۰۰۰ روسی سپاہیوں کی فوج کے جو شہر کی حفاظت کے لئے موجود تھی اس نے اسمولینسک پر قبضہ کرلیا اور اس کے بالکل داہنی جانب جو آسٹریا کی فوج پرنس سوارٹزن برگ کی ماتحتی میں تھی اسے روسی افواج نے جو بکاریسٹ کے صلحنامہ کے بعد آزاد کردیگئی تھی روک لیا۔ روسی جنرل برکلے ڈی ٹولی اور بگریشن جو قلب میں تھا استقلال کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔

اس فوجی پالیسی نے بہت جلد فرانسیسی فوج کی خوبیوں اور تعداد کو کم کردیا کیونکہ وہ اپنے مرکز سے بہت دور جا پڑی تھی۔ اور ایک ویران ملک میں پھیل گئی تھی۔ جہاں کاشتکار اور چھپکر لڑنے والے اس کو پریشان کرتے تھے۔ اور مراسلت قائم رکھنے کے لئے بڑے بڑے فوجی دستوں کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی۔ شہنشاہ اسکندر نے اس پالیسی کو پسند کیا تھا اور جب روسی فوج واپس ہوئی تو رعایا نے اپنے گاؤں چھوڑ دیئے جیسا کہ ۱۸۱۰ء میں پرتگال کے حملہ کے زمانہ میں پرتگالیوں نے کیا تھا۔ لیکن روسی سپاہی اس مدبرانہ رجعت سے ناخوش ہوتے تھے شہنشاہ اسکندر نے اپنی دارالسلطنت کی خاطر جنگ کرنیکا ارادہ کرلیا تھا۔ اس لئے برکلے ڈی ٹولی کی جگہ کٹوزاف مقرر کیا گیا اور روسی فوج یکایک موسکو کے کناروں پر پہنچ گئی۔

بورودینو کی لڑائی ۷ ستمبر ۱۸۱۲ء

۷ ستمبر کو وہاں ایک نہایت خوفناک لڑائی وقوع میں آئی جو بورودینو کے نام سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روسیوں کے ۵۰۰۰۰ ہزار سپاہی ضائع ہوئے۔ جن میں جنرل بیگریشن شامل تھا اور یہ یقینی امر ہے کہ ۳۰۰۰۰ ہزار سے زیادہ فرانسیسی سپاہی کام آئے۔ پھر بھی فرانسیسی نقصان نسبتاً زیادہ ہوا کیونکہ نپولین کمک کی پہونچ سے بہت دور تھا اور روسی اپنی مرزبوم میں لڑ رہے تھے۔ ۱۴ ستمبر کو فرانسیسی فوج نے ماسکو پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶ کو اتفاقیہ طور پر یا قصداً روسی دارالسلطنت میں آگ لگ گئی۔ یہ آگ تین دن اور تین راتوں تک نہایت شدید رہی اور $\frac{3}{5}$ سے زیادہ شہر کا حصہ قطعی تباہ ہو گیا۔ شہنشاہ اسکندر نے اس موقع پر سچے دل سے یا محض دفع الوقتی کے لئے نپولین سے مراسلت شروع کر دی۔ اور اس گفت و شنید میں اتنا وقت نکال دیا کہ شہنشاہ نپولین آگے نہ بڑھ سکا اور خطرے میں گرفتار ہو گیا۔ ۱۵ اکتوبر کو نپولین نے مراسلت کی بے سودی اور تضیع اوقات کو دیکھکر ماسکو سے کوچ کر دیا۔ موسم سرما جلد شروع ہو گیا تھا شدید برف باری ہو رہی تھی۔ اسمولینسک پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہاں جسقدر رسد جمع تھی سب ضائع ہو چکی ہے واپس ہونیوالی فوج پر جو کمال بے ترتیب تھی نہ صرف روسی سپاہی بلکہ اپنے گھروں کو واپس ہونیوالے کاشتکار بھی حملہ کرتے تھے مارشل نے نے اس رجعت کو انجام پر پہونچایا اور اس صلہ میں "بہادروں کا بہادر" کا خطاب حاصل کیا۔ نپولین یہ اطلاع پاکر کہ اس کے خلاف جنرل میلٹ کی ایک سازش کا پیرس میں انکشاف ہوا ہے واپس ہونیوالی فوج سے ابتدائی دسمبر میں علیحدہ ہو گیا۔ اس کی روانگی کے بعد ہی سردی بھی بڑھ گئی پسپائی نے گریز کی صورت اختیار کی موراٹ کل فوج کو یکجا نہ رکھ سکا اور ۱۵۵۰۰۰ فرانسیسی سپاہیوں میں سے جنہوں نے روس پر حملہ کیا تھا صرف معدودے چند نیمن کو دوبارہ عبور کر سکے۔

جزیرہ نما کی مہم ۱۸۱۲ء

جب نپولین ایک فوج کو روس میں ضائع کر رہا تھا۔ ویلنگٹن دوسری فرانسیسی فوج کو ہسپانیہ میں شکست دے رہا تھا مارمونٹ جو مسینا کی جگہ مقرر ہوا تھا جنوری میں سوئی ڈاڈرو ڈریگو اور اپریل میں بیڈاجوز کی فتوحات کو روک سکا اور بہت سی پیچ در پیچ فوجی ترکیبوں کے بعد اس نے بالآخر ۲۲ جولائی ۱۸۱۲ء کو ویلنگٹن کے حملہ کی تاب نہ لاکر سلمانکا پر شکست کھائی ویلنگٹن کو پوری فتح حاصل ہوئی

جوزف بوناپارٹ کو میڈرڈ خالی کرنا پڑا۔ اور اندلس سے اپنی تمام فوجیں ہٹا کر ایبرو کے پیچھے پناہ گزیں ہوا۔ ویلنگٹن نے ۱۲ اگست کو میڈرڈ پر قبضہ کر لیا اور اب اپنی پوری فوج لیکر پھر جوزپر دھاوا کیا۔ پر جوز نے اس کے تمام حملوں کو روکا۔ انگریزی پرتگالی فوج کو ایک مرتبہ پھر پرتگال میں واپس آنا پڑا۔ اور جوزف بوناپارٹ آخری مرتبہ اپنی دارالسلطنت میں واپس آیا۔ اس مہم کے اثنا میں لارڈ ولیم بینٹنک سے جو صقالیہ میں انگلستانی فوج کی کمان کر رہا تھا ہسپانیہ کی مشرقی ساحل پر فوجیں بھیجکر دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی درخواست کی گئی لیکن اس کا انتظام ٹھیک نہ ہوا۔ سرجان مرے کو ٹیرگونا سے فرار ہونا پڑا۔ اور آیندہ تاریخوں میں خود لارڈ ولیم بینٹنگ شوشیت کی فوج کو جو ایلیکنٹ پر بھی پیچھے نہ ہٹا سکا۔ سلمانکا کی فتح اس امر کا ثبوت تھی کہ جوزف بوناپارٹ کا تخت نہایت کمزور بنیاد پر قائم ہے۔ اس وجہ سے اس کو میڈرڈ چھوڑنا اور تمام جنوبی ہسپانیہ خالی کرنا پڑا۔ انگلستانی وزرا کی فوجی پالیسی بالکل صحیح تھی اور اگرچہ واقعہ سلمانکا فرانسیسی فوج کی روس میں بربادی کے مقابلہ میں کچھ نہ تھا مگر فرانسیسی فوجی طاقت کی روز افزوں کمزوری اس موقع پر عیاں ہو گئی۔

پرشیا کا اعلان جنگ ۱۷ مارچ ۱۸۱۳ء

فرانسیسیوں کی واپسی اور نیمن سے ان کے گذرنے نے پرشیا کو اس قابل کر دیا کہ وہ فرانس کے اتحاد کا پردہ اٹھا دے پرشوی مددگار فوج جس میں ۱۸۰۰۰ ہزار سپاہی تھے جو مارشل میکڈانلڈ کی کمان میں دی گئی تھی اور ریگا کا محاصرہ کرنے میں مشغول تھی۔ نپولین کو امید تھی کہ بائیں جانب کی اس فوج سے برناڈوٹی معہ اہل سویڈن کی فوج کے ملجائیگا۔ لیکن جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے سویڈن کی ولیعہدی قبول کر کے برناڈوٹی اپنی فرانسیسی قومیت کو فراموش کر چکا تھا۔ اس کا پہلا خیال یہ تھا کہ وہ فنلینڈ کی جگہ حاصل کرنے کے لئے نوروے کو فتح کر کے سویڈن میں ہر دلعزیزی پیدا کرے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ خود نپولین کا جانشین بننے کی امید بھی چھپی ہوئی تھی اس نے شہنشاہ اسکندر سے اپنے ابتدائی مراسلت میں نپولین کے خلاف اتحاد میں شامل رہنے کے معاوضہ میں نوروے کے خلاف فوج کشی کرنے کیلئے روسی افواج کی امداد طلب کی تھی۔ جب اسکندر نے قطعی جواب دینا نہ چاہا تو برناڈوٹی نے اپنے قدیم آقا سے جون ۱۸۱۲ء میں درخواست کی اور روس پر حملہ کرنیکے وقت فرانسیسیوں کو مدد دینے کا وعدہ کر لیا اور اس شرط پر کیا کہ نپولین نوروے پر اپنا قبضہ کرا دینے کا وعدہ کرے لیکن شہنشاہ فرانس اپنے قدیم ماتحت سے کوئی صاف عہد و پیمان کرنا

نہ چاہتا تھا بلکہ اس کا خیال تھا کہ مبہم وعدوں کی صورت میں وہ پطرز برغ پر قبضہ حاصل کرنے میں کام آئیگا۔ برناڈوٹی اس لئے مجبوراً غیر جانبدار رہا اور سویڈن کی موعودہ امداد کے ریگا سے آگے نہ بڑھ سکا ماسکو سے اصلی فرانسیسی فوج کی واپسی نے میکڈانلڈ کو بھی واپسی پر مجبور کر دیا۔ اس کی واپسی کے بعد پرشوی مددگار فوج نے بھی جو جنرل یورک کی کمان میں تھی علیحدگی اختیار کر لی اور جنرل مذکور نے ۳۰ دسمبر ۱۸۱۲ء کو ٹوروجن کے عہدنامہ پر دستخط کر دئے۔ جس کی رو سے اس نے بغیر صاف طور پر روسیوں سے ملے ہوئے فرانسیسیوں کا ساتھ چھوڑ دیا میکڈانلڈ ویسٹ فیلیا اور پولینڈ کے سپاہیوں کے ساتھ باعافیت تمام روس سے واپس آیا اور باقیماندہ اصلی فوج سے ملگیا۔ لیکن یورک کی علیحدگی آئندہ واقعات کی پیش خیمہ تھی۔ اسٹین نے مشرقی پرشیا کی ریاستوں کو کونگسبرگ پر بلایا۔ اہل پرشیا بڑی بڑی جماعتیں قایم کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فرانسیسی فوج جس کا تعاقب روسی فوجیں اور نئے دشمن کر رہے تھے ویسچولا کے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہو گئی۔

فریڈرک ولیم والی پرشیا نے آخر کار اپنی غیر جانب داری کو شکست کر دیا اور اس نے ۱۰ فروری ۱۸۱۳ء کو اسکورن ہورسٹ کی ترتیب کردہ فوج کو طلب کر کے لینڈوہیر اور لینڈ سٹرم کو افواج میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا۔ ۲۷ فروری کو اسنے روس کے ساتھ کیلش کا عہدنامہ کر کے اس کو مدد دینیکا وعدہ کیا اور ۱۶ مارچ کو فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے اپنے دوست اسکندر سے اس کے صدر مقام پر پہونچکر ملگیا اور اختتام جنگ تک اس کے ہمراہ رہا۔ پرشوی جوش زوروں پر تھا اور ہر شہر اور ہر ضلع سے فوجیں امنڈ امنڈ کر آرہی تھیں۔ شکستہ فرانسیسی فوجیں جو اب یوجین ڈی بوہارنس کی کمان میں تھیں ڈنزک اسٹین اور دیگر مخصوص پرشوی قلعوں میں طاقتور محافظ فوجیں چھوڑ کر پہلے اوڈر اور پھر ایلب کے پیچھے ہٹ گئیں۔ داہنی جانب کی روسی فوج نے نہایت جوش و خروش سے تعاقب کیا۔ فرانسیسیوں کو برلن سے بھگانے کے بعد روسی جرنلوں چرنشیو اور ٹیٹر بورن نے ہیم برگ سر کر لیا۔ پرشیا کی نئی زندگی اور فرانسیسیوں کی تعجیل واپسی نے برناڈوٹی کو اتحادیوں کا ساتھی بنا دیا وہ بالٹک کو عبور کر کے اور ۱۲۰۰۰ ہزار سویڈش سپاہیوں کے ساتھ جرمنی میں داخل ہوا۔ فرانس کے خلاف بادشاہ پرشیا کے اعلان جنگ کا پرجوش خیر مقدم ہوا اور دو پرشوی فوجیں تیار

ہوگئیں ایک فوج بولو کی ماتحتی میں اہل سویڈن اور روسی فوج کے میمنہ کے ساتھ لڑنے اور برلن کی حفاظت کے لئے تھی۔ ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں بمقام سلیشیا دوسری حملہ آور روسی فوج کے میسرہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے مقرر تھی مئی میں کٹوزاف کی وفات کے بعد دوسری فوج کا سپہ سالار برکلے ڈی ٹولی مقرر ہوا تھا پروٹ جنسٹن روسی مددگار فوج کا کمانڈر تھا

۱۸۱۳ کی پہلی مہم

۱۸۱۳ کے موسم بہار میں نپولین نئے اتحادیوں کے مقابلہ کے لئے جرمنی کو روانہ ہوا۔ اس کے ولیسٹ فیلوی بویروی اور سیکسنی اتحادی ہنوز وفادار رہے۔ اور اپنی مددگار فوجوں میں اضافہ کرکے لائے۔ نپولین نے اپنی مدد کیلئے ہالینڈ اور شمالی جرمنی کے قلعوں پر متعینہ سپاہیوں کو بھی بلا لیا۔ اور ایک بڑی تعداد میں نئے رنگروٹ بھرتی کئے جو باوجود اپنی کم عمری اور ناتجربہ کاری کے فوراً جرمنی بھیجدئے گئے ۱۵۰۰۰۰ سپاہیوں کے ساتھ جن کی تعداد آخر میں ۳۰۰۰۰۰ تک پہونچ گئی تھی اس نے سیکسنی پر حملہ کیا ۲ رمئی کو لٹزن یا گردس گورشن پروٹ جنسٹن کو شکست دی اسکا دوست مارشل بیریر کام آیا اور اسکورن ہورسٹ نہایت سخت زخمی ہوا۔ لیکن سیکسنی پر نپولین کا دوبارہ قبضہ ہوگیا۔ اس نے سلیشیا کی جملہ متحدہ فوج کو بوٹزن پر ۲۰ رمئی کو شکست دے کر ڈریسڈن پر اپنا صدر مقام قائم کیا۔ اسی اثناء میں وانڈیم نے ہمبرگ پر دوبارہ قبضہ کرلیا تھا۔ ہمبرگ کو مدافعانہ مقابلہ کے لئے تیار کرکے وہ خود شہنشاہ سے سیکسنی میں آملا۔

پلیسوٹنز کا عہدنامہ متارکہ جون ۱۸۱۳ء

ان سخت لڑائیوں کے بعد جانبین آرام کے خواہشمند تھے ۳ رجون کو پلیسوٹنز کا عہدنامہ متارکہ ہوا اور یہ طے پایا کہ صلح کے ممکن ہونے پر غور کرنے کے لئے پریگ میں ایک کانگریس منعقد ہو۔ فیصلہ کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ آسٹریا کا آئندہ طرز عمل تھا۔ جانبین اسکی عملی امداد کے حصول کی خاطر گرانقدر معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوگئے کیونکہ اس کی مداخلت سے لڑائی کے خاتمہ کا یقین تھا۔ نپولین کا خیال تھا کہ اس کا خسر شہنشاہ فرانسس اسکا ساتھ دیگا اور ایک آسٹروی فوج اس کی مدد کو آئے گی۔ وہ جانتا تھا کہ آسٹریا کو پرشیا سے موروثی نفرت ہے۔ اس لئے بھی اس کو اطمینان تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے خسر سے وعدہ کرچکا تھا کہ وہ اس کی عملی مدد کے معاوضہ میں نہ صرف صوبہ جات الیریا کو واپس کردیگا۔ بلکہ تمام سلیشیا جو فریڈرک اعظم نے میریا تھریسیا سے چھین لیا تھا۔ واپس دلوادیگا۔

نپولین اس درجہ اپنی امیدوں پر یقین رکھتا تھا کہ اس کو اسکندر کی پچھلی ملاقات کے بھروسہ پر اس کی جانب سے مطلق شبہ نہ ہوا۔ اس کو امید تھی کہ پولینڈ دینے کے وعدہ پر وہ اس کے روس پر حملہ کرنے کو معاف کر دیگا غرضکہ ان انتظامات کے ساتھ وہ پرشیا کو برباد کرنا چاہتا تھا۔ نپولین کی تجویز تھی کہ سلطنت پرشیا کو قطعی فنا کر دیا جائے۔ اور سلطنت ویسٹ فیلیا کو اوڈر تک بڑھا دیا جائے۔ ان شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ نپولین کسقدر غلط فہمیوں میں گرفتار تھا۔ اگرچہ شہنشاہ فرانسس کی بیٹی نپولین کی بیوی تھی لیکن وہ ان ذلتوں کو جو آسٹریا نے اٹھائی تھیں فراموش نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے جذبات کو ایک آسٹروی کی حیثیت سے پدرانہ جذبات پر غالب رکھا۔ روس پر حملہ نے شہنشاہ اسکندر کو غفلت سے چونکا دیا اور اب وہ شہنشاہ فرانس کو اسقدر شبہہ کی نگاہ سے دیکھنے لگا جسقدر اس کو اسپر پہلے اعتماد تھا چنانچہ اس نے پرشیا کے بادشاہ سے دوستی قائم کر کے اس کے تمام مقبوضات واپس دلانے کا وعدہ کر لیا۔

ریچن بیک کا عہدنامہ ۱۴ جون ۱۸۱۳ء

اس اثنا میں آسٹریا اور روس اور پرشیا کے حکمرانوں نے ۱۴ جولائی ۱۸۱۳ء کو ریچن بیک میں ایک عہدنامہ لکھا۔ جس کی رو سے آسٹریا نے ثالث کی حیثیت سے وعدہ کیا کہ اگر فرانس اس کے مجوزہ شرائط صلح کو نامنظور کریگا تو وہ خود اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ اس طرز جدید کے باعث آسٹریا کو جنوبی جرمنی ریاستوں سے مراسلت کرنے کا پورا پورا اختیار دیا گیا اور فرانس کے خلاف جرمن قومی احساس کو برانگیختہ کرنے کا خیال جس کی اشٹین نے نہایت زور سے حمایت کی تھی ترک کر دیا گیا۔ میٹرنیخ قومی تخیل کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور اس میں انقلاب فرانس کے جوش کا اثر مضمر پاتا تھا اور اس کا نتیجہ آسٹریا کے حق میں مضر سمجھتا تھا۔ پرشیا کی برانگیختگی میں کامیابی ہوئی۔ لیکن اگر وہ جرمنی میں پھیلتی تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا کی ماتحتی میں ایک متحد جرمن سلطنت قائم ہو جاتی۔ جسکا نتیجہ آسٹریا کے لئے نقصان رساں تھا۔ اشٹین اور وطن پرست اہل جرمنی کی جانب سے جو مثال ہسپانیہ کی پیش کی جاتی تھی اس کے دو پہلو تھے اگرچہ نپولین کے خلاف برانگیختہ کر کے کل قوم ہتیار بند کر دی گئی تھی لیکن اس میں انقلابی خیالات کا پیدا ہو جانا بھی لازمی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم دونوں ان دلائل کی اہمیت کو بہ خوبی محسوس کرتے تھے

چنانچہ قوم کو برانگیختہ کرکے آماوہ پیکار کرنے کے بجائے اتحاد قائم کرکے جنگ کے پرانے طریقہ کو مناسب سمجھا گیا۔ اس حالت میں نپولین کی تجویزوں کا کچھ خیال نہ کیا گیا بلکہ یہ طے ہوا کہ نپولین فرانس کی قدرتی حدود رائن اور ایلپس پر قانع رہے۔ ہسپانیہ بوربونوں کو واپس ہو۔ کنفیڈریشن آفرائن کو اپنی ماتحتی میں نہ رکھے۔ پوپ کو روما چلے جانیکی اجازت دی جاوے۔ موراٹ کو نیپلس اور جرودم کو ڈیسٹ فیلیا کے تخت پر قابض رکھا جاوے یہ پیش کردہ شرائط کسیطرح فرانس کے لئے برے نہ تھے اگرچہ اتحادیونکی فوجی حالت دیکھتے ہوئے حق بجانب نہیں کہے جاسکتے تھے۔ میٹرنچ جو جانتا تھا کہ آسٹریا کے ہاتھ میں اس وقت معاملات کی گتھی ہے ان شرائط کو لیکر نپولین کے صدر مقام ڈریسڈن پر پہونچا۔ اور شہنشاہ کو اطلاع دی کہ اگر یہ شرائط منظور نہ کئے گئے تو آسٹریا اس کے خلاف اتحاد میں شامل ہو جائیگا لیکن نپولین نے شرائط مذکور کو بہ حقارت نامنظور کر دیا کیسلریا نے انگلستان کے سفیر لارڈ ایبرڈین کی معرفت آسٹریا کو پوری مالی امداد دینے کا وعدہ کیا اور یکم اگست ۱۸۱۳ء کو شہنشاہ آسٹریا نے نپولین کی جانب سے انکار کی صورت میں مع ۲۰۰۰۰۰ سپاہیوں کے اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو جانے کا صاف صاف وعدہ کر لیا۔ یہ کانگریس پریگ میں منعقد ہوئی۔ کولنکورٹ فرانسیسی سفیر کے اس بیان پر کہ اس کو فرانسس کے مجوزہ شرائط قبول کرنے کا اختیار نہیں ہے ۱۲ اگست کو آسٹریا نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

آسٹریا کا اعلان جنگ

۱۴ اگست کو جب بوجہ تاخیر معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا نپولین نے شرائط قبول کرنے کا اعلان کیا۔ مگر اس کو یہ جواب دیا گیا کہ اس کو حکمرانوں سے رجوع کرنا چاہئے فی الحقیقت لڑائی ناگزیر تھی چنانچہ پلیسوٹز کا معاہدہ ختم ہو گیا۔

جرمنی کی دوسری مہم ۱۸۱۳ء

آسٹریا کی مداخلت نے نپولین کو نہ صرف ایک امکانی اتحاد سے محروم کر دیا بلکہ سکسنی میں اس کی فوج کو خطرہ میں ڈال دیا۔ کیونکہ ایک مضبوط آسٹرو دی فوج شہزادہ چارلس دون سوارٹ زن برگ کی کمان میں بوہمیا میں جمع ہو رہی تھی۔ تاہم شہنشاہ اہل فرانس نے ہٹنے سے انکار کر دیا اور ۳۰۰۰۰۰ لاکھ سپاہی لیکر باوجود دشمنوں کی کثیر التعدادی کے اتحادیوں کا

مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اتحادیوں کے لئے مہم کا نقشہ موریو نے بنایا تھا جس کو امریکہ چھوڑنے اور زار روس کو اپنے مشورے سے فائدہ پہونچانے کی ترغیب دی گئی تھی روسی فوج کے اسٹاف میں یورپ کا ایک اور نہایت لایق فوجی افسر بھی تھا۔ جو موریو کی طرح پہلے فرانسیسی فوج کا افسر رہچکا تھا اور جس کا نام جنرل جومینی تھا۔ نقشہ یہ تھا کہ شمال کی جانب سے پرشیا۔ روس اور سویڈن کی ایک ایک فوج بولوچر نشوا اور برناڈوٹ کی ماتحتی میں بھیجی جاوے۔ روسیوں کی ایک فوج جو پولینڈ کی فوج کے نام سے موسوم تھی اور بینگسن کے زیر ترتیب تھی مشرق کی جانب سے روانہ کی جاوے۔ سلیشیا سے پرشیوں کی ایک فوج بلوشر کی ماتحتی میں اور روسیوں کی ایک فوج وٹجنسٹن کی ماتحتی میں بھیجی جائے۔ اور سب سے آخر میں سوارٹزنبرگ کی ماتحتی میں آسٹریوں کی ایک فوج ہو اور اسکی مدد کے لئے برکلیڈی ٹولی کے ماتحتی میں اصل روسی فوج اور روسی دستہ محافظ شاہی گرانڈ ڈیوک کانسٹنٹین کی ماتحتی میں ڈریسڈن کو بھیجے جاویں لیکن نپولین نے تعجیل عمل کے عام طریقہ کے موجب پہلے حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور تین فوجیں اوڈینوٹ میکڈانلڈ اور ونڈامی کی ماتحتی میں برناڈوٹ بلوشر اور سوارٹزنبرگ کے خلاف روانہ کیں بینگسن پیچھے کی جانب بہت دور تھا اس لئے اس کی طرف سے اندیشہ نہ تھا برناڈوٹ اور بلوشر نے اوڈینوٹ اور میکڈانلڈ کو گروس بیرن اور کاٹز بیک پر ۲۳ اور ۲۵ اگست کو علی الترتیب شکستیں دیں اور سوارٹزنبرگ نے بغیر دوسری فوجوں کا انتظار کئے ہوئے ڈریسڈن پر فرانسیسی مرکز پر حملہ کر دیا۔ ۲۶ اور ۲۷ اگست کو ایک خوفناک لڑائی ہوئی جس میں موریو سخت زخمی ہوا۔ اور نپولین کو فتح حاصل ہوئی لیکن اسکو ایسے شدید نقصانات پہونچے جن کی وہ کسیطرح تلافی نہ کر سکا تین روز بعد اس کو خبر ہوئی کہ ونڈامی کی فوج نے جو سوارٹزنبرگ کی مراسلت منقطع کرنے کیلئے بوہیمیا میں داخل ہو گئی تھی کلم پر برکلی ڈی ٹولی کی ماتحت روسی فوج کی جبراً اطاعت قبول کر لی ہے۔ ڈریسڈن کی لڑائی نے اتحادیوں پر ثابت کر دیا کہ ان کی ایک تنہا فوج بغیر بیرونی امداد کے نپولین کو شکست دینے سے عاجز ہے۔ اس لئے ان کو پرانے نقشہ پر عمل کرنا لازم آیا۔ نپولین نے پھر دوبارہ اپنی محافظانہ حالت سے نکلنے کی کوشش کی اور بولن پر حملہ کر دیا لیکن برناڈوٹ اور بولو نے ۶ ستمبر کو ڈینوٹز پر مارشل نے کو شکست دیدی اس لئے اس کو فوج کی یکجائی کا انتظار کرنا پڑا۔ اس مہم کے پہلے حصہ میں شہنشاہ کو سخت

نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ کلم کی اطاعت پذیری میں اس کے دس ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا۔ کنٹربیگ اور ڈینوٹز پر اس کے نوجوان سپاہیوں کا دسواں حصہ ہلاک کردیا گیا تھا اور جرمنی کی مددگار فوج قطعی طور پر اس سے علیحدہ ہوگئی۔ جب اتحادیوں کی فوجی ترکیبیں کارگر ہوگئیں اور ان کی فوجیں لائپزگ کے چاروں طرف جہاں نپولین واپس ہوکر پہونچگیا تھا جمع ہوگئیں اس وقت نپولین کے پاس ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہیوں سے زیادہ نہ تھے۔ ان کو اپنے سے دوچند تعداد کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور پیہم شکستوں سے اس کی ہمت پست ہو رہی تھی۔

ڈریسڈن کی لڑائی کے بعد سوارٹزنبرگ کی فوج بوہیمیا میں واپس آگئی۔ اور اتحادی حکمرانوں نے آئندہ کے متعلق اپنے اپنے طرز عمل کو صاف کرلینے کا ارادہ کیا ان کو یقین تھا کہ کثیر تعداد میں افواج کو جمع کرکے لڑنے میں ان کو نپولین پر پوری پوری فتح حاصل ہوگی۔

ٹوپلٹز کا عہدنامہ ۱۹ ستمبر ۱۸۱۳ء

۹ ستمبر کو ٹوپلٹز کے مشہور عہدنامہ پر دستخط ہوئے اس عہدنامہ میں یہ طے پایا کہ پرشیا اور آسٹریا کی قریب قریب وہی حدود قائم کردی جائیں جو ۱۸۰۵ میں تھیں۔ کانفڈریشن آف رائن کو شکست کردیا جائے۔ اور جنوبی اور مغربی جرمنی ریاستوں کو قطعی خودمختار کردیا جاوے۔ یہ فیصلہ جنوبی جرمنی کے حکمرانوں کے ایک مدت کے تذبذب پر غالب رہا یہ لوگ نپولین کے پیہم ساتھی رہنے کی وجہ سے اتحادیوں کے انتقام کے خوف سے کانپ رہے تھے ان ریاستوں میں بویریا مخصوص طور پر قابل ذکر ہے جس نے ۱۸ اکتوبر کو آسٹریا کے ساتھ ریڈ کا عہدنامہ کرلیا جس کی رو سے بویریا نے ۳۶۰۰۰ ہزار سپاہی دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ اس کو پوری معافی دیدی جائے اور اس کو اس کے جملہ مقبوضات کا بادشاہ تسلیم کرلیا جائے۔ اس تدبیر کے ہوتے ہی اتحادیوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ نپولین پر حملہ کردیا۔

لیپزگ کی لڑائی ۱۶ تا ۱۹ اکتوبر ۱۸۱۳ء

تین روز تک سولہ سے ۱۹ اکتوبر تک لیپزگ کی خوفناک لڑائی جاری رہی نتیجہ کا علم شروع ہی سے تھا لڑائی کے اثنا میں اگر اہل سکسنی علیحدہ نہ بھی ہوتے تو بھی فرانسیسی فوج کی تباہی یقینی تھی نپولین کی فوجوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ وہ بالکل برباد ہوگئیں۔ اور نہایت بے ترتیبی کی حالت میں جرمنی میں ہوکر بھاگیں۔ اس موقع پر میکسمیلین جوزف والی بویریا نے جس کو

نپولین نے بادشاہ بنایا تھا اپنے وعدے کے بموجب نپولین سے اپنی مخالفت کا اعلان کیا اور نہ صرف بیویرین مددگار فوج کو علیحدہ کر لیا بلکہ رجعت کرنے والی فرانسیسی فوج کو بھی روکنے کی کوشش کی۔

ہناؤ کی لڑائی

۳۰ر اکتوبر کو ہناؤ کی لڑائی میں باقی ماندہ فرانسیسی فوج اہل بویریا کے درمیان سے نکل گئی۔ اور آخر کار دریائے رائن کے پار جا کر پناہ لی۔

نپولین کے خلاف جرمنی میں بغاوت ۱۳ ۱۸ء

لیپزگ کی لڑائی کے بعد تمام وسط یورپ میں فرانسیسوں کے خلاف ایک عام بغاوت شروع ہو گئی۔ خفیہ سوسائیٹیوں نے جو جرمنی میں آزادی کا خیال پھیلانے کے لئے قائم ہوئی تھیں ہر سمت کام کرنا شروع کر دیا اور فرانسیسی فوج کی بہت سی منتشر رجمنٹیں ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے مختلف جرمنی فوجوں کا محاصرہ کر لیا۔ فرانسیسی طرز حکومت کے قواعد یک لخت فراموش ہو گئے اور صرف فرانس سے مفتوح ہو جانے کی ذلت کا خیال دلوں میں نمایاں رہا یہ خیالات صرف جرمنی تک محدود نہ تھے۔ بلکہ اہل ہالینڈ نے بھی بغاوت کر دی۔ اور ہالینڈ کے تمام شہروں میں پرنس آف آرنج کی موافقت میں اعلان کر دیا گیا۔ یہ خبر پاتے ہی شہزادہ آرنج انگلستان سے روانہ ہو کر باغیوں کا افسر بنگیا۔ چند ماہ بعد لارڈ کیسل ریا نے اس کی مدد کے لئے سر تھامس گریہم کی کمان میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ میں ان باقیماندہ قلعہ جات کو فتح کرنے کے لئے بھیجی جن پر ہنوز فرانسیسیوں کا قبضہ تھا اطالیہ میں بھی فرانس کے خلاف ایک ہمہ گیر بغاوت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لارڈ ولیم بینٹنک جو صقالیہ پر انگلستانی فوج کے ذریعہ سے قابض تھا۔ ایک طاقتور فوج تیار کر کے جنیوا پہونچا اور اس نواح کے باغیوں کا شریک حال بن گیا۔ اس اثنا میں ایک آسٹروی فوج نے جنرل ہلر کی زیر کمان شمال مشرق کی جانب سے اطالیہ پر حملہ کر دیا۔ اور یوجین ڈی بیوہارنس کو ۲۶ر اکتوبر کو ولسارنو پر شکست دی اس ہمہ گیر قومی مخالفت کے آگے نپولین کی کچھ پیش نہ آئی اُدھر اہل فرانس جبریہ بھرتی سے تنگ آ گئے تھے۔ انھوں نے روس پر حملہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور اس مصیبت کے موقع پر شہنشاہ کی مدد کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

جزیرہ نما کی مہم ۱۳ ۱۸ء

جس طرح فرانسیسی فوجیں پے در پے شکستیں کھا کر جرمنی سے نکالدی گئی تھیں اسی طرح وہ ہسپانیہ میں بھی مصیبتیں اٹھا رہی تھیں ۱۸۱۳ء کے موسم گرما میں ویلنگٹن نے اپنے صدر مقام سے روانہ ہو کر شمالی مشرقی جانب فرانس اور

میڈرڈ کے درمیان آمد و رفت بند کرنے کی کوشش کی۔ اس تحریک نے فرانسیسی اثر کو ہسپانیہ سے بالکل زائل کر دیا جو زف بونا پارٹ تمام فوج سمیت جسے وہ جمع کر سکا میڈرڈ سے نکل بھاگا مگر اس مرتبہ اس کو دریائے ایبرو اترنے کے بعد بھی وہ پناہ نہ ملی جو ۱۸۱۲ء میں ملی تھی کیونکہ اس دفعہ دریا کے قلعے سب اس کے مقابلہ پر تیار تھے۔ ویلنگٹن اپنی فوج لیکر وٹوریا پر آپہونچا وہاں مارشل جوردن نے جو بادشاہ جوزف کا کمانیر تھا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ۲۱ جون ۱۸۱۳ء

وٹوریا کی لڑائی ۲۱ جون

کو انگلستانی پرتگالی فوج نے اس کو شکست فاحش دی اس فتح نے فرانسیسیوں کو فرانس تک بھگا دیا۔ کیونکہ سوشٹ کو بھی اسیطرح ویلنشیا میں اپنی فتوحات چھوڑنی پڑی تھیں۔ اور ایرگون اور کیسٹیلونیا کے پہاڑوں میں واپس ہونا پڑا تھا۔ میدان جنگ کی اس فتح کے بعد جرمنی کی طرح ایک قومی جوش پیدا ہو گیا اور بے ترتیب ہسپانوی سپاہ نے چن چن کر ہر ایک متفرق فرانسیسی چھاؤنی کو تباہ کر ڈالا اور کچھ کارآمد فوجیں ویلنگٹن کی ماتحتی میں لڑنے کے لئے بھی روانہ کیں۔ انگلستان کے جنرل نے فرانسیسی سرحد پر پمپیلونا اور سان سبسٹین کے درمیان ایک ایسے مقام پر قیام کیا جہاں سے اس نے اول الذکر مقام کے راستے بند کر دیئے اور موخر الذکر کا محاصرہ کیا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سولٹ فرانس کے جنوب مغربی گوشہ میں سرحد کی حفاظت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

۳۱ اگست کو سان سبسٹین پر حملہ ہوا پمپیلونا کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ اور ویلنگٹن ایک نیا مرکز عمل قائم کرنے اور فرانس پر حملہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ ۱۰ نومبر کو انگریزی پرتگالی فوج نے سولٹ کو نول سے جہاں وہ مقیم تھا بھگا دیا۔

ویلنگٹن کا فرانس پر حملہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

اور نیویا سنیٹ پائری کی لڑائیوں کے بعد جو ۹ سے ۱۳ دسمبر تک جاری رہیں ویلنگٹن نے بیون کو محصور کر لیا۔ مختلف نواحوں میں لگاتار شکستوں کے باعث نپولین کو صلح کے متعلق غور کرنے پر آمادہ ہونا پڑا۔

صلح کی گفت و شنید

اب وہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار تھا جو پراگ کی کانگریس میں اس کے روبرو پیش کئے گئے تھے۔ اتحادی کسیطرح اسقدر متحد نہ تھے جسقدر کہ وہ بظاہر معلوم ہوتے تھے خصوصاً آسٹرین وزیر میٹرنچ فرانس کی طاقت کو تباہ کرنا نہیں چاہتا تھا انگلستان لڑائی سے کوئی ایسا

نتیجہ نکالنا نہ چاہتا تھا جو غیر مناسب طریقہ پر روس کی طاقت کو بڑھاوے۔ جملہ اتحادیوں کا مقصد یہ تھا کہ فرانس کو اس کی اصلی حالت پر ترقی کرنے کے لئے چھوڑ دیں بشرطیکہ وہ یورپ میں بیجا مداخلت کرنے سے باز رہے۔ نومبر ۱۸۱۳ء کو میٹرنیچ کی تجویز یہ تھی کہ فرانس اپنی قدرتی سرحدیں رائن اور ایلپس قائم رکھے اور ہالینڈ۔ اطالیہ اور ہسپانیہ اپنے اپنے قدیم حکمرانوں کو واپس کر دے نپولین نے اسوقت اپنے وزیر خارجہ میرٹ ڈیوک ڈی بسانو کو برخاست کر کے اور کولنکورٹ ڈیوک دی ویسنزا کو مقرر کر کے جو صلح کا حامی مشہور تھا اور شہنشاہ اسکندر کا ذاتی دوست بھی تھا اور اس کے دربار میں فرانس اور روس کے زمانہ اتحاد میں سفیر بھی رہ چکا تھا اپنی صلح کی خواہش کا ثبوت دیا یہ شرائط صلح جو میٹرنیچ نے پیش کئے تھے اور وہ تجویزات جو "فرنک فرٹ" کے نام سے مشہور ہیں۔ اتحادیوں کے متحدہ قیام گاہ یعنی فرنک فرٹ میں ایم ڈی سینٹ اگن ایک فرانسیسی مدبر کے ذریعہ سے جو اتحادیوں کے حملے کے زمانہ میں قید ہو گیا تھا اور کولن کورٹ کا بہنوئی تھا بھیجے گئے ان تجویزوں کو لارڈ ابر ڈین نے انگلستان کی طرف سے اور ہارڈن برگ نے پرشیا کی طرف سے منظور کر لیا اتحادی حکمرانوں نے فرانس کے موافق یہ شرائط اس ڈر کی وجہ سے پیش کئے تھے کہ اگر اس کی سرحدوں پر حملہ کیا گیا تو ۱۷۹۳ء کی طرح وہاں کی رعایا عام طور پر برانگیختہ ہو جائیگی ان وجوہات سے چند ہفتوں تک اتحادی رائن کے داہنے کنارے پر مقیم رہے اور اپنی اپنی فوجیں جمع کرتے رہے اور حملے کے متعلق پس و پیش میں تھے تاہم نپولین نے یقین نہ کیا کہ اس کو شکست ہو گئی ہے۔ بجائے تجویزات فرنک فرٹ کا فوراً جواب دینے کے جو ۹ نومبر کو بھیجے گئے تھے اس نے آخر دسمبر میں کولن کورٹ کو اتحادیوں کے صدر مقام پر جا کر جملہ تجاویز پر بحث کرنے کی ہدایت کی اس نے کولن کورٹ کو جو ہدایتیں کی تھیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ معاملہ کی نزاکت سے اچھی طرح واقف نہیں تھا اس کا پیام تھا کہ علاوہ فرانس کی قدرتی حدود کے وہ ویسل جو اس کے سامنے واقع ہے اور کے ہل پر جو سٹراس برگ کے سامنے رائن کے داہنے کنارے پر واقع ہے قبضہ رکھنا چاہتا تھا۔ ان شہروں پر قبضہ رکھنے کی خواہش سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی کے متعلق اب تک اس کے دل میں منصوبے پنہاں ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی چاہا کہ جرمنی میں ایک سلطنت اس کے بھائی جروم کے لئے اور اطالیہ میں ایک سلطنت یوجین ڈی بوہارنس کے لئے قائم کر دی جائے

صدر مقام پر ان جوابی تجویزات کے پہونچنے سے پیشتر اتحادیوں نے فرانس پر حملہ کرنیکا ارادہ کر لیا اور اس طرح یورپ کی رائے کے مطابق فرانس اپنی قدرتی حدود قائم رکھنے کا موقع ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا اتحادیوں کا طرز عمل جیسا کہ فرنک فرٹ کی تجویزات سے ظاہر ہوا خاص طور پر میٹرنچ کا بنایا ہوا تھا جو اپنے شہنشاہ کے داماد کو تخت سے اتارنا یا فرانس کی طاقت کو بہت کمزور کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر اور اس کے رفیق پرشیا کے بادشاہ نے بہت جلد میٹرنچ کے خیالات کی موافقت کر لینے پر افسوس کیا اسکندر ۱۸۱۲ء کے روس پر حملے کے جواب میں فرانس پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور جسطرح نپولین نے ماسکو پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی طرح پیرس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ بادشاہ پرشیا سے زیادہ اس کے جنرل اور وزرا پرشیا کی ذلیل حالت کو محسوس کرتے تھے۔ اور فرانس سے اسکا بدلہ لینا چاہتے تھے اس لئے یہ طے پایا کہ چونکہ تجویزات فرنک فرٹ کو فوراً قبول نہیں کیا گیا اس لئے فرانس پر کامیاب حملے کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ اس ملک کی وہی حدود قائم کر دی جائیں جو انقلاب کی لڑائیوں کے شروع زمانہ میں تھیں روس اور پرشیا کا طرز عمل انگلستان کی طرح تھا لارڈ کیسل ریا کو یہ معلوم کرکے رنج ہوا کہ فرانس کو رائن کی سرحد قائم رکھنے کی اجازت دینے کا ارادہ کیا جا رہا ہے کیونکہ اس رعایت کے یہ معنی تھے کہ بلجیم اور انٹورپ اس کے قبضہ میں رہے حالانکہ کئی صدیوں سے جملہ انگلستانی وزرا کی پالسی ان مقامات کو فرانس سے آزاد رکھنے کی رہی تھی۔

فرانس پر حملہ ۱۸۱۴ء پہلی مہم

عہد قدیم کی حدود بندیوں کے متعلق معاہدات اور لوئی چودھویں کے خلاف لڑائیوں کا بار صرف فرانس کو بلجی نیدرلینڈ میں گھسنے سے روکنے کے لئے اٹھایا گیا انگلستان کی کابینہ نے اس قدیم پالسی کو قایم رکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ خود لارڈ کیسل ریا کو متحد حکمرانوں کے صدر مقام پر بڑے سے بڑے اختیارات دیکر جو ایک انگلستان کے مدبر کو تفویض ہو سکتے ہیں بھیجا گیا اس کو مراسلت کرنے اور گورنمنٹ سے بغیر مزید مشورہ لئے ہوئے محض اپنے اختیار سے لڑائی جاری رکھنے یا امن قائم کرنے کے متعلق ہر قسم کا عہدنامہ یا صلحنامہ کرنے کا پورا پورا اختیار تھا لارڈ کیسل ریا ۳۱ دسمبر ۱۸۱۳ء کو ہارویچ سے جہاز میں روانہ ہوا۔ اسی روز جس دن بلوشر نے اصل پرشوی فوج کے ساتھ جو سلیشیا کی فوج کے نام سے موسوم تھی تین حصوں میں کوبلنز مان ہیم اور ایکس پر رائن کو عبور کیا۔ بلوشر کی مدد

کے واسطے تین روسی فوجیں تیار تھیں لیکن اصلی روسی فوج نے آسٹریوں کی ہمراہی میں سوارٹ زنبرگ کی کمان میں جنوب کی جانب سے فرانس پر حملہ کیا شہنشاہ اسکندر کو بمشکل تمام سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری شکست کرنے کی اجازت دینے کے لئے آمادہ کیا گیا اور فوجی دلائل جو اس کے جنرلوں نے پیش کئے اس کے پس و پیش پر غالب آگئے۔ سوئٹزرلینڈ سے گذرتے ہوئے سوارٹ زنبرگ کی فوج جورا کے پہاڑوں اور رائن پر فرانسیسی قلعوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے بڑھی اس دوطرفہ حملے نے نپولین کو وہ فوجی چال چلنے کا موقع دیا جس کا وہ بہت زیادہ شائق تھا۔ یعنی اس نے دونوں حملے اور فوجوں کے درمیان پچاس ہزار اور ستر ہزار کے درمیان سپاہیوں کی ایک فوج جمع کردی یہ فوج ان کثیر التعداد فوجوں کے مقابلہ میں جن سے اس نے ۱۸۱۴ء میں روس پر حملہ کیا تھا اور اتحادیوں سے ۱۸۱۳ء میں سلیسنی میں لڑا تھا بہت کم تھی یہ فوج نہ صرف تعداد میں کم تھی بلکہ فوجی خوبیوں میں بھی گری ہوئی تھی کیونکہ گارڈ کی باقیات سے قطع نظر اس کی کمان میں صرف رنگروٹوں کی کچھ رجمنٹیں اور قومی محافظ تھے جو فن جنگ سے بالکل ناواقف تھے۔ اس موقع پر نپولین یورپ کے مختلف قلعوں کی حفاظت کے لئے ڈیڑھ لاکھ کارآزمودہ سپاہی چھوڑ آنے کی غلطی سے نہایت پشیمان تھا۔ ان آدمیوں کی موجودگی غالباً معاملات کی صورت کو بدل دیتی مثلاً اس نے بارہ ہزار آدمی ہیمبرگ میں مارشل ڈوٹ کی کمان میں سولہ ہزار میگڈی برگ میں آٹھ ہزار ڈنٹزک میں اور بڑی بڑی محافظ فوجیں اسٹیٹین کی طرح دوسرے دور دراز شہروں میں چھوڑی تھیں۔ ان قلعوں کو مقامی قومی فوجوں نے مسدود کر رکھا تھا انپر قبضہ رہنے سے اتحادیوں کی افواج باقاعدہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا مگر فرانسیسی فوجیں نہایت کمزور ہوگئیں

پھر بھی نوعمر لڑکوں کی فوج اور اپنے گارڈ کی مدد سے نپولین نے ایک زبردست لڑائی لڑی۔ چمپین میں داخل ہونے کے بعد بلوشر نے یہ حماقت کی کہ اپنی فوج منتشر کردی نپولین نے فوراً اس غلطی سے فائدہ اٹھایا اور ۲۹ جنوری اور ۱۴ فروری کے درمیان بلوشر کی فوج کے یکے بعد دیگرے بہت سے دستے بریں چمپوبرٹ مونٹ مریل اور ویوچمپنس پر تہ تیغ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ سوارٹ زنبرگ کی طرف متوجہ ہوا جس نے اپنی فوج کو

نپولین کی فتوحات فرانس میں ۱۸۱۴ء

منتشر کر دیا تھا اور ایک روسی دستے کو نینگس پر اور ایک آسٹریائی دستہ کو مون ٹریو پر ۱۷ اور ۱۸ فروری کو شکست دی ان تیز

حملوں نے اتحادیوں کو پریشان اور درہم برہم کر دیا بلوشر کی فوج قریب قریب تباہ ہوگئی سوارٹزنبرگ پسپا ہوگیا اور اس نے التوائے جنگ کی خواہش کی اور فرانس خالی کر دینے کی تجویزیں ہونے لگیں لیکن شہنشاہ اسکندر کے استقلال اور لارڈ کیسل ریا کے مصمم ارادے نے اتحادیوں کو لڑائی جاری رکھنے پر آمادہ رکھا دو فوجیں ایک پرشویوں کی بولو کی ماتحتی میں دوسری روسیوں کی وٹنزن گروڈ کی ماتحتی میں صرف لارڈ کیسل ریا کی رائے سے برناڈوٹی کی فوج سے علیحدہ کی گئیں اور بلوشر کی مدد کے لئے بھیجی گئیں اس اثنا میں اسکندر نے اصرار کیا کہ سوارٹزنبرگ کو بجائے واپسی کے فوجیں جمع کرنی چاہیں فی الحقیقت نپولین کی کامیابیاں بہ نسبت اتحادیوں کے خود اسی کے لئے زیادہ مہلک ثابت ہوئیں۔ کیونکہ انھوں نے اس کو چیٹٹلین کی کانگریس سے گفت وشنید بند کرنے پر آمادہ کیا جب کہ ۱۸۱۴ء کی پہلی جنگ فرانس میں جاری تھی نپولین کے خلاف تحریکیں عام ہو رہی تھیں۔ برناڈوٹی کو لیپزگ کی فتح کے بعد شمالی جرمنی کی فوجوں کی کمان ملگئی تھی برناڈوٹی کے دل میں وہ خیال جو ۱۸۱۲ء میں شہنشاہ اسکندر نے ظاہر کیا تھا کہ نپولین کی جگہ اس کو فرانس کا حکمراں بنا دیا جائے اب پوری تقویت پا چکا تھا اس لئے وہ اپنے اہل ملک کے سامنے حملہ آور کی حیثیت سے جانا نہیں چاہتا تھا۔

نپولین کے خلاف دوسری تحریکیں ۱۸۱۴ء

برناڈوٹی

لیپزگ کی لڑائی کے بعد چند ہفتوں تک وہ ڈیوٹ کو ہیمبرگ میں محصور رکھنے اور ڈینز سے ہولسٹین پر لڑنے میں مشغول رہا اس کا مصمم ارادہ تھا کہ وہ نوروے کو حاصل کرلے خواہ اس کو فرانس کا تخت حاصل نہ ہو۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس نے ڈینز پر حملہ کر دیا اور تھوڑی لڑائی کے بعد ڈینمارک کے فریڈرک ششم کو چودہ جنوری ۱۸۱۴ء کو کیل کا صلحنامہ کرنے پر مجبور کیا جس کی رو سے ڈینمارک نے سوئڈش پومیرینیا کے معاوضہ میں سوئڈن سے نوروے کو ملحق کر دیا۔ برناڈوٹی نے یہاں تک کیا کہ ڈیوٹ سے مراسلت شروع کی اور اس کو اور اس کی فوجوں کو آزادی کے ساتھ فرانس واپس جانے دینے کا وعدہ ہیمبرگ پر قبضہ گرا دینے کی بنا پر کیا۔ لیکن شہنشاہ اسکندر نے یہ قبول نہیں کیا۔ اور برناڈوٹی کو سختی کے ساتھ حکم دیا کہ ہیمبرگ میں روکنے کے لئے کچھ فوج چھوڑ کر فرانسیسی سرحد پر بڑھے۔

ہالینڈ

اس موقع پر برناڈوٹی اپنی دو بہترین فوجوں سے محروم ہوگیا

جن کو بلوشر کی مدد کے لئے جانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن برنا ڈوٹی کی فوج کے خطرے کے علاوہ نیدرلینڈ میں نپولین کو سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا اہل ہالینڈ نے پرنس آف اورنج کی موافقت کا اعلان کر دیا اور فوراً ہی ہالینڈ قبضے سے نکل گیا۔ پرنس کی کمان میں ایک فوج نے بلجیم میں بڑھکر اینٹورپ کا محاصرہ کیا اور تحفظ عامہ کی جماعت کے ایک قدیم ممبر کارنٹ نامی نے اس کی حفاظت کی۔ کارنٹ کو نپولین اپنے عروج کے زمانہ میں بھول گیا تھا۔ مگر فرانس کے ایام مصیبت میں وہ اس کی مدد کے لئے آگیا۔ پرنس کی مدد کے لئے سر تھومس گرہم کی ماتحتی میں ایک انگلستانی فوج ہالینڈ بھیجی گئی تھی۔ ۲۰ فروری کو گرہم برجن آپ زوم لینے سے قاصر رہا۔ لیکن نیدرلینڈ میں اس کی موجودگی سے نہ صرف ڈچ لوگوں کی ہمت افزائی ہوئی بلکہ نپولین کو اس نواح سے مدد بھی نہ مل سکی۔

اوگیرو اجنوب میں مارشل اوگیرو جس کو شہنشاہ نے لائی انز کی کمان پر متعین کیا تھا خود اپنے قول کے مطابق کیٹگلیونی کا رہنے والا اوگیرو نہ رہا آسٹردی فوج کچھ رنگ روٹوں اور قدیم ہسپانوی فوج کے سپاہیوں کے ساتھ جب فرانس میں داخل ہوئی اس وقت اوگیرو کو میسرہ کے خلاف بڑھنے اور دشمن کی توجہ منقسم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی وہ خاموش رہا اور نپولین کو کوئی مدد نہ پہونچا سکا۔ فرانس کے جنوب مغربی گوشے میں سولٹ سوائے ویلنگٹن اور انگلستانی پرتگالی فوج کے مقابلہ میں بڑھنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔

ارتھیز میں ویلنگٹن کی فتح ۲۷ فروری ۱۸۱۴ء

نیو پاسینٹ پائری کی لڑائیوں کے بعد بیون گھر گیا اور ویلنگٹن اپنی فوج کے میسرے کو محاصرہ کرنے کے لئے چھوڑ کر مشرق کی جانب سولٹ کے مقابلہ کو روانہ ہوا وہ مارشل نپولین اور اوگیرو کو حکماً کچھ دستے فوج کے بھیج دینے سے کمزور ہو گیا تھا تاہم ۲۷ فروری کو ارتھیز پر اس نے بھادری کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اٹھائی اور پسپا ہو کر فرانس واپس ہونے پر مجبور ہو گیا

اطالیہ

اطالیہ کے وائسرائے یوجین ڈی بیوہارنس جس نے روس سے واپسی کے وقت سپاہیانہ قابلیت کو ثابت کر دکھایا تھا جنرل ہلر کی زیر کمان آسٹریوں سے نہایت بہادری سے لڑا لیکن اس کے خسر بادشاہ بویریا کی علیحدگی نے ٹیرول کے درروں کو آسٹریوں کے لئے وا کر دیا اور یوجین ڈی بیوہارنس کو واپس ہونا پڑا ۱۸۱۴ء کی ابتدا میں میٹرنچ نے نیپلس کے بادشاہ موراٹ سے مراسلت

شروع کی اپنی زوجہ کیرولائن موراٹ نپولین کی بہن کی وجہ سے جس کے ساتھ بہ حیثیت سفیر پیرس کے قیام کے زمانہ میں میٹرنچ کے نہایت محبت کے تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ موراٹ نے اپنی سلطنت قایم رکھنے کی امید میں اپنے محسن نپولین کے خلاف ایک نہایت سخت اعلان کیا اور اسی ہزار اہل نیپلس کی ایک فوج لیکر دریائے پو کے کناروں کی طرف بڑھا اس حرکت نے یوجین ڈی بیوہارنس کو جس کی وفاداری اپنے سوتیلے باپ کے ساتھ موراٹ کی بے وفائی کے مقابلہ میں نہایت روشن ہے اور زیادہ پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کیا لیکن اس نے آسٹرویوں کو جو مارشل بیلی گارڈ کی ماتحتی میں تھے منسیو پر ۸ فروری کو شکست دی مگر موراٹ کے موجود ہونے کی وجہ سے دشمنوں کا تعاقب نہ کر سکا عقب میں لارڈ ولیم بینٹنک جنیوا میں وارد ہوا اس نے ایک اعلان کیا جس میں اس شہر کو خود مختار کرنے اور اطالیہ کو خود مختار اور متحد کرنے کے لئے انگلستان کی مدد کے وعدہ کا اعلان کیا۔ نپولین کو ایک مرتبہ یوجین ڈی بیوہارنس کو اپنی طرف کر لینے کا خیال آیا لیکن فروری میں اتحادیوں کی منتشر افواج پر اس کی فتوحات نے اس عاقلانہ تدبیر سے باز رکھا۔

چٹیلین کی کانگریس ۳ فروری اختتام ۱۹ مارچ ۱۸۱۴ء

یہ بیان ہو چکا ہے کہ نپولین کی فتوحات کا ایک اثر یہ ہوا کہ چٹیلین کی کانگریس ٹوٹ گئی تجویزات فرینک فرٹ کے وقت یہ طے ہوا تھا کہ مین ہیم پر ایک کانگریس منعقد کی جاوے لیکن نپولین کے تساہل نے اس کی نوبت نہ آنے دی یہاں تک کہ فرانس پر حملہ ہو گیا۔ اس حملے کی کامیابی نے فرانس کی جانب اتحادیوں کے طرز کو بدل دیا ان کو معلوم ہو گیا کہ فرانسیسی ملت اب ۱۷۹۳ء کی طرح برانگیختہ نہ ہو سکے گی۔ بلکہ ان کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہو چکا تھا کہ رعایا شہنشاہ کے خلاف کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ ہے جماعت مقننہ نے اس کی خواہشات کی مخالفت کرنی شروع کر دی تھی ہر طرف جبریہ بھرتی سے پہلوتہی کی جاتی تھی اور کل فرانس میں یہ احساس عام ہو رہا تھا کہ ملک کافی لڑائیاں لڑ چکا ہے اور اب فرانسیسی نوجوانوں کی خونریزی بند ہونی چاہئے خود فوج بھی مایوس تھی روس اور لیپزگ پر شہنشاہ کی وہ عزت باقی نہیں تھی اس کے سپاہی اس کی قدیم لڑائیوں کے کارآزمودہ نہ تھے اس کے جنرل اور اس کے مارشل ذاتی نقصانات کے خوف سے ہراساں تھے۔ غرضکہ ایسے ناموزوں زمانہ میں ۳ فروری ۱۸۱۴ء کو چٹیلین کی کانگریس

منعقد ہوئی۔ فرانسیسی سفیر کو لنکورٹ نپولین کے مدبرین میں سب سے زیادہ راست باز شخص تھا۔ دوسری دولتوں نے اپنے وزرا میٹرنچ شیل روڈ ہارڈن برگ اور کیسل ریا کو نامزد نہ کیا حالانکہ یہ سب لوگ صدر مقام میں موجود تھے بلکہ ان کے بجائے ان کے ماتحت مدبرین یعنے کاؤنٹ فلپ اسٹیڈین میٹرنچ کا متقدم آسٹریا کی جانب سے ولیم وون ہمبولٹ پرشیا کی جانب سے رینرو موس کی روس کی طرف سے اور لارڈ کیتکرٹ لارڈ ابرڈین اور سر چارلس اسٹیورٹ انگلستان کی جانب سے مقرر کئے گئے چٹلین پر تجویزات فرنیک فرٹ سے بالکل مختلف شرائط پیش کی گئیں۔ سخت دشوار شرط یہ تھی کہ فرانس کو اپنے عہد انقلاب سے پہلے کی ملکی حدود پر واپس آجانا چاہیئے۔ انگلستان نے سختی کے ساتھ اعلان کیا کہ غیر جانبدار طاقتوں کے بحری حقوق کے متعلق سوال پیدا نہ ہونا چاہیئے بلکہ ہر معاملہ فرانس کی حدود کے اہم مسئلہ کے تحت میں قرار دیدیا گیا۔ کولنکورٹ نے ان تجاویز پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ فرانس کو ۱۷۸۹ء کی حدود پر واپس کرنا خلاف انصاف ہے کیونکہ دوسری دولتیں جرمنی کے بندوبست ثانی اور پولینڈ کی تقسیم کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں تاہم اس کی دلی خواہش تھی کہ نپولین ان تجاویز کو قبول کرلے۔ وہ جانتا تھا کہ موجودہ تجاویز فرنیک فرٹ کی تجاویز سے بھی بری ہیں مگر اس کا مقولہ تھا کہ اگر لڑائی جاری رہی تو شرائط بہت زیادہ سخت ہو جائینگی۔ بہرحال نپولین کانگریس کو وقت حاصل کرنیکا ذریعہ سمجھتا تھا اس کو یقین تھا کہ وہ اپنی فوجی فتوحات سے ان خوفناک مصیبتوں کو رفع کرلیگا چنانچہ ۱۸ فروری کو مونیٹرو کی جنگ کے دن اس نے صرف تجویزات فرنیک فرٹ کی بنا پر صلح کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کیا لیکن کولنکورٹ کو جو ہدایت نامہ اس نے بھیجا تھا اس پر اس نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا کہ "کسی چیز پر دستخط نہ کرنا" یہ بات قابل غور ہے کہ چٹیلین کی تجویزات میں خود نپولین کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا تھا شہنشاہ فرانسس نے اپنے داماد کو فرانس کے تخت پر بدستور رکھنا منظور کرلیا تھا۔ اور لارڈ کیسل ریا نے بھی مخالفت نہیں کی تھی لیکن انگلستان کے وزرا نے قطعی طور پر طے کرلیا تھا کہ وہ فرانس کے قدرتی حدود قائم رکھنے کی نپولین کی خواہش کو ہرگز قبول نہ کرینگے۔ انگلستان اتحادیوں کا مالی کفیل تھا اور کیسل ریا ایک کروڑ پونڈ سے ۱۸۱۴ء کے فوجی اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کرکے محسوس کرتا تھا کہ اس کو اپنے مطالبہ پر اصرار کرنیکا

حق حاصل ہے نپولین نے بعد کو بیان کیا کہ اس کا ایلبیم پر قبضہ رکھنے کی ضد تجویزات چٹیلین نامنظور کرنے کا باعث ہوئی۔ لائیسیس سے اس نے کہا کہ "تو دانیوب پر میرے ایک صوبے کے برابر تھا اور مجھکو جلاوطن کرکے سینٹ ہیلینا بھیجے جانے کا یہی سبب تھا کیونکہ اس قلعہ سے دست بردار ہوجانے کے مطالبہ نے مجھکو چٹیلین کی شرائط نامنظور کرنے پر مجبور کر دیا تھا"۔ اگر وہ اس کو میرے قبضہ میں چھوڑ دیتے تو یقین صلح ہوجاتی" میٹرنچ نے تجویزات چٹیلین قبول کر لینے کی ترغیب دیتے ہوئے کولن کورٹ کو لکھا لیکن نپولین نے انکار کر دیا اور مارچ کی ابتدا میں کانگریس عملاً بیکار ہوگئی اگرچہ ۱۹ مارچ تک برائے نام اس کا قیام رہا۔

فرانس کا طرز عمل نپولین کے ساتھ

فرنیک فرٹ اور چٹیلین کی شرائط کے اختلاف کا خاص سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف فرانسیسی قوم مسلح ہوکر آمادۂ جنگ نہ ہوئی ۱۸۱۴ء میں اہل فرانس نے جس بے توجہی کے ساتھ اعلان جنگ کو سنا اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نپولین نے اہل فرانس کے انقلابی جذبات کو مردہ کر دیا تھا۔ اس کے برخلاف ۱۷۹۳ء میں فرانس پر حملہ کے وقت عوام میں حب الوطنی کا جنون پیدا ہوگیا تھا۔ اہل ملک نے خوفناک حکومت کے احکام کی پابندی قبول کر لی تھی کیونکہ وہ مضبوط حکومت تھی اور اہل انگلستان پرشیوں اور آسٹریوں کو نکال سکتی تھی۔ فرانس اسوقت ان مشکلات کے مقابلہ میں جن کا اس کو ۱۸۱۴ء میں سامنا کرنا پڑا ہے انتہا سے زیادہ دشواریوں میں گرفتار تھا اس وقت اس کے پاس کوئی بڑا جنرل نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں دنیا کا ایک بہترین جنرل موجود تھا۔ ۱۷۹۳ء میں ٹی ونڈرے میں خانہ جنگی اور ہر ایک کم آباد ضلع میں ڈکیتیوں کی وجہ سے فرانس میں اتحاد نہ تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں وہ پندرہ برس کے ملکی امن سے مستفید ہوچکا تھا ۱۷۹۳ء میں اس کی مالی حالت نہایت ابتر تھی صنعت و حرفت تباہ تھی اور تمام ملک بدنظمی کا شکار ہو رہا تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں کئی سال تک وہ یورپ کی محفوظ ترین قوم رہ چکا تھا اور دوسرے ممالک کی دولت اس کے مالدار بنانے کے لئے کھنچ کر آگئی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ ۱۷۹۳ء میں اور اس کے بعد بھی اہل فرانس نے اپنے خانگی امور میں غیر قوموں کی مداخلت روکنے کے لئے جنگ کی تھی۔ لیکن ۱۸۱۴ء میں ان کے سامنے

ایک شخص واحد کے اقتدار کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جو دوسری قوموں کے حقوق اور ان کی آزادی کو مجروح کر چکا تھا۔ اس طرز حکومت سے نپولین نے قومی جوش کو جو جمہوریہ کی روح رواں تھا پائمال کر دیا تھا الغرض آزادی سلب کر کے اس نے اہل فرانس کی ایک بڑی تعداد کو اپنی سلطنت سے ناراض کر دیا تھا۔

فرانس کے مصائب

اس موقع پر فرانس کے عسکری ذرایع کے خاتمہ پر بھی غور کرنا چاہیئے ۱۸۱۲ء اور ۱۸۱۳ء کی مہموں میں یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۷½ لاکھ فرانسیسی سپاہی زخمی ہو کر یا قید ہو کر یا قتل ہو کر کام آ چکے تھے۔ اور اس وقت تک فوج عظیم آہستہ آہستہ بالکل تباہ ہو چکی تھی۔ اور موجودہ فوج کے سپاہی جسمانی طور پر کمزور اور شجاعانہ ولولوں سے خالی تھے ۱۸۱۳ء میں نپولین نے سولہ برس کے لڑکوں کا داخلہ کر لیا جن کی باری ۱۸۱۵ء میں آتی اور جو لیپزگ کی لڑائی کے بعد غائب ہو گئے ۱۸۱۴ء میں وہ لوگ بھرتی ہوئے تھے جو گزشتہ سالوں میں داخلہ کے قابل نہ سمجھے گئے تھے اور امن کی زندگی کے اسقدر عادی تھے کہ فوجی خدمات کے قطعی اہل نہ تھے لوگوں کا خیال تھا کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا قومی فرض نہیں ہے اور سلطنت کی امداد کی طرف سے عام بے پروائی تھی۔ انقلاب فرانس کے عہد کے خیالات اگرچہ فنا نہیں ہوئے تھے۔ لیکن خاموش ضرور ہو گئے تھے اور قوم کا تمام تعلیمیافتہ طبقہ جمہوری جماعتیں قائم کرنے کی خواہش میں متحد تھا تاکہ گورنمنٹ کی پالیسی کی رہنمائی کرنے میں حصہ لے چنانچہ ان خیالات کا اظہار قانون ساز جماعت نے جس نے دسمبر ۱۸۱۳ء میں اجلاس کئے تھے کر دیا۔ نپولین نے اعلان کیا تھا کہ اسکا کام فرانس کا کام ہے۔ لیکن قانون ساز جماعت کے رہبروں نے اس کے جواب میں صرف صلح کرنے کی درخواست کی تجویزات فرنک فرٹ کے معاملہ میں قانون ساز جماعت کی رپورٹ میں ایک دفعہ کا اضافہ ان الفاظ میں کیا گیا "دستور کے مطابق گورنمنٹ کا فرض ہے کہ دشمن کو پسپا کرنے اور امن قایم کرنے کے نہایت موثر ذرائع تجویز کرے۔ یہ ذرائع اس وقت کارگر ہو سکتے ہیں جبکہ اہل فرانس کو یقین دلایا جائے کہ ان کا خون صرف ملک اور قانون کی حفاظت کرنے کے لئے بہایا جائیگا۔ اس لئے یہ ناگزیر معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت جب ہز میجسٹی مملکت کی حفاظت کے لئے اپنی نہایت آسان اور موثر تجویزیں پیش فرمائیں گورنمنٹ سے ان قوانین پر قطعی اور مستقل عملدرآمد کرنے کی

التجا کی جاوے جو اہل فرانس کے حقوق متعلق آزادی تحفظ جان اور تحفظ جائیداد اور قوم کو اس کے سیاسی حقوق سے پورے طور پر مستفید ہونے کی ضمانت کرتے ہیں یہ ضمانت اہل فرانس کے دلوں میں اس جوش کو پیدا کرنے کے لئے کافی ہے جس کی اس سخت موقع پر ان کی حفاظت کے لئے نہایت سخت ضرورت ہے" اس حملہ سے جو نپولین کے مستبدانہ اقتدار پر کیا گیا تھا نپولین کو سخت غصہ آیا اور اگرچہ ۲۲۳ آرا کے مقابلہ میں ۲۵۴ آراء کی کثرت سے یہ دفعہ روئداد سے نکالدی گئی تاہم غیظ و غضب میں آکر نپولین نے جماعت مذکور کو برخاست کردیا

بوربن

چٹیلین کی کانگریس میں اور قانون ساز جماعت میں خاندان بوربن کی بحالی کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا جلاوطنی کے زمانہ میں اس خاندان کی عزت خاک میں مل چکی تھی - اہل فرانس ان کے خواہشمند نہ تھے اور اتحادی دولتیں ان کی پروا نہ کرتی تھیں لارڈ کیسل ریا کے حکم سے ویلنگٹن نے ڈک ڈی اینگولیم کو ٹی ڈی آرٹس کے بیٹے کو جنوبی فرانس میں اپنے کیمپ میں مہمان رکھا تھا مگر اس کو کسی دوسری حیثیت سے قبول و منظور کرنے سے صاف طور پر انکار کردیا تھا۔ انگلستان کے جنرل نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ بذریعہ اعلان یہ مشتہر کردیا کہ جنگ کا مقصد محض یورپ کا تحفظ ہے۔ فرانس کے حکمراں خاندان کے رد و بدل اور خانگی گورنمنٹ کے متعلق اہل فرانس کے آزادانہ فیصلہ میں کسی قسم کی مداخلت کا نہ ارادہ ہے اور نہ اس قسم کی مداخلت جائز رکھی جائی گی جب کہ ڈک ڈی اینگولیسم کا بوردو میں پرجوش خیر مقدم ہوا اور اس شہر کے میر Mayor نے سفید جھنڈا بلند کیا اس وقت ویلنگٹن نے اپنا طرز عمل ظاہر کرتے ہوئے بوربن شہزادے کو خط لکھا اور اس کے اس اعلان پر کہ انگلستان اس کی مدد پر ہے اس کو ملامت کی۔

چومنٹ کا صلحنامہ یکم مارچ ۱۸۱۴ء

باوجود اپنی اصلی کمزوری کے نپولین فروری ۱۸۱۴ء کی اپنی فتوحات پر اسقدر نازاں تھا کہ جیسا ذکر کیا جاچکا ہے۔ کانگریس کا خاتمہ ہوگیا لیکن اتحادی حکمرانوں پر اس کی فتوحات کا جو اثر پڑا اس کے سمجھنے میں وہ زیادہ غلطی پر نہ تھا بلوشر کی فوج کی تباہی اور بینگس اور مونٹریو کی فتوحات سے سوارٹزنبرگ اسقدر خوفزدہ تھا کہ وہ فرانس سے فوراً واپس ہوجانا چاہتا تھا۔ اسوقت اختلاف دول سے اتحاد کی حیات معرض خطر میں تھی اور صرف لارڈ کیسل ریا کے استقلال

کے باعث اتحاد کا شیرازہ نہ بکھرا۔ یکم مارچ ۱۸۱۴ء کو انگلستان کے وزیر نے چومنٹ کا خفیہ عہدنامہ کیا اس عہدنامہ سے بہت سے معاملات میں متحد حکمرانوں کے باہم دیگر تعلقات صاف صاف طور پر بیان کر دیئے گئے اور اگرچہ بعد کو مناقشہ کے بہت سے نئے وجوہات پیدا ہو گئے لیکن چومنٹ کے عہدنامہ نے نپولین کی شکست تک دول یورپ کو متحد رکھا اور وائنا کے آخری بندوبست کی بنیاد پڑ گئی اس عہدنامہ سے چار بڑی قوتوں نے یعنے انگلستان روس آسٹریا اور پرشیا نے عہد کیا کہ اگر فرانس نے اپنی قدیم حدود کے اندر واپس جانے سے انکار کیا تو وہ ایک مدافعانہ اور جارحانہ اتحاد قائم کریں گی اس اتحاد کے ہر رکن کو ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ فوج میدان میں لانی ہوگی۔ اور انگلستان نے علاوہ اس کے عہد کیا کہ اپنی بری و بحری فوج کا خود کفیل ہوگا اور اس کے علاوہ پچاس لاکھ پونڈ سالانہ بطور امداد کے دیگا جو اتحادیوں میں برابر کے حصوں میں تقسیم ہوا کریں گے۔

چونکہ انگلستان نے اس انتظام میں دیگر ممالک کی نسبت دوچند سے زیادہ خرچ دینا منظور کیا تھا اس لئے کیسل ریا عملاً اتحاد کا حاکم ہو گیا۔ بعد صلح اتحادیوں کا فرض تھا کہ ساٹھ ہزار سپاہیوں کی ایک مددگار فوج کے ذریعہ سے بروقت ضرورت ہر اتحادی کی مدد کرے نیز یہ بھی طے پایا تھا کہ یورپ کا دوسرا بندوبست حسب ذیل اصولوں پر کیا جائے :—

جرمن سلطنت اتحاد دفعیہ کی حیثیت سے قائم کر دیجائے ہالینڈ اور بلجیم کو ملحق کر کے خاندان آرنج کے تحت ایک سلطنت قائم کر دی جائے۔ ہسپانیہ اس کے قدیم حکمراں کو واپس کر دیا جائے اطالیہ کو خود مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جاوے اور سوئٹزرلینڈ کے متعلق اس امر کی ضمانت کر دی جائے کہ وہ غیر جانبدار اور تمام دولتوں کے حملوں سے محفوظ رکھی جائے۔

فرانس میں نپولین کی دوسری مہم مارچ ۱۸۱۴ء

چومنٹ کے عہدنامہ کا اثر یہ تھا کہ فرانس میں اتحادی اپنے طرز عمل پر مستحکم بن بیٹھے اور واپسی کا خیال ترک کر دیا آسٹریوں نے سوارٹزنبرگ کی ماتحتی میں اور سلیشیا کی فوج نے بلوشر کی ماتحتی میں پیرس پر دھاوا کرنا شروع کر دیا۔ نپولین نے اسی فوجی ترکیب پر عمل کیا جو مئی کے مہینے میں کامیاب ہو چکی تھی اور ہر حملہ آور فوج پر باری باری سے حملہ کرنے کی تیاری کی۔ اور مثل سابق پہلا حملہ بلوشر پر کیا۔ چمپوبرٹ اور مونٹ میرل وغیرہ کی لڑائیوں سے سلیشیا کی فوج ۶۰ ہزار سے گھٹ کر ۳۰ ہزار رہ گئی تھی لیکن سینٹ پریسٹ

کے روسیوں اور بولو اور ونٹ زن کی روڈکی ماتحتی میں ان فوجوں کے جن کو لارڈ کیسل ریانے برناڈوٹی کی فوج سے علیحدہ کر دیا تھا۔ شامل ہو جانے کے باعث اب وہ اپنی پہلی تعداد سے بھی زیادہ ہوگئیں نپولین اس کمک کی تعداد سے واقف نہ تھا اور اس لئے صرف ۳۰ ہزار سپاہیوں کی ایک فوج سے اس نے بلوشر پر حملہ کرنے کی جرأت کی سات اور ۹ مارچ کو کرون اور لون کی سخت لڑائیاں ہوئیں طرفین میں کوئی فتحیاب نہ ہوا اور نپولین کو پہلی سی کامیابیاں نصیب نہ ہوئیں جو بہ منزلہ شکست کے ہے لون کی لڑائی کے بعد بلوشر اور نپولین دونوں نے اپنی اپنی فوجوں کا معائنہ کیا۔ ان کی طاقتوں کا تفاوت اس سے ظاہر ہے کہ بلوشر کے معائنہ میں ایک لاکھ نو ہزار سپاہی آئے اور نپولین کے پاس تمام ملک ملا کر صرف چھیالیس ہزار سپاہی تھے اہل پرشیا کو روکنے میں ناکامیاب ہو کر نپولین سوارٹ زنبرگ کی فوج پر متوجہ ہوا۔ ۲۰ مارچ کو اس نے ارکس سراو بی پر لڑائی کی جس میں روسیوں نے فرانسیسی حملہ کو پسپا کر دیا شہنشاہ نے اب آخری کوشش کرنیکا ارادہ کیا۔ اس نے حملہ آوروں کی خط مراسلت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور واسگس پہاڑوں کی طرف بڑھا لیکن حملہ آور اسقدر طاقتور تھے کہ اس فوجی ترکیب سے مطلق خوفزدہ نہ ہوئے صرف چند فوجیں اس کے مقابلہ کے لئے چھوڑ کر اصل فوجوں نے پیرس پر دھاوا کر دیا۔

پیرس کی لڑائی ۳۰ مارچ ۱۸۱۴ء

۳۰ مارچ کو سوارٹ زنبرگ اور بلوشر فرانسیسی دارالسلطنت کے سامنے جا پہونچے ان کی کمان میں تقریباً دو لاکھ سپاہی تھے اور مارشل مرمونٹ اور مارمونٹ پیرس کی حفاظت پر متعین کئے گئے تھے دو ہزار آٹھ سو سے زیادہ مسلح سپاہی جن میں قومی محافظ بھی شامل تھے۔ جمع نہ کر سکے باوجود قوتوں کے اس تفاوت عظیم کے دونوں مارشلوں نے ایک مقام پر قیام کیا اور پیرس کی حفاظت کرنے کی تیاری شروع کر دی لیکن نہایت سخت مقابلہ کے بعد ۳۰ مارچ کو دس گھنٹوں کی لڑائی کے بعد اتحادیوں نے فرانسیسیوں کا میدان چھین لیا اور دوسرے روز شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ پرشیا پیرس میں داخل ہو گئے۔ نپولین نے فوراً اتحادی فوجوں کا تعاقب کیا لیکن پیرس پر قبضہ ہو جانا اس کے لئے نہایت مضر ثابت ہوا۔

پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ

وہ لڑائی جاری رکھنے کے لئے تیار تھا مگر اس کے مارشل تیار نہ تھے۔ ۱۴ اپریل کو فنے میبلو فانٹلڈ۔ اوڈی نوٹ اور لیفیبر نے

شہنشاہ سے ملاقات کر کے صاف کہدیا کہ فوج اب لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے نپولین کو ان کی ملامتیں مجبوراً سننی پڑیں اور اس نے میکڈانلڈ اور کولن کورٹ کو متحد حکمرانوں کے پاس مناسب طور پر معاملات طے کرنے کے لئے روانہ کیا۔

پیرس کی عارضی گورنمنٹ

پیرس میں داخل ہو کر شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم فوراً ٹی لی رینڈ کے مکان پر گئے اس جہاں دیدہ مدبر نے فوراً ایک مفصل پالیسی تیار کر لی اور سمجھ گیا کہ اتحادیوں نے اب تک نپولین کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے مگر ان کو بوربون خاندان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ وہ جانتا تھا کہ فرانسیسی ملت قدیم خاندان کی واپسی نہیں چاہتی ہے لیکن وہ یہ محسوس کرتا تھا کہ اگر فرانس کے لئے براعظم پر کوئی مناسب صورت اختیار کرنے کا طریقہ ہے تو وہ بوربونی خاندان کی حکمرانی دوبارہ قایم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ اگر لوئی ہژدہم فرانس کا بادشاہ تسلیم کر لیا جاوے تو موروثی حقوق میں یقین رکھنے اور نتایج انقلاب سے نفرت کرنے کے لحاظ سے متحد حکمرانوں کا فرانس پر حملہ کرنا دو متضاد باتیں ہوں گی اس بنا پر ٹیلی رینڈ نے شہنشاہ اسکندر کو صلاح دی کہ ملکہ میری لوئی کی گورنمنٹ جو اس کے بیٹے بادشاہ روما کے نام سے قایم کی جائیگی قبول نہیں کی جا سکتی اور اسکندر کے نامزد کردہ امیدوار برناڈوٹی کو قبول کرنا اور بھی نامناسب ہوگا اس نے شہنشاہ اسکندر سے جو الفاظ کہے وہ یہ ہیں "نیابت سلطنت قائم کرنے یا برناڈوٹی کو مقرر کرنے کی کوشش سازش سمجھی جائیگی۔ بوناپارٹ یا بوربن کے علاوہ اور کوئی تیسری صورت ناممکن ہے" اب اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ اب نپولین سے مراسلت نہ کریگا اور ٹیلی رینڈ نے سلطنت کے نائب صدر کی حیثیت سے یکم اپریل کو سینٹ کا انعقاد کر دیا۔

سینٹ نے فوراً ایک عارضی حکومت کا انتخاب کیا جس میں ٹیلی رینڈ صدر کی حیثیت سے اور کومٹی ڈی بورنونول ریپبلک کا قدیم وزیر جنگ کومٹی ڈی جو کورٹ آئین ساز جماعت کا ایک قدیم لیڈر ای بی ڈی مونیٹ سکیو منتخب جماعت کا ایک قدیم لیڈر اور ڈیوک وئی ڈیلبرگ جرمنی کے پرنس پریمیٹ کا بھتیجا شامل تھے۔ سینٹ نے تجویز کی کہ خواہ کوئی طرز حکومت اختیار کیا جاوے مگر عہد انقلاب کی قومی اور مذہبی جائدادوں کی فروخت کو جائز قرار دیدیا جائے۔ پریستش اور طباعت کی آزادی قائم کر دیجائے اور

عام معافی کا اعلان کر دیا جائے دوسرے روز شہنشاہ اسکندر نے سینیٹ کو اس طرح مخاطب کیا "مجھے کسی قسم کی ہوس یا فتوحات کی خواہش یہاں نہیں لائی میری فوجیں فرانس میں صرف ناجائز ظلم و تعدّی کو دور کرنے کے لئے داخل ہوئی ہیں۔ تمھارے شہنشاہ نے میرے مقبوضات کے اندر دنجات پر حملہ کیا اور یہ اس وقت جبکہ میں مصالحت چاہتا تھا میں اہل فرانس کا دوست ہوں میں ان کی غلطیاں صرف ان کے سردار کے ذمہ عاید کرتا ہوں۔ میں یہاں نہایت دوستانہ ارادوں کے ساتھ آیا ہوں۔ میں صرف تم لوگوں کے منصوبوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔ تمھارے ذمہ ایک نہایت شاندار کام ہے جو صرف اہل ہمت انجام دے سکتے ہیں وہ کام ایک بڑی قوم کی راحت رسانی ہے جو فرانس میں مضبوط اور آزاد خیال جماعتیں قائم کرنے کے ذریعہ سے ممکن ہے اور یہ جماعتیں ایسی حالت میں جب کہ فرانس تہذیب و تمدن کا اسقدر اعلیٰ درجہ حاصل کر چکا ہے اس کے لئے ناگزیر ہیں" اپنا بیان ختم کرتے وقت اپنی ہمدردی کا ثبوت دینے کیلئے اسکندر نے اعلان کیا کہ وہ ڈیڑھ لاکھ فرانسیسی سپاہی قیدیوں کو جو روس میں لڑائی کے زمانہ میں گرفتار ہوئے تھے چھوڑ دیگا۔ اس شام کو سینیٹ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اعلان کیا کہ نپولین اب شہنشاہ نہیں ہے۔ اور ایک عارضی وزارت قائم کی جس میں کومٹی بیو گنوٹ وزیر خانگی بیرن لوئی وزیر مالیات اور جنرل ڈیپون جو بیلین کی اطاعت پذیری کی وجہ سے معتوب تھا بہ حیثیت وزیر جنگ شامل تھے۔ معاملات نے جب یہ صورت اختیار کر لی اس وقت نپولین کے سفیر نے میکڈانلڈ اور کولن کورٹ کے صدر مقام پر پہونچکر تجویز پیش کی کہ نپولین اپنے شیر خوار بیٹے کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہو جاوے۔ یہ تجویز کچھ روز قبل نہایت خوشی سے قبول کر لی جاتی لیکن اب ٹیلی رینڈ کے اثر کی وجہ سے نامنظور کر دی گئی اور ۶ اپریل کو نپولین اس نامنظوری کی اطلاع پاکر فونٹین بلو میں بلا کسی شرط کے تخت فرانس سے کنارہ کش ہو گیا۔

نپولین کی دست برداری ۶ اپریل ۱۸۱۴ء

یہ طرز عمل اس لئے ضروری ہو گیا کہ وفادار مارشل تمام فوج کی طرف سے منجانب نپولین بول بھی نہ سکتے تھے۔ مارشل مورمنٹ جس نے پیرس کے سامنے عظیم الشان لڑائی میں شہرت حاصل کی تھی علیحدہ صلح نامہ لکھکر اتحادیوں سے اپنی فوج کے ساتھ جا ملا اس کے علاوہ مورمنٹ کی

علیحدگی نے نپولین کو اپنے بھروسہ کی فوج کے ایک بڑے حصے سے محروم کر دیا اور غیر مشروط دست برداری کو لازم کر دیا۔

پیرس کا عارضی صلحنامہ ۱۱ر اپریل ۱۸۱۴ء

نپولین کی دست برداری کے بعد لارڈ کیسل ریا پیرس میں آیا چٹیلین کی کانگریس کے خاتمہ سے انگلستان کا وزیر شہنشاہ آسٹریا کے صدر مقام ویانا میں مقیم تھا میٹرنیچ سے اس کے نہایت گہرے تعلقات پیدا ہو گئے اور بعد کو ان سے عظیم الشان نتائج پیدا ہوئے۔ ۱۱ر اپریل ۱۸۱۴ء کو پیرس کے عارضی صلحنامہ پر دستخط ہوئے جو فی الحقیقت متحد حکمرانوں اور شہنشاہ نپولین کے درمیان انکے سفیروں کے ذریعہ سے تکمیل کو پہونچا تھا یہ صلحنامہ فرانس کے ساتھ نہ تھا کیونکہ لوئی ہشر دہم انگلستان سے اب تک واپس نہیں آیا تھا اور نہ باقاعدہ بادشاہ مانا گیا تھا اس کے علاوہ عارضی گورنمنٹ صرف عارضی انتظامات کر سکتی تھی۔ اس معاہدے کی رو سے جو کولن کورٹ اور میکڈانلڈ نے میٹرنیچ نیسل رود ہارڈن برگ اور کیسل ریا کا دستخطی تھا نپولین اپنی اور اپنے ورثہ کی جانب سے فرانس کی شہنشاہی اور اطالیہ کی بادشاہت سے دست بردار ہو گیا لیکن اس کو شہنشاہ کا خطاب رکھنے کی اجازت دی گئی اور جزیرہ ایلبا اس کے لئے ایک خود مختار ریاست قایم کر دی گئی ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ اس کے لئے مقرر کیا گیا پارمان اور پیاکنسزہ کی ریاستیں جملہ اختیارات حکمرانی کے ساتھ ملکۂ میری لوئی کو اور اس کی وفات کے بعد بادشاہ روما کے لئے منظور کی گئیں اور امپراطریز جوزفین کے لئے چالیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کیا گیا۔

ٹولوس کی لڑائی ۱۰ر اپریل ۱۸۱۴ء

اس عہدنامہ سے ایک دن پیشتر ۱۰ر اپریل ۱۸۱۴ء کو ٹولوس میں لڑائی ہوئی۔ ویلنگٹن آرتھر کی فتح کے بعد سولٹ کا تعاقب کرتا ہوا بہ تعجیل جنوبی فرانس کے قلب میں گھس آیا فرانسیسی قیام گاہوں پر حملہ کرتے وقت وہ ان واقعات سے بیخبر تھا جو پیرس اور فونٹن بلو میں گذر رہے تھے بلکہ شہر میں داخل ہو جانے کے بعد اس کو صحیح حالات کی اطلاع ملی۔

لوئی ہشر دہم کی آمد

۲۰ر اپریل ۱۸۱۴ء کو نپولین فونٹن بلو کے گارڈ سے رخصت ہو کر ایلبا کو روانہ ہوا اور ۲۴ر کو اس کا جانشین لوئی ہشر دہم جو ۱۷۹۱ میں فرار ہونے کے بعد سے اب تک فرانس میں نہیں آیا تھا کیلے میں وارد ہوا۔ نیا بادشاہ

اپنے فطری خصائل کے لحاظ سے جو اس کی طویل جلاوطنی کے زمانے میں پختہ ہو گئے تھے آئین پسند حکمران بننے کے لئے نہایت موزوں تھا لیکن سوء اتفاق سے اس کے گردوپیش ایسے آدمی تھے جو جلاوطنی میں اس کے رفیق رہ چکے تھے مگر اس کا سا نیک مزاج نہ رکھتے تھے مئی کی دوسری کو جب وہ پیرس کے قرب وجوار میں پہونچا تو لوئی ہژدہم نے سینٹ اوئن کا اعلان مشتہر کیا اس اعلان میں اس نے اہل فرانس کو ایک نظام حکومت دینے کا وعدہ کیا جس میں منجملہ دیگر امور کے دو ایوانوں کی ایک نیابتی حکومت عبادت اور مطابع کی مکمل آزادی ٹیکس منظور کرنے کے لئے نمائندوں کے اختیارات قومی اراضی اور مذہبی اوقاف کا جو دوران انقلاب میں فروخت ہو چکے تھے ان کی واپسی وزرا کی ذمہ داری ججوں کی برقراری اور قانوناً شخصی مساوات قائم رکھنے کا وعدہ کیا دوسرے روز عام گرم جوشی کے ساتھ اس کا پیرس میں خیر مقدم ہوا کیونکہ اہل فرانس نپولین کے آخر زمانے کی نئی نئی تکلیفوں کے مقابلہ میں اپنی دیرینہ شکایتوں کو بھول گئے تھے اور عارضی گورنمنٹ نے بھی جدید انتظام سے تعارض نہیں کیا اس کی واپسی لازمی خیال کی گئی اور وہ ٹوئی لیز میں قدرتی حقوق کی بنا پر بغیر کسی معاہدے کے داخل ہوا۔

پیرس کا پہلا عہدنامہ ۳۰ مئی ۱۸۱۴ء

اٹھارویں لوئی کا پہلا اہم فرض اتحادیوں کے ساتھ ایک قطعی عہدنامہ صلح کرنا تھا ۲۳ اپریل کو عارضی گورنمنٹ اور حملہ آوروں کے درمیان طے ہو کر فرانسیسی مقبوضات سے فوجیں ہٹائی گئیں اور اس مفصل عہدنامہ کی رو سے جس کو منجانب لوئی ٹیلی رینڈ نے طے کیا تھا یہ قرار پایا کہ فرانس سنہ سترہ سو بانوے کی حدود اراضی پر قناعت کرے۔ اس جدید انتظام سے انقلاب کے ابتدائی الحاقات جو قبل جنگ ہو چکے تھے فرانس کے قبضہ میں بدستور رہے۔ اس اضافہ میں آوگنان اور نیسین کی کاؤنٹی جو پہلے پاپا کے قبضہ میں تھی اور ایلیسیں کے چند اضلاع جن میں سب سے زیادہ مشہور مونٹ بلیرڈ کی ریاست جو پہلے ورٹمبرگ کے بادشاہ کی ملکیت تھی اور مل ہاؤس جمہوریت شامل تھیں فرانس کو گمبری اور سوئے کا کچھ حصہ بھی ملا اور جنیوا کے وسیع وجوار اور شمالی شرقی سرحد پر کچھ اصلاحیں کی گئیں۔ فرانس کی جملہ قدیم نوآبادیات سوائے جزائر ماریشس اور ٹوبیگو اور سینٹ لوسیا کے اس کو واپس کر دیگئیں۔ دوسرے ممالک کے متعلق چوسنٹ کے

عہدنامہ کے مطابق یہ طے پایا کہ جرمنی بجائے سلطنت کے ریاستوں کا ایک مجموعہ بنا دی جائے۔ ہالینڈ اور بلجیم کا الحاق کر دیا جاوے۔ اطالیہ کو مختار ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے اور سوئٹزرلینڈ کی خود مختاری تسلیم کر لی جاوے اسی زمانہ میں چاروں حملہ آور سلطنتوں نے بغیر فرانس کے مشورے کے ایک خفیہ عہدنامہ رائن کے بائیں جانب کی ریاستوں کی آیندہ تقسیم کے متعلق کر لیا ۱۷۹۴ء سے یہ مقامات فرانس کے ماتحت تھے۔ ابتدا یہ طے پایا تھا کہ ان صوبہ جات کو پرشیا سے ملحق کر دیا جاوے یہ بھی طے ہوا تھا کہ کل لمبارڈی آسٹریا کے قبضہ میں دیکر جنیوا کو سارڈینیا سے ملا دیا جائے ان انتظامات کی تفصیل اور بہت سے دیگر معاملات جن کے پیدا ہو جانے کا واقعی اندیشہ تھا فی الحال ملتوی کر دئے گئے اور یہ رائے قرار پائی کہ ایک بڑی کانگریس میں جس کا انعقاد وائنا میں ہو ان جملہ مسائل پر غور کیا جائے۔

خاتمہ

صرف انگلستان اور روس دو قومیں تھیں جو نپولین کی زبردست قوت کی شکست کا باعث ہوئیں۔ اور ان دونوں قوموں میں سب سے زیادہ ممتاز دو خاص ہستیاں یعنی شہنشاہ اسکندر اور لارڈ کیسل ریا تھے جرمنی کی دونوں رقیب ریاستیں یعنی آسٹریا اور پرشیا فطرتاً مختلف فریقوں کی جنبہ داری پر مائل تھیں پرشیا روس کا علانیہ اتحادی تھا شہنشاہ اسکندر اور بادشاہ فریڈرک ولیم میں حیرت انگیز ذاتی اتحاد تھا جو اسکندر کو دل سے مرغوب تھا روسی اور پرشوی وزرا بھی فرانس اور اس کے اتحادیوں کو سزا دینے اور اپنی نام آوری کی دھن میں باہم متفق تھے دوسری جانب آسٹریا فطرتاً انگلستان کی مدد پر مائل تھا۔ اور دونوں روس کی روز افزوں ترقی سے ڈرتے تھے۔ دونوں محسوس کرتے تھے کہ نپولین کو برطرف کر کے کافی طور پر حصول مدعا ہو چکا ہے چنانچہ خود فرانس سے کوئی بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے دونوں اپنے مطالبات میں اعتدال پر تھے۔ روس اور پرشیا کے ساتھ آسٹریا اور انگلستان کی رقابت چومنٹ کے عہدنامہ سے قبل ابتدائی صورت اختیار کر چکی تھی اور وائنا کی کانگریس کے زمانہ میں انتہا کو پہونچنے والی تھی فرانس میں بوربن خاندان کی واپسی نے اتحادیوں کی رقابت پر عجیب و غریب اثر ڈالا فرانس کی اندرونی طاقت اور اس کی حاصل کردہ عظمت کی ایک کافی اور شافی دلیل یہ ہے کہ اس نے وائنا میں نہایت اہم کام

نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔ نپولین کا زوال فی الحقیقت فرانس کی کمزوری کا باعث نہ ہوا۔ اگرچہ اس کی قدرتی حدود یعنی رائن اور ایلپس قائم نہ رہیں (اگر نپولین ضد نہ کرتا تو غالباً بدستور قائم رہتیں) تاہم وہ بہت قوی تھا۔ اور اس کا وجود دوسروں کے خوف کا باعث تھا۔ اپنی سخت مصیبت کے زمانہ میں بھی وہ معاملات یورپ پر اسقدر گہرا اثر ڈالنے میں کامیاب ہوا کہ اس کی مثال لوئی ۱۶ کے بعد فرانس کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔

باب گیارھواں

۱۸۱۴ لغایۃ ۱۸۱۵

وائنا کی کانگریس

یکم نومبر ۱۸۱۴ء کو وہ مدبرین جن کے سپرد پیرس کے قطعی عہدنامہ میں یورپ کا انتظام ہوا تھا۔ وائینا میں جمع ہوئے۔ لیکن اکثر حکمراں اس وجہ سے کہ وہ کسی مدبر پر خواہ وہ کتنا ہی قابل اور وفادار ہو اعتبار نہیں کرتے تھے اس لئے تائید آرا کے لئے خود وائینا آئے۔ تمام جھگڑوں کا آخری فیصلہ بیّن طور پر ان چار دولتوں کے ہاتھ میں تھا جنہوں نے اپنے اتحاد سے نپولین پر فتح حاصل کی تھی ان چاروں دول نے ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے اور جملہ سوالات کو نچ کے طور پر تیار کرکے کانگریس کے روبرو پیش کرنے کا باہمی حلفیہ اقرار کرلیا۔ درحقیقت ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ بھی نپولین کی طرح یورپ کی تمام چھوٹی ریاستوں پر حاوی ہو جائیں۔ ان کی ناکامیابی اور ان کے اجتماع کی شکست فرانسیسی سفیر اول ٹیلی رینڈ کی غیر معمولی قابلیت کا نتیجہ تھی کانگریس کی تاریخ ٹیلی رینڈ کی عدیم المثال مدبری کے کارناموں سے مزین ہے اور یورپ کا انتظام جدید جو اسی تدبیر کا نتیجہ تھا فرانس کے کارنامہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

موجودہ حکمراں اور مدبرین

شہنشاہ فرانسس والی آسٹریا نے مشہور مہمانوں کی میزبانی کی شاہی خاندانوں میں سے جو لوگ حاضر تھے وہ شہنشاہ اسکندر والئی روس اس کی امپراطریس گرانڈ ڈیوک کانسٹینٹائن اور اس کی بہنیں گرانڈ ڈچز مری آف سکس ویمر اور گرانڈ ڈچیز قطرین آف اولڈن برگ پرشیا کا بادشاہ اور اس کا بھتیجا شہزادہ ولیم بویریا کا بادشاہ اور اس کی ملکہ ورٹم برگ کا بادشاہ اور اس کا ولیعہد ڈنمارک کا بادشاہ پرنس آف آرنج بیڈن سیکس ویمر اور ہیس کیسل کے گرانڈ ڈیوک برنسوک نساؤ اور سیکس کوبرگ کے ڈیوک تھے سیکسنی کا بادشاہ جنگ میں قید

ہو جانے کے باعث غیر حاضر تھا۔ روس کے سفیر کاونٹ ریزومووسکی کاونٹ وان سٹکل برگ اور کاونٹ نیسل روڈ تھے اور ان کے مددگار قدیم پرشوی وزیر اسٹین جو اسکندر کا مشہور معتمد صلاح کار تھا کورسکا کا باشندہ پوزو ڈی بورگو جو اب روس کی جانب سے پیرس کا سفیر تھا یونان کا آیندہ صدر کونٹ کیپوڈی استریا شہزادہ آدم زارٹوریسکی جو ایک اعلیٰ ترین وطن پرست پول تھا اور جرنشیو اور دلکونسکی جیسے دیگر مشہور روسی جنرل تھے۔ آسٹروی سفرا پرنس میٹرنچ اسٹیٹ چانسلر بیرن وان ویس برگ ایمپفنجن اور فریڈرک وان گینٹز تھے۔ ان میں آخری شخص کانگریس کا معتمد تھا۔ انگلستان کے نمایندے لارڈ کیسل ریا لارڈ کیتھ کہرٹ لارڈ کلین کارٹی اور لارڈ اسٹوارٹ تھے اسٹوارٹ کیسل ریا کا بھائی تھا جس نے سر چارلس اسٹوارٹ کے نام سے ۱۸۱۳ء کی گفت وشنید میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور جو اس خدمت کے صلہ میں لارڈ کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ انگلستان کے سفیروں کے مددگار کاونٹ وان ہارڈن برگ اور کاونٹ وان منسٹر تھے جو ہینوور کی نمایندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ پرشوی سفیر پرنس وان ہارڈن برگ اسٹیٹ چانسلر اور ولیم وون ہمبولٹ تھے اور فوجی معاملات میں ان کا مشیر کار جنرل وان بیس بیک تھا فرانسیسی نمایندے جو اس قدر اہم کارنمایاں کرنے والے تھے ٹیلی رینڈ پرنس بنی وینٹو ڈیوک ڈی ڈیلبرگ پرنس پرائمیٹ کا بھتیجا مارکوئس ڈی لاٹورڈوپن اور کومٹی الیکسس دی نوئلس تھے غرضکہ یہ لوگ بڑی طاقتوں کے نمایندے تھے چھوٹی دولتوں کے نمایندوں میں اپنی خدمات کی اہمیت کے لحاظ سے کارڈینل کیسلوی جو پاپا کا نمایندہ تھا کاونٹ آف لیبریڈور جو ہسپانیہ کی جانب سے تھا اور کاونٹ پلمیلا پرتگال کا کاونٹ برنسٹورف ڈینمارک۔ اور کاونٹ لودین ہیلم سویڈن کی جانب سے تھے۔ مارکوئس دی سینٹ مارسن سارڈینا کا ڈیوک ڈی کمپوشیرو نیپلس کے بادشاہ مورات کا اور رودوہرد وستفلیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ کا نمایندہ تھے۔ پرنس وان ورڈی بویریا کی جانب سے آیا ہوا تھا اور کاونٹ ونٹ زن گیروڈورٹم برگ کی جانب سے اور کاونٹ وان شولمبرگ سیکسنی کی طرف سے متعین تھے۔ علاوہ ان سفیروں کے جو اول اور دوسرے درجہ کی دول کے نمایندے تھے۔ چھوٹی ریاستوں کے لاتعداد نمایندے

جرمنی کے آزاد شہروں کے قایم مقام اور ان چھوٹے جرمنی شہزادوں کے نائب تھے جن کو نپولین نے ۱۸۰۶ء میں اپنے زیر نگیں کر لیا تھا۔

کانگریس کی تاریخ

جب ٹیلی رینڈ فرانسیسی سفارت کے ساتھ وائنا پہونچا ہے جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے تو اس کو معلوم ہوا کہ چار بڑی سلطنتوں نے کانگریس پر حاوی رہنے کی غرض سے اتفاق کر لیا ہے۔ اس لئے اس نے پہلا کام یہ کیا کہ فرانس کو یورپ کے دوسرے درجہ کی حکومتوں کا حامی بنا دیا۔ لیبر یڈور کا کاؤنٹ ہسپانوی نمائندے نے بڑی حکومتوں کے اس طرز عمل پر کہ وہ کانگریس کے مسائل فیصل کرنے کا دعوی کرتی تھیں سخت نکتہ چینی کی ٹیلی رینڈ نے نہایت قابلیت کے ساتھ لیبر یڈور سے کام نکالا اور پال میلا برن سٹورف اور لودین ہیلم کے ذریعہ سے اس نے چاروں اتحادیوں کی پیش بندیوں کو درہم برہم کر ڈالا اور اس امر پر مصر ہوا کہ ہر ایک مسئلہ اسکی مجموعی حیثیت میں کانگریس کے روبرو پیش کیا جائے اور چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں ہر مسئلہ کو خاص طور پر تیار کرنے کے لئے بنائی جائیں۔ اس کا دوسرا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے بڑی دولتوں کے درمیان نزاع پیدا کر دی اور چھوٹی حکومتوں کا حامی بن کر اس نے شروع ہی سے فرانس کی اہمیت بڑھا دی تھی۔ اب اس نے دعوی کیا کہ اس کو بھی بجائے دشمن کے ایک بڑی طاقت سمجھیں۔ چنانچہ اس کی دلیل یہ تھی کہ یورپ اور فرانس میں لڑائی نہ تھی بلکہ یورپ اور نپولین کے درمیان جنگ ہوئی تھی اور لوئی ہژدہم فرانس کا جائز بادشاہ تھا اس لئے اگر اس کی یا اس کے سفیروں کی توہین کی گئی تو وہ جملہ دوسرے جائز حکمرانوں کے سر جائے گی۔ اس کا دعوی تھا کہ یورپ کے جدید انتظام میں دخل دینے کا دیگر ممالک کی طرح فرانس کو بھی پورا حق حاصل ہے ——————

کیونکہ متحد حکمرانوں نے صاف طور پر یہ تسلیم کر لیا تھا کہ فرانس کی قدیم حدود پھر قایم کر دی جائینگی اور وہ فرانس کو ماننی پڑیں گی۔ فرانس کو یورپ کے نقشہ سے نہیں نکالا جائیگا ..... چنانچہ یہ ثابت کر کے کہ اس کے آقا کو جائز طور پر فرانس کی جانب سے بولنے کا حق مثل دیگر بڑی سلطنتوں کے حاصل ہے اور نیز یہ کہ خود فرانس دیگر بڑی سلطنتوں سے ہر طرح مساوی اور دوسری دولتوں کے ہر حیثیت میں برابر ہونیکا درجہ رکھتا ہے۔ اس نے چاروں متحد حکمرانوں کے نمائندوں میں نزاع پیدا کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اور یہ کام کچھ بہت مشکل نہ تھا کیونکہ نزاع کا مادہ پہلے سے موجود تھا اس نے صرف یہ فرق پیدا کر دیا کہ اب وہ پانچویں بڑی حکومت کی حیثیت سے بولتا تھا

اور چھوٹی ریاستوں کا حامی ہو جانے کی وجہ سے کانگریس کے اہم مسائل میں فرانس ثالث کی خدمات انجام دیتا تھا۔ بڑی سلطنتوں میں نااتفاقی کا باعث یہ ہوا کہ روس اور پرشیا نے اپنے ممالک بڑھانے کی کوشش شروع کر دی۔ شہنشاہ اسکندر تمام پولینڈ لے لینا چاہتا تھا۔ اس کا خیال جس کو اس کے دوست پرنس آدم زارٹورسکی نے پیدا کیا تھا یہ تھا کہ پولینڈ کو ایک خود مختار سلطنت بنا کر وہ خود شہنشاہ روس کی حیثیت سے اس پر حکمراں رہے اور ۱۷۹۱ء کے مروجہ دستور کی بنا پر اہل پولینڈ کو ایک جدید دستور دے دیا جائے۔ اور جسطرح قدیم زمانے میں سکسنی کے الیکٹر پولینڈ کے بادشاہ ہوتے تھے اسی طرح زار روس بھی پولینڈ کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن زار روس بجائے انتخاب کے وراثتاً پولینڈ کا بادشاہ ہوا کرے پولینڈ کو دوبارہ متحدہ طاقت میں تبدیل کرنے کے لئے۔ آسٹریا اور پرشیا کو اپنے وہ مقبوضات واپس کرنے لازم تھے جو ان کو پولینڈ کے تین مرتبہ کی تقسیم میں ہاتھ لگے تھے آسٹریا کو گیلیشیا کے معاوضہ میں اطالیہ کا کچھ جزو اور پرشیا کو پرشوی پولینڈ کے تبادلہ میں کل سکسنی دینے کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن چونکہ یہ طے ہو چکا تھا کہ پرشیا کو رینش ریاستوں کا زیادہ حصہ رائن کے بائیں کنارہ پر علاوہ ان مقبوضات کے جو ۱۸۰۳ء میں اس کو حاصل ہو چکے تھے دیا جائیگا انتظام جدید کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پرشیا جرمنی میں سب سے بڑی طاقت ہو جاتی ٹیلی رینڈ خوب سمجھتا تھا کہ لارڈ کیسل ریا روس کی ترقی کا مخالف ہے اور میٹرنیچ بھی پرشیا کی وسعت کے خلاف ہے سیکسنی نے آخر تک فرانس سے اتحاد قایم رکھا تھا اس لئے ٹیلی رینڈ اس کی بربادی کو فرانس کے لئے ناقابل تلافی بدنامی سمجھتا تھا۔ اس کا جدید قابل اس خیال میں اس کا حامی تھا۔ اگرچہ سیکسنی کے بادشاہ نے نپولین کے ساتھ وفادارانہ برتاؤ کیا تھا تاہم لوئی ہژدہم اس امر سے ناواقف نہ تھا کہ خود اس کی ماں سیکسنی کی شہزادی تھی۔ اس لئے کیسل ریا اور میٹرنیچ کے خیالات کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس نے انگلستان اور آسٹریا کو روس اور پرشیا کی تجویز کی مخالفت پر آمادہ کر دیا۔

اس پر شہنشاہ اسکندر اور فریڈرک ولیم بہت برہم ہوئے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ پولینڈ اور سیکسنی پر ان کی فوجوں کا قبضہ ہے اور وہ ہر ایک مداخلت کرنے والے کے خلاف ان ریاستوں پر بہ زور شمشیر قبضہ رکھینگے۔ اس دھمکی کے جواب میں ٹیلی رینڈ۔ کیسل ریا اور میٹرنیچ نے فرانس انگلستان اور آسٹریا کے درمیان ۳ رجنوری

۱۸۱۵ء کو ایک خفیہ عہد نامہ ہوا کہ روس اور پرشیا کی تجاویز کی بزور شمشیر مخالفت کریں گے اس مصمم مخالفت کو دیکھکر شہنشاہ اسکندر مجبوراً خاموش رہا۔ نپولین ایلبا سے فوراً واپس آیا تینوں حکومتوں کے خفیہ عہد نامہ کا مسودہ اس کو لوئی ہژدہم کی میز پر ملا چنانچہ اس نے فوراً اس کو اسکندر کے پاس بھیجدیا۔ اسکندر نے نپولین کے فرانس میں آجانے کے خوف سے اس مسودہ کو میٹرنچ کو دکھا کر آگ میں ڈالدیا۔ یہ عجیب وغریب واقعہ ازحد دلچسپ ہے۔ اس سے نہ صرف ٹیلی رینڈ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے بلکہ فرانس کی اندرونی طاقت کا بھی پتہ لگتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل توجہ یہ امر ہے کہ پیرس پر اتحادیوں کا قبضہ ہونے کے چند ماہ بعد فرانس کو دوبارہ ایک عظیم الشان سلطنت تسلیم کر لیا گیا اور اس اتحاد کا جو اس کی مخالفت میں قایم ہوا تھا خود اسی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا۔

خفیہ عہد نامہ ۳ر جنوری ۱۸۱۵ء

ٹیلی رینڈ کی عاقلانہ پالسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان اسٹریا اور فرانس میں اتفاق پیدا ہوگیا اور بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں مثلاً بیویریا اور ہسپانیہ ان کی شریک ہوکر پرشیا اور روس کی مدمقابل ہوگئیں۔ اور طاقت ور فوجیں فوراً تیار ہوگئیں۔ خصوصاً فرانس نے ۱۳۰۰۰۰ سپاہیوں کی تعداد بڑھاکر ۲۰۰۰۰۰ پر پہونچادی۔ یہ نئی فوج اس فوج سے بہتر تھی جس کے ذریعہ سے نپولین نے ۱۸۱۴ء میں دشمنوں کے حملوں کو روکا تھا کیونکہ وہ کارآزمودہ سپاہی جو دور افتادہ قلعوں میں محصور ہوگئے تھے یا میدان جنگ میں گرفتار ہوکر قید ہوچکے تھے۔ واپس آکر نئی فوج میں شامل ہوگئے تھے۔ انگلستان نے بھی مناسب تیاریاں کی تھیں کیونکہ ۲۴ر دسمبر ۱۸۱۴ء کو انگلستان اور یونائٹیڈ اسٹیٹ کے درمیان گینٹ میں ایک عہد نامہ ہوا جس نے اس لڑائی کا خاتمہ کردیا جو ۱۸۱۲ء سے انگلستان کے بہت سے بحری دعووں کیوجہ سے جاری تھی۔

بیویریا نے بھی آسٹریا کے ہر ایک لاکھ سپاہیوں کے ہمراہ اپنے تیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اگرچہ ۳ر جنوری کے خفیہ عہد نامہ کا نپولین کی ایلبا سے واپسی کے وقت تک اظہار نہ ہوا تھا۔ لیکن مسلسل اور مستحکم مخالفتوں کی وجہ سے شہنشاہ اسکندر اپنے ارادوں سے باز رہنے پر مجبور ہوگیا۔

سیکیسنی کا انتظام

یہ طے پایا کہ پرشیا کو بجائے کل سیکسنی کے لوسیشیا کا ضلع اور

ٹورگو اور وٹن برگ جن کے رقبہ میں سیکسنی کا نصف حصہ اور ایک ثلث آبادی شامل تھی دیئے جائیں سیکسنی کا بادشاہ جو میدان جنگ میں گرفتار ہو کر قید کی سزا بھگت رہا تھا اور جس کو روس کے شہنشاہ نے سائبیریا بھیجدینے کی دھمکی بھی دی تھی رہا کر دیا گیا۔ اور ڈیوک آف ویلنگٹن نے جو فروری ۱۸۱۵ء میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ انگلستان کا سفیر مقرر ہوا تھا اس کو ان شرائط کے قبول کر لینے پر آمادہ کر لیا سیکسنی کی نجات لوئی ہشتدہم کے لئے بہت زیادہ اطمینان کا باعث ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ سیکسنی کا بادشاہ نپولین کا وفادار اتحادی رہ چکا ہے مگر اس کا بھی قریبی رشتہ دار ہے۔

پولینڈ کا بندوبست

پرشیا کو کل سیکسنی کے دعوی سے محروم رکھا گیا بروہ ہونے کی وجہ سے روس کو بھی کل پولینڈ کے الحاق کر لینے کے منصوبہ سے ہاتھ دھونا پڑا پھر بھی گرانڈ ڈچی آف وارسا کا بہت بڑا حصہ روس کے قبضہ میں رہا ۱۷۷۲ء میں اس کی سرحد ڈوینا اور نیپر تک پہنچ گئی تھی۔ ۱۷۹۳ء میں اس نے نصف لتھوانیا جسکی حد ولناک تھی حاصل کر لیا ۱۷۹۵ء میں باقی ماندہ لتھوانیا کا الحاق کر کے اس کے حدود نیلمین اور بگ تک پہونچا دیئے ۱۸۰۹ء میں نپولین نے اس کو وہ مقامات دیدئے تھے جن میں بگ کا دہانہ واقعہ ہے اور اب ۱۸۱۵ء میں اسکی سرحد وسچولا سے آگے نکل گئی تھی اور گرانڈ ڈچی آف وارسا کے الحاق کے بعد جس میں وارسا بھی شامل تھا اس کی سرحد مشرقی پرشیا اور گلیشیا کے مابین کچھ فاصلہ تک پہونچ گئی تھی۔ پرشیا کو پولینڈ کی پہلی دو تقسیموں میں جو حصے ملے تھے ان کے علاوہ صوبہ پوزن اور تھورن بھی مل گئے لیکن وارسا اور آخری تقسیم کا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گئے آسٹریا کو کریکو دیا گیا اور اس کا انتظام آزاد شہر کی حیثیت سے کیا جانا قرار پایا۔ اسکندر کو پولینڈ کے متعلق اپنے منصوبوں کی شکست سے سخت مایوسی ہوئی لیکن اس نے پرنس آدم زارٹوریسکی سے اپنا وعدہ ایفا کیا اور ایک جمہوری نظام حکومت اور کسیقدر خود مختاری روسی پولینڈ کو دیدی۔

جرمن کنفیڈریشن

ہر چند سیکسنی اور پولینڈ کے متعلق مسائل میں سخت مدبرانہ کشمکش پیدا ہو گئی تھی تاہم کانگریس کے سب سے زیادہ اہم کام ابھی باقی تھے جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے جدید انتظامات کرنے اور دیگر متفرق مسائل طے کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کر دیگئیں۔ ان کمیٹیوں میں سب سے

زیادہ ضروری وہ تھی جس نے جرمنی کا دوبارہ انتظام کیا۔ عہدنامہ پیرس کی خفیہ دفعات میں یہ طے ہوا تھا کہ متبرک سلطنت روما کی بجائے ایک جرمن کنفیڈریشن قائم کیا جائے نپولین اول کے کنفیڈریشن آف رائن کا اتباع کرکے اس کو ترقی دی گئی۔ بجائے سینکڑوں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے جو انقلاب فرانس کے شروع میں قائم تھیں۔ اب جرمنی میں آسٹریا اور پرشیا کے علاوہ ۳۸ ریاستیں قائم کی گئیں۔ ان میں چار سلطنتیں ہینوور بویریا ورٹم برگ اور سیکسنی سات گرانڈ ڈچیز بیڈن اولڈن برگ میکلن برگ شوبرن میکلن برگ آسٹرلٹز ہیسی کاسل ہیسی ڈرام اسٹڈ اور سیکسی ویمار اور نو ڈچیز نساؤ برنسوک سیکسی گوتھا سیکسی کوبرگ سیکسی مینجن سیکسی لڈبرگ وزن اور این ہلٹ ڈسا این ہلٹ برن برگ اور این ہلٹ کوتھین گیارہ تعلقہ جات یعنی دو شوارزبرگ دو ہوہنزولرن۔ دو لیپ پے۔ دو ری یس ہیسی ہوم برگ لیشٹینٹین اور والڈیک کے اور چار آزاد شہر ہیم برگ فرنیک فرٹ بریمن اور لیوبیک کے شامل تھے۔ اور ہولسٹین اور لوئن برگ کی ڈچیز سے جو بادشاہ ڈینمارک کے قبضہ میں تھیں اور گرانڈ ڈچی آف لکسم برگ سے جو بادشاہ نیدرلینڈ کو مرحمت کی گئی ۳۸ کی تعداد پوری کی گئی۔ اپنی ساخت میں جرمنی کنفیڈریشن کنفیڈریشن آف رائن سے ملتا جلتا تھا یہ طے پایا کہ اس کنفیڈریشن کی ڈائٹ کی صدر ہمیشہ آسٹریا ہوا کریگی اور دو ایوان میں منقسم ہوگی۔ معمولی ایوان میں ۱۷ ممبر ہونگے۔ یعنی ایک ہر ایک بڑی ریاست کی جانب سے ایک جملہ آزاد شہروں کی طرف سے ایک برنسوک سے۔ ایک نساؤ سے۔ ایک سیکسنی کی چاروں متحدہ ڈچیز کی طرف سے ایک این ہلٹ کی تینوں ڈچیز کی طرف سے اور ایک چھوٹے تعلقوں کی طرف سے ممبر ہوا کرینگے۔ یہ جماعت مستقل طور پر فرنیک فرٹ میں قایم رہیگی اور تمام معمولی معاملات کو طے کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک عام ایوان ہوگا جو ضروری مسائل طے کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اجلاس کریگا۔ اور جس میں ۶۹ اراکین ہوں گے جو مختلف ریاستوں سے باعتبار ریاستوں کے رقبہ اور آبادی کے نامزد ہوا کرینگے ہر ریاست کو اپنے خانگی معاملات میں خود مختار بنا دیا گیا تھا۔ لیکن باہمی جنگ وجدال یا کنفیڈریشن کی حدود کے باہر کسی دوسری ریاست سے جنگ کرنا ممنوع تھا۔ نئے کنفیڈریشن کے ملکی انتظام میں سب سے زیادہ اہم معاملہ جملہ مذہبی ریاستوں کا یک قلم خاتمہ ہے۔ پرنس پرائمسی جو نپولین نے اپنے کنفیڈریشن آف رائن میں قائم کی تھی باقی نہ رہی

اور ڈیلبرگ جو سلطنت کے زمانہ میں اس عہدہ پر مامور تھا اب صرف مذہبی امور کا نگران رہا

رائن کا بندوبست

سب سے زیادہ دشوار مسئلہ رائن کے بائیں کنارے کے اضلاع کے انتظامات کا تھا جو ۱۷۹۴ء سے فرانس کی ماتحتی میں تھے پیرس میں خفیہ دفعات کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ ان مقامات کو فرانس کی سرحد پر مضبوط حکومتوں کے قائم کرنے کے لئے کام میں لایا جاوے اصل دشواری سرحد کے مشہور قلعجات مے اینس اور لکسمبرگ کے متعلق تھی۔ پرشیا ان دونوں کا دعوی دار تھا لیکن آسٹریا فرانس اور جرمنی کی چھوٹی ریاستیں سخت مخالف تھیں اس لئے یہ طے پایا کہ پرشیا کو رائن کے بائیں کنارے کے شمالی مقامات جو ایلٹن سے شروع ہوکر کوبلنٹز پر ختم ہوتے ہیں اور جن میں کولون ٹریوس اور ایکس لاچیپل شامل ہیں دیدئے جائیں۔ ٹرئل اور سالزبرگ کے معاوضہ میں جو بویریا کو مجبوراً آسٹریا کو واپس کرنے پڑے اور پلیٹینٹ پر اس کی سابق حکمرانی کو دوبارہ تسلیم کرنے کے لئے اسے پرشیا کی سرحد سے ایسس تک ایک ضلع مرحمت کیا گیا جس میں مے اینس بھی شامل تھا اور اس حصہ کو "رہینش بویریا" کے نام سے موسوم کیا۔ اور آخیر میں لکسمبرگ ایک گرانڈ ڈچی بناکر جرمن ریاست کی حیثیت سے خاندان آرنج کو دیدیا گیا۔ اس کو نیدرلینڈس Netherlands کی نئی سلطنت سے جو ہولینڈ اور بلجیم میں سے بنائی گئی تھی علٰحدہ رکھا۔ اور بادشاہ نیدرلینڈس کی نگرانی میں اس کو خود مختار بنا دیا۔ صوبجات نیدرلینڈس کا اتحاد انگلستان کا ایک دلپسند منصوبہ تھا اور باوجود بلجیم کے کیتھلک صوبوں اور ہالینڈ کے پروٹسٹینٹ صوبوں کی باہمد گر مشہور مخالفت کے یہ منصوبہ پورا ہوکر رہا۔

سوئٹزرلینڈ

جرمنی کے بندوبست کی طرح سوئٹزرلینڈ کے بندوبست میں بھی وائنا کی کانگریس نے نپولین کی تقلید کی۔ سوئٹزرلینڈ کو ایک ناقابل تقسیم جمہوریت بنانے کے خیال کو فرانسیسی ڈائرکٹری نے بہت شوق سے پیش کیا تھا لیکن شہنشاہ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور خود اہل سوئٹزرلینڈ کی خواہشات کے مطابق خود مختار کینٹنوں (یعنی صوبوں) کے کنفیڈریشن کے اصول پر اس کا انتظام کر دیا تھا۔ وائنا کی کانگریس نے نپولین کی پالیسی جاری رکھی اور باوجود برن کی کینٹن کی مخالفت کے ماتحت کینٹنوں کو قایم نہ کیا نپولین کی کینٹنیں آرگو تھرگو سینٹ گال

گری سنر ٹسینو اور پینز ڈی واڈ بدستور قایم رہیں لیکن جنیوا ویلے اور نیوف شیٹل کی تین جدید کینٹن قایم کرکے جو فرانسیسی مملکت کا جزو بن گئی تھیں کینٹنوں کی تعداد ۱۹ سے بڑھا کر ۲۲ کردیگئی - اور برن کی کینٹن کو اس کے زیادہ اصرار پر بیسل کی قدیم بشپرک کا بیشتر حصہ دیدیا گیا سوئٹزرلینڈ کا نظام حکومت اس طرح پر ترتیب دیکر دول یورپ کی حمایت میں دیدیا گیا اور اس کو ہمیشہ کے لئے غیر جانبدار قرار دیا - ہوٹیک دستور جو ایک فیڈرل قانون مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۱۵ء کے ذریعہ سے جاری کیا گیا تھا نپولین کے دستور کے مقابلہ میں دیسا فیاضانہ نہ تھا لیکن اس لحاظ سے وہ ضرور زیادہ خود مختار تھا کہ مختلف وقفیہ کے دستور اور ان کے اندرونی اصلاحیں فیڈرل ڈائٹ کے روبرو پیش نہیں کی جاتی تھیں اندرونی محصول خانوں کے خلاف جو پابندی تھی وہ دور کردی گئی ڈائٹ کی صدارت زیورچ برن اور لوسرن کے لئے یکے بعد دیگرے مخصوص کردیگئی اور ہوٹیک ڈائٹ جرمنی ڈائٹ کی طرح بجائے ایک انجمن واضع قانون کے نمائندوں کی کانگریس بنگئی - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ باوجود وائنا کی کانگریس میں اعلان کے پرشیا نے اپنی قدیم ریاست نیوف شیٹل کے دعوی سے دست بردار ہونے سے انکار کردیا اور سوئٹزرلینڈ کی ایک کینٹن کی حیثیت سے اس کی خود مختاری کو اس نے ۱۸۵۷ء تک تسلیم نہ کیا -

اطالیہ

اطالیہ کے بندوبست نے ایک سے زیادہ ضروری مسائل پیش کردئے - سب سے زیادہ اہم مسئلہ اس معاہدے سے پیدا ہوا تھا جو اتحادیوں نے ۱۸۱۴ء میں موراٹ سے کیا تھا - ٹیلی رینڈ فرانس کے بادشاہ کی جانب سے اس امر پر مصر تھا کہ موراٹ تخت سے اتار کر نکال دیا جائے لیکن میٹرنیچ کیرولائن موراٹ کی دوستی کی وجہ سے اس کو برقرار رکھنا چاہتا تھا - شہنشاہ اسکندر جو اپنے وعدوں کے پورا کرنے پر ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا موراٹ کو بچانا چاہتا تھا اور نپولین کے وائسرائے اطالیہ یوجین ڈی بیوہارنس کا وائنا میں دوست صمیم بن گیا تھا -

موراٹ اگرچہ ذاتی طور پر نپولین سے بے وفا نکلا مگر وہ اطالیہ کی خود مختاری اور اس کو متحد کردئے جانے کا اب تک حامی تھا - اور یہی رائے خود نپولین کی بھی تھی ۱۸۱۴ء کی مہم کے دوران میں وہ اپنی فوجیں پو کے کناروں تک لے گیا اور وائنا کی

کانگریس کا انعقاد ہونے کے بعد بھی اس نے وہاں قیام پر اصرار کیا۔ لیکن وائنا Vienna کے مدبرین اطالیہ کو متحد بنانے پر متفق نہ تھے۔ اس معاملہ میں موراٹ کے حوصلے ان کو نہایت ناگوار تھے۔ اور ان کو نہایت مسرت ہوئی۔ جب ایلبا سے نپولین کی واپسی کے موقع پر ان کو یہ معلوم ہوا کہ موراٹ نے اپنے ایک ناعاقبت اندیشی کے اعلان میں ان کے کہلم کہلا لڑائی شروع کر دینے کا بھانہ پیدا کر دیا ہے ڈیوک ڈی کیچیرو موراٹ کا سفیر وائنا میں متعین تھا اور اس کو اتحادی دولتوں کے باہمی اختلافات کی خبریں پہونچاتا رہتا تھا۔ موراٹ نے ایک خط میں یہ دریافت کیا کہ خاندان بوربون سے اس کے تعلقات دوستانہ خیال کئے جاتے ہیں یا اس کے برعکس اس واقعہ سے سفرا دول کو ایک موقع ہاتھ آگیا۔ اور انھوں نے فوراً اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ۳ر مئی ۱۸۱۵ء کو ایک آسٹروی فوج نے ٹولینٹینو پر اسکو شکست دی اور اطالیہ سے فرار ہو جانے پر مجبور کیا۔ کانگریس نے موراٹ کی سفارت قبول کر کے اپنے لئے ایک نئی دشواری پیدا کر لی تھی وہ یہ کہ موراٹ کا سفیر کانگریس میں موراٹ کو ہر دو صیقالیہ کا بادشاہ کے نام سے یاد کرتا تھا ادھر انگریزوں کی حمایت میں فرڈی نینڈ بوربن بادشاہ نے دو صقالیوں پر اپنا اثر پیدا کر لیا تھا اور اس نے بھی اپنی جانب سے رفو کو سفیر مقرر کر کے کانگریس میں بھیجدیا تھا۔ موراٹ کے سفیر کے ہوتے ہوئے کانگریس میں یہ پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ رفو کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا جاوے۔ حقوق کی بنا پر فرڈی نینڈ کا دعوی رد کرنا مشکل تھا کیونکہ فرانس اور ہسپانیہ اس کی حمایت پر تھے۔ لیکن موراٹ کی نامعقول حرکت نے یہ مشکل حل کر دی اور اس کی شکست کے بعد فرڈی نینڈ کو ہر دو صیقالیہ کا بادشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ موراٹ اسی سال کے آخر میں اپنی سابق سلطنت میں وارد ہوا مگر فوراً گرفتار ہو کر گولی کا نشانہ بن گیا۔

دوسرا اطالوی مسئلہ جس نے سخت دقت پیدا کر دی تھی جینوا اور قرب وجوار کے مقامات کے انتظام کے متعلق تھا۔ لارڈ ولیم بینٹنک نے اس شہر پر قبضہ کرتے وقت انگلستان کی جانب سے اس کو آزاد کرانے کا وعدہ کیا تھا بلکہ اطالیہ کے اتحاد کے متعلق بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ کیسل ریا نے بدقسمتی سے بینٹنک کے اعلان کو جھٹلانا اپنا فرض سمجھا اور جینوا کو سلطنت سارڈینا کا ایک جزو قرار دیکر پیڈمنٹ سے ملحق کر دیا۔

تیسرا مشکل مسئلہ امپراطریس میری لوئس کے لئے ایک ریاست قائم کرنا تھا۔ ایک خود مختار ریاست دینے کا اس سے وعدہ ہو چکا تھا۔ اس کے باپ شہنشاہ فرانسس والئی آسٹریا نے خوشی خوشی اس کی موافقت کی اور اس کے آیندہ ہونے والے شوہر کاونٹ نیپرگ نے دانائی میں نہایت قابلیت سے اس کی نمایندگی کا حق ادا کیا۔ آخر کار یہ تجویز ہوا کہ اس کو پارما پیاکنزہ اور گستالا کی ڈچیز دیدی جائیں مگر اس کے بعد اس کے بیٹے بادشاہ روم کو جانشیں نہیں کیا گیا۔ بلکہ تخت کے جائز وارث یعنی آرڈوریا کے بادشاہ کو جانشین قرار دیا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ جانشینی کا وقت آنے تک وہ لوکا پر حکمرانی کرے گا۔ اطالیہ کے دیگر انتظامات مقابلتہً آسان تھے۔ آسٹریا کو منیٹوا اور طانیز کے بدلے میں جو ۱۷۹۷ء سے پیشتر اس کے قبضہ میں تھے کل وینیشیا اور لمبارڈی دیدے گئے نس کنی کی گرانڈ ڈچی مع پی یوم بی نو کے علاقہ کے گرانڈ ڈیوک فرڈیننڈ کو جو شہنشاہ فرانسس والئی آسٹریا کا چچا تھا واپس دیدیگئی۔ یہ بھی طے ہوا کہ بعد کو ڈچی آف لوکا بھی اسی کو دیدی جائے گی۔ پاپا روم کو اس کے مقبوضات مع بولونا اور فرارا کی سفارتوں کے واپس مل گئے اور ڈیوک فرانسس ہرکولیز ثالث کا پوتا موڈینا کا ڈیوک تسلیم کرلیا گیا۔ کیونکہ اگر نپولین نے اسے اپنی سلطنت اطالیہ میں شامل نہ کرلیا ہوتا تو اس ڈچی پر وہ ہی قابض ہوتا۔

دوسری سلطنتیں

یورپ کی دوسری سلطنتوں کے متعلق جو انتظامات وائنا کی کانگریس میں کئے گئے مقابلتہً اہم نہ تھے ان میں جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اطالیہ کے انتظامات کے سے مشکل مسائل پیش نہ آئے۔ نوروے اپنی مرضی کے خلاف سویڈن سے ملحق کر دیا گیا۔ لیکن ویسٹ انڈین جزیرہ گوڈیلوپ جو ۱۸۱۳ء میں انگلستان نے برنادوٹی کو اس کے اتحاد کے صلے میں دیا تھا وہ اسے فرانس کے سپرد کرنا پڑا برنادوٹی سے کیل کے عہدنامہ میں نوروے کی بجائے سوئڈش پومیرے نیا ڈنمارک کو دینے کا وعدہ ہوا تھا۔

سویڈن

ڈنمارک

یہ وعدہ ہنوز پورا نہ ہوا تھا ڈنمارک سیکسنی کی طرح نپولین کا نہایت وفادار اتحادی رہ چکا تھا اس لئے اس کو نقصان میں نہ رکھنا چاہیئے تھا سویڈش

پومیرے نیا پرشیا کو دیدیگئی۔ اور ڈینمارک کو صرف چھوٹی ڈچی آف لوئن برگ ملی ان انتظامات سے سوئڈن اور ڈینمارک دونوں نہایت کمزور ہوگئے اور اسکینڈی نیویا کی ریاستوں نے فن لینڈ اور پومیرے نیا نکل جانے سے بحر بالٹک کو اپنے طاقتور ہمسایوں یعنی پرشیا اور روس کو مجبوراً حوالہ کر دیا۔

ہسپانیہ

ہسپانیہ نے کاونٹ لیبر پڈور کی قابلیت اور ٹیلی رینڈ کی مدد کیوجہ سے سوائے جزیرہ ٹرنی ڈاڈ کے جو انگلستان نے فتح کرلیا تھا نہ صرف کچھ ضائع کیا بلکہ اس کو اولیونیز اکے گرد و نواح کے اضلاع رکھنے کی اجازت دی گئی جو ۱۸۱۱ء میں پرتگال نے اس میں شامل کر دئے تھے۔ اس معاملہ میں انگلستان

پرتگال

کا پرتگال سے منہ موڑ جانا لارڈ کیسل ریا کی دانشا کی پالسی پر سخت بدنما دھبہ ہے۔ پرتگالی فوج ویلنگٹن کے ہمراہ نہایت بہادری سے لڑی تھی اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ اولی ونیز اہسپانیہ کو دیدینے پر یہ مجبور کیا جاتا جب کہ دوسرے ملکوں کو انکی قدیم سرحدیں واپس مل رہی تھیں اس کے علاوہ پرتگال کو فرانسیسی گائنا اور کیئنے بھی فرانس کو واپس دینے پڑے۔ انگلستان نے اخراجات جنگ کا بارسب سے زیادہ اٹھایا تھا۔ اور دوسری دولتوں کے مقابلے میں نپولین کے زوال کی سب سے زیادہ کوشش اس نے کی تھی مگر دوسرے ملکوں کے مقابلے میں اس کو بہت قلیل معاوضہ ملا۔ اس نے مالٹا کو اپنے قبضہ میں رکھا اور اس طرح پر وہ مسالہ طے ہوگیا جس نے ایمیون کی صلح کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اس کو ہیلی گولینڈ بھی مل گیا جو ڈینمارک نے پہلے سے دے رکھا تھا اور جو ایلب کے دہانے پر قابو رکھتا تھا۔ جزائر ایونیہ کی نگہبانی مل جانے سے انگلستان پھر بحر ایڈریاٹک پر حاوی ہوسکا۔ نوآبادی مقبوضات میں انگلستان نے مارٹینک اور جزیرہ بوربن واپس کرنے پڑے سوئڈن اور پرتگال کو گواڈیلوپ اور فرانسیسی گیانا واپس کرنے پر مجبور کیا۔ ہالینڈ کے مقبوضات میں سے انگلستان نے لنکا اور راس گڈہوپ اپنے پاس رکھے۔ لیکن جاوا کو ریکاؤ اور دیگر ولندیزی مقبوضات اس کو واپس کر دئے گئے۔ وسٹ انڈیز میں بھی جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے اس نے

ہسپانوی جزیرہ ٹرینی ٹاڈ اپنے پاس رکھا۔

غلاموں کی تجارت

وائنا میں کیسل ریا کے طرز عمل کے اعتدال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انگلستان میں اس پر غلاموں کی تجارت قطعی بند کرنے کے لئے نہایت زور ڈالا جا رہا تھا۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ جس وقت انگلستان کا سفیر یورپ کے دور جدید میں کارہائے نمایاں کر رہا تھا اہل انگلستان خاص طور پر غلاموں کی تجارت کے مسئلہ میں منہمک تھے۔ مہتم بالشان تغیرات جن کی وجہ سے یورپ میں نئی جماعتیں قایم ہو رہی تھیں پرشیا کی ترقی جرمنی کا جدید انتظام اور آسٹریا کی وسعت غرضکہ کسی بات پر اہل انگلستان کو زیادہ توجہ نہ تھی لیکن جیسا کہ خود لارڈ کیسل ریا کا بیان ہے انگلستان کے قریب قریب ہر گاؤں میں جلسے کئے گئے۔ جن میں اس امر پر زور ڈالا گیا کہ وہ حبشی غلاموں کی تجارت بند کرانے کے لئے اپنا اثر کام میں لائے۔ اس لئے کیسل ریا نے اپنے انتخاب کنندوں کی خواہش کی موافقت میں انسداد غلامی میں سخت کوشش کی دوسرے سفرا اس مسئلہ کو محض معمولی مسئلہ سمجھ کر اس کی پریشانی پر سخت متعجب تھے۔ ان کو شبہ تھا کہ اس میں ضرور کوئی گہری چال ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ انگلستان کی انسانی ہمدردی کا راز یہ ہے کہ اس کے جزائر ولسٹ انڈیز حبشیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور جن جزائر کو وہ واپس کر رہا ہے ان سے خالی ہیں۔ اس لئے دوسری سلطنتوں کے سفیروں نے جن کے مقبوضات خط جدی میں تھے۔ کیسل ریا کی تجویز کو منظور نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس نے پانچ سال بعد اور ہسپانیہ نے آٹھ سال بعد غلاموں کی تجارت بند کرنے کا وعدہ کیا۔ کیسل ریا کو مجبوراً ماننا پڑا۔ لیکن اس نے اپنے رائے دہندگان انگلستان کو مطمئن کرنے کے لئے کانگریس کی جملہ دولتوں کی جانب سے ایک اعلان شایع کرایا جس میں غلاموں کی تجارت کے خلاف اظہار نفرت تھا۔ دوسرا نہایت اہم مسئلہ جو وائنا کی کانگریس میں طے ہوا ان دریاؤں میں جہاز رانی کے متعلق تھا جو کئی ملکوں میں بہتے تھے۔

دریاؤں کی جہاز رانی

تمام چھوٹے چھوٹے حکمرانوں کا یہ طریقہ تھا کہ بحری سامان تجارت پر اسقدر سخت محصول لگاتے تھے کہ رائن جیسے دریا تجارت کے لئے گویا بیکار ہو گئے تھے۔ اس مسئلہ پر کانگریس کی ایک کمیٹی نے

بحث کرکے دریاؤں کے بین الاقوامی انتظام کے لئے ایک قانون بنا دیا جو عام طور پر منظور ہوا۔ یہ معاملات دیر بعد زیر بحث آئے اور مکمن بھاعرصہ تک زیر بحث نہ آئے اگر مارچ ۱۸۱۵ء کے شروع میں یہ خبر موصول نہ ہو جاتی کہ نپولین ایلبا سے واپس آکر بغیر کسی مخالفت کے پھر فرانس کا حکمراں بن بیٹھا ہے۔

وائنا کی کانگریس کا اختتام جون ۱۸۱۵ء

فروری کے مہینہ میں لارڈ کیسل ریا کی جگہ ڈیوک آف ویلنگٹن وائنا میں انگلستان کا سفیر مقرر ہوا۔ کیونکہ لارڈ کیسل ریا کو پارلیمنٹ میں شامل ہونے کے لئے لندن واپس جانا تھا۔ نپولین کے دوبارہ فرانسیسی فوج پر قابو پا لینے کی نتیجہ خیز اطلاع سے وائنا میں تمام بدگمانیاں کچھ عرصہ کے لئے موقوف ہوگئیں۔ اتحادی حکمرانوں اور ڈیوک آف ویلنگٹن میں مشورہ کے بعد چومنٹ کے عہدنامہ کے شرائط پر عمل کرنے کی تجویز ہوئی باہمی جدال و قتال کے لئے جو افواج اتحادیوں نے تیار کر رکھی تھیں ان کی باگیں فرانس کی طرف پھیر دی گئیں۔ ۲۵ مارچ ۱۸۱۵ء کو وائنا میں آسٹریا روس پرشیا اور انگلستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں ان سلطنتوں میں سے ہر ایک نے لڑائی جاری رکھنے کے لئے ۱۸۰۰۰۰ سپاہی دینے کا وعدہ کیا اور بغیر نپولین کی طاقت کو برباد کئے ہوئے ہتھیار نہ ڈالنے کے عہد و پیمان ہوگئے جنگ کے متعلق یہ طے پایا کہ تین فوجیں فرانس پر حملہ کریں پہلی فوج ۲۵۰۰۰۰ آسٹریوں روسیوں اور اہل بویریا کی سوارٹ زن برگ کی ماتحتی میں بالائی رائن کو عبور کرے۔ دوسری فوج ۱۵۰۰۰۰ پرشیوں کی بلوشیر کی ماتحتی میں زیرین رائن کو عبور کرے اور تیسری فوج ۱۵۰۰۰۰ اہل انگلستان اہل ہینور اور اہل الینڈ کی نیدرلینڈ کی جانب سے حملہ کرے۔ انگلستان نے تقریباً ۱۱۰۰۰۰۰ پونڈ سے اتحادیوں کو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ یہ انتظامات طے کرنے کے بعد اتحادی حکمران اور ان کے سفیر وائنا سے رخصت ہوگئے لیکن کانگریس کا آخری عام قانون ۹ جون ۱۸۱۵ء تک یعنی واٹرلو کی لڑائی سے دس روز پہلے تک نہ لکھا گیا۔ اور نہ اس پر دستخط ہوئے۔

لوئی ۱۸ کا پہلا عہد حکومت

ذکر کیا جا چکا ہے کہ اتحادی افواج فون ٹن بلو پر نپولین کی شکست دہی کے بعد فرانس سے لوئی ۱۸ کو برسر حکومت چھوڑ کر واپس ہو گئی تھیں۔ اس بادشاہ نے فرانس میں واپس آتے ہی اپنے ایک اعلان میں جو شینٹ اوئن

کے اعلان" کے نام سے مشہور ہے نہایت فیاضانہ وعدے کئے تھے۔ یہ اصول حکمرانی کے چارٹر یعنی فرمان کی شکل میں ۴ جون ۱۸۱۴ء کو منظور ہو کر جاری ہو گئے تھے۔ اس چارٹر کی رو سے نیابتی اوارات شخصی آزادی اور سلطنت کے انتظامی محکموں کے قیام و بقا کا مستحکم وعدہ تھا۔ اس نئے دستور کی رو سے دو ایوان قایم کئے جانے تھے یعنی ایک ایوان خاندانی امرا کا اور دوسرا ایوان منتخب شدہ نمایندوں کا۔ چارٹر کے وعدے نہایت معقول تھے اور اگر مناسب طور پر ان پر عمل کیا جاتا تو فرانس بالکل قانع رہتا لیکن افسوس لوئی ۱۸ نے جلاوطنی میں بھی کوئی تجربہ حاصل نہ کیا۔ باوجود اس منشور کے وہ اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا بادشاہ سمجھتا تھا۔ اس نے جلاوطنوں کو اور بالخصوص ان جلاوطنوں کو جنہوں نے فرانس کے خلاف ہتیار اٹھائے تھے اور اپنی مرزبوم سے ہمیشہ دغا کی تھی سلطنت کے بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر دیا۔ اور اپنے دربار کو مستبد امرا سے بھر لیا سب سے زیادہ برائی یہ کی کہ وزرا تک مستبد مقرر کر لئے واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شاہی۔ خاندانی شہزادوں کے مغرورانہ برتاؤ اور واپس شدہ اساقفہ اور پادریوں کے غضب ناک اعلانات نے اہل فرانس کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر دیا کہ چارٹر کے اعلانات محض برائے نام ہیں اور غالباً بادشاہ کا طرز عمل یہ ہوگا کہ کلیسا اور بادشاہ کی جو جائیدادیں عہد انقلاب میں فروخت کر دی گئی تھیں وہ واپس لے لیجائینگی۔ بے اطمینانی کی یہ کیفیت عام تھی چونکہ لوئی ۱۸ کی حکومت محض اس وجہ سے منظور کی گئی تھی کہ اس کے باعث امن و امان قایم ہو جائیگا اس لئے وہ عام پسند اور مقبول نہ ہوئی بلکہ نپولین کے قدیم ماتحتوں نے شہنشاہی حکومت کے مٹ جانے پر اظہار تاسف کرنا شروع کر دیا۔ جب اہل شہر کے یہ خیالات تھے تو ظاہر ہے کہ فوج کا احساس اس سے کہیں زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ لڑائی کے قیدی اور محصور شدہ افواج فرانس میں واپس آکر اس امر پر یقین رکھتی تھیں کہ ۱۸۱۴ء میں نپولین کی شکست محض اتفاقیہ تھی۔ اور ایک مرتبہ پھر یورپ سے قسمت آزمائی کرنا چاہتی تھیں اتحادیوں کی تسخیر پیرس کے بدنما دھبے کو مٹانے کا ولولہ ہر کہ دہ کے دل میں موج زن تھا۔

ایلبا سے نپولین کی واپسی
مارچ ۱۸۱۵ء

یکم مارچ ۱۸۱۵ء کو نپولین جس کو فرانس کی ہمہ گیر خواہش کی اطلاع

ل چکی تھی۔ خلیج سان جوآن میں وارد ہوا اور اپنے اس مختصر عہد حکومت کی ابتداء کی جو عہد صد ایام کے نام سے مشہور ہے اس کے ساتھ ۸۰۰ جوانوں کا محافظ دستہ تھا جس کے ایلبا میں رکھنے کی اوسے اجازت تھی۔ ہر طبقہ کے آدمیوں نے نہایت جوش سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اس کا فرانس کا سفر ایک شاندار جلوس تھا۔ بادشاہ کے بھائی کومٹ ڈی ارٹس نے لائنز پر رد کنے کی بیکار کوشش کی۔ مارشل نے جس نے اپنے مربی کو قید کرنے کا وعدہ کیا تھا، ارمئی کو اس فوج کے ساتھ جو اس کی کمان میں تھی نپولین سے جاملا۔ ۲۰ رمئی کو نپولین پیرس میں داخل ہوا اور ٹوئی لیرز میں خیمہ زن ہوا۔ لوئی ۱۸ مارشل نے کی علیحدگی کی خبر پاتے ہی بھاگ نکلا۔ اور فرانس سے نکل کر جہنٹ میں پناہ گزیں ہوا۔ نپولین کو اپنی مصیبت میں نہایت تلخ تجربات ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس نے پوری اور مکمل انفرادی آزادی اور مطابع کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور ۲۳ راپریل کو ایک قانون جاری کیا جس میں یہ اصول منضبط تھے یہ قانون قانون زائد کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے ملازمین سرکاری پر قطعی بھروسہ کرنیکی غلطی کو محسوس کر کے حب الوطنی کے بناء پر ارباب انقلاب سے رجوع کیا جن کو اپنے عروج کے زمانہ میں اس نے نہایت احتیاط کے ساتھ ملازمت سے علیحدہ رکھا تھا۔ یہ لوگ فوراً اس کے گرد جمع ہو گئے ان کے مشہور ترین نمایندے کاونٹ کو اس نے وزیر ملکی مقرر کیا اور دونوں ایوانات کو جن کا منشور میں فرمان تھا۔ اپنے اعلان میں منظور کر لیا۔ اس کے علاوہ لوئی ۱۸ کے بنائے ہوئے بہت سے امرا (پیرز) نے ایک مرتبہ پھر اس کی اطاعت قبول کر لی۔

واٹرلو کی مہم جون ۱۸۱۵ء

حب الوطنی کی التجا اور ایڈیشنل ایکٹ کے فیاضانہ وعدوں سے قومی جوش کو مشتعل کر کے نپولین نے اپنی فوج کو ترتیب دینا شروع کیا۔ اور اپنے مرغوب طریق جنگ کے بموجب فرانس پر حملہ ہونے سے پہلے خود حملہ کر دینے کا تھیہ کر لیا۔ عنیم کی تینوں حملہ آور افواج میں سے قریب ترین وہ فوج تھی جو ڈیوک آف ویلنگٹن کی زیر کمان تھی۔ اس جنرل کو دانا سے روانگی کے بعد ایک مخلوط فوج کی کمان دی گئی تھی جس میں انگلستانی ہینور ہالینڈ اور بلجیم کے سپاہی تھے۔ اس کو جزیرہ نما کے کارآزمودہ سپاہیوں کی عدم موجودگی پر جو

اب تک امریکہ میں تھے نہایت افسوس تھا اور ناتجربہ کار سپاہیوں کا شاکی تھا اس نے اہل پرشیا کے ساتھ جو بلوشر کی زیر کمان نیدرلینڈ میں آگئے تھے مل کر کام کرنیکا انتظام کیا۔ لیکن نپولین نے بلوشر اور ویلنگٹن کے متحد ہونے سے پیشتر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ۱۲۰۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ سرحد کو عبور کیا اور اپنی قابلیت سرعت انتظام کے باعث اتحادی جنرلوں پر یکایک ٹوٹ پڑا۔

۱۶ جون ۱۸۱۵ء کو اس نے بلوشر کو لگنی پر شکست دی اور نے نے اپنے میسرہ سے انگلستان کے آگے بڑھی ہوئی افواج کو قطرا براس پر ایک غیر فیصل جنگ کی ان لڑائیوں کی وجہ سے انگلستان کی اور پرشیا کی فوجیں علیحدہ علیحدہ ہوگئیں۔ نپولین نے اپنی پوری فوج سے انگلستان کی فوج پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور مارشل گروشی کو پرشیوں کے تعاقب کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ ادھر بلوشر نے انگریزوں پر حملہ ہو جانے کی صورت میں ویلنگٹن کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ویلنگٹن نے اس وعدہ پر بھروسہ کرکے واٹرلو پر مقام کیا ۱۸ جون کو واٹرلو کی جنگ ہوئی۔ باوجود فرانسیسیوں کے بار بار اور غضبناک حملوں کے انگلستان کی افواج نے میدان نہ چھوڑا یہاں تک کہ بلوشر فرانسیسی میمنہ کی جانب آگیا۔ دو دشمنوں کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کی تاب نہ لاکر فرانسیسی فوج نے مجبوراً ہتھیار ڈال دئے اور گارڈ کی شکست کے بعد جس کے ذریعہ سے مراجعت ممکن تھی نپولین اپنی شکست قطعی کو محسوس کرتا ہوا پیرس پہونچا۔ اور ۲۲ جون کو اپنے بیٹے بادشاہ روما کے حق میں تخت فرانس سے دست بردار ہوگیا۔ اور ایک ایگزکٹو کمیشن آف گورنمنٹ یعنی حکومت کی ایک انتظامی جماعت قایم کرکے خود امریکہ پہونچ جانے کے خیال سے جہاز پر سوار ہوگیا لیکن اس ارادہ میں وہ ناکامیاب رہا۔ اور ۱۵ جولائی کو اسے "ایچ ایم ایس بیلرافن" جہاز پر اپنے آپ کو کپتان میٹ لینڈ کے حوالہ کرنا پڑا ویلنگٹن اور بلوشر کی فوج نے شکست خوردہ غنیم کا تعاقب کیا لیکن وہ شکست اسقدر مکمل تھی کہ فرانسیسیوں کے پیر پھر نہ جمے صرف کیمبرائی ایک ایسی جگہ تھی جس نے کسیقدر مقابلہ کیا مگر وہ آسانی سے سر ہوگئی اور تیسری جولائی کو ویلنگٹن اور بلوشر نے پھر پیرس پر قبضہ کرلیا اسی اثنا میں سوارٹزن برگ کی بڑی فوج نے فرانس پر حملہ کردیا تھا اسطرح پر یہ ملک دوبارہ اتحادیوں کے قبضہ میں آگیا۔

پیرس کا دوسرا صلح نامہ ۲۰ر نومبر ۱۸۱۵ء

پیرس کے دوسرے صلحنامہ نے ثابت کر دیا کہ متحد حکمران فرانس کی یورپ کے ساتھ ۱۸۱۴ء اور ۱۸۱۵ء کی مخالفتوں کے فرق کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ ۱۸۱۴ء کا پیرس کا صلحنامہ اگر فرانس کے قطعی موافق نہ تھا تو کم از کم منصفانہ ضرور تھا اتحادی حکمرانوں اور ان کے وزرا نے مان لیا تھا کہ ۱۸۱۴ء میں فرانس کے خلاف نہیں بلکہ نپولین کے خلاف جنگ کی گئی تھی لیکن ۱۸۱۵ء کی مہم کی نوعیت بالکل مختلف تھی اس موقع پر نہ صرف فرانسیسی فوج نے بلکہ فرانسیسی ملت نے سلطنت اور نپولین کی ذات کے ساتھ اپنی وابستگی کا ثبوت دیا تھا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ فرانس پر نہ صرف زیادہ سخت شرائط عاید کی جائیں بلکہ آیندہ کیلئے ضمانت بھی لے لی جائے۔ بہت سی تجویزیں پیش کی گئیں جن میں ایک یہ تھی کہ اگر کل پکارڈی فرانس سے علیحدہ نہ کی جائے تو کم از کم ایلسیس لورین اور فرانسیسی فلینڈرس ضرور علیحدہ کر لئے جائیں اور فرانس کی وہ سرحد قائم رکھی جائے جو ۱۷۹۲ء کی فتوحات سے پیشتر تھی۔ اس تجویز کی پرشیا نے پوری موافقت کی جس کو فرانس سے علیحدہ کردہ اضلاع میں سے بہت بڑا حصہ ملنے کی امید تھی لیکن آسٹریا اور انگلستان نے نہایت سختی کے ساتھ مخالفت کی انگلستان کو اس کی نوساختہ سلطنت نیدرلینڈ کے حدود بڑھا دینے کی تجویز سے نہیں بہلایا جا سکتا تھا اس کے علاوہ آسٹریا پرشیا کی طاقت میں کسی قسم کے اضافہ کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ پرشیا کی ان ہوائی تجاویز کی مخالفت کرنے میں شہنشاہ اسکندر اور اس کے وزیر نیسل روڈ نے لارڈ کیسل ریا کا ساتھ دیا اور آخرکار یہ طے پایا کہ فرانس کو ۱۸۰۹ء کی سرحد پر قطعی طور پر محدود کر دیا جائے۔ اس کے یہ معنی تھے کہ سوائے ادگنان اور وینس کے تمام مقامات جو ۱۸۱۴ء میں فرانس کو دیئے گئے تھے اس کے ہاتھ سے نکل گئے۔ شامرے اور سوائے کا حصہ جو اسی زمانہ میں فرانس کو ملے تھے سارڈینیا کے بادشاہ کو واپس کر دیے گئے۔ جینیوا کے قرب وجوار کے اضلاع بھی اسی کنٹین کو واپس کر دیے گئے سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ہنجین کے قلعہ کو مسمار کر دینے کا حکم دیا گیا اور مشرقی اور شمال مشرقی سرحدوں پر مختلف استحکامات بغرض تحفظ سرحد قائم رکھنے کی اجازت نہ دی گئی فرانس پر ۷۰۰۰۰۰۰۰ فرانک تاوان جنگ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ اس کو مجبور کیا گیا کہ وہ ۱۵۰۰۰۰ آدمیوں کی ایک فوج

کے اخراجات ..... ۲۵۰ فرانک سالانہ برداشت کرے جو فرانس کے خاص خاص سرحدی قلعوں میں پانچ برس تک رہیگی۔ پیرس کے دوسرے صلح نامہ کے یہی اہم شرائط تھے جن پر ۲۰ نومبر ۱۸۱۵ء کو دستخط ہوئے۔ لیکن جو بات فرانس کو مالی تاوان اور ملکی نقصانات سے زیادہ محسوس ہوئی وہ اتحادی دولتوں کا فیصلہ تھا کہ کثیر التعداد تصاویر اور آرٹ کی اختراعات فائقہ جو انقلاب کی لڑائیوں اور ایمپائر کے عہد میں پیرس میں جمع ہوگئی تھیں ان کے قدیم مالکوں کو واپس کر دی جائیں اہل پرشیا اس پر بھی قانع نہ ہوئے وہ پیرس کو اور زیادہ سخت سزا دینا چاہتے تھے۔ بلوشر صرف لارڈ کیسل ریا اور ڈیوک آف ویلنگٹن کی بر وقت مداخلت کے باعث باشندگان پیرس سے ..... ۱۱ فرانک کا تاوان وصول کرنے سے باز رہا۔ پرشیوں نے جنیا کے پل کو اڑا دینے کی بھی تیاریاں کی تھیں۔ کیونکہ یہ پل ان کی فوجی شکست کی ایک زندہ یادگار تھا لیکن لوئی ۱۸ کے استقلال نے پرشیوں کو باز رکھا کیونکہ اس نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ خود پل پر کھڑا ہو کر اس کے ساتھ اڑ جائیگا اس لئے بلوشر کو اس پل کا نام بجائے "جنیا کے پل" کے "فوجی مدرسہ کا پل" بدل دینے پر قناعت کرنی پڑی نپولین کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ بھی نہایت دشوار تھا۔ وہ بیلرافون جہاز پر سوار ہو کر ۲۴ جولائی ۱۸۱۵ء کو ٹوربی پہونچا اور انگلستان کے وزرا سخت حیران تھے کہ اپنے جلیل القدر قیدی کا کیا کریں وہ یورپ اور امریکہ کے کسی حصہ میں اس کو رکھنے کی جرات نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ذرا سا موقع پاکر نپولین ایلبا کا دوسرا نقشہ چشم زدن میں کھینچ دینے پر قادر تھا۔

نپولین سینٹ ہلینا بھیجدیا گیا

بلوشر کی صاف اور قطعی یہ رائے تھی کہ اس کو ڈک ڈی انگین کی طرح ون سی نیز میں گولی مار دی جائے لیکن انگلستان کی گورنمنٹ نے اس کو ایک غیر آباد جزیرہ میں قید کرنا کافی سمجھا چنانچہ انھوں نے سینٹ ہلینا کا جزیرہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے عاریتاً لیکر ۸ اگست کو نپولین کو ایچ ایم۔ ایس نارتھمبرلینڈ جہاز پر سوار کر کے جلاوطن کر دیا۔

متبرک اتحاد ستمبر ۱۸۱۵ء

نپولین کے سینٹ ہلینا روانہ ہونے کے ایک مہینہ بعد شہنشاہ اسکندر شہنشاہ فرانسس اور بادشاہ فریڈرک ولیم نے

ایک عہدنامہ کی رو سے یہ اعلان کیا کہ عیسائی مذہب گورنمنٹ کی حقیقی بنیاد ہے اور معاہدہ کرنے والے حکمرانوں نے ہر موقع پر ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنے اور اپنی رعایا کو عیسائی مذہب کے فرائض پر کاربند ہونے کی تلقین کرنے کا وعدہ کیا۔ لارڈ کیسل ریا نے پرنس ریجنٹ کی طرف سے (متبرک اتحاد) ہولی الائنس میں شامل ہونے سے انکار کیا لیکن ۲۶ نومبر ۱۸۱۵ء کو پیرس کا صلحنامہ ہو جانے کے بعد وہ ایک اتحاد قائم کرنے پر رضامند ہو گیا جس میں چاروں دولتیں شامل تھیں اور جس کا مقصد نپولین اور اس کے ہر ایک عزیز کو فرانس کے تخت سے باز رکھنا اور ان میں سے ہر ایک سلطنت کی تحفظ اور بقا کے لئے باہمی امداد کرنا اور یورپ میں عام طور پر امن قائم رکھنا اور مقررہ تاریخوں پر یورپ کے متنازع فیہ معاملات طے کرنے کیلئے کانگریس منعقد کرنا تھا۔

لوئی ۱۸ کی تجدید حکومت جولائی ۱۸۱۵ء

لوئی ۱۸ کی جدید حکومت سابقہ حکومت سے مختلف تھی جسطرح کہ پیرس کا دوسرا عہدنامہ پہلے عہدنامہ سے مختلف تھا ضد ایام کے واقعہ کے بعد بوربن بادشاہ کسی طرح اس مغالطہ میں نہیں رہ سکا تھا کہ اہل فرانس اس کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تخت شاہی پر اس کا قیام صرف نپولین کی عدم موجودگی اور فرانس میں اتحادی افواج کی موجودگی کی وجہ سے تھا اس موقعہ پر وہ ان لوگوں کو سزا دینے سے نہ چوکا جنہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اس نے عام معافی دینے سے انکار کیا اور ۲۴ جولائی ۱۸۱۵ء کو اس نے فرانس کے ۵۷ مشہور لیڈروں کو ملزم قرار دیا جن میں سے ۱۹ کے کورٹ مارشل ہونے کا حکم دیا اور ۳۸ جلاوطن کر دئے گئے ان بدنصیبوں میں جو اس حکم قتل کا شکار ہوئے سب سے زیادہ مشہور مارشل نے تھا جس کو چیمبر آف پیرز (مجلس امرا) کے حکم قتل صادر کرنے کے بموجب ۷ دسمبر کو گولی مار دیگئی۔ یہ طریقہ اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ یہ امر نہایت دشوار تھا کہ کوئی کورٹ مارشل ایسی منتخب کی جا سکتی جو فرانس کے ایک نہایت جری اور بہادر مارشل کے لئے قتل کا حکم صادر کرتی مارشل (لا ان سی) نے جو اس کورٹ مارشل کا صدر نامزد کیا گیا تھا ایک فصیح خط کے ذریعہ سے اس خدمت سے انکار کر دیا جس کی بنا پر اس کو تین مہینہ کے لئے جیلخانہ میں بھیجا

پڑا۔ ان سزاؤں سے کہیں زیادہ بُرا نتیجہ ان ڈکیتیوں سے نکلا جو جنوبی فرانس میں شروع ہو گئی تھیں۔ شاہ پسند ہونے کا عذر کر کے جیھو کی کمپنیوں نے تھرمیڈورین اور ڈائرکٹری کے عہد میں جنوبی فرانس میں لوٹ مار کی تھی۔ انھیں نے یہ سلسلہ پھر شروع کر دیا۔ سیاسی مذہبی اور ذاتی جذبے قتل کے لئے برانگیختہ کئے جاتے تھے لوٹ اور قتل تمام جنوبی فرانس میں عام تھے اور ان مظلومین میں جو ۱۸۱۵ء کی اس وائٹ ٹیرر (سفید بلا) کے باعث قتل ہوئے مارشل برون جنرل رے مل اور جنرل لاگرڈ تھے۔ سیاسی جرائم کی سزا دینے کے لئے ایک قانون کی بنا پر جو ۱۲ دسمبر کو پاس ہوا خصوص عدالتیں قایم کر دی گئیں۔ یہ مجسٹریٹی عدالتیں جس قدر سخت تھیں اسی قدر غیر منصف بھی تھیں۔ بلکہ بالفاظ دیگر "رین آف ٹیرر" کے عہد انقلاب کی عدالتوں کا نمونہ تھیں جو صوبوں میں قایم کی گئی تھیں ان کے ذریعہ سے کئی سو آدمی قتل کئے گئے۔ آخر کار جنوری ۱۸۱۶ء میں ایک قانون معافی جس کو طنزاً اس نام سے یاد کیا جاتا تھا پاس ہوا۔ یہ قانون اپنے مستثنیات کی فہرست کے لحاظ سے عملاً ایک وسیع قانون الزام سازی کا تھا کانونشن کے باقیماندہ ممبر جنہوں نے لوئی ۱۶ کے قتل کے لئے رائے دی تھی اور جو صدیوم کے زمانہ میں کسی طرح بھی نپولین کے اقتدار کو تسلیم کر چکے تھے (بدقسمتی سے ایسے ممبروں کی تعداد بھی زیادہ تھی) جلاوطن کر دئے گئے۔ اس قانون معافی کی رو سے اکثر بڑے بڑے مدبرین جو ۱۷۹۳ء سے فرانس کی گورنمنٹ سے تعلق رکھتے تھے جلاوطن ہوئے۔ کارنوٹ مرلن آف ڈوئی سی ایس کامبا سرز اور ڈیوڈ (داؤد) جو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا مصور تھا ان جلاوطنوں میں مخصوص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جدید حکومت کا نظام

دوبارہ تخت نشین ہو کر بھی لوئی ۱۸ نے اپنی سابقہ پالیسی کے نتائج سے سبق حاصل نہ کیا اس نے پھر واپس شدہ جلاوطنوں کے ساتھ مراعات شروع کر دی اور ایک سربسر مستبدانہ پالسی اختیار کی ٹولی ریز میں مستحکم طور پر قیام پذیر ہوتے ہی جب کہ پرشوی اور اہل انگلستان پیرس کے چاروں طرف چھاؤنی ڈالے ہوئے تھے اس نے ٹیلی رینڈ اور فوشے کو برخاست کر دیا اور ایک نئی اور مضبوط شاہ پسند وزارت قائم کی جس کا صدر ڈیوک ڈی رشلو تھا جس نے ایک مدبر کی حیثیت سے اپنی زندگی کے آخری بیس برس جلاوطنی میں روس میں گزارے

تھے۔ بادشاہ نے ان وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ کیا جو اس نے ۱۸۱۴ء کے چارٹر میں کیئے تھے لیکن ان وعدوں پر اس طرح عمل کیا گیا کہ وہ محض باطل ثابت ہوئے۔ نپولین کی ایلبا سے واپسی پر اس کی طرف داری کا لوئی ۱۸ نے فائدہ اٹھایا۔ اور ایوان اعلیٰ یا ہاؤس آف پیرز (مجلس امرا) سے فرانس کے بیشتر لیڈروں کو نکالدیا اس طرح پر قدیم مہاجرین یا ان لوگوں کی کثرت ہوگئی جو انتہائی شاہ پسندی سے اپنے جلاوطن نہ ہونے کے جرم کو دھونا چاہتے تھے ایوان ادنیٰ یا مجلس نمائندگان شاہ پسندی میں ہاؤس آف پیرز سے بڑھی ہوئی تھی۔ نمائندگان جو خاص طور پر بدلہ کی دہمکیوں کے براہ راست دباؤ سے منتخب کیئے گئے تھے ہر مستبدانہ تجویز جو ان کے روبرو پیش کی جاتی اختیار کرنے کے لئے تیار تھے۔ لوئی ۱۸ نے اس جماعت کو "چیمبر انٹرو دے بل" کا نام دیا جو اس کے نزدیک تعریف سے بھرا ہوا تھا لیکن تحقیر کے لفظ کی حیثیت سے اب تک قائم ہے۔ سب سے پہلے انفرادی اور مطابع کی آزادی روکنے کے متعلق قوانین پاس ہوئے اس کے بعد بادشاہ سے درخواست کی گئی کہ وہ براہ عنایت منشور کے چودہ دفعات پر جو نہایت آزادانہ ہیں نظر ثانی کرے۔ لیکن یہ چیمبر بھی باوجود غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے جو اس کی امداد پر آمادہ تھیں فرانس کو ۱۷۸۹ء سے پیشتر کی حالت پر واپس نہ لے جاسکی کلیسا یا قومی جائدادوں کی واپسی کے متعلق خفیف سی کوشش بھی تمام ملک میں شور وشغب پیدا کردیتی۔ چیمبر کو جلاوطنوں کے ایام جلاوطنی کی تکالیف کی تلافی کرنے کے لئے معمولی محصول میں سے روپیہ کی ایک بڑی تعداد منظور کرنے پر قانع ہونا پڑا۔

ہسپانیہ میں استبداد

استبداد کا رنگ فرانس کے مقابلہ میں ہسپانیہ میں زیادہ پھیل چکا تھا۔ فرڈی نینڈ ہفتم نے اپنے دارالسلطنت میں واپس ہوکر ایک اعلان جاری کیا جس میں کوٹریز پر جس نے ملک کو فرانس کے ہاتھوں سے نجات دلانے کے لئے نہایت قابل تعریف کام کیا تھا حملہ کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں "ایک کورٹیز جو اس طریقہ پر وجود میں آئی ہے جس کی اب تک ہسپانیہ میں کوئی مثال موجود نہیں ہے فرانس میں میرے قید رہنے کا فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ اس نے میری رعایا کو ایک ہنگامہ آرا اور باغیانہ نظام بہ جبر دیکر جو انقلاب فرانس کے جمہوری اصولوں پر مبنی ہے میرے حقوق کو غصب کرلیا ہے" اس کے بعد بادشاہ ہسپانیہ نے صرف

اپنے مستبدانہ حکم سے ہر بات کو جو اس کی عدم موجودگی میں پیدا کی گئی تھی۔ مسترد کرنا شروع کر دیا۔ اور عدالت انکوئیزیشن کو پھر قائم کر کے ان سب لوگوں کو ملزم قرار دیا اور قتل کیا جنہوں نے خواہ جوزف بوناپارٹ کی حکومت کے اثر میں خواہ قومی کورٹیز کے عہد میں ہسپانیہ کے قوانین کی اصلاح کرنے میں حصہ لیا تھا۔ اگر ہزار ہا نہیں تو کئی صد ہسپانوی وطن پرست فرڈیننڈ ہفتم کی اس عبث کوشش کی وجہ سے کہ معاملات قدیم حالت پر عود کر آئیں قتل ہو گئے لیکن استبداد کو زندہ کرنے کی کوشش قطعی ناکامیاب رہی۔ ہر سمت بغاوتیں شروع ہو گئیں اور جنوبی امریکہ کی ہسپانوی نوآبادیوں نے دارالخلافہ کے ہنگاموں سے موقع پاکر اپنی آزادی کے لئے جنگ چھیڑ دی۔ یہ بات اطمینان بخش ہے کہ خاندان بوربن کی تیسری حکمران شاخ کے بادشاہ نے فرڈیننڈ ہفتم والئی ہسپانیہ اور لوئی ۱۸ والئی فرانس کی بہ نسبت زیادہ اعتدال اور عقلمندی سے کام لیا۔

نیپلس

فرڈیننڈ چہارم بادشاہ ہر دو صقالیہ جون ۱۸۱۵ء کو اپنے دارالسلطنت نیپلس میں واپس آیا۔ اسپر موراٹ کے قتل کا حکم دینے کا الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا کیونکہ اس کو وہ ہمیشہ غاصب سمجھتا تھا۔ اور یہ امر اس کی تعریف میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اس اعلیٰ ملکی انتظام کو قائم رکھنے کی تھوڑی بہت کوشش کی جو فرانسیسی اصول کے مطابق جوزف بوناپارٹ اور موراٹ نے قائم کیا تھا۔

وائنا کی کانگریس کے نتائج

نپولین کے آخری زوال اور سینٹ ہیلینا میں اس کی جلاوطنی کے بعد وائنا کی کانگریس کے مقرر کردہ طرز حکومت کا عمل درآمد یورپ میں شروع کیا گیا۔ اس طرز کو سادہ الفاظ میں بڑی سلطنتوں کا طرز حکومت کہا جا سکتا ہے ۱۷۸۹ء سے پیشتر بعض مملکتیں یعنی فرانس انگلستان اور ہسپانیہ اتفاقیہ واقعات یا اپنی تاریخ کے لحاظ سے بہ نسبت دوسری مملکتوں کے زیادہ وسیع اور زیادہ متحد تھیں اور اس لیئے لڑائی کے لئے زیادہ تیار تھیں لیکن براعظم کا بیشتر حصہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم تھا خصوصاً جرمنی تو بہت ہی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھی۔ ان چھوٹی ریاستوں میں سے اکثر نے سویڈن اور ہالینڈ کی طرح

بعض اوقات گہرے اثرات پیدا کئے تھے۔ اور فریڈرک اعظم کی پالیسی کے باعث ان میں پرشوی فوجی ریاست کا اضافہ ہوگیا تھا۔ وائنا کی کانگریس کا میلان طبع دوسرے درجہ کی ریاستوں کو مٹانے کی طرف تھا۔ سویڈن اور ڈینمارک کو کانگریس نے تیسرے درجہ کی طاقت قرار دیا تھا جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تیسرے درجہ کی بنادی گئیں۔ آسٹریا اور پرشیا کو بڑی سلطنتیں قرار دیا لیکن ان کے مقبوضات کے اضافہ نے قطعی مختلف نتائج پیدا کر دئے۔ پرشیا جرمنی کی حکومت پر غالب ہوگئی اور آسٹریا جس کے شہنشاہی خاندان میں ایک عرصہ تک شاہان متبرک سلطنت رومارہ چکے تھے جرمنی کی چھوٹی حکومت رہ گئی اور اس کو اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے اپنے اطالوی مگیار اور سلوانک صوبجات پر بھروسہ کرنا پڑا۔ اقوام یورپ کی جماعت میں روس کا مداخلت کرنا ایک دوسرا پُرمعنی معاملہ تھا۔ گرانڈ ڈچی آف وارسا کا ایک بڑا حصہ الحاق کر لینے پر وہ بلحاظ اراضی پرشیا آسٹریا کے درمیان میں آگیا۔ اور نپولین کے زوال میں کارنمایاں کرنے کے باعث اس کا شمار بلاشک وشبہ یورپ کی دولتوں میں ہوگیا۔ اس امر کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے کہ آیا اس طرز عمل سے پطرس اعظم اور ایمپرر اطوس قطرین کی حکمت عملی پر عمل درآمد ہوا یا نہیں کیونکہ ان حکمرانوں کا خیال بحر بالٹک اور بحر اسود کو روسی نہریں بنانے اور مشرق میں ایک سلطنت قائم کرنے کا تھا۔ وسط یورپ کے معاملات میں وہ اس حد تک دلچسپی لیتے تھے جس حد تک کہ ان کے مشرقی معاملات میں وسط یورپ کی جانب سے مداخلت ہوتی تھی اس کے علاوہ وہ روسی سرحد پر طاقتور ریاستیں قائم نہ ہونے دیتے تھے۔

قومیت کا اصول

وائنا کی کانگریس نے یورپ کا جو بندوبست کیا تھا اس میں اصول قومیت کی قطع نظری سے زیادہ قابل توجہ کوئی دوسرا معاملہ نہیں ہے۔ تاہم یہ وطن پرستی ہی کا جذبہ تھا جس نے فرانس کے ہاتھوں مسلح یورپ کو پسپا کرادیا اور ان سپاہیوں کو تیار کر دیا جن کے ذریعہ سے نپولین نے براعظم سے اپنے قانون پر عمل کرایا اور اپنے دشمنوں کی پیشہ ور فوجوں کو شکستیں دیں۔ وہ یہ قومیت ہی کا اصول تھا جس نے نپولین کی بہترین افواج کو ہسپانیہ میں بیکار کر دیا اور اس کو روس سے نکلوا دیا قوم پرستی کا یہ نہایت پاکیزہ جذبہ تھا جس نے

۱۸۱۳ء کی پرشوی فوج کو تیار کر دیا اور پرشیا کو سخت ذلت کے بعد اعلیٰ درجہ کی سلطنت بنا دیا۔ لیکن واٹنا پر جمع ہونے والے مدبرین نے اس خیال کو بے اثر قرار دیا۔ انہوں نے انقلاب فرانس سے یہ مہتم بالشان سبق نہ سیکھا تھا کہ سیاسی آزادی کے لئے قومی بیداری برانگیختہ کرنے کا پہلا زینہ قوم پرستی کا جوش پیدا کرنا ہے۔ واٹنا کی کانگریس نے ان خیالات کو خاک میں ملا دیا۔ یورپ ہی نے پولینڈ کی تقسیم کی اطالیہ کو غیر قوموں کی حکومت میں دیا بلجیم اور ہالینڈ کو باوجود صدیوں کی موروثی مخالفت کے ایک بادشاہ کی ماتحتی میں متحد کر دیا۔ رائن کے بائیں کنارے کے مقامات جو فرانسیسی حکومت میں خوش تھے اور بیس برس تک فرانس کا جزو بنے ہوئے تھے بیرحمی کے ساتھ علیحدہ کر دئے اور یورپ میں توازن قائم رکھنے کے لغو نظریہ پر کاربند ہو کر فرانس کے خلاف ایک حد فاصل قائم کرنے کی عبث ضرورت کی خاطر پرشیا بویریا اور خاندان آرنج کے ٹکڑے بوٹی کر دئے۔ لیکن ایک دن یہ غیر دور اندیشانہ حکمت عملی یقیناً غارت ہونے والی تھی چنانچہ ہالینڈ اور بلجیم علیحدہ ہو گئے اطالیہ متحد ہو گئی پولینڈ نے قومی اتحاد کا احساس قائم رکھا اور وہ ایک مرتبہ سے زیادہ اپنی آزادی واپس لینے کی کوشش کر چکا ہے۔ فرانس نے اپنی قدرتی حد یعنی رائن حاصل کرنے کی خواہش اب تک نہیں چھوڑی ہے اور جرمنی کی ریاستوں میں جرمنی قومی حب الوطنی کے احساس نے ترقی پا کر ایک جدید جرمنی ایمپائر قائم کر لی ہے قومی بیداری کا یہ احساس انقلاب فرانس اور نپولین کی لڑائیوں کا نتیجہ تھا۔ اس احساس قومی کا وجود انگلستان فرانس اور جرمنی کی موجودہ طاقت کا باعث ہے اور اس کی عدم موجودگی آسٹریا کی کمزوری کا سبب ہے واٹنا کی کانگریس میں جس حد تک قومی جوش سے قطع نظر کی گئی اسی حد تک اس کا کام عارضی رہا۔ قومی جوش کے نشاۃ الثانیہ نے جس سے موجودہ صدی کی تاریخ لبریز ہے انقلاب فرانس کے کام کو مستقل بنا دیا ہے۔

انقلاب فرانس کے مستقل نتائج

بہرکیف جوش قومی کی نشو نما یورپ کے انقلاب فرانس کا صرف ایک ضمنی نتیجہ ہے۔ وہ فرانس میں اس وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ غیر ملکوں نے اہل فرانس کی ترقی میں جو وہ نئے خیال کے مطابق کرنا چاہتے تھے مداخلت کرنے کی کوشش نہ کی۔ یہ جوش یورپ میں بھی اس

وقت تک پیدا نہ ہوا جب تک کہ نپولین نے دوسری قوموں کی ترقی میں مداخلت بیجا نہ شروع کر دی انقلاب فرانس کے ابتدائی نتائج یعنی انفرادی آزادی کا تسلیم کیا جانا جس میں زرعی غلامی اور معاشرتی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ سیاسی آزادی کا قائم ہونا جس میں مستبد حکمرانوں کی خواہ وہ کتنے ہی نیک طبیعت کیوں نہ ہوں اور سیاسی مراعات کی تنسیخ شامل ہے۔ رعایا کی حکومت کے اصول کا قائم ہو جانا جس میں نمایندوں کے ذریعہ سے رعایا کی اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے حقوق شامل ہیں واٹسا کی کانگریس کے بعد بھی قائم رہے جب یورپ نے مداخلت کی کوشش کی تو اہل فرانس نے جوش قومی پر ان بڑے فوائد کو قربان کر دیا اور کمیٹی آف پبلک سیفٹی (جماعت تحفظ عامہ) اور نپولین کے استبداد کے سامنے گردنیں جھکا دیں اور اس کے بعد ہی انھوں نے ان کو پھر حاصل کر لیا اہل فرانس نے ان اصولوں کی تعلیم باقیماندہ یورپ کو دی ہے اور ۱۸۱۵ء سے یورپ کی تاریخ ان کی ترقی کی تاریخ ہے جو قومی خیال کے پہلو بہ پہلو ہے۔ آزادی اور قومیت کس طرح باہم قائم رکھی جا سکتی ہے یہ آیندہ کا مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ ۱۷۸۹ء سے ۱۸۱۵ء تک کی یورپ کی تاریخ اس مسئلہ کی دقتوں اور ان خطرات کی جو اس کے حل کرنے میں مانع ہیں بہت سی مثالیں پیش کرتی ہے۔

تمت

فہرست اعلام
انقلابات یورپ

(ج)

Abbe de Bernis	ایبے دوبرنی
Abbe de Montesquiou	ایبے دومونٹسکیو
Abbe Gregoire	ایبے گریگوار
Abbot of Murbach	ایبٹ آف مرباخ
Abensberg	ابنس برگ
Abercromby	ایبرکرومبی
Aberdeen	ابرڈین
Aboukir	ابوکر
Abrial	ابریال
Acre	عکہ
Acton	ایکٹن
Adam	ایڈم
Adam Czartoryski	آدم زارٹورسکی
Adda	ادّا
Adige	ادیجے
Addington	ایڈنگٹن
Aix	ایکس

Aix-la-chapelle	ایکس لاشیپل
Albuera	البیویرا
Albufera	البوفیرا
Alessandria	الیساندریا
Alkmaar	الکمار
Alle	ایلی
Alleyne Fitzherbert	ایلین فٹزہربرٹ
Almeida	المیڈیا
Alsace	السامس
Altdorf	آلٹ ڈورف
Altenkirchen	الٹن کرخن
Alvensleben	الوینس لیبن
Alvinzi	الونزی
Amadeus	امادیوس
Amazon	امیزن
Amiens	امیاں
Ancono	انکونا
Andalusia	اندلس
Andre	آندرے
Andre-Dumont	اندرے دیوموں
Anhalt	ان ہالٹ
Anhalt Bernburg	ان ہالٹ برن برگ
Anhalt-Dessau	ان ہالٹ ڈساؤ
Anhalt-Kothen	ان ہالٹ کوٹیں
Anhalt-Zerbst	ان ہالٹ زربرست

Ankarstorm	انکارسٹورم
Anselme	اینسیلم
Anspach	آنسپاخ
Antilles	جزائر غرب الہند
Antoinette	آں توانیت
Appenzell	اپنزل
Aranda	ارانده
Archduke	آرک ڈیوک
Arcis-sur-aube	آرسی سیوراوب
Aremberg	ایرمبرگ
Argau	آرگاؤ
Argonne	ارگون
Armand de Polignac	آرماں دوپولی ناک
Arndt	آرنٹ
Arragon	ارغونہ۔ اراگون
Arther Dillon	آرتھر ڈلن
Aschaffenburg	اشافن برگ
Aspern	ایسپرن
Asturias	استودیاس
Auerstadt	اوئرسٹاٹ
Augereau	اوژرو
Augsburg	اوگزبرگ
Aulic	آلک
Austerlitz	اوسٹرلتز
Autun	اوتیں

Auvergne	اوورن
Avignon	اوی نیون
Babeuf	بابیوف
Badajoz	باداجوز
Bagration	بگراتیون
Bailly	بائی ای
Bamberg	بامبرگ - بم برگ
Banat	بانات
Bantry Bay	خلیج بینٹری
Barbes Marbois	بارب مار بوا
Barclay de Tolly	بارکلے ڈی ٹولی
Barentin	بیرنٹن
Barere	باریر
Barnave	بارناو
Baron de Dalberg	بیرن ڈی ڈالبرگ
Barras	بارا
Barrosa	بروسا
Bartenstein	بارٹن شٹائن
Barthelemy	بارتھیلیمے
Basire	بازیر
Basle	بازل
Basque Roads	باسک بندرگاہ
Bassano	بسانو
Bastille	باستیل

Bautzen	بٹوٹزن
Bavaria	بیویریا
Baylen	بیلن
Bayonne	بایون
Beaulieu	بولیو
Beccaria	بیکاریا
Belgrade	بلغراد
Bellegrade	بیل گارڈ
Bender	بندر
Benevento	بینے ونتو۔ بینی ونتو۔
Benezech	بے نے زک
Benjamin Thompson	بنجمن ٹامسن
Benningsen	بینگسن
Beresford	بیریسفرڈ
Berg	برگ
Bergen	برگن
Bergen-op-Zoom	برگن اوپ زوم
Bernadotte	برنادوت
Berne	برن
Bernstorff	برنسٹورف
Berthier de Sauvigny	برتی اے دوسودینی
Bessarabia	بیساریبیا
Bessieres	بیسی ایر
Bibernch	ببراخ
Bidassoa	بداسوا

Billaud Varenne	بیّو وارین
Bischofswerder	بشوفس وردڑ
Blucher	بلوشر
Boeckh	بوئخ
Bohemia	بوہمیا
Boissy-d'Anglas	بواسی وانگلا
Bologna	بولونیا
Bonn	بون
Bonnier d'Alco	بونئے وآلکو
Borodino	بورودینو
Bouches-de-l'Elbe	صوبہ دہانہ دریائے ایلب
Bouches-du-weser	صوبہ دہانہ دریائے ویزر
Bouille	بوئی اے
Bourbon	بُوربون
Bourdon	بُوردوں
Bourges	بورژ
Brabancons	برابانسوں
Brabant	برابانٹ
Braganza	برگنزا
Braila	برلا
Brandenberg	برانڈنبرگ
Branicki	برانیکی
Breisgau	برائس گاؤ
Brenta	برنٹا۔ برینٹا
Brescia	بریسکیا

Brest	برسٹ
Brienne	بری این
Brissot	برسیو
Brissotins	برسیوتی
Brixen	برکسن
Bruges	بریوژ
Brussels	بروسلز
Bucharest	بخارست
Buenos Ayres	بوئے نوس ایریز
Bulow	بیولو
Burgos	برگوس
Burgundy	برگنڈی
Buttmann	بٹ مان
Buzot	بیوزو
Cabarrus	کبارس
Cadiz	قادس
Cadoudal	کاڈوڈال
Caen	کاں
Caesar Constantine Francis de Hoensbroeck	سیزر کانسٹانٹین فرنسیس دی ہوانسبرک
Caillard	کائی یارڈ
Calabria	کالابریا
Caldiero	کالڈی ایرو
Cambaceres	کمبا سیریز

Cambon	کائبون
Camille Desmoulin	کامیل دیمولین
Campagna	کمپانیا
Camperdown	کیمپرڈاؤن
Campo-Formio	کمپوفورمیو
Campomanes	کمپومانیز
Canning	کیننگ
Captain Maitland	کپتان میٹ لینڈ
Cardinal Consalvi	کارڈینل کونزالوی
Carlowitz	کارلووٹز
Carniola	کارنی اولا
Carnot	کارنو
Caroline Murat	کارولین میورا
Carrara	کرارا
Carrier	کاری اے
Cassano	کسانو
Cassel	کاسل
Castiglione	کاستی لیونے
Castlereagh	کاسلری
Catalonia	کیٹیلونیا
Catham	چیتھم
Cathcart	کیتھکرٹ
Catherine	کیتھرین
Cattaro	کٹارو
Caulain-Court	کولین کور

Cayenne	کاین
Cenis	سنی
Ceva	سیوا
Chabot	شابو
Chalier	شالی اے
Chambery	شامبے ری
Chambord	شام بور
Champagne	شیم پین
Champaubert	شامپوبرٹ
Champ de mars	شاں دومارس
Championnet	شانپیونے
Chaptal	شاپتال
Charlemagne	شارلمان
Charles	چارلس
Charles de Riviere	چارلس ڈی ریوی ایر
Charles Stewart	چارلس اسٹیورٹ
Chatillon	شاتی یون
Chaumette	شومیت
Chaumont	شومَوں
Chauvelin	شوولین
Cherasco	کیراسکو
Chernishev	چرنشیو
Chestret	شسٹرے
Choczin	چوکزم
Choiseul	شوازیول

Chouans	شوان
Cintra	سنترہ
Cisalpine	ایں روئے الپ
Ciudad-Rodrigo	سیوداد رودریگو
Clancarty	کلین کارٹی
Claviere	کلاوی ایر
Clementine	کلیمین ٹین
Clement Wenceslas	کلیمنٹ وینسس لاس
Clerfayt	کلرفیٹ
Cleves	کلیوز
Clichians	کلیشوی
Club de Clichy	کلیشی کلب
Cobenzl	کوبنزل
Coblentz	کوبلنتز
Coburg	کوبرگ
Cochon de Lapparent	کوشون دی لاپاراں
Cochrane	کوکرین
Colli	کولی
Collot-d'Herbois	کولو دیربوا
Cologne	کولون
Comedie Francaise	کومیڈی فرانسیز
Comte Alexis de noailles	کاؤنٹ الیکسس دی نوائی
Comte Beugnot	کاؤنٹ بیوینو
Comte de Artois	کاؤنٹ آرتوا
Comte de Bournonville	کاؤنٹ بورنوں ویل

Comte de Durfort	کاؤنٹ دیورفورٹ
Comte de Jaucourt	کاؤنٹ ژروکور
Comte de Maillebois	کاؤنٹ مائی بوا
Comte de Mercy Argentean	کاؤنٹ مرسی ارژانتو
Comte de Montmorin	کاؤنٹ مونٹی مورین
Camte de Provance	کاؤنٹ پردوانس
Concordat	معاہدہ
Conde	کوندے
Condillac	کوندیاک
Constance	کانس ٹینس
Cordeliers	کوردیلی اے
Corfu	کورفو
Cork	کورک
Cornwallis	کارنوالس
Corunna	کورنا
Count	کاؤنٹ
Count Andrew Bernstorff	کاؤنٹ اینڈریو برنسٹورف
Count Bernstorf	کاؤنٹ برنسٹورف
Count Capo d'Istria	کاؤنٹ کیپوڈسٹریا
Count Firmian	کاؤنٹ فرمیان
Count Keller	کاؤنٹ کیلر
Count of Labrador	کاؤنٹ آف لیبرڈور
Count Lowenheilm	کاؤنٹ لوین ہیلم
Count Morkov	کاؤنٹ مورکوو
Count Neipperg	کاؤنٹ نیپرگ

Count Pahlen	کاؤنٹ پھلین
Count Palmella	کاؤنٹ پلمیلا
Count Rumford	کاؤنٹ رمفورڈ
Count Von Schulemburg	کاؤنٹ وان شولپرگ
Count Von Stackelberg	کاؤنٹ فون سٹکل برگ
Count Wintzingerode	کاؤنٹ ونٹ زن گیروڈ
Cracow	کراکو
Craonne	کراؤن
Croatia	کروشیا
Cuesta	کوئستا
Curacao	کوراساؤ
Custine	کیوسٹین
Dalmatia	ڈالمیشیا
Dalton	ڈالٹن
Danton	دانتوں
Dantzic	دانتزگ
D'Adust	داوسٹ
Dardanelles	درۂ دانیال
Darmstadt	ڈارمشٹاٹ
Daru	دارو
Daunou	دونو
Dauphine	دوفینے
David Baird	ڈیوڈ بیرڈ
Davout	داوو

Decres	ڈیکریس
Defermon	ڈیفرمون
Dego	ڈیگو
Delacroix	دولاکروا
De Lessart	دولیسارٹ
Dennewitz	ڈینے وٹز
Desaix	دیسے ۔ دوسے
Deux-Ponts	دیوپوں
Diderot	دیدیرو
Diet	مجلس ملی
Dijon	دیژوں
Dnieper	نیپر
Doge	دوجے
Dombrowski	ڈوم بروسکی
Don Carlos	ڈون کارلوس
Drouet	ڈروے
Dubayet	دیوبایے
Dubienka	دوبی اینکا
Dubitza	ڈیوبٹزا
Dubois-Crance	دیوبوا کرانسے
Duc d'Angouteme	ڈیوک آنگولیم
Duc d'Aremberg	ڈیوک ارامبرگ
Duc de Bassano	ڈیوک بسانو
Duc d'Enghien	ڈیوک اینگین
Duc de Vicenza	ڈیوک ویسنزا

Duchess	ڈچس
Duckworth	ڈک ورتھ
Dugommier	ڈیوگومی اے
Duke of Brunswick	ڈیوک برنزوک
Duke di Campo-Chiaro	ڈیوک کامپوکیارو
Duke of Feltre	ڈیوک فیلٹرے
Dumouriez	ڈیومؤری اے
Duncan	ڈنکن
Dauphin	ڈوفین
Duphot	ڈیوفو
Dupont	ڈیوپوں
Duport	ڈیوپورٹ
Durlach	ڈرلاخ
Duroc	ڈیوروک
Dusseldorf	ڈیوسلڈورف
Du.Tillot	ڈیوتیلو
Dwina	ڈوینا
Ebro	ایبرو
Ehrenbreitstein	ایہرن برائٹ شٹائن
Elbe	الب
Elchingen	الخنگن
Elector	الکٹر
Elisa	ایلائزا
Elizabeth Farnese	الزبتھ فارنیز

Elsinore	ایلسینور
Elten	ایلٹن
Elwangen	الوانگن
Emmanuel	عمانیول
Ems	ایمز
Ems-Superieur	صوبہ بالائی ایمز
Engen	انگن
Ennius Quirinus Visconti	اینیوس کوئی رینوس وسکونتی
Ens	اینز
Erfurt	ارفرٹ
Erthal	ارٹال
Espinosa	اسپی نوزا
Essen	ایسن
Essling	ایس لنگ
Este	ایستے
Esterhazy	استرہازی
Etruria	اٹروریا
Ettenheim	الٹن ہائم
Ettlingen	ایٹ لنگن
Eugene	ایوژین
Eugene de Beauharnis	ایوژین دوبوآرنے
Ewart	یوئرٹ
Eylau	آئی لاؤ
Fabry	فبری

Famars	فامارس
Faubourg	فوبورگ
Faubourg Saint-Antoine	فوبورگ سنٹ آنتوان
Faypoult	فے پول
Felix Potocki	فیلیکس پوٹوکی
Feraud	فیروڈ
Ferrara	فیرارا
Ferrol	فیرول
Ferson	فرسن
Fesch	فیش
Fichte	فشٹے
Filangiere	فلانجی ایری
Fleurus	فلیوریوس
Florida Blanca	فلوریڈا بلانکا
Flushing	فلشنگ
Foksany	فوکسانی
Foligno	فولی نیو
Fontaine bleau	فونٹین بلو
Forfait	فورفیٹ
Fouche	فوشے
Foullon de Doue	فولوں دو دوئے
Franche Comte	فرانش کومٹے
Francis	فرانسس
Francis Josias	فرینسس جوسیاس
Franconia	فرنکونیا

Francois de Neufchateau	فرانسوادونیوف شاٹو
Frankenberg	فرانکن برگ
Frankfort	فرانکفورٹ
Franklin	فرینکلین
Freiherr vom stein	فرئی ہیرفوم شٹائن
Freisingen	فرئی زنگن
Frejus	فرژیوس
Freron	فریرون
Friburg	فری برگ
Friedrich von Gentz	فریڈرک فون گینٹز
Friedland	فریڈلینڈ
Friesland	فریزلینڈ، فریزستان
Friuli	فریولی
Fuentes de Onoro	فوئینٹیس دی اونورو
Fulda	فلڈا
Gaeta	گیٹا
Galicia	گلیشیا
Gambier	گام بی ایر
Garda	گاردا
Gaudin	گوڈین
Geisberg	گیئس برگ
General von Knesebeck	جنرل فون کینزے بیک
Genola	جینولا
Gensonne	ژان سونے

Germinal	ژرمینال
Ghent	گینٹ
Gibraltar	جبل الطارق
Gielsdorf	گیلزڈارف
Giovanni Angelo Braschi	جیووانی انجیلو براسکی
Gironde	ژیروند
Girondin	ژیروندی
Giurgevo	جیورجیود
Glarus	گلاروس
Gneisenau	گنائس ناؤ
Gnezen	گنیزن
Gobel	گوبل
Goday	گوڈوے
Goethe	گیوٹے
Gohier	گوہی ایے
Goltz	گولٹز
Gothenburg	گوٹن برگ
Gottingen	گیوٹنگن
Gouvion-Saint-Cyr	گودیون سین سیر
Grenelle	گرینیل
Grenville	گرینویل
Grisons	گرنیزون
Grodno	گرودنو
Groningen	گروشگن
Gross Beeren	گروس بیرن

Gross Gorschen	گروس گورشن
Guadeloupe	گواڈیلوپ
Guadet	گادیت
Guastalla	گواستالا
Guelders	گیلڈرز
Guillotine	گلوٹین
Gustarus	گستاوس
Hainault	ہینالٹ
Halle	ہالے
Hamburg	ہمبرگ
Hanau	ہاناؤ
Hanover	ہانوور
Hanriot	ہانریو
Hapsburg	ہپس برگ
Hardenberg	ہارڈن برگ
Harry Burrard	ہیری برزرڈ
Haugwitz	ہاؤگ وتز
Hebert	ہیبرٹ
Heidelberg	ہائیڈل برگ
Heliopolis	ہیلیوپولس
Helvetian	ہیلویٹی
Herault Sechelles	ہیرولٹ سے شیل
Hercules	ہرقل
Herder	ہرڈر

Herford	ہرفرڈ
Hertzberg	ہرٹسبرگ
Hesse-Cassel	ہیسے کاسل
Hesse-Darmstadt	ہیسے ڈرامشٹاٹ
Hesse-Homburg	ہیسے ہوم برگ
Hew Dalrymple	ہوڈال رمپل
Hildesheim	ہلڈس ہائم
Hiller	ہلر
Hoche	اوش
Hoensbroek	ہونس بروک
Hofburg	ہوفبرگ
Hofer	ہوفر
Hohenlohe-Bartenstein	ہوہن لوہے باٹن شٹائن
Hohenlohe-Kirchberg	ہوہنلوہے کرشبرگ
Holstein	ہولشٹائن
Holstein-Gottorp	ہولشٹائن گوٹورپ
Hondschoten	ہونڈشوٹن
Hortens	ہورتانز
Hotel de Ville	ایوان بلدیہ
Houchard	ہوشارڈ
Howe	ہو
Hugh Elliot	ہیوایلیٹ
Humbert	ہمبرٹ
Huningen	ہونگن
Hutchinson	ہچنسن

Hyde Parker	ہائیڈ پارکر
Illuminati	ایلومناتی
Illyria	الیریا
Ingolstadt	انگولشٹاٹ
Ionian Islands	جزائر ایونیہ
Istria	استریا
Jablonowski	یابلونوسکی
Jachvill	یاک ویل
Jacobin	جیکوبن، یعقوبی
Jaffa	یافہ
Jahn	یان
Janssens	یانسنز
Jassy	یاسی
Jean Bon Saint-Andre	ژان بون سینٹ آندرے
Jean Debry	ژان دیبری
Jena	ینا
Jerome Colloredo	ژیروم کولوریڈو
Jesuits	پیروان حلقہ مسیحی
Jeu de Paune	ٹینس
Jeunesse Doree	نوجوانان زرپوش
Jeunesse Freronienne	نوجوانان فریرونی
Johann Muller	یوہان میولر
John Cradock	جان کریڈک

John Jervis	جان جبرویس
John Moore	جان مور
John Murray	جان مرے
Jomini	ژومینی
Joseph	جوزف
Josephine	جوزفین
Joubert	جوبرٹ
Jourdon	ژوژدون
Jovellanos	یوویلانوس
Juliers	ژیولی اے
Junot	ژیونو
Jura	ژیورا
Kaiserslautern	کائیزرسلوٹرن
Kalisch	کالش
Kalkreuth	کالکروتھ
Kant	کانٹ
Katt	کاٹ
Katzbach	کاتزباخ
Kaunitz	کاؤنتز
Kehl	کیل
Kempten	کمپٹن
Kioge	کیوگے
Klagenfurt	کلاگن فرٹ
Kleber	کلیبر

Kolichev	کولیچیف
Kollontai	کولونٹائی
Konigsberg	کونگزبرگ
Korner	کیورنر
Korsakov	کورساکوف
Kosciuszko	کوسکیوسکو
Kray	کرے
Kulm	کلم
Kutuzov	کوتوزوف
Lacuee de Cessac	لاکیوئے دوسیساک
Lafayette	لافایت
Lagrade	لاگراد
La-Harpe	لاہارپ
La-Marck	لامارک
Lambrechts	لامبرشت
Lameth	لامیت
Lampredi	لامپریدی
Landau	لانڈاؤ
Landgrave of Hesse-Cassel	لینڈگراوہیسے کاسل
Landsturm	لینڈسٹرم
Landwehr	لینڈوہیر
Lanjuinais	لانژوئی نے
Lannes	لان
Laon	لاؤن

La-Place	لاپلاس
Lauenburg	لاؤئن برگ
Lautern	لوٹرن
La-Vendee	لاواندے
Le-Bon	لوبون
Le-Brun	لوبریون
Le-Chapelier	لوشاپلی اے
Leclerc	لوکلیرک
Lecourbe	لوکوئزب
Lefebvre	لوفیور
Leghorn	لیگ ہارن
Leiningen	لائے ننگن
Leipzig	لیپزگ
Leoben	لیوبن
Leonard Bourdon	لیونارڈ بوزدون
Leopold	لیوپولڈ
Le-Quesnoy	لوکینوا
Letourneur	لیٹورنیور
Liechtenstein	لیشٹن شٹائن
Liege	لی ایژ
Ligny	لی نئی
Liguria	لیگوریا
Lille	لیل
Lindet	لنیڈے
Lippe	لپے

Lithuania	لیتھونے نیا
Llanos	لانوس
Loano	لوانو
Lobau	لوباؤ
Locke	لاک
Lodi	لودی
Lombardy	لمبارڈی
Lomenie de Brienne	لومینی ڈی بری این
Longwy	لونگ وی
Lorraine	لورین
Louis	لوئی
Louise	لوئیز
Louis Philippe	لوئی فلپ
Loudon	لوڈون
Loustalot	لوسٹالو
Louvain	لووین
Louvet	لوُوے
Lubeck	لیوبک
Lucca	لکّہ
Lucchesini	لکّے سینی
Lucerne	لیوسرن
Lucien	لوسی این
Luckner	لیوکنر
Ludovica	لیوڈوویکہ
Luneville	لیونے ویل

Lusatia	لوزاتیا
Lutzen	لٹزن
Luxembourg	لکسمبرگ
Lydda	لیدا
Lyons	لائنیز
Macdonald	میکڈانلڈ
Machiavelli	مکیاویلی
Maciejowice	ماشے یووس
Mack	ماک
Mackintosh	میکنیٹوس
Madame de Pompadour	میڈم ڈی پومپاڈور
Madeira	میڈیرا
Maestricht	میسٹرخٹ
Magdeburg	ماگڈے برگ
Magnano	مانیانو
Magyar	مجار
Maida	میڈا
Maillard	مائی یارڈ
Maillebois	مائی بوا
Malet	میلٹ
Malines	مالین
Malmaison	مالمے زون
Malmesbury	مامزبری
Mamelukes	مملوک

Mannheim	مان ہائم
Mantua	منٹوا
Marat	مارا
Marceau	مارسو
Marechal de Broglie	مارشل ڈی بروگلی
Marengo	مارینگو
Maret	مارے
Margraves of Baden	مارگراوآف بیڈن
Maria	ماریہ
Maria Amelia	ماریہ امیلیہ
Maria Beatrico	ماریہ بیٹریس
Maria Tberesa	ماریہ ٹیریزا
Marie Antionette	ماری انتوانیت
Maria Caroline	ماری کارولین
Marie Louise	ماری لوئیز
Marquis de Bouille	مارکوئس ڈی بوئی اے
Marquis of Felino	مارکوئس آف فلی نو
Marquis de Mirabeau	مارکوئس ڈی میرابیو
Marquis de Saint-Marson	مارکوئس دی سینٹ مارسان
Marquis de la Tour du-Pin	مارکوئس ڈی لاٹور ڈوپین
Marshall Grouchy	مارشل گروشی
Martinique	مارٹینک
Massa	ماسا
Massena	مسینا
Matchin	ماچن

Maubeuge	موبیوژ
Mauprat	موپرا
Mauritius	ماریشس
Maximilian	میکسیملین
Mayence	مائنتز
Mazarin	مزارین
M. de Flesselles	موسیو ڈی فلیسیل
M. de Limon	موسیو دولیمون
M. de Saint Aignon	موسیو سینٹ اینیون
Mecklenburg	میکلن برگ
Mecklenburg-Schwerin	میکلن برگ شویرن
Mecklenburg Strelitz	میکلن برگ اسٹرلٹز
Medellin	میڈلین
Medina de Rio Seco	مدینہ دی ریوسیکو
Melas	میلا
Menou	مینو
Merlin of Doui	مرلن آف ڈوے
Methuen	متھوین
Metternich	میٹرنخ
Metz	میٹز
Meudon	میوڈون
Meuse	میوز
Milan	میلان
Milanese	صوبۂ ملان
Miles	مائلز

Millesimo	ملے سیمو
Mincio	منچیو
Minorca	منورکا
Minsk	منسک
Miollis	میولس
Miot de Melito	میوو دو میلیتو
Mirabeau	میرابو
Miranda	مرانڈا
Mirandola	مرندولا
Moers	مورز
Moeskirchen	میوس کرشن
Moeurs	میورز
Mollendorf	میولینڈورف
Moncey	مونسی
Mondogo	مونڈیگو
Monge	مونژ
Mons	مونز
Monsieur clary	موسیو کلیری
Montbeliard	مون بے لیارڈ
Montebello	مونتی بیلو
Montecuculi	مونتے کوکولی
Montenotte	مونتے نوتے
Montereau	مونترو
Montesquieu	مونٹسکیو
Monte Video	مونٹی ویدیو

Montgelas	مونٹ گیلاس
Mont lucon	مونٹ لیوکون
Mont Mirail	مونٹ مریل
Moreau	مورو
Moreaux	مورو
Mortier	مورتی اے
Moselle	موزیل
Moulin	مولین
Mounier	مونیر
Munster	میونسٹر
Musaeus	مؤزائیوس
Nangis	نانژی
Nantes	نانت
Nassau	ناساؤ
Nassau-Siegen	ناساؤزیگن
Necker	نیکر
Neerwinden	نیروونڈن
Nesselrode	نیسل روڈ
Netherlands	ولندستان
Neufchatel	نیوشاتل
Neumarkt	نوئی مارکٹ
Ney	نے
Nice	نیس
Nicholas	نکولس

Niebuhr	نی بور
Nimeguen	نیمیگوئین
Nimes	نیم۔نیمز
Nive	نیو
Nivelle	نیویل
Nootka sound	نٹکا ساؤنڈ
Nore	نور
Notre Dame	نوتردام
Novi	نوی
Nuremberg	نورمبرگ
Ocana	اوکانا
Oczakoff (ochakov)	اوچاکوف
Oder	اوڈر
Oldenburg	اولڈن برگ
Olivenza	اولیونزا
Oporto	اپورٹو
Orange	آرینج
Orleans	اورلینس
Orsova	اورسووا
Ortenau	اورتیناؤ
Orthez	اورتیز
Osnabruck	اوزنابروک
Ostend	آسٹینڈ
Oudinot	اوڈینو

Paciaudi	پاچیودی
Pacte de Famille	محالفۂ خاندانی
Paderborn	پاڈر بورن
Padolia	پوڈولیا
Padua	پادوا
Palatine	پلیٹائن، بلاطیہ
Pampeluna	پمپیلونا
Pantheon	پان تھیون
Paoli	پاؤلی
Parma	پارما
Parthenopean	پارتھے نوپی
Passarowitz	پاسارووٹز
Patterson	پیٹرسن
Pauline	پولین
Paul Renier	پال رے نئے
Pavia	پاویا
Pays de Vaud	پیئی دووڈ، دووستان
Pere Duchesne	پیر ڈیوشین
Perignon	پے ری نیون
Perth	پرتھ
Petiet	پے تئے
Petion	پے تیون
Pfaffenhofen	پفافن ہوفن
Philippe Egalite	فلپ "مساوات لیند
Philip Stadion	فلپ اسٹیڈئین

Piacenza	پیاچنزا
Pichegru	پیشگرو
Piedmont	پیڈمنٹ
Pigot	پیگو
Pilnitz	پلینٹز
Piombino	پیوم بینو
Pisa	پیزا
Pistoia	پسٹویا
Place du Carrousel	پلاس ڈو کاروزیل
Plato Zubov	پلیٹوزوبور
Plesswitz	پلیسوٹز
Plettenberg	پلیٹن برگ
Pléville de Peley	پلیول ڈی پیلی
Polverel	پول ویرل
Pombal	پومبال
Pomerania	پومیرینیا
Ponte Corvo	پونتی کورو
Porentruy	پورنٹروی
Portalis	پورتالس
Posen	پوزن
Potemkin	پوٹمکن
Pozzo di Borgo	پوزوڈی بورگو
Prague	پراگ
Préfet	صوبہ دار
Prieur of Cote-d'Or	پریورو کوت ڈور
Prieur of the Marne	پریور مارن

Prince de Lambesc	پرنس ڈی لمبیسک
Prince de Ligne	پرنس ڈی لین
Prince Primate	اسقف اعظم
Prince von Wrede	پرنس فون وریڈے
Procureur	وکیل سرکار
Provera	پرودیرا
Prussia	پروشیا
Puritan	پیورٹین
Pyramids	اہرام
Quatre-Bras	کاتربرا
Quedlinburg	کوئیڈلنبرگ
Quiberon	کوئی بیرون
Quiech	کوائش
Quinette	کی نیت
Raab	راب
Rabaut de Saint Etienne	رابودوسنت ایتی این
Raclawice	راک لاویس
Radet	راوے
Ralph Abercromby	رالف ایبرکرومبی
Ramel	رامل
Raphael di Ferrari	رافائل دی فراری
Rapinat	راپینا
Rastadt	راسٹاٹ

Ratisbon	راٹس بون
Razumovski	رازوموفسکی
Reden	ریڈن
Reggio	ریجیو
Regnier	رے نیے
Reichenbach	رائے شن باخ
Reichskammergericht	جرمانی عدالت العالیہ
Reichstag	رائخشتاغ
Repnin	رپنن
Reubell	روبیل
Reuss	روئس
Revellière-Lèpeaux	رے ویئر لیپو
Reveillon	ریویئون
Rhine	رائن
Richelieu	ریشلیو
Ried	ریڈ
Rivoli	ریوولی
Roberjot	روبرژو
Robert Calder	رابرٹ کیلڈر
Robespierre	روبس پی ایر
Rochambeaux	روشامبو
Rodt	روٹ
Roger Ducos	روجر ڈیوکو
Roggenbach	روگن باخ
Romagna	رومانیا

Rome	روما
Rorica	روریکا
Rosati	روزاتی
Rousseau	رؤسو
Roussillon	روسی یون
Rue Sainte Nicaise	شاہراہ سینٹ نی کیز
Ruffo	روفو
Rügen	ریوگن
Rustchuk	رسیچک
Rymnik	رمینک
Saale	زالے
Sacilio	ساسی لیو
Saint Antoine	سینٹ انتوآن
Saint-Claude	سینٹ کلود
Saint Gall	سینٹ گال
St. Germain	سینٹ جرمین
Saint Helena	سینٹ ہلینا
St. Helens	سینٹ ہیلنس
St. Lucia	سینٹ لوسیا
Saint-Marceau	سینٹ مارسو
Sainte-Menehould	سینٹ مین شولڈ
St. Ouen	سینٹ اوآن
St. Petersburg	سینٹ پیٹرزبرگ
Saint-Pierre	سینٹ پیٹر

St. Vincent	سینٹ ونسنٹ
Salamanca	سالامانکا
Salicsti	سیلی ستی
Salkief	سلکیف
Salm	زالم
Salm Salm	زالم زالم
Salz	سالز
Salzburg	سالزبرگ
Sambre	سامبر
San Domingo	سان ڈومنگو
San Ildefonso	سان الڈی فانسو
San Sebastien	سان سپاسٹین
Saragossa	سرقسطہ۔ساراگوسا
Sardinia	سارڈینیا
Savigny	ساوی نئی
Savona	ساوونا
Saxe-Coburg	سیکس کوبرگ
Saxe-Coburg-Saalfeld	سیکس کوبرگ سالفیلڈ
Saxe-Gotha	سیکس گوٹا
Saxe Hildburghausen	سیکس ہلڈبرگ ہاؤزن
Saxe Meiningen	سیکس مئی ننگن
Saxe Teschen	سیکس ٹیشن
Saxe Weimar	سکس وے مار
Schaffhausen	شاف ہوزن
Scharnhost	شارن ہورسٹ

Scheldt	شیلٹ
Schérer	شیرر
Schill	شل
Schiller	شیلر
Schimmelpenniok	شمیل پینک
Schleirmacher	شلیرماخر
Schlieffen	شلیفن
Schönbrunn	شیون برن
Schönfeld	شیون فیلڈ
Schulz	شولتز
Schwartzburg	شوارٹزبرگ
Schwartzenburg	شوارتزن برگ
Schweitz	شوئتز
Sipio de Ricci	سی پیو دی رچی
Seance Royale	"انعقاد شاہی"
Sebastiani	سیبستیانی
Sens	سان
Servan	سروان
Seville	اشبیلیہ
Shumla	شملہ
Sicily	صقالیہ، سسلی
Sidmouth	سڈمتھ
Siena	سی اینا
Sieyès	سی ایز
Silesia	سلی زیا

Silistria	سلسٹریا
Simeon	سی مئین
Simmern	زیمرن
Sinnamri	سناماری
Simplon	سمپلن
Sistova	سستووا
Slavonic	اسلافونی
Smolensk	اسمولنسک
Soleure	سولیور
Somo Sierra	سوموسیرا
Sotin de la Coindiere	سوتین دولاکوئین دی ایرا
Soult	سولٹ
Sous-Préfet	نائب صوبہ دار
Spa	اسپا
Spielmann	سپیلمین
Spires	سپیرز
Splügen	سپلوگن
Stablo	اسٹبلو
Stadtholder	سٹاٹ ہولڈر
Stanis las Poniatowski	اسٹانسلاس پونیاٹوسکی
Stein	سٹائن
Stockach	اسٹوکاخ
Stockholm	اسٹاکہولم
Stralsund	اسٹرال زنڈ
Strasbourg	سٹراس برگ

Stuttgart	اسٹٹ گارٹ
Suabia	سوابیا
Suchet	سیوشے
Sudermania	سدرمینیا
Suvôrov	سوُوورووف
Swabia	سویبیا
Svenska sound	آبنائے سونسکا
Sweden	سوئیڈن
Switzerland	سوئیزرستان۔سوئٹزرلینڈ
Syria	شام
Tagliamento	تالیامنتو
Talavera	تالاویرا
Tallien	تالیان
Tanucci	تانوچی
Targovitsa	ترگووتزا
Tarragona	تاراگونا
Tauroggen	ٹوروگن
Taxis	ٹاکزس
Temesvar	تیمیسوار
Tetterborn	ٹیٹربورن
Texel	ٹکسل
Theobald Dillon	تھیوبالڈ ڈلن
Theodore	تھیوڈور
Thermidor	ترمیڈور

Thionville	تیوں ویل
Thomas Graham	ٹامس گریہم
Thorn	تھورن
Thouret	تورے
Thugut	ٹوگٹ
Thurgau	ٹورگاؤ
Thuringia	تھورینگیا
Thuriot	تیوریو
Thurn	ٹورن
Ticino	ٹچینو
Tiers Etat	طبقۂ سوم
Tirlemont	ترل موں
Tloczow	تلوچوف
Tobac	ٹوباک
Tobago	ٹوبیگو
Tolentino	تولنتی نو
Toplitz	ٹوپلٹز
Toro	تورو
Torresvedras	تورینز ویدراز
Tortona	تورتونا
Toulon	تولون
Toulouse	تولوز
Toussaint Louverture	توسیں لودرتیور
Trafalgar	طرف الغرب
Transylvania	ٹرانسلوینیا

Trautmannsdorf	ٹراوٹ مانزڈورف
Trebbia	ترمیبیا
Treilhard	ٹریل ہارڈ
Trent	ٹرینٹ
Trèves	ٹریو
Trieste	ٹریسٹ
Trinidad	ٹرینی ڈاڈ
Tronchet	ترونشیے
Truguet	ترگیہ گوئے
Tudela	ٹوڈیلا
Tuileries	توئی لیری
Turgot	تیورگو
Tyrol	ٹیرول
Ulm	اُلم
Unna	انا
Unterwalden	انٹروالڈن
Unzmarkt	انزمارٹ
Uri	اوری
Vadier	وادیئے
Valais	والے
Valence	والانس
Valencia	بلنسیہ
Valenciennes	ولانسی این

Valsarno	ولسارنو
Valmy	والمی
Vancouver	وان کوور
Vandamme	واندام
Vandermersch	وان ڈرمرش
Vandernoot	وان ڈرنوٹ
Vander Spiegel	وان ڈیر سپیگل
Varennes	وارین
Vauchamps	ووشاں
Venaissin	وناسین
Vendémiare	واندے می ایر
Ventôse	وانتوز
Verdun	وردیں، وردون
Verela	ویریلا
Vergniaud	ویرینو
Versailles	ورسائی
Vienna	وائینہ
Vieux Cordelier	ویوکورڈیلیئے
Villeneuve	ویل نیوو
Vimeiro	ویمیرو
Vistula	وستولا
Vittoria	وتوریا
Volhynia	وولی نیا
Volta	وولٹا
Voltaire	والٹیر

Vonck	فونک
Vosges	ووژ
Wagram	واگرام
Walchern	والخیرن
Waldeck	والڈک
Wallachia	والے کیا
Wallenstein	والن شٹائن
Wattingnies	وائی نئی
Wellesley	ویلزلی
Werden	ورڈن
Wesel	ویزل
Weser	ویزر
Westphalia	وسٹ فیلیا
Wetzlar	وٹیزلر
Widdin	وڈن
Wieland	وی لینڈ
William Bentinek	ولیم بنٹینک
William Von Humboldt	ولیم فون ہمبولٹ
William Wickham	ولیم وکہم
Wintzingerode	ونٹزن گیروڈ
Wittelsbach	وٹل باخ
Wittenberg	وٹن برگ
Wittgenstein	وٹگن شٹائن
Wolf	ولف

غلط نامہ انقلابی یورپ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲	۱	۱۷۱۵ء	۱۸۱۵ء
۳	۴	کرئے بجائے	کرے بجائے
۶	۲۱	روس	اُس
۱۲	۱۲	شہزادہ	شہزادے
۱۳	۲۰	اوس	روس
۱۵	۸	متحدین	متھوین
۱۶	۷	جہاں	یہاں
۱۷	۹	جس کے	جنکے
″	۱۳	محت	محنت
″	۱۹	پرشیا	بوہمیا
۱۸	۲۲	دور	دورے
۲۰	۲	ہونا	ہوتا
۲۱	۲	آسٹروی روس	آسٹروی روسی
۲۱	۷	تھریسیا	تھریسیا
۲۱	۱۳	مزید	موثر
۲۱	۱۴	انگلستان پرشیا	انگلستان اور پرشیا
۲۲	۳	جا سکتی	جا سکتی تھی
۲۲	۴	کہ کہنے	کہ رکھنے
۲۴	۳	درباروں	درباروں
″	۲۰	فانگری	فلنگری
″	۲۱	بری	میری
۲۶	۱۳	مانٹائن	پانٹائن
۲۷	۴	لمبرڈی	نمبرڈی
″	۱۸۰	کندطلگ	کندھلک
۲۸	۹	میرایا	ماریا
″	۱۶	منٹرا	منٹوا
″	۱۸	فرڈیننڈ	فرڈیننڈ
″	″	فرزیبان	فرمیان
۲۵	۳-۴	کمانٹ	کومنٹی
″	۱۲	ڈیوک	ڈیوک
″	۲۳	ڈچ	ڈوچ
۳۱	۵	تامل	قابل
″	۱۱	کسان	کسانوں
″	۱۲	کاشتکار	کاشتکاروں
″	۱۵	تعظیم	تنظیم
۳۳	۱	مشتعل	مشتعل
″	۲	شہنشاہ	سلیشیا
″	۱۲	آسٹریلیا	آسٹریا
″	۲۳	جسے	جس سے
″	۲۴	برڈوس برگ	ہرٹز برگ
۳۴	۸	۱۷۲۷ء	۱۷۴۷ء
″	۱۵	تھکا کم	بنگا ہیم
۳۵	۲	مانسہری	مامسبری
″	۲۲	یونسا شارف بہتا	برنشارف تھا
۳۶	۱۸	گمڈور	گلڈرز
″	۲۵	جس	جن
۳۸	۱۲	صغیر	دو صغیر
″	۲۱	استثنائے	شہنشاہی
۳۹	۱۵	ملنے ریٹر	نے ویٹزلر
۴۰	۲۲	۱۷۶۶ء	۱۷۶۸ء
۴۱	۲۵	بہمنن	بنجمن
″	۱۸	پوجین	یوجین
۴۲	۱۴	تہ	تباہ
″	۱۸	سیکسن	سیکسنی
″	۲۳	برڈر	ہڈر
۴۳	۱	نیکلسن برگ	میکلن برگ
″	۷	مختار	ممتاز

۴۳	۱۳	بام برک	بام برگ
″	۲۰	متعصب	منصب
۴۶	۷	کلینٹ ویزی لاس	کلینٹ ونسنہ لاس
۴۷	۷	قیصر	قیصرہ
″	۱۴	اتفاقی	×
۴۸	۱۳	ہنے	کے
۴۹	۱	سالفیلڈ	سالفلڈ
″	۲	سالفیلڈ	سالٹی کاف
۵۰	۱۹	برک	برگ
″	۲۰	ہوبلوہی کرچرک	ہوہنلوہی کرچرگ
″	۲۱	ایشیا	ولیشیا
″	۲۴	ایسیریا	بیریبیا
″	″	اسمعل	اسمعیل
۵۲	۱۰	اہل	کواہل
″	۲۴ و ۲۵	اسٹیٹس	اسٹیٹس
۵۴	۳	نیل	بریڈا
″	۵	عمومی	عمومی
″	۶	نیمز	نمور
″	۱۱	بیٹیل	اسٹیٹس
۵۵	۴	کاڈیشائن فرنچیس دی ہوا بسنگ	کاتھنائن فرانسس دی ہوٹنز برونک
″	۲۴	پائے	کئے
۵۶	۲۵	اسٹیفن	اسٹیفنس
۵۸	۱۳	سے	×
۵۹	۷	الحاق	الطاق
″	۱۸	ایبی سی	ایبی سی اس
۶۰	۱۳	وہ	×
۶۳	۲۲	لیب	یمب
۶۵	۳	سپاسی	سپاہی
۶۶	۰۰	مجلس	مجلس
″	۶	کوکنی	کومنی
″	۲۳	بیل	بیلی
۶۷	۱۹	سیٹی	سی اس
۶۹	۳	کے حفاظت	کی حفاظت
″	۸	۰۰	مدیر
۶۹	۹	آگر	کہ اگر
۷۱	۱۰	اختیارات	اخبارات
″	۲۱	کے	بلجیم کے
۷۲	۴	پیٹ	پیری
۷۳	۲۳	کے متعلق	کے اس نقطۂ نگاہ کے جو فیاضانہ استبداد کے متعلق
۷۵	۱	تھی	تھیں
″	۱۵	کے وہی	کے فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے وہی
۷۶	۱۲	اپنی عزیز ترین	اپنے عزیز ترین اعزہ
۷۸	۱	قضیہ کا دستور	دستور کا معاملہ
″	۱۸	بشپ آف آئن	بشپ آف اوٹن
	۲۵	جذبہ	جذبہ
	″	مہل	مہل تھا
۸۱	۹	برٹلی	بوٹلی
″	″	۳ آگست	۳۱ آگست
۸۲	۱۲	۱۷۸۶ء	۱۷۸۹ء
″	۲۱		
	۱۹	سائیلس	مائلز
۸۹	۱۰	سیسی ڈارمسٹیٹ	ہیسی ڈارمسٹڈ
۹۱	۱۹	سیسی وڈی ریس	سی اوڈی ریسی
۹۲	۳	کرانڈ	گرانڈ
۹۳	۲۱	ڈینرنگ	ڈنٹزنگ
۹۴	۹	ہنگری	ہنگری
۹۶	۴	آیورٹ	ایورٹ
″	۱۱	ہرٹزبرک	ہرٹزبرگ
۹۷	۷	آرسوڈا	اڑسوڈا
″	″	ایک	ایک زلزلہ
″	۱۰	الزیٹن	ازیٹن
″	۱۵	اسوڈا	آرسوڈا
″	۱۷	قیمتی	قسم کی
۹۸	۱۵	اسپاٹر	اسپائر
۹۹	۱۷	ڈائٹ	ڈائٹ میں
۱۰۳	۷	تھی	تھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۲۵	کے	کی
۱۰۶	۱۴	زیب تن	ریپ نن
۱۰۹	۱۶	غدر	غدر
۱۱۰	۱	Durfore	Durfort
۱۱۱	۱۳	Jacolin	Jacobin
۱۱۲	۳	Karnnes	Varennes
״	۹	عارس	مارس
۱۱۳	۱۱	میں سے	نے
۱۱۶	۴	Seridom	Serfdom
۱۱۸	۲۰	ٹوریوں	نارہون
۱۱۹	۱۷	یہ	×
۱۲۱	۱	کونینز	کونٹنز
۱۲۳	۱۳	رولینڈ	رولینڈ اور ڈیموریز
۱۲۴	۱۵	یا	×
۱۲۶	۵	البوٹ	البرٹ
۱۲۷	۹	یونگے	مونگے
۱۲۸	۱۹	آرتھرڈن	آرتھرڈٹن
۱۲۹	۱	قائل بھی	×
״	۶	کمیٹیوں	کمیوں
۱۲۹	۱۶	واپس	واپسی
״	۱۷	جلد	چند
۱۳۰	۲۴	تھیوں دلی	تھیون دلی
״	״	بیاسیری	باسیری
۱۳۳	۲۰	کنوفیشن	کنونشن
۱۳۵	۱۱	شاہ ولن	شادلن
	۴	نپلٹ	نیپلز
۱۳۷	۷	Targovites	Targovitsa
״	۸	Literum Vets	Liberum Veto
״	۱۲	جیکوبنیز	جیکوبنز کی
״	۳۴	Librum Vets	Liberum Veto
۱۳۸	۲۰	بائی (Baslo)	بیل (Basle)
۱۴۲	۹	وعدہ	وعدے
״	۱۲	انکو	اسکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۲	۱۴	وہ	وہ چونکہ
״	۲۳	مارک شاہ	بارک شہزادہ
۱۴۵	۱۶	Centen	Centre
״	۲۰	گارڈ	گارڈ کے
۱۴۶	۲۰	اپنی	نئی
۱۴۷	״	رہنمائی	رہنمائی کی
״	۱۰	کے	اپنے
۱۴۹	۲۵	اپنی	بار بیر
۱۵۰	۹	بار بیر	مثلاً
۱۵۵	۴	اور مثلاً	جنگی
۱۵۶	۱۹	جنلی	جمہوریہ
״	۲۳	جہوت	کو
״	۲۵	د	طرفداری
۱۵۸	۱۷	طرافداری	فرانس
״	۲۳	فرانض	ے
״	۲۵	ے	Terror
״	۲۲	Terron	میں نہ
۱۶۰	۲	میں	Jemmappes
۱۶۱	۱۶	Temmappes	Rene
״	۲۱	Rem	موریو
״	۲۱	موری	کیزرس لوٹرن
״	۲۲	کیرس لوٹرن	سارگیو
״	۲۵	سارگیر	Piedmontese
״	״	Piedmontess	چینل
۱۶۲	۲۱	چینل	بنانے
۱۶۳	۱۳	بنائے	۱۹۶
״	۱۴	۱۹۶۰	Robes Pierre
״	۱۹	Rahes Pierre	Commune
۱۶۵	۲	Bommune	برلن
۱۶۶	۱۵	برلن	ٹریلیارڈ
״	۱۶	ٹمریلیارڈ	کبھی
״	۲۱	کیٹی	(Law of the maximums) اور اسی دن
۱۶۷	۱۰	(Law of themaximums) اور اسی دن	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۶	۱۹	مسیٹرک	میسٹرکٹ
〃	۲۲	ایلڈنیوڈھن	ایلڈن ہوون
〃	〃	Aldenhoven	Aldenhoven
〃	۲۳	Boun	Bonn
〃	۲۴	کوبلنز (Cobien)	Coblentz کوبلنز
〃	۲۵	اپنے فورو	اپنے مورو
〃	〃	Moreac	Moreaux
۱۹۹	۲	Tieves	Treves
〃	۸	Alpo	Alps
۱۹۰	۷	ہنگیں	ہنگٹی
۱۹۱	۲۵	مدبروں	مدیران
۱۹۲	۱	صاویز	ہاگونز
〃	۲۱	ٹڈرے	گوڈوے
۱۹۵	۱۵	Colovis	Colonies
۱۹۶	۱۱	لارڈ	لاڈ
〃	۱۶	ڈانین	ڈانیئن
〃	〃	guillstine	Guillotine
۱۹۷	۱۴	ہیسے کیس	ہیسے کیبل
۱۹۸	۵	جنگ	جگہ
〃	۲۳	دیجی	دیجی
〃	۱۹	کیونشن	کنونشن
۱۹۹	۱۴	کے	کے
۲۰۰	۸	۱۷۹۵ء	۱۷۹۵ء میں
〃	۲۱	فوجوں	فوجوں کی
〃	۳	شیرٹر	شیرٹر
〃	۱۵	واکٹر	وکٹر
〃	۲۲	کوئی	کوئی
۲۰۱	۰	موندوری	مانڈوری
۲۰۳	۱۲	کسٹکلیوں	کشتگلیوں
〃	۱۴	بونا پارٹ نے	بونا پارٹ
۲۰۵	۲۴	انگوس ٹاٹ	انگوس ٹاٹ
〃	۵	کرچین	کرچین
۲۰۶	۱۹	فتوحات	فتوحات
۲۰۷	۱۸	لاڈ	لارڈ
〃	۲۵	بی توار	لی نوار
۲۰۸	۲۲	لیوبن	لیوبن
۲۰۹	۱۰	برلیسکیا	برسیکیا
۲۱۵	۱۶	ہیلوتبی	ہیلوتی
۲۱۶	۲۳	پارتھینیوپلیٹن	پارتھینوپئین
۲۱۸	۱۹	ڈلیکو	ڈی الکو
۲۲۶	۱۸	بردمبر	بردمیر
۲۲۰	۲۵	۳۰۱۱۰۷	۳۰۱۱۱۰۷
۲۳۱	۱۱	قوش	فوش
〃	۱۷	برنھیڑ	برتھیڑ
۲۳۲	۱۶	بھی	بھی
۲۳۳	۱۰	رچرچ	زیورچ
۲۳۶	۱۶	الٹونا	لیوبدینا
۲۳۹	۱۰	لیلک	لیکرک
۲۴۱	۱۴	کوئیڈ نبرک	کوئیڈلنبرگ
〃	۱۷	ہیم برک	بم برگ
〃	〃	سمبرن	سیمرن
〃	۱۸	بشپر برن	بشپر کمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۱۰	کوب لنٹنز	کوب لنٹنز	۲۸۵	۱۴	ٹروالیز	ٹرولیز
۲۴۷	۲۲	کیونکر	کیونکہ	۲۸۹	۱۷	ڈینز	ڈینز
۲۴۹	۱۷	تینینز	ونیسینز	۲۹۲	۲۵	ایباب	البب
۲۵۱	۲۴	سوم	رسوم	۲۹۳	۱۰	لیکھورن	لگھارن
۲۵۳	۱۳	تھا	*	۲۹۸	۷	فونیز	فونیٹنز
۲۵۴	۸	بسانو	بسانو	۳۰۲	۲۴	پوسین	پولیس
۲۵۵	۷	امریلہ	امریکہ	۳۰۵	۱۵	شال	شمال
״	۱۲	پریسٹ	بریسٹ	۳۰۹	۵	نلسٹ	ٹلسٹ
״	۱۸	پولون	بولون	״	۱۵	منصوبات	مقبوضات
۲۵۶	۱	فرانس	فرانس	۳۱۱	۱۸	۱۸۰۶ء	۱۸۰۶ء
۲۵۷	۱۱	بمقابل	متقابل	״	۲۰	موعورد	موعودہ
۲۵۹	۱۲	ہوتے	ہوئے	۳۱۵	۳	پھر رجوز	برگاس
۲۶۶	۲۲	سیسل وپائن	سیسل پائن	״	״	پرجوز	
۲۷۵	۲۴	گیپ	کیپ	۳۱۶	۴	کے میں	کے اثنا میں
״	״	Cope	Cape	۳۱۷	۲۵	پرایا تھریسیاٹ	پیریا تھریسیا سے
۲۷۶	۲۰	gonot	Junot	۳۱۹	۹	ڈیسدن	ڈرسڈن
״	۲۲	Generalo	Generals	۳۲۰	۱۰	کانسٹائین	کانسٹنٹائین
۲۷۷	۴	Mititia	Militia	۳۳۸	۱۵	پارمان	پارما
״	۱۲	سرہیوڈال رمپل	سرہیوڈال رمپل	۳۳۹	۲۰	ٹنیسین	ونیسین
۲۷۸	۱۰	Ferden	Ferdinand	۳۴۳	۸	کرٹ	کرٹ
״	۱۱	austriac	austrias	۳۴۴	۵	کو	لڈ
۲۸۴	۱۰	لویو	لوبو	۳۴۸	۸	لڈ	*
״	۱۳	مل	پل	۳۵۰	۱	گری سز	گرینیز
۲۸۵	۱۲	پرکیس برگ	پریس برگ	۳۵۹	۱۸	۱۸۸۹ء	۱۷۸۹ء

تمت